DAMAGE BOOK

DAMAGE BOOK

UNIVERSAL LIBRARY
OU_188578
UNIVERSAL LIBRARY

[illegible]

٨

[illegible]

[illegible]

19-7-58C/158

1975 **OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY**

Call No. ۹۲۳۳ ز ۲ Accession No. ۳۲۹۲

Author ز ۔ ت محمد امیر الدین

Title

This book should be returned on or before the date last marked below.

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

از تصنیف علامہ جلیل و فاضل نبیل جناب مولانا مولوی محمد امیر الدین احمد صاحب دہلوی

مشہور واعظ جامع مسجد دہلی

تفسیر ابر کرم

مطبع فیضی دہلی میں طبع ہوئے

صرف نمائش

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین و الصلوۃ و السلام علی سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم
وآلہ واصحابہ اجمعین الی یوم الدین برحمتک یا ارحم الراحمین **امابعد** فقیر حقیر سراپا
تقصیر محمد امیر الدین احمد حنفی مشہور واعظ جامع مسجد دہلی بن منشی حسین علی صاحب مرحوم جعل الجنۃ مثواہ
کہتا ہے کہ حسب اصرار و فرمائش احباب و بخواہش تمام سامعین - تفسیر ابر کریم المعروف مناقب والا امرا باخیر
جو تفسیر آیت ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی یا ایھا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما
لکھی گئی ہے - کہ جسمیں فضائل درود شریف و ذکر نماز و بیان مصائب امام حسین علیہ السلام اور دلچسپ و عجیب
حکایتیں اور قدمائے اسلام اور ائمہ کی دلفریب و پرلطف روایتیں و اوراد و ادعیہ اور مادۂ معرفت افزا ہیں کہ خداوند
تبارک و تعالی میرے دلخواہ ناظرین کو ان سے جزائے جزیل اور اجر جمیل عطا و مرحمت فرمائے - اور بتحت ذکر
صالحین ابرار اخیار حالات امرائے صالحین جو فی زمانا دینداری میں سبقت لیگئے ہیں بطور یادداشت و
بقائے نام میں نے اپنے نیک گمان کے بموجب انکا ذکر خیر لکھا ہے اور نیز ان حضرات کا میں نے شکریہ
ادا کیا ہے کہ جنہوں نے مجکو مدرسہ اسلامیہ فتحپوری میں کوشش کر کے پڑھایا - اور جو اسوقت
مصنفات دہلی ہیں انکا ذکر خیر بھی اپنی کتاب میں بقائے یادداشت لکھتا ہوں اور جن حضرات   سکا
میں نے اپنی کتاب میں حال لکھا ہے انکو دل سے دعا دیتا ہوں یا رب انکو اس جہان میں خوش رکھیو
اور خاتمہ بالخیر اور انکا حشر مع النبیین خصوصا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وصحابہ

اس کتاب کی بلفظ رجسٹری ہو چکی ہے   تا بعیر   بدون اجازت مصنف اسمیں کے کوئی حرف نہیں نکل سکتا

تابعین وتبع تابعین واولیاء کرام ہو۔ آمین۔ اللھم تقبل منا انک انت السمیع العلیم حسبی اللہ لا الہ الا ھو علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم ٥

التماس فقیر

جو لوگ مذاق تالیف وتصنیف سے واقف ہیں وہ خوب جانتے ہیں کہ اس قسم کی تصنیفات میں مصنف کو کیا کچھہ صعوبتیں پیش آتی ہونگی۔ اس قسم کی تصنیفات کے لئے کسقدر سامان درکار ہونا چاہیئے۔ روساء کا حال دریافت کرنا اور صدہا کتاب کا دیکھنا اور پھر اسکے لئے فارغ البالی بھی چاہیئے جو اس زمانہ میں عنقا ہے۔

کافہ اہل اسلام کو خوشنودی ہو

ہم بہت خوشی سے اپنے حسب منشاء معزز مولانا مولوی محمد امیر الدین احمد صاحب۔ واعظ جامع مسجد دہلی کے سوانح عمری لکھتے ہیں۔ معزز مقتدر مصنف افصح الفصحاء ابلغ البلغاء حامی دین متین عالیجناب حضرت مولانا مولوی امیر الدین احمد صاحب مشہور واعظ جامع مسجد دہلی مدّ فیضہ۔ میں بہت فخر کے ساتھ اس بات کو ظاہر کرتا ہوں کہ ہمارے مولانا نے بعد انفراغ تحصیل علم حدیث شریف سنہ ۱۳۱۲ ہجری نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے دہلی میں قیام اختیار کیا اور جب سے وعظ جامع مسجد دہلی میں شروع کیا اللہ کے فضل وکرم سے عرصہ سوا چھہ سال میں آپکی ذات سے بہت فیض ہوا دو ہزار نو سو آدمیوں کو مشرف باسلام کیا یعنی مسلمان کیا جسمیں بلحاظ اختصار انکے نام نہیں لکھے گئے اور جس جگہہ مولانا موصوف تشریف لیجاتے ہیں دو چار دس پانچ کو کلمہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا دیتے ہیں اور روز رات مولانا ممدوح کو ترقی اسلام کا خیال رہتا ہے مولانا بڑے عالی حوصلہ عالم اور قاطع بدعت اور اظہار امر حق میں ملامت گر کی ملامت سے نہیں ڈرتے ہیں احیاء سنت میں ہمہ تن مصروف رہتے ہیں اور بڑے مداح رسول اکرم اور اہلبیت اور صالحین ہیں آپ بڑے مشہور واعظ منصف اور لیاقت علمی میں اپنا مقابل نہیں رکھتے۔ آپکے مذاق کلام پر ایک عالم فریفتہ ہے۔ آپکے خاندان میں کوئی ایسا نہیں ہوا۔ آپکا بیان نہایت دردناک ہے۔ یہ حضرت بڑے نیکنام نیکی

اس کتاب کی بلفظ رجسٹری ہو چکی ہے پسند بدون اجازت مصنف اسکے کوئی صاحب نہیں چھاپ سکتا

پسند - نیک راہ - نیک مزاج - عدیم المثل ہیں - آپ بڑے منکسر المزاج - فروتن - مشہو متقی دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے - حکام وقت آپکی بہت عزت کرتے ہیں - حکام یوروپین میں بھی آپکو بہت توقیر حاصل ہے - مگر آپ انسے کم ملتے ہیں - ہر جمعہ کو آپ جامع مسجد میں وعظ فرماتے ہیں ہزارہا مسلمان بعد ادائے نماز جمعہ آپکی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں - لوگ بڑے شوق سے آپکا وعظ سنتے ہیں بہرحال آپکی بود و باش دہلی میں آیہ رحمت الہی ہے اور اسلام کے لئے زینت اور ترقی لامتناہی ہے - آپکی خدمت گذاری دیندار لوگوں پر درپے قدمے سخنے ہر طرح واجب ہے - -

ایک خیرخواہ اسلام سید حسن الحق عفی عنہ

صاحب عالم جناب مرزا محمد سلیمان شاہ صاحب بہادر

مصداق قول علیہ السلام من لا یشکر الناس لا یشکر اللہ خداوند کریم نے مجھے دلی جوش دیا ہے محسنوں کا علے قدر مراتب شکریہ ادا کروں - جیسا کہ اللہ تعالے نے انکے مونہوں کو سفید کیا ہے آخرت میں بھی انکے مونہونکو سفید کرے امین یارب العالمین برحمتک یا ارحم الراحمین - اطلبوا من الرحماء ومن حسان الوجوہ کا پورا مصداق دار الخلافہ شاہجہان آباد میں ہم اپنے سرزمانی اسلام صاحب عالم مرزا محمد سلیمان شاہ صاحب بہادر گورگانی تیموری کو پاتے ہیں احسن الخالقین نے جس حسن ترکیب سے آپکے جسم لطیف کو عمدہ سانچے میں ڈالا تھا اسکے سوا خوبیاں آپکو روحانی طور پر عنایت کیں حافظ قران آپ ہیں حاجی حرمین شریفین آپ ہیں علوم کا وہ حال کہ عربی فارسی انگلش سب میں طاق اور صفات نیک میں شہرہ آفاق ہیں حضرت بڑے باخیر شخص بابرکت ہیں - فیاض - باذل - سخی - سیرچشم - منکسر المزاج - خلیق - مرتبہ شناس ہیں فقیر حقیر نے جو کچھ پڑھا سب آپ ہی کا فیض تربیت ہے میں جناب کا شکر بیحد نہ زبان قلم سے بجا لاسکتا ہوں نہ قلم زبان سے شعر از دست و زبان کہ برآید * کز عہدہ شکرش بدر آید * فی زمانہ ذات بابرکات جناب کی دہلی میں ایک یادگار خاندان تیموری ہے یا الہی آپکی عمر طویل اور آپکے دشمن ذلیل ہوں - آمین -

حافظ وکیل عزیز الدین صاحب

حضرت عالیجناب بدر العلما رحاجی حرمین شریفین مولانا مولوی حافظ وکیل عزیز الدین
صاحب دام فیضہ ـ حضرت کی خوبیاں بیان نہیں ہو سکتی ہیں ـ خدائے تعالے نے آپ کو ایک
مجموعہ محامد پیدا کیا ہے ـ جسکے وجود باجود سے باعتبار دین و دنیا ادہر تو مجمع اتقیا کو رونق ہے ادہر
بزم وکلا کو زیب و زینت ہے حضرت میرے دوسرے محسن ہیں ـ آج دہلی بہر میں ماشا اللہ جو بات انکو حاصل
ہے شاید کسی کو نصیب ہو میری درس تدریس میں اس صاحب ل نے بہی کوئی حصہ کم نہیں لیا بلکہ میری
تحصیل علمی سب ہی پارسا کے دامن الفت سے وابستہ ہے ـ یہ صاحب بڑے نیکنام نیکی پسند ـ
مخیر ـ باخیر آدمی ہیں ـ آپ اعلی درجہ کے مشہور متقی اور نماز پنجگانہ اور تلاوت قران میں ناغہ نہیں ہوتے
آپ ہر صبح اپنی مسجد میں ـ قران کا ترجمہ فرماتے ہیں اور صدہا مسلمان فیض پاتے ہیں ـ یہ جناب
بڑے ذی علم ـ آپکی محاورات نازک سے خوے دلبراں خجل اور مضامین پاکیزہ سے مزاج لطیف
طبعاں منفعل ـ معنی تازہ سے قالب الفاظ میں جان ڈالنا اور انفاس عیسوی سے معانی پژمردہ کو
تازہ تر از گل بنانا حضرت ہی کا کام ہے ـ اخلاق میں ہمہ تن خلق کہوں تو بجا ہے ـ مروت میں مروت
مجسم لکھوں تو زیبا ہے ـ ہمارے سرور زمانی حوصلہ حامی اسلام ہیں اور آپکی ذات سے اسلام کو رونق ہے
علما کو آپکی ذات سے بڑا فخر ہے علما کی بڑی عزت کرتے ہیں اور تعظیم سے پیش آتے ہیں ـ نہایت
خوش عقیدہ ہیں کلمہ خیر کے کہنے اور لکھنے سے کچھہ عذر نہیں ہے اس حدیث پر آپکو بہت خیال رہتا ہے
حدیث فرمایا علیہ السلام نے من ستر مسلما ستره الله فی الدنیا والاخرة ومن یسر
علی معسر یسر الله علیه فی الدنیا والاخرة والله فی عون العبد ما کان العبد
فی عون اخیه ـ جو صفتیں کہ مومن میں چاہئیں ذات والا میں موجود ہیں ذلك فضل الله
یوتیه من یشاء ـ آپکا دم دہلی میں مغتنمات سے ہے اصل تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سے زینت
اسلام ہے اب فقیر بہی انکو دعا دیتا ہے یا الہی انکو دارین میں سرخرو رکھہ اور حشر انکا مع النبین
عصوما محمد رسول اللہ صلعم والصحابہ والتابعین والتبع التابعین واولیاء اللہ رضوان اللہ علیہم

وجمیعین کے ساتھ کرے آمین ـ ثم آمین ـ

مولانا محمد شاہ صاحب

یادش بخیر صاحب خلق محمدی تابع شریعت احمدی افضل الکرام اشرف العظام ملک سیرت فرشتہ صورت ہادی شریعت زبدہ فقہائے زماں محدث دہلی اسمے جناب مولانا محمد شاہ صاحب مرحوم جعل الجنة مثواہ ـ عالیجناب مولانا ممدوح کی خوبیاں بیان نہیں کر سکتا ہوں ـ جو جو خوبیاں ذات بابرکات میں اللہ تعالے نے دی ہیں ـ علم حدیث وتفاسیر وفقہ میں آپ نے ایسا مایہ کمال بہم پہنچایا تہا کہ آجتک سلف سے ایسا مفسر دیکھا نہ سنا ـ زہد وتقوے بدرجہ غایت تہا اور خلق بدرجہ نہایت تہا ـ اس عاصی کے علم حدیث میں اُستاد شفیق تہے یاالٰہی انکو جنت میں خوش خوش رکہہ ـ آمین ـ

جناب میر بادشاہ صاحب مرحوم

یادش بخیر حضرت عوالی مرتبت معلے القاب افتخار الامرا بدر الصلحا میر بادشاہ صاحب مرحوم ومغفور جعل الجنة مثواہ ـ آپ بڑے دیندار مشہور متقی آدمی تہے اور نماز پنجگانہ وتلاوت قرآن بلا ناغہ کرتے تہے ـ یہ صاحب اعلے درجہ کے فیاض ـ باذل ـ باخیر شخص بابرکت تہے **حکایت** آپکی نسبت ۲۷ ماہ رمضان المبارک سنہ ۱۳۱۶ کو میرے معزز مہربان حضرت عالیجناب شہزادہ محمد فرخ صاحب درانی نے بیان فرمایا کہ میں آج بعد سحری کے عالم رویا میں کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت میر بادشاہ صاحب مرحوم ایک نہایت عمدہ سفید پوشاک پہنے ہوئے اپنی قبر میں ٹہل رہے ہیں اور اس آیت شریفہ کی تلاوت کر رہے ہیں قالوا الحمد للہ الذی صدقنا وعدہ واورثنا الارض نتبوء من الجنة حیث نشاء فنعم اجر العاملین ـ شہزادہ صاحب فرماتے ہیں میں نے حضرت مغفور سے دریافت کیا کہ آپ نے دنیا میں کیا عمل کیا تہا کہ جسکے عیوض میں آپکو خدا کے یہاں یہ مرتبہ ملا فرمایا اللہ کی حمد وثنا اس منہ سے بیان کروں میں نے اپنے پیارے سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث کے

اس کتاب کی بالفظہ رجسٹری ہو چکی ہے بدون اجازت مصنف اس میں سے ایک حرف نہیں نکل سکتا

بموجب

بموجب ایک مقدمہ فیصل کیا تھا اسکے عیوض میں مجکو خدا نے یہ مرتبہ دیا۔ فرمایا جبکہ مجکو قبر میں رکھا تو غیب سے حکم ہوا کہ ہمارا بادشاہ نے ہمارے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح خوش کی ہے ہم بھی انکی خطائیں معاف کرکے جنت میں انکو جگہ دیتے ہیں میں نے یہ امر حق جانکر اپنی کتاب میں درج کیا ہے کہ اسکے دیکھنے اور سننے کی رغبت ہو کہ ہم بھی رسول خدا سے ایسی محبت کریں جیسی کہ اس مرحوم و مغفور نے کی اور اپنی مراد کو پہنچے اور دوسرے میں نے اس مرحوم کا نام نامی اسیواسطے لکھا کہ انکا نام نامی کو دیر تک بقا رہے کہ ایسے لوگوں کا ذکر خیر باعث برکت ہے۔ اس مرحوم کی قبر احاطہ خواجہ باقی باللہ میں ہے یہ مرحوم طالبعلمی کی حالت میں میرے حال پر نہایت کرم فرمایا کرتے تھے اور ہر طرح کی امداد دیتے رہتے تھے یا الہی انکو جنت میں ہمیشہ خوش رکھ۔ آمین اور انکے صاحبزادوں کو بھی دو جہان میں سرسبز کر اسوقت مجکو خدا نے دلی خوشی دلایا کہ میں حضرت کے دونوں لائق فرزندوں کا اپنی کتاب میں مغتنمات دہلی میں ذکر کروں۔

محمد بشیر و محمد نصیر صاحبان

حضرت عالیجناب **محمد بشیر محمد نصیر** صاحبان دام اقبالہم۔ آپ صاحبان کی خوبیاں میں بیان نہیں کرسکتا دونوں صاحب نیکنام۔ نیک طینت۔ نیک راہ۔ نیک مزاج رئیس خوش طبیعت۔ یہ حضرات منکسر المزاج فروتن۔ مودب۔ متواضع۔ فیاض۔ مہمان نواز۔ شریف۔ شریف پرور۔ خوش عقیدہ۔ اعلے درجہ کے خلیق ہیں۔ علمی لیاقت ماشاءاللہ صاحبان عالیشان کی بہت اچھی ہے۔ ایک سے ایک لائق اور اعلے ہیں۔ محب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ حضرت محمد نصیر صاحب گھر پر تشریف رکھتے ہیں اور حضرت محمد بشیر صاحب میرٹھ میں درجہ اول کے وکیل ہیں۔ آج میرٹھ شہر میں جو بات ماشاءاللہ آپکو حاصل ہے شاید کسیکو نصیب ہو۔ یہ کچھ تھوڑی عزت نہیں ہے۔ آپ سند یافتہ ولایت ہیں۔ بہر حال دونوں صاحبوں کا دم بسا غنیمت ہے۔ **فقیر** دونوں صاحبان ذیشان کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** یہ ہے

طہر اللہ قلبکما فی قلوب الابرار و زکی عملکما فی عمل الاخیار۔

ہر چند کہ شہر دہلی قبل از غدر ۱۸۵۷ء زمین پر نمونہ بہشت کہلاتا تھا۔ باوجودیکہ وہ حضرات صاحب کمال

جو باعث رونق اور سبب زینت اس شہر کے تھے بگڑ گئے عالم بقا ہوئے۔ عمارات نامی گرامی معرض انہدام میں آگئیں مگر پھر بھی جو غور کیا جاتا ہے تو نسبت اور شہروں کے یہ شہر بہشت نہیں تو اعراف ضرور ہے اب بھی بعض صاحب کمال اور اہل ہنر بحال تباہ بطور یادگار زمانہ سابق موجود اور مغتنمات سے ہیں چنانچہ انکا حال مختصراً چند سطور میں درج کیا جاتا ہے۔

مغتنمات رؤساے دہلی

جناب نواب محمد امیر الدین احمد خان صاحب بہادر فخر الدولہ فیروز پوری

عالیجناب معلے القاب ممدوح الخطاب۔ فرشتہ رو ملک خو عاصف عہد حاتم مہد مقتداے روزگار رحمت پروردگار زیب افزاے مسند دولت و اقبال جلوہ آراے وسادہ مکنت و اجلال عالی خاندان صاحب عز و شان حامی دین متین نواب محمد **امیر الدین احمد خاں** صاحب بہادر خلف اکبر نواب جہانبان مآب فخر الدولہ محمد علاء الدین احمد خانصاحب بہادر علائی مرحوم طاب اللہ ثراہ و جعل الجنۃ مثواہ دام اقبالہ۔ دار الخلافہ شاہجہان آباد و ملکہ تمام ہندوستان میں رئیس المسلمین اور بدر الصلحا اور سالار الابرار اور مشہور متقی۔ نیکنام نیکی پسند۔ نیک نہاد نواب موصوف کو کہنا چاہیے۔ عمدہ صفات پابند صوم و صلوۃ اور ورع تقوے اور لیاقت علمی میں آپ ہندوستان کے رئیسوں پر سبقت لیگئے ہیں شہرہ دادگستری اور آوازہ رعایا پروری آپکا چار دانگ عالم میں بلند ہے عدل و انصاف آپکا منصفہ حقیقی کو پسند ہے ہر ادنے و اعلے کیطرف نظر فلاح ہے ہر کہ و مہ آپکے لطف و کرم کا مداح ہے ارکان مروت آپ پر ختم ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ خلق مجسم ہیں بہرحال آپکا دم فی زماننا غنیمت ہے۔ اصل تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سے اسلام کی زینت ہے اللہ انکو دو جہان میں خوش رکھے آمین علاوہ اسکے آپکا ذکر خیر صفحہ ۹ امیں بیان کیا گیا ہے۔

جناب نواب علاء الدین احمد خانصاحب بہادر فخر الدولہ فیروز پوری مرحوم

پادشہ سخن بیر طوطی ہندوستان و عندلیب ہزار داستان زنگ زداے آئینہ سخندانی مصقل مرات نکتہ دانی بلبل خوش لہجہ سخنوری رشک افزاے کلام ظہوری و حسرت افزاے مضامین انوری وحید العصر

فیاض دہر امیر الہند والاجاہ اعنی فخر الدولہ نواب معلے القاب بدر الصلحاء حضرت مولانا مخدومنا نواب محمد علاء الدین احمد خانصاحب بہادر مرحوم و مغفور مبرور طاب اللہ ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ زبان فارسی میں عاصی کے اُستاد شفیق تھے۔ حضرت کا تبحر دریائے عمان سے کم نتہا جناب کی روانی قلم و تیزی زبان پر دشمنوں تک نے درود بھیجا۔ حضور کی بذلہ سنجیاں اور عالیجناب کی پیشگوئیاں اللہ اللہ جیسی خوش آیندہ تہیں کہ اُنہیں پر تمام ہو گئیں۔ اس ننگ جہان کو جتنا فخر ہو بجا ہے کہ جسکا اُستاد فخر الدولہ علائی ہے۔ سچ پوچھیے تو ایک یہی بات اپنے ہاتہ آئی ہے **فقیر** بہی حضرت نواب صاحب مرحوم کو دل سے دعا دیتا ہے کہ نواب صاحب مبرور کو جنت میں خوش رکہہ یارب جب تک دریا میں صدف اور صدف میں در اور در میں آب اور آب میں موج باقی ہے نواب صاحب کی اولاد کو سرسبز اور خوش و خورم رکہہ۔ آمین۔ نواب صاحب مرحوم کی اولاد حضرت نواب فخر الدولہ امیر الدین احمد خان صاحب بہادر اور نواب بشیر الدین احمد خان صاحب بہادر اور عزیز الدین احمد خانصاحب بہادر و ضمیر الدین احمد خانصاحب بہادر و رضی الدین احمد خانصاحب بہادر دام اقبالہم کو گرداب فتنہ و فساد سے محفوظ رکہہ اور اقبال روز افزوں سے محفوظ بحرمۃ النبی وآلہ و اصحابہ۔ ایں دعا از من و از جملہ جہان آمین باد۔

جناب نواب مرزا محمد حسین صاحب

حضرت معلے القاب زین الصلحاء **نواب مرزا محمد حسین صاحب عرف میاں خضر** دام اقبالہ قلم کو طاقت نہیں کہ انکے اوصاف حمیدہ سے ایک حرف لکہے زبان کو یارا نہیں کہ انکے محامد پسندیدہ سے ایک لفظ کہے۔ یہ حضرت مشہور متقی۔ دیندار نیکنام۔ نیکی پسند۔ نرم طبیعت۔ رحمدل۔ پابند صوم وصلوۃ۔ بڑے خوش عقیدہ۔ دریا دل۔ صادق الوعدہ منکسر المزاج۔ فروتن۔ حامی دین متین۔ از عشاق رسول خدا۔ شب خیز تہجد گذار۔ اوراد سفر و حضر میں نہیں چہوٹتے۔ برتاو عمدہ۔ یہ رئیس درویش طبیعت ہیں۔ آپکا انصاف منصف حقیقی کو پسند ہے۔ جس مقام کو نواب موصوف نے چہوڑا وہاں کی رعایا چشم پر آب ہی۔ گو میں آپکا حال کتاب ہذا کے ۱۸ صفحہ میں درج کر چکا ہوں مگر آپکا دم

جبھی

اس کتاب کی بلفظہ رجسٹری ہو چکی ہے بدون اجازت مصنف اسمیں سے ایک حرف نہیں نقل ہو سکتا

بہی دہلی میں غنیمت ہے اسلئے مغتنمات دہلی میں یہہ لکہنا مجکو ضرور ہوا - آپ بڑے عالی خاندان میں حضرت کے اجداد والاتبار عالی خاندان والا دودمان معزز و ممتاز تہے اور ہمیشہ شاہان عصر کی حضور میں مناصب جلیلہ سے سرفراز رہے - حضرت نواب قاسم جان صاحب بہادر مغفور آپکے جد امجد ہیں انکو شاہ عالم بادشاہ سے بصلۂ نمک حلالی خطاب سہراب جنگ کا عطا ہوا تہا - بہرحال آپکا دم دہلی میں غنیمت ہے - راقم کو آپ سے نہایت تعلق دلی ہے - یارب انکو دارین میں خوش رکہہ اسوقت آپ تحصیلدار جگادہری ہیں -

جناب نواب محمد سعید الدین احمد خان صاحب

حضرت عالیجناب افتخار الامرا وقار الروسا زین الحکام زینت العظام افصح الفصحا ابلغ البلغا نواب معلے القاب **محمد سعید الدین احمد خان صاحب** بہادر خلف الرشید حضرت بدر الصلحا نواب ضیاء الدین احمد خان صاحب مرحوم و مغفور دام اقبالہ - انکی خوبیوں کا حال تحریر میں لانا آب دریا کو پیمانہ سے ناپنا ہے آپکے کمالات کا حوالۂ قلم کرنا آفتاب کا منہ چڑانا ہے رئیس بہی آپ اس درجہ کے ہیں کہ رفعت شان کے آگے بلندی اسمان کی پست اور دولت و حشمت کے سامنے قارون تنگدست ہے فیاضی اور رحمدلی حد سے زیادہ - اور شاعری میں آپ استاد وقت ہیں - یہ وہ شاعر ہے جسکے کلام کی چار دانگ عالم میں دہوم مچی ہوئی ہے - اردو زبان کے سمجہنے والے اور اہل تذکرہ اور شعرا انکی زباندانی کو سند لاتے ہیں - یہ صاحب خوش فکر نازک خیال فصیح اللسان - نغزگو - بذلہ سنج - عدیم النظیر - متین تقیل - مودب - خوشرو - وجیہہ - احسن الخالقین نے انکو ایسا خوشرو پیدا کیا ہے کہ دہلی میں انکا نظیر نہیں ہوتے - آپ طالب تخلص کرتے ہیں - آپکی فصاحت و بلاغت طرز و ادا جو خوبیاں روسا میں چاہئیں وہ آپکی ذات میں موجود ہیں بہرحال آپکا دم دہلی میں غنیمت ہے - یاالہی انکو دوجہان میں سرخرو رکہہ -

مولوی فضل حکیم صاحب

حضرت عالیجناب افتخار الامرا زین الصلحا مولانا مولوی **فضل حکیم صاحب** دام اقبالہ - خلف الرشید بدر الصلحا مولانا مولوی **فضل رحمن صاحب** مرحوم انار اللہ برہانہ و جعل الجنۃ مثواہ - قلم کو طاقت نہیں کہ انکے حالات پسندیدہ سے ایک حرف لکہے زبان کو قوت نہیں کہ آپکے افعال برگزیدہ سے ایک لفظ

تھی - اللہ تعالے نے آپکو مجموعہ محامد پیدا کیا ہے حضرت بڑے مشہور متقی - آپکا تقوے اہل دہلی و ریاست پٹیالہ میں مشہور ہے - نماز پنجگانہ اور تلاوت قران کبھی قضا نہیں ہوتی ہے اور باوجود اس جاہ و حشمت کے نخوت و غرور کا نام نہیں کبھی کسی ہونے نوکر اور غلام تک کو گالی نہیں دی ہے - آپ میر ابن امیر ہیں - مولانا موصوف عالی خاندان ہیں - آپکا خاندان ہمیشہ بادشاہوں کی حضور میں باعزو توقیر رہا اور عالیجناب کے بزرگونکو مہاراجہ پٹیالہ بڑی عزت سے دہلی سے خود جا کر لاے اور بڑی عزت سے عہدہ ہاے معزز پر سرفراز فرمایا - حضرت بھی ماشاء اللہ بڑے معزز عہدے پر ممتاز ہیں - آپنے عہدہ معاون دیوانی کو اس دیانت سے سرانجام دیا کہ کل ریاست اور خاصکر مہاراجہ صاحب بہادر دام حشمتہم اسقدر خوش اور راضی ہیں کہ آپکو دوسرے عہدے پر نہیں بدلتے چنانچہ اب تک نیکنامی کے ساتھ آپ ہی مسند اعانت پر متمکن ہیں - آپ بڑے نیکنام نیک راہ متشرع - دیندار شخص بابرکت ہیں - جب آپ دہلی میں تشریف لاتے ہیں اور جبتک رہتے ہیں تو راقم آپکو ہر جمعہ مسجد جامع دہلی میں پاتا ہے - دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے طبیعت ہمیشہ متواضع و تکریم آمادہ ہے انصاف آپکا منصف حقیقی کو پسند ہے - ہر ادنے و اعلے کیطرف نظر فلاح ہے - ہر لحہ و ہر آن کیلیے لطف و کرم کا مداح ہے - ارکان مروت آپ پر ختم ہیں سچ یہ ہے کہ خلق مجسم ہیں - آپکا دم دہلی اور پٹیالہ میں مغتنمات سے ہے -

حلیہ میر وزیر علیخانصاحب بہادر میرمنشی ریاستنا بہ

عندلیب دولت اقبال بلبل بوستان حشمت و جلال نوباوہ گلشن مروت نخلبند حدیقہ ثروت حاتم کرم سکندر دوراں رستم صفت نوشیروان زماں حضرت عالیجناب رئیس اعظم **میر وزیر علی خانصاحب** بہادر میرمنشی ریاست نابہ دام اقبالہ - جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں انمیں سے اگر ایک شمہ لکھوں تو کیا امکان ہے جس خوبی کو جو ہر یان فکر میں وزن کیا تو ایک سے ایک کو برتر پایا - آپکی شان کے سامنے بلندی آسمان کی کمتر اور حشمت و جلال کے آگے جاہ سکندری و دستگاہ دارا ادنے تر ہے - انکی دولت عمیق کو دیکھکر قارون اپنی تہی دستی پر حیران ہے اللہ تعالے نے انکو مجموعہ محامد پیدا کیا ہے - نماز پنجگانہ اور تلاوت قران قضا نہیں ہوتی اور باوجود اس جاہ و حشمت کی نخوت

اس کتاب کی بلفظہ رجسٹری ہو چکی ہے بدون اجازت مصنف اسمیں سے ایک حرف بھی نقل نہ وغرور

وغرور کا نام نہیں کبھی کسی ادنے ملازم کو بھی گالی دیتے نہیں سُنا - آپ بڑے فیاض - باذل سخی - مخیر - بامروت آدمی ہیں - آپ شہرہ متقی - پابند صوم و صلوۃ - نیکنام نیکی پسند - نیک مزاج - دیندار شخص بابرکت ہیں - یہ صاحب بڑے امین - دیانتدار - سیر چشم - نیک طینت متقن - مدبر - ماشاء اللہ چشم بد دور عہدہ میر منشی گری کو - اس دیانت محنت لیاقت اور ارادت سے انجام دیکر رہے ہیں کہ مہاراجہ صاحب بہادر بھی انسے بہت خوش ہیں - حضرت سید سندی - عالی نسب آبا و اجداد والا تبار عالی خاندان والا دودمان معزز و ممتاز تھے - اور ہمیشہ شاہان عصر کے حضور میں بمناصب جلیلہ سرفراز رہے و نیز سرکار گورنمنٹ نے آپکے بزرگوں کی بڑی عزت و توقیر کی ہے - میر منشی صاحب بڑے عادل ہیں عدل آپکا منصف حقیقی کو پسند ہے - دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے - طبیعت بتواضع و تکریم آمادہ ہے ہر کہ و مہ پر آپکا لطف و کرم یکساں ہے - جسکو سنو آپکا ثناخواں ہے - اسوقت معاصرین میں ممتاز ہیں ریاست نامہ میں بعہدہ میر منشی سرافراز ہیں - **فقیر** بھی ان بامروت کا شکریہ دل سے ادا کرتا ہے شکریہ یہ ہے طہر اللہ قلبك فی قلوب الابرار و ذکی عملك فی عمل الاخیار -

جناب نواب لطیف الرحمن خانصاحب

حضرت فرشتہ رو ملک خو - عالی خاندان صاحب عز و شان **نواب لطیف الرحمن خانصاحب** دام اقبالہ - خلف الرشید حضرت افتخار الامرا نواب امین الرحمن خانصاحب بہادر جعل الجنۃ مثواہ متواہ - اوصاف حمیدہ آپکے بیرون از تحریر اور اخلاق پسندیدہ حضرت کی خارج از تقریر ہیں آپ بڑے عقیل فہیم متین شخص بابرکت ہیں - اللہ اللہ یہ رئیس منکسر المزاج درویش طینت ہیں - یہ بزرگ بڑے لائق اور خوش اخلاق رئیس ابن رئیس ہیں - نامدار خلق - ہمت میں انتخاب - حلم و مروت میں لاجواب - بڑے حمیت مند - دیندار مقید فرائض - و نوافل - خوش عقیدہ - آنکھ میں حیا و شرم بہت ہے - مشیر آپ اعلے درجہ کے ہیں - انجمن حمایت اسلام لاہور کے آپ ممبر ہیں - حضرت بامروت آدمی ہیں - سائل کو خالی نہیں پھیرتے ہیں علما کو بہت دوست رکھتے ہیں - محبت سے ملتے ہیں - نیکنامی اور خیر خواہی اسلام کا آپکو ہر وقت خیال رہتا ہے - پرلے درجہ کے متقن ہیں

آپ اس حدیث نبوی کے مصداق ہیں واللّٰہ فی عون العبد ما کان العبد فی عون اخیہ - یعنی اللہ بندہ کی مدد میں ہے جبتک بندہ بیچ مدد اپنے بھائی کے ہے - سبحان اللہ بحمدہٖ ایسے لوگوں کا ہونا دہلی میں مغتنمات میں سے ہے - راقم کو اس بدہ ارکین روزگار کی خدمت میں نیاز بدرجہ غایت حاصل ہے انکی بھی نظر عنایت و چشم شفقت خاکسار پر بمرتبہ نہایت ہے فقیر بھی اب صاحب ممدوح کو دل سے دعا دیتا ہے یا الٰہی نواب صاحب کو دو جہان میں خوش رکھہ - اور حشر انکا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کر - آمین -

جناب نواب سید سلطان مرزا صاحب - آنریری مجسٹریٹ دہلی

عالیجناب معلے القاب سکندر بخت فرشتہ رو ملک خو آصف عہد حاتم روزگار آیہ رحمت پروردگار **نواب سید سلطان مرزا صاحب** دام اقبالہ - اللہ تعالےٰ نے آپکو ایک مجموعہ محامد پیدا کیا ہے نواب صاحب بڑے منکسر نیکی پسند مہماں نواز - خادم علما و مساکین - آپ قدیم نواب رئیس ابن رئیس نامدار - عالی نسب - سید سندی - مخیر - پابند صوم و صلوٰۃ - عادل منصف منکسر المزاج محب آل عبا شریف پرور مسکین نواز - آنکھہ میں حیا و شرم بہت ہے - علما کی بڑی عزت کرتے ہیں - صاحب علم و حلم - امین متدین صادق الوعد - رحمدل متقی - خلیق بدرجہ غایت ہیں دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع و کشادہ ہے - طبیعت ہمیشہ سے متواضع و تکریم آمادہ ہے آپکے اجداد والاتبار عالی خاندان والا دودمان معزز و ممتاز تھے ہمیشہ شاہان عصر کی حضور میں بمناصب جلیلہ سرفراز رہے اس حدیث پر آپکا خیال رہتا ہے **حدیث** قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ والہ وسلم لا یرحم اللّٰہ من لا یرحم الناس ۵ ذلک فضل اللّٰہ یؤتیہ من یشاء دہلی میں سرکار سے عہدہ آنریری مجسٹریٹی حاصل ہے - فی زماننا دہلی میں حضرت کا دم بسا غنیمت ہے - نیازمند کو بھی اس بدہ ارکین روزگار کی خدمت میں نیاز حاصل ہے - آپکی بھی نظر عنایت اور چشم شفقت خاکسار پر بدرجہ غایت ہے **فقیر** بھی عالیجناب کا شکریہ دل سے ادا کرتا ہے **شکریہ** یہ ہے طہر اللّٰہ قلبک فی قلوب الابرار وزکی عملک فی عمل

الاخیار - آپکا ذکر خیر تحت آل عبا صفحہ ۲۵ کتاب ہذا میں بیان ہو چکا ہے یہاں پر چونکہ دہلی کے مغتنمات کا بیان تھا اسلیئے مکرر ذکر خیر کیا گیا -

جناب شاہزادہ فرخ محمد صاحب

حضرت عالی جناب معلے القاب مرزا شاہزادہ **فرخ محمد صاحب** دام اقبالہ - اوصاف حمیدہ آپکے بیروں از تحریر اور اخلاق پسندہ آپکے محتاج از تقریر ہیں - آپکی رفعت شان کے آگے بلندی آسمان کمتر ہے اور حشمت و اقبال کے آگے جاہ سکندر و دستگاہ دارا ادنے تر - احسن الخالقین نے آپکو ایک عجیب شخص بابرکت پیدا کیا ہے - حضرت بڑے رحمدل متواضع خلیق - نیکراہ نیکی پسند پابند صوم و صلوۃ - خدا ترس عقیل و فہیم متدین آدمی ہیں - سبحان اللہ و بحمدہ آپ اس حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے پورے مصداق ہیں **حدیث** خیر الناس من ینفع الناس کلمۃ الخیر کے کہدینے اور لکہدینے سے دریغ نہیں کرتے ہیں - نہایت صاف گو مشہور متقی - متین اشراق و تہجد گذار - تفاسیر و احادیث کا اکثر مطالعہ رکہتے ہیں - بڑے بہادر عالی حوصلہ ہیں - محب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم - راقم کو اس زبدہ اراکین روزگار کی خدمت میں نیاز حاصل ہے انکی نظر عنایت اور چشم شفقت اس خاکسار پر بدرجہ غایت ہے فی زمانا ذات بابرکات جناب کی ایک یادگار خاندان ورانی ہے بہرحال دہلی میں آپکا دم مغتنمات سے ہے **فقیر** بہی آپکا شکریہ تہ دل سے ادا کرتا ہے **شکریہ** یہ ہے طہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار و ذکی عملک فی عمل الاخیار -

نیک نامان دہلی

جناب مرزا محمد اسمعیل بیگ خانصاحب اجنٹ مدراس

حضرت فرشتہ رو ملک خو جناب مرزا **محمد اسمعیل بیگ خاں** صاحب اجنٹ مدراس خلف الرشید مرزا محمد یعقوب بیگ صاحب مرحوم دام اقبالہم - آپ بڑے مشہور متقی - نیکنام - پابند صوم و صلوۃ - متواضع - خلیق مہمان نواز - خادم علماء و مساکین - نیکی پسند - صادق الوعد

ہیں - اس عالی ہمت کا اثر اس آیت پر عمل ہوتا ہے کما قال اللہ تعالی والموفوق بعہدھم
اذا عاھدوا - یہ حضرت بڑے مخیر باخیر آدمی ہیں جنکا فی زمانا دم دہلی اور مدراس میں بسا غنیمت ہے
آپ کی ذات بابرکات سے بہت سے شرفا و غربا دہلی فیض پا رہے ہیں - اس عالی ہمت کی ہاں سے
تین سو روپیہ ماہواری شاہزادگان دہلی کا مقرر ہے اور سو روپیہ ماہواری متفرق غربا کے لئے دیا
جاتا ہے فقیر بھی انکو دعا دیتا ہے - یا الہی انکو دوجہان میں خوش رکھہ - یہ چار سو روپیہ ماہوار
کے کار خیر جاری کنندہ آپ کے ماموں جناب عالی القاب مدار الصلحا جناب فیروز حسین صاحب
منصبدار مدراس ہیں - جنکا ابھی دو ڈیڑہ برس ہوا انتقال ہوا خدا بہشت نصیب کرے
اسوقت میں نے اپنے اخلاص او جوش خیر خواہی اسلام سے خالصًا باللہ اس مرحوم کی یادش بخیر
بطور یادداشت نام نامی اپنی کتاب میں لکھتا ہوں کہ نام نامی کو دیر تک بقا رہے - آمین

جناب مرزا فیروز حسین صاحب مرحوم

یادش بخیر عالی جناب فرشتہ سیرت ملک خصلت مدار الصلحا مرزا **فیروز حسین**
صاحب منصبدار مدراس مرحوم و مغفور جعل الجنتہ مثواہ - یہ بزرگ بڑے مشہور دیندار
رحمدل خدا ترس پابند صوم صلوۃ بامروت آدمی تھے اس بلند ہمت مغفور دیندار نیک بخت
جوانمرد کو ہر وقت حمایت اسلام او ہمدردی قوم کا خیال رہتا تھا - اور اس آیت کے مضمون
پر عمل کرتے تھے - کما قال اللہ تعالے واتی المال علے حبہ ذوالقربی والیتمی والمساکین
وابن السبیل والسائلین فی الرقاب واقام الصلوۃ والزکوۃ - اللہ تعالے نے
اس مغفور کو ایک مجموعہ محامد پیدا کیا تھا اور کیا کیا خوبیاں اللہ تعالے نے آپکی ذات بابرکات میں
عطا فرمائی تھیں کہ بیان نہیں ہو سکتیں فقیر بھی اس مغفور کے لئے دعاء خیر کرتا ہے کہ یا الہی
اس حامی دین کو ہمیشہ جنت میں خوش رکھہ - آمین -

جناب مرزا محمد ایوب بیگ صاحب بوستماسٹر ڈاکخانہ حوض قاضی

وحید عصر جناب مرزا محمد **ایوب بیگ خاں** صاحب دام اقبالہ یہ عالی ہمت برادر حقیقی محمد

اسمٰعیل بیگ خاں صاحب اجنٹ مدراس کے ہیں - آپ بڑے لائق فائق متشرع - دیندار - امین متین - متدین - خلیق با مروت شخص بابرکت ہیں خادم علماء و مساکین ہیں - یہ صاحب محب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہیں - اکثر غربا و مساکین و علماء سے سلوک ہوتے رہتے ہیں کلمۃ الخیر کے کہنے اور لکہنے سے انکار نہیں آنکہہ میں حیا و شرم بہت ہے جنکا دم دہلی کے ملازمان ڈاکخانہ میں بسا غنیمت ہے فقیر بہی آپکو دل سے دعا دیتا ہے - یا الٰہی انکو دو جہان میں خوش رکہہ -

راست پسندان بیروبخات

جناب گجو خاں صاحب مرحوم

یادش بخیر ہم مخبر ہے **خانصاحب گجو خاں** مرحوم و مغفور کا ذکر حیات و ممات اپنی کتاب میں درج کرتے ہیں - یہ نامی گرامی و دل عزیز رئیس اعظم جسکے غم میں آجتک ہندو و مسلمان مبتلا ہیں - معزز رئیس آزاد مزاج اعلے درجہ کے مشہور دیانتدار ہوا خواہان سرکار پٹیالہ سے ہے کہ جنکو مہاراجہ صاحب کرم سنگہ بہادر کے وقت میں خدمت دارو غگی اصطبل تہی - خانصاحب مرحوم امورات متعلقہ میں نہایت ستودہ ریاست تہے - گہیر اگجو آباد کیا ہوا آپکا ہے بلکہ اس بزرگ مغفور نے اپنے صرف سے اسکو جہت کیا - یہ بات ہر ایک کو نصیب نہیں ہے جو کہ خواص عالی ہمت مغفور کو خدا نے خدا نے عزت عطا کی تہی ذٰلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء یہ بزرگ مغفور بڑے فیاض - بادل نیکنام - عالی نسب - راستی پسند مشہور دیندار تہے - آپکی یہ مشہور حکایت ہے کہ آپ نے اپنے خدمتگار کو ایکہزار روپیہ دیکر گہر کو بہیجا تہا - راستہ میں اسنے کسی گانوں میں جلسہ شادی دیکہا کہ وہاں ایک طوائف کا ناچ ہو رہا ہے اسکو حاضرین جلسہ دیرہے ہیں آپکے خدمتگار نے بہی ایکہزار روپیہ اس طوائف کو دیکر خانصاحب مرحوم کے پاس واپس آگیا - آپ نے دریافت کیا کہ روپیہ گہر دیا اس نے سچ سچ بیان کردیا کہ میرا ایک جگہہ پر گذر ہوگیا تہا وہاں لوگوں نے کہا کہ خانصاحب کا آدمی بہی آگیا ہے تب وہ سب روپیہ ایسکو دیدیا - گہر پہنچا نا مناسب جانا کہ اسمیں میرے آقا کی بدنامی ہے خانصاحب عالی ہمت نے یہ حال سنکر اسکو آزاد کیا - اللہ اللہ کیا راست

پسند لوگ تھے کہ ایک راست بیان پر اپنے خدمتگار کو آزاد کر دیا - اسکو کچھہ نہیں کہا - کما قال اللہ تعالے والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس واللہ یحب المحسنین ۵ فقیر بھی اُن مرحوم عالی ہمت کو دل سے دعا دیتا ہے کہ یا الٰہی انکو ہمیشہ جنت مین خوش رکھہ -

یہ بزرگ راستی پسند عالیجناب حکیم بخش خانصاحب و حکیم خیر الدین خانصاحب رئیسان و سرمایہ داران گھیرہ گجو دام اقبالہم کے جد امجد حقیقی تھے جنکا ذکر خیر مین اپنی کتاب کے صفحہ ۵ مین کر چکا ہوں ماشاء اللہ تعالٰے بہہ صحیح بات کہ ان دونوں رُوسار کو آج حاصل ہے کسیکو نصیب نہیں - دونوں صاحبونکا دم لبا غنیمت ہے فقیر بھی انکو دعا دیتا ہے کہ یا الٰہی ان دونوں بھائیوں کو دو جہان میں سرخرو رکھہ - آمین -

خاموش رہنے والے غصہ کے معاف کرنیوالے لوگوں کے اللہ دوست رکھتا ہے احسان کرنیوالونکو

حکمایان دہلی

جناب حکیم محمود خاں صاحب

دار الخلافہ شاہجہان آباد دہلی بلکہ تمام ہندوستان میں بو علی وقت یا بقراط عہد کہا جاتا ہے وہ کون مسیحا دم حضرت حکیم محمود خاں صاحب اور اُسکا نور نظر اُسکا لخت جگر حضرت مولانا حکیم عبد المجید خاں صاحب ثانی الذکر وہی بزرگ ہے جسکے دل و دماغ نے مدرسہ طبیہ کی راہ نکالی جسکا وجود با جود ہے - حکمت و طبابت کا مستند ماخذ ہے - دہلی مین آفتاب و ماہتاب فن حکمت میں کون ہیں یہی دونوں حضرات ہیں - اسوقت حکماے ہند کی ناک کون ہیں وہ یہی دونوں عالیجناب ہیں - یونانی طب قریب المرگ ہوجاتی پر مشیت ایزدی نے چاہا اُسے پھر سرنو زندہ کرے - اور اس گوہر غلطاں کو جو حکمار فرنگ و نیم حکیموں کی لکد کوب سے مانند سنگریزے کے ریزہ ریزہ ہونے کو ہے سلامت نکالے - بہر حال فی زماننا دہلی میں دونوں حضرات کا دم غنیمت ہے -

جناب حکیم بدر الدین خانصاحب

عالیجناب حکیم بدر الدین خانصاحب دام اقبالہ - اوصاف حمیدہ اور اخلاق برگزیدہ آپکی

خارج از تقریر اور بیرون از تحریر ہیں علم اخلاق اور فن طبابت میں لاثانی و بے نظیر ہیں ثنا ئی مطلق نے وہ دست شفا عطا کیا کہ جس مریض کے علاج سے مسیحا ہاتھ اٹھائے وہ حضرت کے ایک نسخہ میں بھلا چنگا ہو جائے ۔ ارسطو اور افلاطون انکے زمانہ میں ہوتے تو مجربات جناب کو سرمایہ اپنے کمال کا ٹھہراتے ۔ علاوہ اسکے آپ بڑے خلیق ۔ عابد ۔ مرتاض ۔ مشہور متقی ۔ پابند صوم وصلوٰۃ ۔ جمعہ جماعت قضا نہیں کرتے ہیں ۔ اکثر آپ نماز جمعہ مسجد فتحپوری پڑھتے ہیں ۔ حکیم صاحب کس عمدگی کے ساتھ نیت نماز باندھتے ہیں ۔ وقت نیت نماز اول اس آیت کی تلاوت فرماتے ہیں اِنِّی وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِی فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ بعد اسکے اس آیت شریفہ کو پڑھتے ہیں ۔ قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ؀ اسکے بعد کہتے ہیں اللہ اکبر ۔ سبحان اللہ نماز کس خشوع و خضوع سے ادا کرتے ہیں جیسے کہ خیر القرون کے لوگوں کی نماز تھی ۔ بڑا وعدہ صادق الوعدہ ۔ محب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ۔ منکسر المزاج ۔ فروتن ۔ خوش عقیدہ باینہمہ اوصاف خلق و مروت میں شہرۂ آفاق ۔ جو آج دہلی بھر میں ما شاء اللہ بات آپکو حاصل ہے وہ شاید کسی کو نصیب ہو دہلی میں جنکا دم غنیمت ہے ۔ اصل تو یہ ہے ایسوں ہی سے اسلام کی زینت ہے فقیر بھی حکیم صاحب موصوف کو دل سے دعا دیتا ہے ۔ یا الٰہی حکیم صاحب کو دنیا میں خوش رکھیو اور حشر انکا وتوفنا مع الابرار کر ۔ آمین ۔

حکیم میر اشرف علی خانصاحب

جناب افتخار الحکماء عمدۃ الاطباء حاذق الزمان مسیحا نفس لقمان سیرت فلاطون حکمت بقراط طبیعت سقراط طینت ارسطو خبرت جناب حکیم میر اشرف علی خانصاحب ۔ زید فیضہ ۔ قلم کو طاقت نہیں کہ آپکے اوصاف حمیدہ سے ایک حرف لکھے ۔ زبانکو یارا نہیں کہ انکی محامد پسندیدہ سے ایک لفظ کہے ۔ جالینوس اگر حکیم صاحب کے عہد میں ہوتا تو بمقتضائے رشک و غیرت اپنی زندگی سے ہاتھ دھوتا ہر ایک شاگرد جناب کا اپنے زعم میں مسیحا سے بہتر ہے ادنے نسخہ نویس حضرت کے مطب کا ارسطو و افلاطون کے نسخہ پر نام دہرتا ہے حضرت کے دست شفا میں بعنایت الٰہی وہ تاثیر ہے

کہ خاک کی چٹکی میں خاصیت اکسیر ہے۔ مریضوں سے باخلاق تمام پیش آتے ہیں۔ ادنی غریب ہر تن ملتفت ہو جاتے ہیں۔ فن طبابت میں حضرت حکمار ہند کی ناک ہیں۔ جو آج دہلی بھر میں ماشاءاللہ آپکو عزت حاصل ہے شاید کسیکو نصیب ہوئی ہو۔ علاوہ اسکے سید صاحب بڑے دیندار مومنین میں سے ہیں۔ آپ بڑے پابند صوم وصلوۃ۔ شخص بابرکت ہیں بڑی خوشی سے میں نے آپکا ذکر خیر مغتنمات دہلی میں بطور یادگار لکھا دہلی کی تقدیر اچھی ہے کہ ایسے ایسے نیکنام حکمار موجود ہیں یہ بزرگ بڑے لائق اور خوش اخلاق نوابوں اور رئیسوں میں باعزو توقیر ہیں۔ حضرت عالی نسب سید سندی ہیں۔ شریف۔ شریف پرور۔ علمار کے بڑے قدردان۔ متواضع۔ سائل کو جواب دینا نہیں جانتے۔ فی زمانہ ذات بابرکات جناب کی ایک یادگار خاندان علوی خاں ہے۔ بہر حال آپکا دم فی زمانہ دہلی میں غنیمت ہے فقیر بھی حکیم صاحب موصوف کو دل سے دعا دیتا ہے۔ یا الٰہی حکیم صاحب کو دو جہان میں سرسبز کر اور حشر انکا آل عبا کے ساتھ کر۔ آمین۔

حکیم ابراہیم علی خاں صاحب

رشک افزائے سخن سنجان متقدمین خجلت دہ سخن پروران متاخرین یکتائے جہاں جناب حکیم **محمد ابراہیم علیخاں صاحب** دام اقبالہ آپکو فن حکمت میں دستگاہ کامل ہے بعنایت شافی مطلق دست شفا حاصل ہے۔ جو مریض لاعلاج حضرت سے رجوع لاتا ہے وہ ایک ہی نسخہ میں شفائے کلی پاتا ہے۔ باوصف ان کمالات کے خلق بدرجہ غایت ہے اور مروت بمرتبہ نہایت۔ علاوہ اسکے آپ پابند فریضہ اور باخیر آدمی ہیں۔ آپکے مذاق کلام پر ایک عالم فریفتہ ہے۔ بہر حال حکیم صاحب موصوف کا دم دہلی میں غنیمت ہے۔ کوچہ پنڈت میں آپکا مطب ہے۔ ذات بابرکات سے صدہا بندگان خدا فیض پاتے ہیں۔ راقم کو اس زبدہ اراکین کی خدمت میں نیاز حاصل ہے گو انکی بھی نظر عنایت اور چشم شفقت بدرجہ غایت ہے فقیر بھی حکیم صاحب کو دل سے دعا دیتا ہے یا الٰہی تا دارین میں خوش وخرم رکھیو اور حشر انکا اخیار و ابرار کے ساتھ کر۔ اور آپ کے دست شفا میز اسی طرح برکت رکھیو۔ آپ یادگار خاندان بقائی ذکائی ہیں۔

اس کتاب کی حفاظت رجسٹری ہو چکی ہے جناب بدوں اجازت مصنف کوئی نہیں نکلسکتا

جناب حکیم قیام الدین صاحب

سر آمد حکما سر حلقہ اطبا علامۂ زمان عالی خاندان جناب حکیم **قیام الدین خانصاحب** دام اقبالہ خلف الرشید حضرت بدر الصلحا ر حضرت افتخار الحکما ر حکیم حسام الدین خانصاحب مرحوم عرف حکیم منجھلے صاحب جعل الجنتہ مثواہ یہ صاحب نبض شناسی میں یگانہ اور مرض دانی میں مشہور زمانہ ہیں بیشتر علاج آنکھوں کا کرتے ہیں۔ نابینا کو چشم زدن میں بینا کرتے ہیں چشم بر کسیر انسے چارہ یرقان چاہے تو بجا ہے اور صنوبر علاج خفقان کے واسطے انسے رجوع لائے تو زیبا ہے علاوہ اسکے ہمارے معزز معتقد حکیم صاحب اعلیٰ درجہ کے دیندار۔ نیکنام۔ خلیق۔ اداے نمازِ پنجگانہ میں کمر بستہ ہیں۔ حضرت باخیر شخص بابرکت ہیں آپکی ذات بابرکات سے ہزارہا بندگان خدا فیض پاتے ہیں۔ آپ علما کی بڑی قدر و منزلت کرتے ہیں۔ فی زمانہ ذات بابرکات جناب کی ایک یادگار خاندان بقائی ہے۔ اللہ اکبر آپ بڑے باپ کے بیٹے ہیں۔ آپکے والد مغفور کی یادش بخیر بقا ہے یادداشت فقیر اپنی کتاب ہذا صفحہ ۲۰ میں درج کر چکا ہے۔ ناظرین کیخدمت میں عرض ہے کہ حکیم صاحب کے والد مرحوم کی یادش بخیر ملاحظہ فرما کر دعائے خیر سے یاد کریں کہ حکیم منجھلے صاحب کیا نیکنام تھے بزرگونکو یادش بخیر لکھنا اور یاد دلانا ہم لوگونکو ضروریات سے ہے کہ یاد انکی قیامت تک ہے۔ بہر حال حکیم قیام الدین خانصاحب کا دم دہلی میں غنیمت ہے فقیر بھی انکو دل سے دعا دیتا ہے۔ یا الٰہی حکیم صاحب کو دو جہان میں سرسبز کر۔ آمین

جناب حکیم نور الحسن صاحب

حکیم حذاقت منش طبیب عیسیٰ روش حکیم الحکما ر اکمل الکملا زبدہ اطباے جہاں حکیم سید **نور الحسن صاحب** دام فیضہ۔ انکی اوصاف حمیدہ اور اخلاق پسندیدہ حیز تحریر او رحیطہ تقریر سے باہر ہیں۔ ادنے و اعلے حضرت کی مروت جبلی اور خلق طبعی سے ماہر ہیں شافی مطلق نے وہ دست شفا بخشا ہے کہ آجتک نہ دیکھا سنا جو مریض لا دوا ہوا انکے علاج سے ایکدم میں چنگا ہوا علاوہ اسکے ہمارے معزز حکیم صاحب مشہور متقی۔ پابند صوم و صلوۃ

پرہیزگار - صادق الوعدہ فروتن - متقی بزرگ آدمی ہیں - علماء کے ساتھ بڑی خوش خلقی سے پیش آتے ہیں اور مسلمان آدمی ہیں - فی زمانہ بریلی میں مطب کرتے ہیں - ذات بابرکات سے ہزارہا بندگان خدا مستفیض ہوتے ہیں آپکا دم دہلی اور بریلی میں بسا غنیمت ہے - راقم کو اس نیک اراکین روزگار کی خدمت میں نیاز حاصل ہے اور انکی بھی نظر عنایت اور چشم شفقت خاکسار پر بدرجہ غایت ہے فقیر بھی حکیم موصوف کو دل سے دعا دیتا ہے دعا یہ ہے - لہما اللہ فلیک فی قلوب الابرار وذکی عمالک فی عمل الاخیار -

جناب حکیم خواجہ بادشاہ صاحب

حکمت مآب کمالات اکتساب عیسیٰ دم مسیحا قدم قدوہ کملائے زمان زبدہ حکمائے جہان حضرت **حکیم خواجہ بادشاہ صاحب** دام اقبالہ - ان صاحب کمال کی صفت نہ زبان قلم سے ادا ہو سکے اور نہ حیطہ خیال میں سما سکے یہ صاحب فن طب میں یکتائے جہاں اور استعداد حکمت میں علامہ زماں ہیں انکا دامن اخلاق بڑا وسیع اور کشادہ ہے - حضرت بڑے نیک طینت نیک نیت - خداترس - رحمدل - نمازی پرہیزگار آدمی ہیں - آنکھہ میں حیا و شرم بہت ہے خوش عقیدہ بزرگ آدمی ہیں فی زمانہ ذات بابرکات جناب کی ایک یادگار خاندان ذکائی ہے بہرحال آپکا دم بھی دہلی میں غنیمت ہے - راقم کو اس بزرگ کی خدمت میں نیاز حاصل ہے انکی نظر عنایت اور چشم شفقت خاکسار پر بدرجہ غایت ہے یاالٰہی حکیم صاحب کو ہمیشہ خوش رکھ اور حشر انکا وتوفنا مع الابرار کر آمین -

علمائے دہلی

جناب مولانا محمد نذیر حسین صاحب

حضرت عالیجناب مولانا محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلی مد فیضہ - یہ حضرت عامل اکمل فاضل اجل جامع صفات پسندیدہ منبع اوصاف حمیدہ بہمہ صفت موصوف ہیں خصوص علم فقہ و حدیث میں مشہور و معروف ہیں محدث دہلی بھی آپکو کہنا چاہیئے سلسلہ درس و تدریس

حضرت کی ذات سے جاری ہے باوجود ان کمالات کے مزاج میں انکے نہایت عجز وانکساری ہے یہ بھی مقتضائے دینداری ہے عمر انکی ۹۶ برس کی ہے چراغ سحری ہیں خدا نگہبان ہے

عالیجناب مولانا حافظ مرزا عبداللہ بیگ صاحب

فضائل پناہ کمالات دستگاہ زنگ چہرہ فضیلت آبروے شریعت جامع معقول ومنقول حاوی فروع واصول زبدہ اہل کمال خلاصہ ارباب فضل وافضال سرگروہ علمائے جہاں مولانا مولوی حافظ مرزا **عبداللہ بیگ** صاحب فیضہ۔ آپکی ذات بابرکات سے ہزاروں آدمیوں کو فیض حاصل ہے اونکے اونئے شاگرد آپکا علم فقہ وحدیث میں کامل ہے۔ اخلاق آپکا مشہور عام ہے اور آپ کی ذات فیض آیات سے رونق دین اسلام ہے ہمارے مولانا مرزا صاحب ہمارے استاد شفیق مولانا محمد شاہ صاحب علیہ الرحمہ کے شاگرد ارشد ہیں۔ اور ہمارے معزز مہربان حمیت مند مفتخر حامی اسلام مولانا حافظ وکیل عزیز الدین صاحب دام اقبالہ ومد فیضہ کے دوست خاص ہیں بہرحال مرزا صاحب کا دم دہلی میں لبا غنیمت ہے فقیر بھی مولانا ممدوح کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ یہ ہے طمہر اللہ قلبك فی قلوب الابرار وزکی عملك فی عمل الاخیار۔

عالیجناب مولانا مخدومنا خواجہ ضیاء الدین صاحب

عالم العلماء افضل الفضلاء حدیقہ فضل وافضال مظہر جاہ وجلال شمس العلماء مولانا حضرت خواجہ **ضیاء الدین** صاحب دام اقبالہ۔ قلم کو طاقت نہیں کہ آپکے اوصاف حمیدہ سے ایک حرف لکھے زبان کو یارا نہیں کہ حضرت مولانا کے محامد پسندیدہ سے ایک لفظ کہے۔ منصب اکسٹرا اسٹنٹی سرکار انگریزی سے حاصل ہے طبیعت دادرسی اور عدل گستری کیطرف مائل ہے۔ مولانا بڑے دریا دل۔ بازل۔ سخی۔ باخبر شخص ہیں۔ اعلے درجہ کے دیندار مشہور متقی ہیں ہزار کام چھوڑکر جمعہ کی نماز جامع مسجد میں صف اول میں ادا کرتے ہیں۔ خداترس۔ رحمدل۔ رئیس درویش سیرت ہیں بڑے مہذب۔ لائق۔ خلیق امین متین۔ سیر چشم۔ منکسر المزاج۔ نیک طینت۔ سرکار سے خطاب

شمس العلما کا حاصل ہے ۔ مقدمہ میں انکی تحقیق کرتے ہیں ۔ سفارش لیلی نہیں مانتے ہیں مگر تو اور صادق الوعد ہیں ۔ شریف پرور مسکین نواز ۔ شریفوں اور حاجتمندوں سے بڑی فراخدلی سے سلوک ہوتے ہیں ۔ کلمۃ الخیر کے کہنے لکھدینے سے دریغ نہیں کرتے ہیں ۔ بہرحال دہلی میں عالیجناب کا دم غنیمت ہے اصل تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سے اسلام کی زینت ہے فقیر بھی مولانا موصوف کو دل سے دعا دیتا ہے طہر اللہ قلبك فی قلوب الاطہار و زکی عملك فی عمل الاخیار

عالیجناب مولانا علی احمد صاحب

کاشف دقائق معقول و منقول واقف حقائق فروع و اصول مولانا علی احمد صاحب دام فیضہ ۔ اوصاف آپکے بیان ہو نہیں سکتے ہیں ۔ حضرت مولانا نہایت عقیل و فہیم و متین ہیں اور آپ اعلیٰ درجہ کے معقول مدبر اور منتظم ہیں ۔ خلق و مروت بدرجہ اتم ہے ۔ فصاحت و بلاغت انپر ختم ہے ۔ حضرت بڑے ملنسار ہیں ۔ زمانہ حضرت نواب صاحب بہادر رودجانہ کے مصاحب خاص ہیں اور آپکے صاحبزادہ جناب مولانا نظام الدین صاحب ماشاء اللہ بڑے عقیل اور لائق اور شخص بابرکت اور خوش اخلاق ہیں ۔ دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے ۔ آنکھ میں حیاء و شرم زیادہ ہے ۔ حضرت مصاحب خاص سید محمد باقر علیخاں صاحب بہادر سی آئی ایس ۔ آئی نپڈر اول کے ہیں ۔ بہرحال حضرت کا دم دہلی میں غنیمت ہے ۔ فقیر بھی صاحبان عالی شان کا شکریہ دل سے ادا کرتا ہے شکریہ یہ ہے طہر اللہ قلبکما فی قلوب الابرار و زکی عملکما فی عمل الاخیار ۔

عالیجناب مولوی مسعود صاحب

حضرت مولانا ممدوحنا کا ذکر خیر فضیلت علماء صفحہ ۱۸ کتاب ہذا میں تحریر کر چکا ہوں مختصر متعلقات میں بھی لکھتا ہوں ۔ حضرت عالیجناب مولانا ابوالفضل او لانا مولوی رحیم بخش صاحب عرف مولوی مسعود صاحب دام فیضہ ۔ آپ مفتی وقت ہیں ۔ حضرت کی ذات فیض آیات سے رونق دین اسلام ہے یہ بزرگ شخص بابرکت صاحب سنت ہیں اور مسجد فتحپوری کے

امام ہیں بہرحال آپکا دم دہلی میں غنیمت ہے۔

جناب مولوی عنایت احمد صاحب وکیل

جامع فضائل ظاہری و باطنی مجمع کمالات صوری و معنوی بادشاہ کشور فضیلت فرمانروائے اقلیم طریقت حقیقت آگاہ حضرت مولانا بالفضل اولانا **مولوی عنایت احمد** صاحب وکیل خیرآبادی عم فیضہ۔ مولانا کی خوبیوں کا حال تحریر میں لانا آب دریا کو پیمانہ سے ماپنا ہے آپکے کمالات کا بیان حوالہ قلم کرنا آفتاب کا منہ چڑانا ہے۔ مولانا بڑے واعظ سحرالبیان ہیں۔ آپکا بیان نہایت پر اثر سفینہ عرفان کو چپو چلا جاتا ہے اثر بے حد رکھتا ہے۔ روح دلکو کیکپا تا ہے جو سنتا ہے کھڑا ہو کر سر کو دھنتا ہے۔ آپکے مذاق کلام پر ایک عالم فریفتہ ہے۔ اللہ اللہ حضرت کی بذلہ سنجیاں عالم کو پسند ہیں۔ دل یہی چاہتا ہے کہ آپکی باتیں سنے جائیں۔ یہ حضرت اعلی درجہ کے مداح رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہیں۔ آپکا کلام بہادرانہ ہے۔ اظہار امر حق میں کسی ملامت گر کی ملامت سے نہیں ڈرتے ہیں۔ کما قال اللہ تعالے لا یخافون لومة لائم مولانا اعلے درجہ کے مشہور متقی۔ دیندار۔ حمیت مند۔ حامی سلام ہیں۔ مولانا امیر بن امیر بن امیر ہیں غربا و مساکین کے لئے اکسیر ہیں۔ آپکے اجداد والا تبار عالی خاندان والا دودمان معزز تھے ہمیشہ شاہان عصر کی حضور میں بمناصب جلیلہ سرفراز رہے و نیز سرکار گورنمنٹ میں آپکے بزرگوں نے بڑی بڑی عزت پائی سب جانتے ہیں حضرت مولانا۔ مولوی ابن مولوی ابن مولوی ہیں۔ آپکے اجداد والا تبار ایک سے ایک اعلے درجہ کا فاضل جلیل گذرا ہے چنانچہ حضرت عالی جناب مخدومنا مرشدنا مولوی فضل امام صاحب علیہ الرحمہ آپکے نانا بڑے عالم متبحر گذرے ہیں آپ کی حکایت ہے کہ مولانا مرحوم نے انگریزی پڑھنی شروع کی تھی اسی رات کو خواب میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مع صحابہ کبار کے زیارت ہوئی۔ حضرت نے فرمایا مولانا تم میرے مداح ہو کر انگریزی پڑھتے ہو۔ لکھا ہے صبح کو جو انگریزی پڑھی تھی وہ سب بھول گئے۔ یہ حضرت مغفور مولانا از عشاق رسول خدا تھے۔ اللہ انکو جنت میں خوش رکھے۔ اور مولانا عبدالحق صاحب

حیدرآبادی بڑے عالم منطقی ہیں جو زمانہ میں اپنا جواب نہیں رکھتے ہیں۔ بہرحال ہندوستان میں آپکا دم بھی غنیمت ہے۔ غرض آپ کے خاندان کے علمار فضلا ہوتے چلے آئے ہیں۔ ہمارے پیارے مولانا بڑے خلیق۔ دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے۔ طبیعت ہمیشہ سے تواضع و تکریم آمادہ ہے۔ فیاض۔ خوش فکر۔ جسوقت آپ حاکم سے مقدمہ میں بحث کرتے ہیں گویا باغ میں بلبل چہکتا ہے۔ حاکم بھی چاہتا ہے کہ میں مولانا کی باتیں سنے جاوں ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔ مولوی صاحب رحمدل شخص بابرکت ہیں۔ غریبوں اور حاجتمندوں سے بڑی فراخ دلی سے مسلوک ہوتے ہیں۔ راقم کو بھی سن بدہ اراکین روزگار کیخدمت میں نیاز حاصل ہے۔ انکی بھی نظر عنایت اور چشم شفقت اس خاکسار پر بمرتبہ نہایت ہے۔ بہرحال انکی ذات بابرکات فی زمانا دہلی میں مغتنمات سے ہے۔ **فقیر** بھی مولانا موصوف کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** یہ ہے طہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار وذکی عملک فی عمل الاخیار۔

واعظین دہلی

جناب مولانا حفیظ اللہ خان صاحب

جناب فیضماب مولانا **حفیظ اللہ خان** صاحب دام فیضہ۔ یہ حضرت مشہور واعظ علم و فضل میں علامہ جہاں ہیں اور خلق میں یکتائے زماں انکے وعظ کا شہرہ چار دانگ گیتی میں بلند ہے۔ اور علم انکا سبکو پسند ہے۔ جو جو تعریفیں واعظ میں ہونی چاہئیں سب آپ میں موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ ذات بابرکات کو دیرگاہ سلامت اور دارین میں سرخرو رکھے۔

جناب حافظ محمد ادریس صاحب

فاضل اجل عالم باعمل تونگر صورت درویش سیرت انسان پیکر فرشتہ صفت واعظ بیبدل حضرت مولانا حافظ **محمد ادریس** صاحب دام فیضہ۔ یہ حضرت بعد ادائے نماز جمعہ جامع مسجد سے مسجد محلہ دالان میں تشریف لیجا کر بجائے والد مرحوم و مغفور وعظ فرماتے ہیں۔ صدہا مسلمان

اس کتاب کی بلفظہ رجسٹری ہو چکی ہے بدون اجازت مصنف قاسمی کے ایڈیشن نہیں نکل سکتا

آپکے

اپکے وعظ سے فیض پاتے ہیں آپکا بیان ہو بہو مولانا مغفور کا ہے حضرت کی سحر بیانی پر ایک عالم فریفتہ ہے اللہ اکبر آپ بڑے باپ کے بیٹے ہیں۔ اسوقت دل نے چاہا کہ حضرت کے والد مغفور کی یادش بخیر لکھوں۔

جناب مولوی عبدالرب صاحب

یادش بخیر۔ بدر الصلحاء مولانا و مخدومنا مولوی عبدالرب صاحب فخر ہند علیہ الرحمۃ۔ یہ بزرگ نیکنام جامع کمالات صوری و معنوی و نکتہ سنج حدیث نبوی تھے آپکے اوصاف میں زبان کو طاقت تقریر ہے۔ اور نہ قلم کو یارا ئے تحریر۔ دلائل عقلیہ و رفنون حکمیہ کو آپکی طبع وقاد سے اعتبار تھا علوم ادبیہ کو آپکی زباندانی سے افتخار تھا۔ خلق و علم و حلم کا کچھ حساب نہ تھا۔ سحر البیانی میں روئے زمین پر انکا جواب نہ تھا۔ حضرت مرحوم راقم کے وعظ میں استاد شفیق تھے۔ وعظ جو کچھ فقیر نے حاصل کیا وہ حضرت ہی کا فیض ہے۔ یا الٰہی اس مرحوم علیہ الرحمہ کو ہمیشہ جنت میں خوش رکھ۔ آمین۔

جناب مولوی محمد حسین صاحب

زبدۂ فقہائے جہاں اصلح صلحائے زماں اعرف العرفا افضل الفضلا حضرت مولانا محمد حسین صاحب دام فیضہ۔ آپکے علم و فضل کا بیان حیطۂ تقریر سے افزوں اور حیز تحریر سے بیروں ہے ہر جمعہ کو مدرسہ حسین بخش میں وعظ فرماتے ہیں۔ صدہا مسلمان بعد ادائے نماز جمعہ یہاں آتے ہیں۔ یہ حضرت بڑے واعظ۔ قاطع بدعت۔ نیکی پسند نیکرا۔ اعلے درجہ کے دیندار۔ مشہور متقی شاعر بے بدل۔ مفتی بے مثل۔ مداح رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم خلق و مروت میں اتم ہیں فصاحت و بلاغت انپر ختم تخلص آپکا فقیر ہے۔ قطع نظر علم و فضل کے خط نسخ میں استاد یگانہ ہیں بہرحال آپکی ذات فی زماننا بہت غنیمت ہے فقیر بھی آپکا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ یہ ہے طہر اللہ قلبك فی قلوب الابرار و زکی عملك فی عمل الاخیار

جناب مولوی وزیر الدین صاحب واعظ جامع مسجد کا حال فضیلت علماء کے بیان میں لکھا گیا ہے

اس کتاب کی ملفظ رجسٹری ہوچکی ہے کتاب بدون اجازت مصنف اسیر سے ایڈیشن نہیں نکل سکتا

کتاب ہذا کے ۴۰ صفحہ میں ہے ۔

جناب حافظ محمد اکبر صاحب

مقرر بے بدل لسان بے مثل جناب حافظ **محمد اکبر صاحب** واعظ مترجم قرآن دام فیضہ جناب حافظ جی صاحب بیان قرآن میں کسی ملامت گر کی ملامت سے نہیں ڈرتے ہیں اظہار امر حق میں کسی سے خوف نہیں کرتے ہیں یہی بہادر دیندار ونکا کام ہے ۔ جمعہ کے دن جامع مسجد کے ممبر پر بیان فرماتے ہیں اور ہر روز چاندنی چوک میں ۔ بیشک یہ شخص اپنا ثانی نہیں رکھتا ہے دہلی میں انکا دم غنیمت ہے ۔ میں نے واقعی حال لکھا ہے جامع مسجد میں جو آجکل واعظوں کی شکل نظر آتی ہے وہ انہیں کے دم کا صدقہ ہے ۔ پہلے امرا فساق وعظ جامع مسجد میں نہیں کہنے دیتے تھے یہ اس عالی ہمت نے انکا حکم سرکار سے منسوخ کرا کر اجازت عام حاصل کی اللھم انصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم واخذل من خذل دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم ۔ وجعلنا من اولھم ۔

جناب حافظ احمد صاحب نابینا

جناب حافظ **احمد** صاحب نابینا واعظ ردسند و ۔ چاندنی چوک دام فیضہ ۔ یہ مولانا رد ہنود میں کمال رکھتے ہیں اور اس لیری اور بہادری سے بیان کرتے ہیں کہ انہیں کا حصہ ہے بہرکیف انکا دم بھی دہلی میں غنیمت ہے ۔ خدا انکی نصرت میں رہے ۔

جناب مولانا امان الحق صاحب

جناب مولانا **امان الحق** صاحب دام فیضہ ۔ یہ حضرت جمعہ کے دن جامع مسجد میں نہایت عمدگی سے قرآن اور حدیث کا وعظ فرماتے ہیں علاوہ اسکے ایک حکیم بھی ہیں کوچہ میر عاشق میں رہتے ہیں ۔ نہایت خلیق اور با مروت آدمی ہیں بہرحال آپکا دم دہلی میں غنیمت ہے ان سب حضرات سے اسلام کو بہت رونق ہے ۔ اللہ تعالے انکو ہمیشہ خوش و خرم اور کامیاب رکھے ۔

اس کتاب کی بلفظہ رجسٹری ہو چکی ہے　شعراد　بدون اجازت مصنف اسمیں سے ایک حرف نہیں نکل سکتا

شعرا دہلی

جناب مولانا الطاف حسین صاحب حالی

عندلیب شاخسار فصاحت بلبل بوستان بلاغت سرآمد سخنگویان جہان سرتاج فصیحان زمان حضرت مولانا الطاف حسین صاحب المتخلص حالی دام اقبالہ - یہ صاحب فن شاعری میں یکہ روزگار ہیں - فن شاعری میں ایسا استاد کامل روئے زمین پر دیکھا نہیں شعراے سلف میں ایسا صاحب کمال سنا نہیں اس فن میں یہ صاحب بے بدل ہیں اپنا نظیر نہیں رکھتے بے مثل ہیں انکے کلام کی ایک عالم میں دہوم ہے ہر ادنے و اعلے کو مرغوب ہے خاصکر وہ کلام جو دنیا کی حالت پر یا نصیحتاً حضرت نے فرمایا ہے انکے فقرات یا اشعار آب زر ہی سے لکہنے کے قابل نہیں بلکہ دل پر نقش کرنیکے لائق ہے - آپکی تصنیفات سے ماشاء اللہ بہت کتابیں ہیں مگر سب میں حیات سعدی اور مسدس زیادہ ممتاز اور مقبول جہاں ہے کہ سرکار گورنمنٹ میں بہی احاطہ ممالک مغربی میں مدرس کی تعلیم میں ہے - بہر حال فی زماننا آپکا دم دہلی میں غنیمت ہے

جناب مولانا حافظ عبد القدوس صاحب

عندلیب بہارستان سخن گستری طوطی شکرستان معنی پروری سرسست نشہ سخندانی نظر بازِ شاہد نکتہ دانی غواص محیط تدقیق آشناے بحر تحقیق افصح الفصحا ابلغ البلغا بادشاہ کشور فصاحت فرمانرواے قلمروے بلاغت خالق مضامین لطیف موجد قافیہ و ردیف ناظم بے بدل ناثر بے مثل زبدۂ شعراے جہاں حضرت جناب مولانا حافظ عبد القدوس صاحب دام اقبالہ - آپکے کمالات کا اندازہ ظرف خیال سے بیرون اور حیطہ شمار سے افزوں ہے معنی تازہ قالب الفاظ میں جان تن الفا اور انفاس عیسوی سے معانی پژمردہ کو تازہ تر از گل بنانا حضرت ہی کا کام ہے آپکے محاورات نازک سے خوبی دلبراں خجل - سوداکو آپکے رشک سخن سے جنوں اور میر انکے کلام بلاغت نظام سے سرنگوں ملاحت کلام سعدی آپکے خوان فیض کی نمکخوار اور شیرینی زبان حافظ شیراز آپکے مقال سے روزینہ دار جو جو خوبیاں شعراے سلف میں کسیکے ساتہ مختص نہیں

وہ بالتمام حضرت کی ذات بابرکات میں موجود ہیں۔ قسام ازل نے آپکو مجموعہ محامد پیدا کیا ہے اور تخلص آپکا قدسی ہے۔ علاوہ اسکے خلیق۔ مداح رسول خدا۔ عالی نسب۔ مہمان نواز۔ مشہور متقی۔ فیاض۔ کلمۃ الخیر سے درگذر نہیں کرتے۔ شریفوں اور حاجتمندوں سے بڑے فراخ دلی سے پیش آتے ہیں۔ راقم کے بڑے مہربان ہیں۔ بہرحال فی زمانہ آپکا دم دہلی میں غنیمت ہے یا الٰہی انکو دو جہان میں خوش رکھہ۔ آمین۔

مدرسین

مولوی محمد نعیم صاحب

حضرت عالیجناب مولوی محمد نعیم صاحب خلف الرشید مولانا محمد عظیم صاحب دام فیضہ۔ آپکی خوبیاں بیان سے باہر ہیں۔ آپ فن مدرسی سے خوب ماہر ہیں۔ نہایت دیندار مشہور متقی اور آئے نماز پنجگانہ اور تلاوت قران میں ناغہ نہیں کرتے۔ نہایت صالح خلیق مسلمان شخص بابرکت ہیں کسیکی برائی سے کام نہیں ہے مشن سکول کے ملازموں میں سے اہل اسلام پابند تقوے آپ ہی ہیں۔ بہرحال آپکا دم غنیمت ہے۔ یا الٰہی انکو دو جہان میں خوش رکھہ۔ آمین

حامی اسلام

جناب عبد الغنی صاحب

حضرت عالیجناب حاجی عبد الغنی صاحب خلف الرشید حاجی قطب الدین صاحب سوداگر مرحوم جعل الجنۃ مثواہ۔ آپکی خوبیاں بیان نہیں کرسکتا ہوں۔ قلم کو طاقت نہیں کہ آپکے اوصاف حمیدہ سے ایک حرف لکھے۔ خدائے تعالے نے انکو نہایت نیکنام اور نیک نیت پیدا کیا ہے۔ آنکو غربا کا بہت خیال رہتا ہے مسکین پرور مہمان نواز نیک نیت عالم کی عزت و تواضع۔ طالبعلم کی توقیر۔ فقیر کا ادب بہت کرتے ہیں۔ آپکی ذات سے بہت فیض ہے۔ لاوارث مسجدوں کی ماہوار امداد طلبا کا وظیفہ۔ غربا مسکین اور بیوہ عورتوں کی دستگیری علما فضلا صلحا کی قدر دانی۔ فقرا و مساکین کی دلجوئی شرفا کی خفیہ طور پر مدد کرتے ہیں وہ

قسم کا آپکا ہی کہا تا ہے ایک تو مساکین پروری کے لئے اور دوسرے امام مساجد و تعمیر مساجد
پس یہی تو حمایت اسلام ہے ایسے لوگوں کی نسبت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا فرمائی ہے
اللھم انصر من نصر دین محمد صلے اللہ علیہ وسلم یا اللہ مدد کر تو اسکی جو مدد کرے
دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اور جو مسجدوں کو آباد کرتا ہے انکی نسبت اللہ تعالے یہ فرماتا ہے انما یعمر
مسٰجد اللہ من امن باللہ والیوم الاخر واقام الصلوۃ واتی الزکوۃ۔ سواے اسکے
نہیں کہ آباد کرتے ہیں مسجدیں اللہ کی وہ لوگ کہ ایمان لائے ساتھ روز قیامت کے اور قایم
کرتے ہیں نماز اور دیتے ہیں زکوۃ۔ آپ سوداگر امین ہیں۔ عن ابی سعید عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال التاجر الصدوق الامین مع النبیین والصدیقین والشھداء روایت
ہے ابی سعید سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تاجر سچا امانتدار نبیوں اور صدیقوں اور شہیدوں
کے ساتھ ہے۔ آپ حاجی حرمین شریفین ہیں اور ادا نماز اور تلاوت قران میں ناغہ نہیں کرتے نیز
یہ صفتیں اللہ نے ہمارے معزز حاجی عبدالغنی صاحب کی ذات میں عنایت فرمائی ہیں ذلک فضل اللہ
یوتیہ من یشاء یہ فضل اللہ کا ہے جسکو چاہتا ہے اپنے بندوں میں سے۔ فقیر کو تو حاجی
صاحب سے یہ نیک گمان ہے اپنے گمان کے بموجب اللہ کیجانب میں دعا کرتا ہوں کہ یا اللہ
حاجی صاحب کو اس جہان میں تو خوش رکھہ اور نیک کاروں کی توفیق اس سے زیادہ عنایت کر
اور آخرت میں مغفرت کر اور حشر انکا حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم وآلہ واصحابہ و تابعین
و تبع تابعین و ابرار و اخیار کے ساتھ کر آمین۔ میں آپکا حال اور حاجی قطب الدین کی یادش بخیر کتاب ہذا
کے ۲۰ صفحہ میں لکھہ چکا تھا یہاں پر چونکہ دہلی کے مغتنمات کا ذکر خیر لکھا گیا اسلئے آپکا ذکر
خیر بھی مغتنمات میں مکرر لکھا جاتا ہے ناظرین یہاں حاجی صاحب کا حال ملاحظہ فرما کر ۲۰ صفحہ میں آپکے
والدجناب حاجی قطب الدین صاحب مرحوم کا حال بھی ملاحظہ کریں اور انکو دعاے خیر سے یاد کریں وہ کیسے
ہمدرد اسلام اور حامی اسلام تھے اللہ انکو جنت میں ہمیشہ خوش رکھے اور انکی اولاد کو بھی فتنہ و فساد
سے محفوظ رکھے آمین یارب العالمین۔ ہم لوگ جسمیں جو صفت دیکھنگے اپنے قلم و زبان دونوں سے

اظہار کرنیکے جبکہ ہمارے حضرت سید المرسلین نے حامیان اسلام کو اس دعا سے یاد فرمایا اللھم انصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم پہر ہم حق لکھنے اور بیان کرنے اور دعا کرنے سے کب درگذر کر سکتے ہیں امید کہ خدا اکو قبول کرے ۔ اور میں بھی سایہ عاطفت میں ہمیشہ رہوں ۔

خوشنویسان دہلی

عالی جناب مولوی رضی الدین صاحب دام اقبالہ

یہ حضرت خط نستعلیق میں استاد یگانہ اور مشہور زمانہ ہیں جو حرف آپکی قلم اعجاز رقم سے نکلتا ہے وہ خوبی میں مثل گل چمن ہے الف کی راستی قامت محبوبان جہاں پر طعنہ زن ہے ہر نقطہ برخال رخ خوبان نثار اور ہر دائرہ سے دائرہ آفتاب شرمسار ۔ سطر مسلسل مثل زلف مہوشان پیچاں اور کشش مانند ابروے محبوبان جہان کشتاں ۔ حروف نوک پلک سے باریک قواعد و اصول میں ٹہیک ٹہیک ۔ گویا صفحہ پر عقد ثریا پدید ہے یا چاندی کی تقطیع پر سلک مروارید ہے ۔ آغا عبد الرشید اگر آپکا کتبہ ملاحظہ فرماتے تو مثل آئینہ ششدر وحیران رہجاتے ۔ میر عماد کا اپکے قواعد پر ضرور اعتماد ہوتا ۔ میر پنجہ کش اپنے ایسے شاگرد کا خط دیکہتے تو اسکی قطعہ دیکہکر دل شاد ہوتا ۔ اپکے فیضان اصلاح سے پچاس ساٹھ طلبا ہر سال خوش نویس ہو جاتے ہیں جکو بتاتے ہیں ولسے بتاتے ہیں بہر حال حضرت کا دم فی زماننا دہلی میں غنیمت ہے فقیر بھی آپکو دل سے دعا دیتا ہے طہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار و زکی عملک فی عمل الاخیار ۔

جناب منشی انشاء اللہ خانصاحب

یہ صاحب خط نستعلیق میں مشہور قریب و بعید ہیں ہر فرد بشر کو آپکے قطعات کے دیکہنے کا از حد شوق ہے ۔ علاوہ اسکے آپ دیندار خلیق بامروت آدمی ہیں فی زماننا ریاست دوجانہ میں نوابصاحب کے مصاحب خاص ہیں اور بعہدہ معزز ممتاز ہیں ۔ فقیر بھی آپکا دل دعاگو ہے یا الہی انکو خوش رکہہ ۔

اس کتاب کی بلفظہ رجسٹری ہو چکی ہے روشنائی بدون اجازت مصنف اسکے ایکحرف نہیں نقل

روشنائی سازان دہلی

جناب خان صاحب الف خان زاد اللہ کمالہ

یہ حضرت اس فن میں استاد لاثانی ہیں اپنے وقت کے گویا بہزار دور مانی ہیں۔ علاوہ اسکے آپ بڑے دیندار مشہور متقی متدین صاحب تقوے۔ مومن پابند صوم وصلوۃ۔ پارسا نیک گمان۔ رحمدل۔ خدا ترس۔ خلیق۔ نیک نیت۔ صادق الوعدہ۔ چاشنی چشیدہ۔ بابرکت آدمی ہیں۔ آپ متواضعین میں سے ہیں خادم علما و مساکین ہیں آپکو ہمدردی قوم اور خیرخواہی اسلام کا خیال ہر وقت دامنگیر رہتا ہے اچھے کاموں میں سب سے پہلے سبقت کرتے ہیں۔ جنکا دم دہلی میں ازبس غنیمت ہے۔ اصل تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سے اسلام کی زیب و زینت ہے ہمیشہ کتب نفیسہ علوم دینیہ مطالعہ میں رہتی ہیں۔ اکثر کتب طب بھی دیکھتے رہتے ہیں اور باخبر شخص ہیں فقیر بھی خانصاحب کا دل سے دعاگو ہے۔ طہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار وذکی عملک فی عمل الاخیار۔ اور حشر آپکا مع الابرار ہو۔

مصوران دہلی

جناب محمد نذیر حسین صاحب

میں بڑی خوشی سے اس عالی ہمت کا نام اپنی کتاب میں درج کرتا ہوں کہ اس نامی کو لقب ہے حضرت عالیجناب محمد نذیر حسین صاحب خلف الرشید محمد حسین صاحب دام اقبالہ۔ یہ عالی ہمت نیکنام بڑے سنجیدہ آدمی ہیں اس عالی ظرف نے لندن میں بر سر دربار کہ جسمیں ملکہ معظمہ اور دو ہزار انگریز بڑے بڑے نامداراں علما و فضلا موجود تھے اس نیکی پسند نے مدحیں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسے درد لہجے سے پڑھیں کہ اسکے اثر جانگداز سے حاضران جلسہ شمع کی طرح روتے تھے وہ مدحیں نبی عربی کی روح کی کیکپا دینے والی وہ نئی نئی باتیں۔ اس مداح نبی عربی نے اہل جلسہ کے دلوں کو کھینچ لیا۔ اس اثر بے حد نے ان یورپین غیر زبان کا حال دگرگوں کر دیا۔

جو سنتا تھا کھڑے ہو کر سر دھنتا تھا ایک اژدہام مجمع خاص و عام تھا چاروں طرف سے صدا آئے

آفرین آفرین آنے لگی - پھر اس عالی ہمت نے انگریزی زبان میں بڑے بڑے انگریز زباندانوں سے گفتگو کی سب آپکی لیاقت سے حیران رہگئے اور معترف ہوئے کہ اسوقت بھی دہلی میں ایسے لئیق ہیں اسوقت انکو ایک سند سر دربار ملکہ سے عنایت ہوئی - یہ صاحب مصوری اور نقشہ نویسی دونوں میں استاد لاثانی ہیں اپنے وقت کے بہزاد و مانی ہیں - غرض یکتا روزگار ہیں صورتنگران جہاں انکی طرحداری کے حیرت نگار ہیں - آپ دیندار پابند صوم وصلواۃ محب اہل اللہ اور بامروت آدمی ہیں - آنکھ میں حیا و شرم بہت ہے - آپکا دم دہلی میں فی زمانا غنیمت ہے فقیر بھی آپکو دل سے دعا دیتا ہے - یا الٰہی انکو دو جہان میں شاد و بامراد و سرخرو رکھہ - آمین -

جناب محمد فضل خاں صاحب

آپکا ذکر خیر بھی میں بہت خوشی سے لکھتا ہوں - حضرت عالیجناب محمد فضل خاں صاحب دام اقبالہ یہ صاحب اپنے فن میں طاق اور نقشہ نویسی میں شہرہ آفاق ہیں نقاشان فرنگ آپکا نقشہ دیکھکر دنگ ہیں اپنے ہمسروں میں با دانش و فرہنگ ہیں آپ مشہور دیندار - پابند فرائض - فیاض - رحمدل خادم علماء و سائلین شریفوں اور حاجتمندوں سے بڑی فراخ دلی سے سلوک ہوتے ہیں حضرت کا دم دہلی میں مغتنمات سے ہے فقیر بھی آپکو دعا سے یاد کرتا ہے طہر اللہ قلبک فی قلوب الاخیار و زکی عملک فی عمل الابرار -

نقشہ نویسان دہلی

جناب ذوالفقار خاں و قطب الدین خاں صاحبان

یہ صاحبان اس فن میں بے بدل اور بے مثل ہیں ہنرہ چشم حور اگر حضرات کا موی قلم ہے تو بجا ہے اور یاسمن گردن پری اگر ان حضرات کا صفحہ ہو تو زیبا ہے اور علاوہ اسکے دونوں جناب اعلے درجہ کے دیندار پرہیزگار بزرگ متقی ہیں - اور نمازمیں کمر بستہ ہیں علماء کے ساتھ بڑی خوشدلی سے پیش آتے ہیں - بہرحال آپ دونوں صاحبونکا دم دہلی میں مغتنمات سے ہے

راقم کو بھی ان حضرات سے نیاز حاصل ہے دینی کتب اکثر مطالعہ میں رہتی ہیں ۔ فقیر بھی شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** یہ ہے طہر اللہ قلبک فی قلوبکا براد وذکی عملک فی عمل الاخیار

جناب حکیم عبدالرحیم صاحب خلف الرشید حسین علی صاحب مرحوم مغفور

یہ صاحب نقشہ کشی میں یگانہ آفاق ہیں بمبئی میں بعہدہ نقشہ کشی عنایت الٰہی سے حسب عز و وقار ملازمین علاوہ اسکے آپ بڑے عابد ۔ مرتاض تہجد گذار ۔ پارسا متدین ۔ دیندار ۔ پابند صوم و صلوٰۃ متقی شخص با برکت ہیں ۔ یہ بزرگ بڑے لائق اور خوش اخلاق مسلمان آدمی ہیں ۔ اوراد حضرت کے سفر میں تیغا ہوئے ہیں حضر میں ۔ ہر وقت سبحان اللہ اور درود شریف زبان پر جاری ہے بڑے محب رسول خدا ہیں ۔ خیر آدمی ہیں ۔ نیککاروں کی سعی میں کچھہ دریغ نہیں ۔ اس حدیث نبوی کے آپ مصداق ہیں **حدیث** من ستر مسلم ستره اللہ فی الدنیا والاخرۃ ومن یسر علی معسر یسره اللہ فی الدنیا والاخرۃ واللہ فی عون العبد ما کان العبد فی عون اخیہ ۔ آپ صبح کو لوگوں کو بہ عبرت ولاکر الصلوٰۃ خیر من النوم بیدار کرکے مسجد میں جمع کرتے ہیں ۔ ایسے بزرگوں کا ہونا فی زماننا عجائبات سے ہے ۔ ورے اسکے علماء کی آپ بڑی قدر و منزلت کرتے ہیں راقم کو بھی اس زبدہ اراکین روزگار کی خدمت میں نیاز حاصل ہے اور انکی بھی نظر عنایت اور چشم شفقت درجہ غایت ہے ۔ فقیر بھی دل سے دعا دیتا ہے ۔ یا خدا انکو دنیا میں خوش رکھہ اور آخرت میں مغفرت کر اور حشر انکا مع النبیین حضور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کے ساتھ کر ۔ آمین ۔

دندان سازان دہلی

جناب عبدالغفور صاحب

انکا ذکر خیر نعمات دہلی میں میں بہت ہی خوشی سے اپنی کتاب میں درج کرتا ہوں ۔ حضرت عالیجناب **عبدالغفور صاحب** دام اقبالہ ۔ یہ حضرت فن دندان سازی میں ایسے استاد کامل ہیں کہ روئے زمین پر نہ دیکھا نہ سُنا ۔ استادان سلف میں ایسا صاحب کمال اس فن کا کوئی سنے

اس کتاب کی بلفظہ رجسٹری ہو چکی ہے میں بدون اجازت مصنف اسمیں سے ایک حرف نہیں نکل سکتا

میں نہیں آیا - اس فن میں یہ حضرت بے بدل ہیں نظیر اپنا نہیں رکھتے بے مثل ہیں باوجودیکہ ولایت
انگلستان میں بڑے بڑے صناع اور ہمہ داں ہیں مگر انکے آگے وہ محض ہیچمداں ہیں واقعی خداوند
کریم نے دانت بھی عجیب نعمت عطا کی ہے جب دانت ٹوٹ جاتے ہیں تو دنیا کی تمام عیش و عشرت و آرام
خاک میں مل جاتا ہے - پس جن صاحبوں کے کسی وجہ سے دانت ٹوٹ گئے ہوں تو اس عالی ہمت کے
پاس کوچہ پنجہ بنداں میں تشریف لائیں اور اس از دست رفتہ نعمت سے بہرہ یاب ہوں - اور
اس کارخانہ میں صرف دانت ہی نہیں بنتے بلکہ ربڑ کی مہرا اور پتھر کی آنکھ بھی بنتی ہیں - مگر اس شخص
کی آنکھ بنائی جاتی ہے کہ جسکی آنکھ کسی وجہ سے کانی ہو گئی ہو یا جسکی آنکھ پر جالا وغیرہ آگیا ہو -
یہ آنکھ پتھر کی بنائی جاتی ہے مگر واضح رہے کہ اس بنی ہوئی آنکھ سے کچھ دکھائی نہیں دیتا مگر دوسرا
شخص یہ نہیں جان سکتا کہ دونوں آنکھوں میں اصلی کونسی ہے اور بنی ہوئی کون سی ہے اور جب
چاہو اس آنکھ کو اتار لو اور جب چاہو پھر چڑھا لو یہ صفت اس عالی ہمت کی ذات سے جاری ہوئی
آنکی حکایت ہے کہ جب دہلی میں غدر محرم ہوا تو جو ڈپٹی کمشنر صاحب باہر کے کمیشن پر مقرر تھے وہ
انکے پاس تشریف لائے اور کہا کہ میرا دانت نصف ٹوٹا ہوا ہے اسکو درست کر دو اس عالی ہمت
نے اس دانت کو ایسا درست کیا کہ معلوم نہیں ہوتا تھا بلکہ بالکل قدرتی معلوم ہوتا تھا - صاحب
موصوف نے بہت خوش ہو کر بہت سا انعام اور ایک چٹھی اس مضمون کی کہ ایسا کاریگر نہ دیکھا نہ سنا
عطا فرمائی - یہ حضرت شہر دہلی میں ہمہ صفت موصوف ہیں - نیکنام ایسے ہی کاریگر ایسے ہی اُنکے
بیٹے حیا و شرم ایسی ہی فیاض ایسے ہی ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء یہ اللہ کا فضل ہے
جسے چاہے عنایت کرے - ہمکو بھی فخر ہے کہ ایسے ایسے لوگ دہلی میں ہیں ایسوں کا ہونا فی زمانا
از بس غنیمت ہے - فقیر بھی اس عالی حوصلہ - باذل - مخیر - دیندار - معتقد فرائض - مسکین پرور - متواضع
محب رسول خدا - قدر دان علماء کو دل سے دعا دیتا ہے کہ یا الٰہی آپکو دو جہان میں خوش رکھ
اور حشر آپکا اخیار و ابرار کے ساتھ کر خصوصاً تابعین اور تبع تابعین اور اولیاء کرام
اور مشائخ عظام کے ساتھ - آمین

مہرکنان دہلی

جناب سید منور علی صاحب

یہ صاحب بہی اس فن میں یگانہ روزگار ہیں۔ اور مشہور بدیار و امصار ہیں خط نستعلیق میں یہ دیندار نیکنام شاگرد سید محمد امیر صاحب مرحوم اور نسخ میں سید محمد امیر الدین نساخ مرحوم بے نظیر کے ہیں۔ آپکا دم دہلی میں لبا غنیمت ہے۔ یارب انکو دین و دنیا میں خوش رکہہ۔ آمین

جناب سعد اللہ خانصاحب

یہ حضرت بہی اس فن میں یکتائے جہاں اور علامہ زماں ہیں۔ علاوہ اسکے آپ دیندار۔ عالی حوصلہ نیکی پسند۔ اور نماز پنجگانہ میں کمر بستہ ہیں اور صاحب املاک ہیں۔ اللہ اکبر یہ صاحب حوصلہ بڑے باپ کے فرزند ہیں اسوقت مجکو خداوند کریم نے دلی جوش دلایا کہ میں انکے والد مرحوم و مغفور کا ذکر خیر ایک بڑی خوشی سے لکھوں کہ مغفور کے نام نامی کو بقا رہے۔

جناب بدر الدین صاحب مرحوم

یادش بخیر حضرت عالیجناب **بدر الدین علی خاں** صاحب مرحوم جعل الجنۃ مثواہ یہ مرحوم نیک متقی مہرکنی میں ایسا اُستاد کامل تہا کہ ایسا اُستاد کامل نہ روئے زمین پر دیکہا نہ سنا اُستادان سلف میں ایسا صاحب کمال آجتک نہیں سُنا اس فن میں یہ صاحب مرحوم بے بدل تہے اصل تو یہ ہے کہ اپنا مثل نہیں رکہتے تہے ولایت انگلستان میں بڑے بڑے صناع اور ہمہ داں تہی مگر انکے آگے وہ محض ہیچداں تہے ایکمرتبہ نگینہ ہیرے پر نام ملکہ معظمہ قیصرہ ہند دام اقبالہا کا کندہ کیا تہا اسکے صلہ میں خلعت و انعام ملا تہا فقیر بہی اس مرحوم کو دعائے خیر سے یاد کرتا ہے کہ یا الہی انکو جنت میں خوش رکہہ۔

گہڑی سازان دہلی

جناب نور محمد صاحب موتی بازار

اس کتاب کی بلفظہ رجسٹری ہوچکی ہے بدون اجازت مصنف کسی ایکحرف بہی نقل کا حق نہیں ہے

یہ صاحب اس فن میں یگانہ روزگار ہیں اور بہت ہی نیکنام ہیں علمار کے آپ بڑے قدر دان ہیں آپ بڑے دیندار اور مشہور متقی ہیں ہر جمعہ کو نماز جامع مسجد میں پڑہتے ہیں - مزاج میں حمایت اسلام بہت ہے - فی زمانا ایسوں کا ہونا بسا غنیمت ہے فقیر بہی دعا دیتا ہے کہ یا الہی انکو دو جہان میں خوش و خورم رکھیہ - آمین

جناب عبد العزیز صاحب

یہ صاحب اس فن میں استاد لاثانی ہیں اور بڑے خلیق ہیں اور جوان صالح اور نمازی آدمی ہیں - جیسے خوش رو ہیں ویسے ہی خوش اعمال ہیں خدا انکو دو جہان میں خوش رکہے آمین

جناب محمد یعقوب صاحب

یہ صاحب بہی اس فن میں مشہور نزدیک و دور ہیں اور نہایت عقیل و فہیم و ذی شعور ہیں علاوہ اسکے آپ متشرع اور دیندار ہیں - اداے نماز و روزہ میں کمر بستہ ہیں - فیاض - نرم طبیعت خدا ترس شخص بابرکت ہیں مولوی عبد الرب صاحب کے صحبت یافتہ ہیں - انکی جو تعریف کیجاے بحیثیت انکی ہنرمندی کے بہت کم ہے - فقیر بہی انکو دل سے دعا دیتا ہے یا الہی ان کو دنیا و آخرت میں خوش رکہہ آمین

عطاران دہلی

جناب شیخ جمال الدین صاحب

یہ صاحب معزز اس فن میں بڑے نیکنام اور نیک نیت ہیں وہ وہ عمدہ دوائیں مفرد و مرکب اور ہر قسم کی معجونات وغیرہ آپکی دوکان میں موجود ہیں اس فن کے لوگوں کی آپ ناک ہیں اور صاحب املاک ہیں مشہور قریب و بعید ہیں علاوہ اسکے آپ متدین اور نمازی آدمی ہیں اور علمار کے بہت قدر دان ہیں - بہرحال آپکا دم دہلی میں غنیمت ہے یا الہ العالمین انکو دو جہان میں خوش و خورم شاد بامراد اور اسیطرح ہمیشہ نیکنام رکہیہ - آمین -

اس کتاب کی بلفظ رجسٹری ہو چکی ہے جناب بدوں اجازت مصنف اسکے چھاپنے کا کسی کو حق نہیں

جناب سید فیض الحسن صاحب

یہ دیندار مشہور متقی بھی اس فن میں شہرت کے لائق ہیں - آپکی ہی عمدہ عمدہ اور چیدہ چیدہ دوائیں مفرد و مرکب اور ہر قسم کی معجون وغیرہ تیار رہتی ہیں - علاوہ اسکے آپ بڑے دیندار متقی ہیں سید صاحب محب رسول خصوصاً علمار کے بڑے قدردان ہیں - یا الٰہی انکو دوجہان میں سرخرو رکھ

جناب محمد بخش صاحب و حاجی نظام الدین صاحب

آپ دونوں صاحبوں کی یہ کوٹھی واقعہ پھاٹک حبش خان جس میں ہر ایک قسم کی ادویات اور میوہ جات اور ہر قسم کا مال موجود رہتا ہے اسلامیہ کوٹھی کے نام سے مشہور ہے اسکے مہتمم جناب حاجی لطیف بخش صاحب حضرت مولانا حافظ حاجی احمد حسین صاحب ہیں یہ چاروں صاحب بڑے نیکنام - متدین امین متین شخص بابرکت ہیں بہرحال آپ صاحبان کا دم دہلی میں مغتنمات میں سے ہے یا الٰہی ان حضرات کو دارین میں خوش رکھ - آمین -

خیاطان دہلی

میاں مولا بخش صاحب

یہ صاحب اس فن میں یگانہ روزگار ہیں اور مشہور بامصار و دیار ہیں - علاوہ اسکے بڑے دیندار پابند صوم و صلوٰۃ اور نہایت خوش عقیدہ خادم علماء و مساکین ہیں اور آپ باخبر آدمی ہیں فقیر بھی انکے لئے دعا کرتا ہے - یا الٰہی انکو دوجہان میں خوش رکھ - اور حشر انکا مع الابرار کر - آمین -

میاں محمد ابراہیم خیاط صاحب

یہ صاحب بھی اس فن میں استاد لاثانی ہیں - اس کام میں بے نظیر نہیں کہتے ہیں بے مثل ہیں اور علاوہ اسکے بڑے نمازی پابند فرائض - پرہیزگار - خلیق بامروت آدمی ہیں انکے لئے بھی فقیر دعا کرتا ہے - یا الٰہی انکو بھی دارین میں سرسبز کر - اور حشر انکا مع الابرار کر - آمین -

نکلا سکتا

اس کتاب کی باضابطہ رجسٹری ہو چکی ہے نیچہ بدون اجازت مصنف اسمیں سے ایک حرف نہ

نیچہ بندان دہلی

میاں چودہری فیض بخش صاحب

نیچہ بندی میں بڑے استاد ہیں ایسا کامل روئے زمین پر دیکھا نہیں - استادان سلف میں ایسا صاحب کمال آجتک سنا نہیں - اس فن میں یہ صاحب بے بدل ہیں - ہندوستان میں بے نظیر نہیں کہتے ہیں - چنانچہ اسوقت میں جو ایک حقہ بادشاہ فرانس نے ملکہ معظمہ قیصرہ ہند دام اقبالہا کو بطور تحفہ بہیجا اور ملکہ موصوفہ نے اس حقہ کو بطور تحفہ نواب بہاولپور صاحب بہادر کو عنایت کیا - اُسکے لئے نواب صاحب ممدوح نے ایک نیچہ پیچوان بلاگت کثیر انسے تیار کرایا ہے جسکو راقم نے بھی بچشم خود دیکھا - واہ واہ واہ کیا کیا عمدہ باریکیاں اور نزاکت اور خوبیاں صرف کی ہیں جنکی تعریف کرنی ممکن نہیں - اس فن میں آپ یکا دم دہلی میں از بس غنیمت ہے - علاوہ اسکے بڑے دیندار - پابند صوم و صلوٰۃ صحبت یافتہ علمار چاشنی چشیدہ شخص ہیں - فقیر بھی انکو دعا دیتا ہے یا الٰہی انکو دوجہان میں خوش رکہہ - آمین

آپکے دو صاحبزادہ ہیں جنکا نام عبد الرزاق و عبد القادر ہے - دونوں نیکنام اور سعادتمند - نمازی جنکی آنکہہ میں حیا و شرم بہت ہے - ماشا راللہ دونوں لائق اور اپنے کام میں طاق ہیں فقیر انکو بھی دعائے خیر سے یاد کرتا ہے - یا الٰہی ان دونوں کو بھی دوجہان میں سرسبز کر - آمین

شکریہ انجمن حمایت اسلام لاہور

میں اپنے اخلاص و جوش خیر خواہی سے اس انجمن کا تہ دل سے شکریہ اپنے کتاب میں درج کرکے اپنا نامہ اعمال حسنات سے پر کرتا ہوں مرحبا ہے اس انجمن کے ممبروں اور معاونوں کو کہ جنکے علو ہمت اور دانشمندی سے ہمدردی قوم کے لئے کیا کیا عمدہ تجاویز

اس کتاب کی بافظ رجسٹری ہو چکی ہے بدون اجازت مصنف اسمیں سے ایک حرف نہیں چھپ سکتا

ہو رہی ہیں اور ہمہ تن مصروف اماتت بدعت و احیار سنت میں سرگرم ہیں اور بواسطہ اور بلا
واسطہ تحریراً تقریراً نفساً یداً مالاً صراحتہً اشارۃً حمایت اسلام ہو رہی ہے - الحق اس زمانہ
میں کہ غربت اسلام ہو رہی ہے انجمن کا ہونا ازبس غنیمت ہے - اسوقت اس انجمن سے کیا کیا
عمدہ کارروائیاں ظہور پذیر ہو رہی ہیں کہ جسکا شکریہ میں کیا بلکہ اہل اسلام ہندوستان
بھی ادا نہیں کر سکتے ہیں اس عمدہ کارروائی کو اپنی کتاب میں درج کرتا ہوں وہ یہ ہے
کہ شہزادہ واعق رئیس لدھیانہ کی دو لڑکیاں المشہور شہزادیاں کابل جو عرصہ چھ سال
سے مشنری لیڈیوں کی ترغیب سے معہ اپنی بوڑھی والدہ کے عیسائی ہو گئیں تھیں اور کچھ
عرصہ سے لاہور میں سکونت پذیر ہیں - ہادی مطلق خدائے برحق کی توفیق اور انجمن کی
سعی سے پھر مشرف باسلام ہو گئیں - چونکہ اُس قلیل پنشن پر جو گورنمنٹ سے انکو ملتی
تھی انکا گذارا بالکل مشکل تھا - اسلئے اس انجمن نے بعد تحقیقات اور غور دس روپیہ ماہوار
ایک سال کے لئے صیغہ یتامے سے ازابتدائے یکم ستمبر ۱۸۸۹ء شرائط ذیل پر عطا کرنے
منظور فرمائے - نماز کی پابندی کریں - مذہبی تعلیم حاصل کریں کوئی مشنری لیڈی یا مرد انکے
مکان پر نہ آوے اور نہ وہ انکے مکان پر جاویں - شاباش - آفرین - مرحبا - رحمت خدا
ایمانداری اسیکا نام ہے حمایت اسلام اس ہی کو کہتے ہیں - اللہم زد فزد -
خداوند اکبر ہماری اس اسلامی انجمن کو اسلامی کاموں میں روز افزوں ترقی نصیب کرے
آمین اور انکے معاونوں اور منتظموں خصوصاً ہمارے معزز سکرٹری جناب مولانا شمس الدین
صاحب کو دو جہان میں سرخرو رکھے - آمین -

معتقمات لکھنو

جناب منشی نظیر علی صاحب نقشہ نویس محکمہ نہر لنک کا نپور دام اقبالہ

قلم کو طاقت نہیں کہ آپکے اوصاف حمیدہ سے ایک حرف لکھے زبان کو یارا نہیں کہ آپکے محامد
پسندیدہ سے ایک لفظ کہے یہ حضرت بڑے حامی اسلام - دیندار مشہور متقی ہیں - بواسطہ

بلا واسطہ تحریرًا تقریرًا یدًا الغنا بالأمر احتہً اشارۃً حمایت اسلام مدنظر ہے اور اماتت
بدعت اور احیار سنت میں سرگرم ہیں۔ اس عالی ہمت کو ہر وقت ہمدردی قوم اور ترقی
اسلام کا خیال رہتا ہے۔ اور ترقی اسلام کیلئے عمدہ عمدہ تجاویز نکالتے ہیں ہیں اس زمانہ
غربت اسلام میں آپکا دم ازبس غنیمت ہے یہ حضرت خادم واعظین ہیں اللھم
انصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم واجعلنا منہم فقیر بھی حضرت کو دعا
دیتا ہے یا الٰہی انکو دو جہاں میں سرخرو رکھہ۔ آمین۔

مطبع رضوی دہلی

جناب محمد میر حسن صاحب

غواص بحر سخنوری اشنائے دریائے معنی پروری بلبل چمنستان لفظ ومعانی رشک افزائے کلام
فردوسی وخاقانی زبدہ زمن جناب سید محمد میر حسن صاحب دام اقبالہ۔ جو جو خوبیاں اللہ تعالےٰ
نے ذات والا میں عنایت کی ہیں نہ زبان قلم سے ادا ہو سکتی ہیں اور نہ حیطہ خیال میں سما سکتی ہیں
آپ بڑے متقی بیدار پابند صوم وصلوۃ دوست نواز شریف پرور عالی نسب سید سندی۔ حامی
اسلام۔ محب رسول خدا۔ صادق الوعدہ۔ بڑا وعدہ۔ امین متین۔ منکسر المزاج۔ خادم علما و ساکین
خلیق بابرکت شخص ہیں۔ فی زمانہ دہلی میں ہمارے معزز میر صاحب کا دم ازبس غنیمت ہے علاوہ
اسکے آپ کا مطبع رضوی واقعہ بھوجلا پہاڑی دہلی میں ایک مغتنمات سے ہے۔ آپ کی مطبع کی
چھپائی مشہور ہے۔ فقیر بھی تہ دل سے میر صاحب ممدوح کو دعا دیتا ہے یا الٰہی میر صاحب
موصوف کو دو جہان خوش رکھہ۔

دعائے مصنف

یا الٰہی جنکا ذکر میں نے اپنی کتاب میں کیا ہے انکا ونیز جملہ اہل اسلام کا خاتمہ بالخیر کر۔ اور حشر
انکا مع النبیین خصوصًا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ الہ وتابعین وتبع تابعین واخیار کے
ساتھ کر۔ آمین۔ ثم آمین۔

اس کتاب کی بلفظہ رجسٹری ہوچکی ہے بدون اجازت مصنف اسمیں سے ایک حرف نہیں نکل سکتا

وعظ اوّل اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ ٥ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ ٥
اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰئِکَتَهٗ یُصَلُّونَ عَلَی النَّبِیِّ یٰاَیُّهَا الَّذِینَ اٰمَنُوا صَلُّوا عَلَیهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِیمًا ٥

تمہید قرآن سبحان اللہ اللہ نے قرآن میں کیا لذت بیان کی ہے اسکی کیفیت صحابہ کرام سے دریافت کرنی چاہیے تھی کہ اس قرآن کی خاطر ان لوگوں نے کیا کیا تکلیفیں اٹھائی ہیں مگر اس قرآن کو نہ چھوڑا۔ لکھا ہے کہ مکہ معظمہ میں جب مشرکوں کے ہاتھ سے اہل اسلام پر نہایت سختی پہونچنی شروع ہوئی کہ کوئی دھوپ میں الٹا کر کوڑوں سے پٹوایا جاتا ہے کسیکو قتل کیا جاتا ہے کسیکو زخم لگائے جاتے ہیں گوشت کاٹا جاتا ہے یہانتک کہ ایکدن عمار بن یاسر اور انکے والدین کو عذاب دیا جا رہا تھا کہ ابن الجہل لعین بھی آنکلا اس بدبخت نے سمیہ والدہ عمار کی پیشاب گاہ میں نیزہ چلایا وہ شہید ہوگئی۔ ایسی حالت میں ۸۲ ایماندار کہ جنمیں تیرہ عورتیں و باقی مرد حضرت عمرؓ الخطاب جعفر بن ابیطالب وغیرہ تھے دریائے قلزم پار اتر کر ملک حبش میں ہجرت کر گئے اس ملک کا بادشاہ **اصحمہ** نام **نجاشی** لقب عیسائی مذہب کلیسا افریقہ کے عقائد کا آدمی تھا یہ شخص ایک بڑا عالم توریت و انجیل کا تھا **صحائف** کی وجہ سے وہ ایک مدت پیشتر سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظاہر ہونیکا منتظر اور **مجملاً** یہ جانتا تھا کہ یہ نبی عرب کے قبائل سے مبعوث ہوگا اس بات کیطرف اسکے کان لگے ہوئے تھے اور اپنی مناجات میں جناب باری میں دعا کیا کرتا تھا کہ وہ نبی عربی میرے زمانہ میں مبعوث ہو۔ کاش جمال با کمال مصطفوی سے میں بھی مشرف ہوں اور ایمان لاؤں **صحابہ کی جماعت** اسکے ملک میں اور اسکے خاص شہر میں تاجروں کی ہوائی کشتیوں پر سوار ہوکر پہونچی اور انکے بعد کفار قریش نے نجاشی کے لیے ہدیہ اور خط دیکر عبداللہ ابن ابی ربیعہ و عمرو بن العاص کو بھیجا کہ یہ جماعت حبش نئے مذہب کی پیدا ہوئی ہے یہ لوگ مسیح کو خدا نہیں بلکہ خدا کا بندہ کہتے ہیں انکو مقید کر کے ہمارے پاس واپس بھیج دیجئے تاکہ یہ آپکے ملک میں شورش برپا نکریں اس مراسلہ کے وصول ہونیکے بعد نجاشی نے اپنے امرار ارکین سلطنت اور اپنے علماء و فضلا و صلحا کی ایک مجلس قائم کی اور اس جماعت صحابہ کرام کو بھی ان دونوں ایلچیوں کے روبرو طلب کر کے مسلمانوں سے پوچھا کہ تم میں سے اپنے نبی محمد صاحب کا زیادہ قرابت دار کون ہے حضرت عالیجناب جعفر طیار نے فرمایا کہ میں انکا بھائی ہوں نجاشی نے آنحضرت کا تمام حال استفسار فرمایا اور ارشاد کیا کہ مشتاق ہوں کچھ انکا وصف بیان کرو **اشعار** اشراف کا بناؤ رئیسوں کی شان ہے ؛ شاہوں کی آبرو ہے سپاہی کی جان ہے ؛ با تو میں لعل ...

جمال بیچ گئے ٭ ہیرے کی چوٹ پڑتی ہے ٹکڑوں پہ لال کے ٭ دیدار اسکی فرض عین ہے ہوش اعتقاد پر قربان ہے صبح و شام بیاض و سواد پر ٭ ندیکھا کوئی پھول اس سا ندیکھا ٭ بہت چھان ڈالے گلستان عالم ٭ یہ سنکر تمام حاضرین مجلس حیران و ششدرہ گئے اور نجاشی نے مہاجروں پر ظلم و ستم کا برپا ہونا معلوم کیا اسکے بعد پوچھا کہ محمد صاحب پر کوئی آسمان سے کتاب نازل ہوتی ہے اُنہوں نے عرض کیا کہ ہاں کہا کچھ پڑھکر سناؤ چونکہ عرب و حبش میں چنداں فاصلہ نہتا و نیز نجاشی عربی جانتا تھا اسلیے باہم عربی زبان میں تکلم ہوا کرتا تھا حضرت جعفر طیار نے سورۂ مریم پڑھنی شروع کی یہ پڑھتے جاتے تھے نجاشی و حاضران مجلس ایں زار کلام الٰہی سنکر رقت سے روتے جاتے تھے اور یہ باتیں منہ سے کہتے تھے کہ جنکو خدا تعالےٰ نے ان آیات میں نقل فرمایا سبحان اللہ صحابہ کا پڑھنا وہ وقت کیا کیفیت کا ہوگا پس نجاشی مسلمان ہوگیا اور حضرت کے پاس ہدیہ بھیجے اور صحابہ کی بڑی عزت و توقیر کرتا رہا اسکے بعد آنحضرت کا نامۂ مبارک بھی اسکے پاس پہنچ گیا فقیر کہتا ہے کہ اللہ جل شانہ نے کس خوبصورتی کے ساتھ مضامین قران کو بیان فرمایا ہے کہ جس سے طبیعت سامع کو ایک فرحت ہوتی ہے جبکہ سامع ایک بیان سے دوسرے بیان کیطرف متوجہ ہوتا ہے گویا ایک باغ کی سیر کرکے دوسرے باغ کی سیر کرتا ہے قران کی آیتوں کا آپس میں ایک عجیب ربط و ضبط ہے کہ ہر ایک جملہ دوسرے سے زنجیر کے حلقوں کیطرح مربوط و مسلسل ہے گویا ایک دوسرے کی دلیل ہے کہ مخاطب کے دل پر ذرا بھی ملال اور تکان نہیں معلوم ہوتا دل یہی چاہتا ہے کہ پڑھتے چلے جائیں اور سنتے چلے جائیں خدا نے قرآن بھیجا ہے گویا جہان کیلئے باران رحمت ہے اللہ تعالےٰ نے کیا عظمت و برکت قرآن میں رکھی ہے کہ ایک ایک لفظ اسکا ہمارا تمہارا رہنما ہو رہا ہے جو جو معاملات کہ آخرت میں پیش آوینگے وہ خدا آپ پہ بتلا رہا ہے کس عمدگی اور خوبی سے اللہ تعالےٰ نے مضامین کو بیان فرمایا ہے کہ ما اعظم شانہ و جل جلالہ اپنے بندوں کو اب عالم آخرت کی سرگذشت سنا رہا ہے ایک حسرتناک گفتگو اہل جنت اور اہل دوزخ کی نقل کرتا ہے کہ جس سے ایک حسرت ٹپکتی ہے جسکے سننے سے رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں اور کلیجہ باہر آتا ہے زبان کو اسکے بیان کی طاقت نہیں اس حسرتناک گفتگو کے نقل کرنے سے کہ جس سے سراسر حسرت ٹپکتی ہے یہاں پر یعنی دنیا میں عالم آخرت کا اظہار کر دینے میں مقصود عالم بالا کے منشی یعنی پروردگار کا یہ تھا کہ اچھے لوگوں کو عبرت ہو جاوے وہ گفتگو باہمی

اس کتاب کی بلفظہ رجسٹری ہو چکی ہے
(کہ جس)
بدون اجازت مصنف اسمیں سے ایک حرف بھی نہیں نکل سکتا

کہ جس سے حسرت ٹپکتی ہے وہ یہ ہے **وَنَادَىٰ أَصْحَابُ النَّارِ أَصْحَابَ الْجَنَّةِ أَنْ أَفِيضُوا**
عَلَيْنَا مِنَ الْمَاءِ أَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ ترجمہ یعنی دوزخی لوگ اہل جنت سے کہینگے کہ ہمپر کچھہ پانی ڈالو
یا جو کچھہ تمکو اللہ نے دیا ہے اُسمیں سے ہمیں کچھہ دو **جواب دینا اہل جنت کا**
قَالُوا إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكَافِرِينَ ترجمہ اہل جنت جواب دینگے ان دونوں چیزونکو
خدا نے تمپر حرام کردیا ہے **تفسیر** دوزخی جنتیوں سے نہایت عاجزی سے سوال کرینگے کہ جہنم
کی گرمی اور اُسکے شعلوں نے ہمارے دل بہون ڈالے پہر کچھہ پانی تو ڈالوا اور جو کچھہ خدا نے تمکو دیا ہے
اوسمیں سے وہ بہی پہینکدو اہل جنت اُنکے جواب میں کہینگے اِنَّ اللَّهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكَافِرِينَ خدا نے یہ
چیزیں کافروں پر حرام کردی ہیں اِس خوف کے مراتب میں کبہی اپنی تقصیر عبادت کا کہیں اُسکی بے نیازی کا
یار بے پرواہ فریاد دلِ من بے اثر + گر ز دل فریاد میدارم گہے فریادرس + **فقیر کہتا ہے** ان چیزوں
اعمال بد کے چھوڑنے سے دار الخلد ملتا ہے یعنی **جنت ہمیشگی** کا گہر جہاں موت کا کہٹکا ہی نہیں ہے کچھہ ایسے
بہاری مشکل کام ہی نہیں - وہ چیزیں جو روحانی تاریکیوں کے اصول ہیں کہ جو قرب خدا سے مانع ہیں
اور یہ قرب سے محروم ہنا آخرت میں دوزخ اور طوق زنجیر وغیرہ چیزوں کی صورت میں ظاہر ہوکر جہنم ہو جاویگا اور طرح طرح
کی سختیاں دکہاویگا وہ یہ ہیں کہ انسان اپنی زبان سے وہ باتیں بولے اور پاوٗں سے وہ کام کرے کہ جو نور فطرت کے خلاف ہوں
جنکو عرف شرع میں حرام و مکروہ کہتے ہیں جیسا کہ کلمات کفر بکنا گالی دینا غیبت کرنا جہوٹ بولنا فحش باتیں منہ سے نکالنا
ناحق قتل کرنا چوری کرنا شراب پینا لوٹ مار کرنا وغیرہ وغیرہ - وہ افعال و اقوال جنکی تاریکی روح پر اثر کرتی ہے اور
بہیمیت کو زور دیتی ہیں چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی تشریح فرما دی ہے کہ جب انسان گناہ کرتا ہے تو اُسکے دل پر ایک
سیاہ نقطہ ہو جاتا ہے پہر وہ پہیل کر تمام دل کو گہیر لیتا ہے **رواہ البغوی** یہ سات چیزیں تمام گمراہی کی باتوں
کے اصول ہیں کہ جنکے مٹانیکے لئے سلسلۂ انبیاء علیہم السلام دنیا میں آیا اور تمام کتب آسمانی بلکہ جمیع
کتب حکمت و اخلاق انہیں سات چیزوں کی شرح ہیں اسی کے مٹانے کیواسطے ہمارے نبی عربی
آئے اور قرآن مجید میں بہی مختلف عنوان سے اسکو بیان کیا ہے چنانچہ ایک ہی جملہ میں اسکو ختم کردیا - **قَدْ أَفْلَحَ**
مَنْ زَكَّاهَا وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسَّاهَا ترجمہ یعنی جسنے اپنے کو پاک اور ستہرا کیا اُسنے مراد پائی اور جسنے آلودہ

کیا تو خسارت اٹھائی اور ایک جگہہ اس نجات ابدی حیات کو اور لطف سے بیان فرمایا۔ فَمَن شَآءَ اتَّخَذَ
اِلٰی رَبِّہٖ مَاٰبًا ٥ ترجمہ جو چاہے اپنے رب کے پاس ٹھکانا بنا لے اور ایک جگہہ اور ہی خوبصورتی سے اسکو ادا کر دیا
یٰٓاَیُّھَا الْاِنْسَانُ اِنَّکَ کَادِحٌ اِلٰی رَبِّکَ کَدْحًا فَمُلٰقِیْہِ ٥ ترجمہ اے انسان تو اپنے رب کیطرف کھٹ
کھٹ کر کے چلا آتا ہے آخر اسکے پاس پہنچیگا **شعر** رخصت دے باغباں کہ ذرا دیکھ لیں چمن ٭ جاتے ہیں ہاں جہاں سے
پھر آیا نہ جائیگا جبکہ انسان نے عادات کو چھوڑا تو اسکے لئے سچی سیر ہی خدا اور رسول کے ملنے کی **طالبان** محمدی صلی اللہ
علیہ وسلم کو یہ **فقیر** بتلاتا ہے ۔ **ع** یہ اُسکے بام کا زینہ ہے جسکا جی چاہے ٭ **وہ یہ ہے** کہ
ہمہ تن اتباع رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو قایم کر کے مصداق اس حدیث کے ہو جاؤ حدیث یہ ہے کہ حضرت
نے فرمایا یَا بُنَیَّ اِنْ قَدَرْتَ اَنْ تُصْبِحَ وَتُمْسِیَ وَلَیْسَ فِیْ قَلْبِکَ غِشٌّ لِاَحَدٍ فَافْعَلْ یَا بُنَیَّ وَ
ذٰلِکَ مِنْ سُنَّتِیْ وَمَنْ اَحَبَّ سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ (رواہ الترمذی)
ترجمہ اے میرے چھوٹے سے بیٹے اگر تجھ سے ہو سکے اس حالت میں صبح شام کرنا کہ تیری دل میں کسی کیطرف
سے کچھہ کھوٹ ہو تو یہ کر اے لڑکے یہ میری سنت ہے جسنے میری سنت کو دوست رکھا اُسنے مجھے دوست
رکھا اور جس نے مجھے دوست رکھا وہ میرے ساتھ جنت میں ہوگا۔ **شعر** چاہیے تجکو اگر وصل صنم ٭ دلکو خالی غیر سے
کر یکقلم۔ اس حدیث میں حضرت نے بہت ہی کچھہ فرمایا **اول** تو حضرت کی ایک بات نے کسقدر جنمی اندھوں کو
بینا اور مرض مہلک کے بیماروں کو تندرست کر دیا اور کسقدر مردہ دلونکو زندہ کر دیا جناب سید المرسلین کی اس حدیث میں
تمام نعمات جنت اور حیات ابدی اور صحت روحانی ٹیک ہی ہے جو شخص ہمارے حضرت کی **معیت** چاہے کہ میں حضرت کے
ساتھہ جنت میں جاؤں تو وہ اس حدیث رسول اللہ کو اپنا پیشوا سمجھکر اسپر عمل کرے پھر تو ضرور حضرت اُس سے وعدہ کا ایفا
فرماوینگے **ع** کیا اک بات سے عالم کو زندہ ٭ یہ اک دم ہے فیضان محمد ٭ لبوں میں آپکے کیا اثر ہے مسیحا بھی ہے
قربان محمد صلی اللہ علیہ وسلم **حضرت سرور عالم** ترے در پہ ساجد ہیں شاہان عالم ٭ تو سلطان عالم ہے اے جان عالم
یہ پیاری ادائیں یہ نیچی نگاہیں ٭ فدا جان عالم ہو اے جان عالم ٭ کسی اور کو بھی یہ دولت ملی ہے ٭ گدا
کسکے در کے ہیں شاہان عالم ٭ میں در در پھروں چھوڑ کر کیوں ترا در ٭ اُٹھائے بلا میری احسان عالم ٭ ترے کار
عالی کے قربان جاؤں ٭ بھکاری ہیں اس در کے شاہان عالم ٭ ترے دبدبہ والے میں ترے قربان

اس کتاب کی بندوبست رجسٹری ہو چکی ہے (ترے) بدون اجازت مصنف اسمیں سے ایک حرف نہیں نکل

ترے در سے گئے ہیں شیران عالم ÷ تمہاری طرف ہاتھ پہیلے ہیں سب کے ÷ تمہیں ہوے کرو مہارمان عالم
مجھے زندہ کر دے مجھے زندہ کر دے ÷ مری جان عالم مری جان عالم ÷ مسلمان مسلماں ہیں تیرے سبب سے
مری جان تو ہی ہے ایمان عالم ÷ مری آن والے مری شان والے ÷ گدائی ترے در کی ہے شان عالم
تو بحر حقیقت تو دریاے عرفاں ÷ نرا ایک قطرہ ہے عرفان عالم ÷ کوئی جلوہ ہیر بہی روز سیہ پر ÷ خدا کے قمر مہر
تابان عالم ÷ بس اب کچھہ عنایت ہو اب ملا کچھہ ÷ انہیں تکتے رہنا فقیران عالم ÷ تو دولہا ہے سارے خدائی
براتی ÷ ترے ہی لئے ہے یہ سامان عالم ÷ نہ دیکھا کوئی پھول تجھہ سا نہ دیکھا ÷ بہت چھان ڈالے
گلستان عالم ÷ ترے کوچہ کی خاک ٹہیری ازل سے ÷ مری جاں علاج مریضان عالم ÷ کوئی جان عیسے کو
جا کر خبر دے ÷ مرے جاتے ہیں دردمندان عالم ÷ ابھی سارے بیمار ہوتے ہیں اچھے ÷
اگر لب ہلا دے وہ درمان عالم ÷ ہمیشہ خدا راحسن کی ہی سن لے ÷ بلا میں ہے یہ لوٹ دامان عالم **اب فقیر**
اس بات کو اہل اسلام پر ظاہر کرتا ہے کہ اس حدیث سے یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ ہمارے رسول اکی
معیت جنت اسکو ہوگی جو شخص اسپر نظر رکھے گا نفس کو ادہر اودہر جانے نہ دیگا اور دلکو کھوٹ سے
محفوظ رکھیگا **اب میں** اس مقام پر کچھہ عاشقانہ مضمون بیان کرتا ہوں میرے اس عاشقانہ مضمون سے حضرات
فقرا لذت اٹھائینگے اور فقیر کو دعاے خیر سے یاد فرمائینگے **(وہ یہ ہے) قلب** کہ جسکی سلامتی خدا
تعالے کی ایک بڑی نعمت عظمے ہے کہ جسکی نسبت یہ ارشاد ہے **يَوْمَ لَا يَنفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُونَ** **ترجمہ**
جسدن نہ فائدہ دیگا مال اور نہ اولاد **اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ** **ترجمہ** مگر جو کوئی لاوے اللہ کے پاس
دل کو سلامت کھوٹ سے **فقیر** کہتا ہے اس قلب کا کام شوق و محبت ہے پس جسکا دل محبت الہی سے معمور ہو گیا وہ اپنی
مراد کو پہنچا اسلئے ہمارے خدا مہربان نے اس آیت میں صاف صاف محبت پیدا کرنیکا طریقہ ہمارے تمہارے لئے ارشاد
فرمایا کہ جس سے محبان خدا اور خاصان کبریا سے ملنے کا شوق محبت بحد پیدا ہوا **شعر** نالہ من بر سانند بر جانان
حسین ÷ کہ ہم آواز شما در قفس ننشاد ست ÷ اور نہایت اشتیاق میں **اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ** کہا
مومن کا دل محبت الہی سے ایسا بہر گیا کہ کوئی جگہہ خالی نہ رہی ہو جسکے شوق میں بیساختہ یوں اٹھا **شعر** بے حجابانہ درآ از در کاشانہ ما
کہ کسی نیست بجز درد تو درخانۂ ما ÷ یہ لوگ محبان خدا او خاصان کبریا میں انکا نام مسلمان تہا ہمارا تمہارا اس قافلہ برگزیدہ کے ساتھ جانا بہت مشکل ہے

کیونکہ یہ لوگ بڑے عالی حوصلہ تھے اور محبت الہی میں اپنا نام ونشان ولقب حسب ونسب سب مٹا دیا
مگر ہم تم تو انکا حال یاد کر کے اپنے نفسوں پر ملامت ہی کیا کریں اس فقیر کے پاس ایک شخص فقیر کے ملنے والا
ہو کہ بادشاہی چھوڑ کر اللہ کی محبت میں فقیر ہو گئے ہیں وہ حضرت عالیجناب مرزا محمد قایم الملک صاحب خلف الصدق جناب
صاحب عالم مرزا بلاقی صاحب مرحوم و مغفور ہیں۔ رہتے ہیں جن حضرت کا نام سید حسن الحق ہے ۔ سجدا اُس سے
کی برکت سے میرے دل کا یہ حال ہو گیا ہے کہ ایسے مضمون عاشقانہ صادر ہوتے ہیں جو فقرا
کی سراسر غذا ہے روح ہیں اللہ اللہ وہ کیا اہل اللہ لوگ ہونگے کہ جنکی صحبت کی برکت سے فیض
پا کر منور ہو گئے یہاں پر کچھ حال اُن بزرگوں کا تبرگا مشتے نمونہ از خروارہ بیان کرتا ہوں اسلئے کہ تمکو
عبرت ہو حضرت عالیجناب مرزا جان جاناں رحمۃ اللہ کا حال اسطرح پر لکھا ہے کہ کسی نے مرزا رحمۃ اللہ
کی خدمت میں عرض کیا کہ حضرت کے کیسے مزاج ہیں اسکے جواب میں مرزا صاحب نے فرمایا کہ بھائی پچیس سال
سے اپنے دل کی تصحیح کرتا ہوں و خیال کرتا ہوں کہ ایک سال میرے دل میں تکبر تہا اُسکو خوب مٹایا اور دوسرے
سال خیال کیا کہ دل میں حسد ہے اُسکو خوب کھویا۔ پہر خیال کیا کہ اس سال میں دل میں بغض و کدورت تھا اُسکو
نکالا اب یہ حال ہے کہ ہنوز دل کی تصحیح پوری نہیں ہوئی۔ اور حال مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ کا بھی
ملاحظہ کرو آپکا حال بھی عجائبات میں سے ہے نقل ہے کہ ایران کے بادشاہ نے کہ مذہب شیعہ تھا دہلی کے
بادشاہ کو مراسلہ بھیجا کہ علما میرے مذہب کے یہ کہتے ہیں کہ علما سنت والجماعت سے گفتگو مذہبی کریں
جو مذہب کہ حق ثابت ہو اُسی پر سب قایم ہو جائیں سو آپ اپنے علما کو میرے پاس بھیجیں مگر اسمیں شرط
یہ ہے کہ جو شخص آوے پہلے وہ اپنے علم کی حقیقت و کیفیت لکھکر بھیجدے کہ کون کون علم میں وہ مہارت
رکھتا ہے بعد اُسکے وہی عالم طلب کیا جاویگا شاہ دہلی نے جو علما کہ موجود تھے سبکو طلب کیا اور
کیفیت مراسلہ سنائی سب نے جانے ایران سے انکار کیا اُس وقت شاہ دہلی کو بڑا فکر ہوا ناچار
وزیر سے فرمایا کہ اسکا بندوبست کیونکر ہو وزیر نے عرض کیا کہ حضور مولوی شاہ عبدالعزیز صاحب
کے مکان پر تشریف لیچلیں میں یقین کرتا ہوں کہ وہ جانا ایران کا منظور کرینگے بادشاہ معہ وزیر
شاہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا کل کیفیت مراسلہ عرض کی مولانا نے فرمایا کہ میں حاضر

ہوں مجکو جانے ایران سے کوئی عذر نہیں لیکن میرے پاس اسقدر زادراہ نہیں ہے کہ اپنے طور پر ایران
پہنچوں بادشاہ نے عرض کیا کہ مولانا یہ کیا ارشاد ہے آپ پر میری ساری سلطنت قربان **شعر** جو
بندہ نوازی کرے جان اسپہ فدا ہے ٭ بے فیض اگر یوسف ثانی ہے تو کیا ہے پھر بادشاہ نے
عرض کیا کہ آپ اپنی کیفیت علم تحریر فرما کر مجکو عنایت کریں فرمایا بہت اچھا شاہ صاحب نے اپنی کیفیت
علم کی اسطرح تحریر کی کہ میں اپنے علم کی کچھ کیفیت نہیں تحریر کرسکتا لیکن اسقدر اپنی کیفیت لکھتا
ہوں کہ میں نے اپنے دل کی تصحیح کرکے حضرت کے صحابہ رضؓ جیسی نماز تصحیح کرلی ہے **مولانا شاہ صاحب**
نے یہ تحریر کرکے بادشاہ دہلی کے حوالہ کردی اور فرمایا کہ بھیجدو جسوقت یہ مراسلہ بادشاہ دہلی بادشاہ
ایران کو پہونچا تو بادشاہ ایران نے اُن عالموں کو طلب کرکے فرمایا کہ دیکھو یہ کیفیت ایک عالم
شاہ عبدالعزیز صاحب نامی لکھتے ہیں اب تم مذہبی گفتگو میں کیا کہتے ہو لکھا ہے کہ بوقت پڑھنے کیفیت
شاہ صاحب اُن علماء حاضرین جلسہ پر لرزہ ہوگیا تھا اُنہوں نے عرض کیا کہ ہماری مجال نہیں کہ ایسے صاحب
سے مذہبی گفتگو کریں **سبحان اللہ** یہ وہ نماز اور دل کی تصحیح ہے حدیث میں آچکا ہے کہ جن
لوگوں نے ایسی نماز حاصل کرلی ہے اُنسے قبر میں فرشتے جو سوال کرتے ہیں تو اُنکے جواب میں ایسے مومن
کہتے ہیں کہ ذرا تم ہمکو مہلت دو ہم نماز پڑھ لیں۔ اب فرشتے بھی حیران ہیں **عجب شان** ایزدی ہے کہ
اپنے بندوں کو اپنی رحمت سے وہاں بھی نواز رہا ہے فرشتوں پر یہ ظاہر کررہا ہے کہ ہمارے محبان خاص ہیں
دنیا میں انہوں نے اپنے دلوں میں ہماری محبت کو خوب بھر لیا تھا۔ ما اعظم شانہ۔ اُنکو یہ آیت جتلا رہا ہے
اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ **ترجمہ** مگر جو کوئی لاوے
اللہ کے پاس دل سلامت اور نزدیک کیجاویگی بہشت واسطے پرہیزگاروں کے۔ یہ متقی لوگ ہیں
انکو مثل دُلھن کے سلادو **فقیر کہتا ہے** کہ اے بھائیو دل کی تصحیح ایسی ہوتی ہے اس زمانہ میں
سو الجحث تقلید اور غیر تقلید کے کوئی بات نہیں اسکے دریافت کے سب درپے ہورہے ہیں کہ مولوی صاحب
یہ بات کیونکر ہے اسکا فکر کسی کو نہیں ہے کہ ہمارے دل پلید ہوگئے۔ اجی تم کس جھگڑے میں پڑے
ہو قرآن میں ان دو باتوں کا انتظام ہورہا ہے اول تو یہ۔ **يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ**

اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰہَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ ۵ اور دوسری وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْہِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّہَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیْقًا ۵ **ترجمہ** اور جو کوئی فرمانبرداری کرے اللہ کی اور رسول کی پس تو یہ لوگ ساتھ ان لوگوں کے ہیں کہ نعمت کی ہے اللہ نے اوپر انکے پیغمبروں سے اور صدیقوں سے اور شہیدوں سے اور صالحوں سے اور اچھے ہیں یہ لوگ رفیق۔ **تفسیر** خدا عز اسمہ نے اس مقام کو کس خوبی اور کس لطف کے ساتھ اس مقام پر اپنے بندوں کو رغبت دلائی ہے کہ جسکے تسلیم کرنے میں کسی منصف مزاج کو انکار نہیں مجال نہیں ہے اس خوبصورتی کے ساتھ ارواح کو عالم غرور سے عالم سرور کیطرف اور خلق سے حق کیطرف کھینچتا ہے کہ جسکا کچھ بیان نہیں ہو سکتا اور اس عمدہ مضمون کو کس خوبی کے ساتھ اٹھایا ہے کہ تھوڑے سے کلام میں کیا مقاصد ضروریہ بیان کرتا ہے اور **کس عمدہ** پیرایہ میں بیان انبیاء و ابرار و شہداء و صالحین اتقیا کا دستور العمل بیان فرمایا ہے کہ جسکے سنتے ہی یا سنانے ہی **قلب سلیم** انمیں جا ملنے کو اسطرح تڑپے کہ جسطرح مرغ چمن قفس میں طائران خوش الحان کی آواز سنکر تڑپا کرتا ہے اور پھر جو کچھ اس آیت کے الفاظ میں اسرار ہیں وہ بیشمار ہیں کہ ایک جملہ کو دوسرے جملے سے زنجیر کے حلقوں کی طرح سے مربوط او مسلسل کیا ہے گویا ایک دوسرے کی دلیل ہے **سبحان اللہ** کیا عجیب بیان ہے جسطرح چاہو کیفیت حاصل کرو جس پہلو سے چاہو مطلب لیلو ہدایت برابر مقصود ہو گی

فائدہ اول تو اس آیت میں اللہ جل جلالہ نے عالم آخرت کے لئے ایک سیدھی راہ کیطرف اشارہ فرمایا کہ ہوشیار ادہر اُدہر مائل نہونا یہ جو رستہ عالم آخرت کا ہم بتاتے ہیں منزل مقصود عالم قدس تک تمکو پہونچا دیگا جہاں پر ہمارے **انبیاء** اور ابرار اور صدیقین اور شہدا اور صالحین رہتے ہیں جہاں کچھ غم ہے نہ رنج بلکہ سرور ابدی اور حیات جاودانی ہے انکے ساتھ ہونے سے یہ بات نہیں پائی جاتی کہ تمہارے درجات میں کچھ تفاوت ہو جیسے کہ امیر وزیر عام رعایا ایک شہر میں ہوتی ہے اور ہر ایک کے درجات اور مقامات جداگانہ ہوتے ہیں چنانچہ یہ تفاوت خیال کر کے **حضرت ثوبان** غلام آنحضرت نے جو آپ پر عاشق زار تھے آنحضرت سے عالم آخرت

میں جدا رہنے سے رنج ظاہر کیا کہ آپ ان اعلی مقامات میں ہونگے جہاں ہمارا گذر نہو گا پھر یہ جمال
باکمال کیونکر دیکھینگے۔ اسپر یہ آیت نازل ہوئی کہ وہاں جدائی نہوگی اور اسمیں سر لطیف یہ ہے
کہ ہر چیز اپنی اصل کیطرف رجوع ہوتی ہے معلوم ہوا جنکو یہاں پر جس سے محبت ہے آخرت میں اسی کیطرف
رجوع ہوجائیگی جن لوگوں نے یہاں پر صحبت انبیاء و صدیقین اور شہداء اور صالحین سے پائی ہے
عالم قدس میں یہ لوگ خود بخود ان لوگوں کیطرف رجوع ہوجائینگے کیونکہ اللہ اور رسول کا کہنا وہی مانتے
ہیں جو انکے زمرہ کے لوگ ہیں۔ دوم اس آیت میں خدا تعالے نے چار قسم کے لوگ بیان فرمائے
ہیں اول انبیاء دوم صدیقین سوم شہید چہارم صالحین ان چاروں کی نسبت یہ ارشاد فرمایا ہے
کہ یہ کیسا اچھے رفیق ہیں اور نعمت کا خزانہ ہمنے انہیں کو عطا کیا ہے پس اب جو کوئی ہماری نعمت میں
شریک ہونا چاہے اور ہمیشگی بہشت کا مستحق ہونا چاہے ہمارے اور ہمارے ان چار گروہوں کی
اختیار کرے اب ہمارے دل بگڑے ہوئے کیونکر درست ہوں اور اس نعمت عظمے میں کیونکر شامل ہوں
سوائے اسکے کوئی صورت نہیں پس چاہیے کہ عالم سلمیں رفاقت صالحین کی طلب کریں اور صالحین رفاقت
شہیدوں کی ڈھونڈیں اور صدیق رفاقت انبیا کی اختیار کریں اور کوئی عوام میں سے چاہے کہ
میں انبیا کا رفیق ہوں تو اسکو چاہیئے کہ اول وہ ان تینوں گروہوں سے درجہ بدرجہ رفاقت
پیدا کرے اسوقت اسکو رفاقت انبیاء کی حاصل ہوگی اس وقت فقیر یہ بھی ظاہر کرتا ہے عالی
دماغ لوگ اسکو خوب پہنچینگے اگر کوئی رفاقت بادشاہ کی چاہے تو پہلے رفاقت جمعدار کی اسکے سبب سے
رفاقت رسالدار کی حاصل ہوگی رسالدار کے سبب سے رفاقت وزیر کی پائیگا وزیر کے سبب سے رفاقت
بادشاہ کی ممکن ہے اسواسطے داخل ہونا سلسلہ اولیاء اللہ میں اور وسیلہ ڈھونڈنا بسبب انکے نزدیک
اہل اسلام کے مستحسن ہوا اسلئے کہ اصل راہ بارگاہ الٰہی انبیاء علیہم السلام کو تعلیم ہوا اور انسے
صدیقوں کو حاصل ہوا۔ انکے واسطے سے شہیدوں کو ملا اور ان حضرات سے صالحین کو پہونچا۔ اب جو کوئی
ہمارے رسول خدا سے ملنا چاہے تو صالحین کی صحبت اختیار کرے فقیر کہتا ہے کہ
جو کوئی اس حکم کو بجالایا اور اس نوکری کو ادا کیا وہ جنت میں ہمیشہ کے رہنے کا مستحق ہوگیا یہ سپاہی

اس کتاب کی بلفظ رجسٹری ہوچکی ہے (ابھی) بدون اجازت مصنف ...

بھی اس سال اسکی فوج میں داخل کر دیا جاویگا جہاں پر حیات ابدی اور جنان الفردوس کی دائم پنشن ملتی ہے اور بیویاں بھی وہاں پر اسقدر خوشرو ہیں کہ جنکے ساق کی سفیدی ستر تہ کپڑے کو پھوڑ نکلے گی اور ساق استخواں کا مغز نظر آتا ہوگا۔ حدیث میں آیا ہے کہ حوریں جنت میں پکارتی پھرتی ہیں کہ

نَحْنُ الْخَالِدَاتُ نَحْنُ النَّاعِمَاتُ نَحْنُ الْمُقِيْمَاتُ نَحْنُ الرَّاضِيَاتُ طُوْبٰى لِمَنْ كُنَّا لَهٗ

ترجمہ یعنی ہم سب ہیں ہمیشہ رہنے والیں ہم سب ہیں بہشت کی نعمتیں ہم سب ہیں قایم کرنیوالیاں ہم سب ہیں پسندیدگان مبارک ہے اُسکو جسکے لیے ہم مہیا ہیں۔ الغرض سب کچھہ ہے مگر یہ سب طاعت رسول اللہ اور صحبت صالحین سے حاصل ہوتی ہے۔ صحبت صالحین گویا اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ آسوقت وہ حال ظاہر کیا جاتا ہے **نقل** ہے کہ ایک وقت حضرت عالیجناب پیر معین الدین چشتی ہند الولی رحمۃ اللہ وعظ فرما رہے تھے۔ خاتمہ وعظ کا اسپر تھا آپ نے سامعین کیطرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ خداوند تعالےٰ نے ایک وقت ایسا ارشاد فرمایا کہ جسکا مضمون اس شعر میں ادا کیا جاتا ہے

شعر دونوں عالم کی سعادت ہم دیویں اسکے ساتھ ✦ ایسے یوسف کا خریدار کوئی ہے بولو ✦ جانتا فضل و عنایت جو یہ اپنا محبوب ✦ کوئی دن کے لیے دیتے ہیں امانت لیلو ✦

مراد اس سے اللہ جل جلالہ کی اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے۔ کوئی ہے کہ اس امانت ہماری کو لیوے۔ اس سے سبنے انکار کیا۔ مگر آدم نے اسکو لے لیا۔ لکھا ہے کہ اُسوقت آپکے وعظ میں ایک سقہ جو آپ کی صحبت سے ہر وقت فیضیاب رہتا تھا اُسنے کھڑے ہو کر دست بستہ عرض کی کہ یا شیخ المشائخ میں جناب سید المرسلین کی محبت چاہتا ہوں **سبحان اللہ** کیا صحبت اولیاء اللہ کی ہے کہ سقہ داعی اس اس بات کا ہو کہ میں حضرت کی محبت چاہتا ہوں حضرت شیخ المشائخ نے فرمایا کہ میاں سقہ تم ہمارے حضرت کی محبت کا احتمال کر سکوگے یہ تو بڑا بھاری کام ہے اسکا احتمال تو سادات عظام بھی بمشکل کر سکتے ہیں جو جائے کر تو۔ اُسنے عرض کیا میں کیا عرض کروں یہ آپ کی صحبت کی برکت ہے ورنہ میں جو ہوں سو ہوں آپکو خدا نے اس لایق کیا ہے **مصرعہ** از فیض تو عالم سیراب ✦ اسکے جواب میں آپ نے فرمایا کہ میں بھی جناب باری میں عرض کرونگا اگر منظور الٰہی ہوا۔ تجکو اس نعمت

عطیے سے حصہ ملیگا۔ راوی کہتا ہے کہ آپنے اسکو یہ درود شریف بتلایا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ وَسَلِّمْ کہ تم اسکو پڑھو۔ خدا نے چاہا تو تمکو حضرت کی زیارت ہوگی تو اسوقت تم حضرتؐ سے عرض معروض کرلینا۔ آپکا اخلاق بڑا وسیع ہے یقین ہے کہ حضور تمکو محروم نہ رکھینگے اپنی محبت عطا کرینگے اُسنے بموجب ارشاد شیخ پڑھا اُسی حالت میں وہ سوگیا تو عالم رویا میں بوقت نیم شب کیا دیکھتا ہے کہ حضور سید المرسلین مع صحابہ کبار تشریف رکھتے ہیں حضور نے صحابہؓ کیطرف مخاطب ہوکر ارشاد فرمایا کہ تمکو معلوم ہے کہ یہ کون ہے عرض کیا اللہ اور اسکا رسول بہتر جانتا ہے فرمایا یہ سقہ شیخ معین الدین چشتی کا ہے یہ انکی صحبت سے مدعی میری محبت کا ہوا ہے (واہ کیا **صحبت** صالحین ہے کہ فقراء کے سقوں کا یہ حال ہے) حضور نے سقہ کیطرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ تو ہماری محبت چاہتا ہے اُسنے نہایت عجز و نیاز سے عرض کیا حضور کے **اخلاق** کریمانہ کا بڑا شہرہ ہے خداوند تعالے نے آپ کے اخلاق کی قرآن مجید میں جابجا مدح فرمائی ہے اسلئے میں بھی ادعیہ محبت کا رکھتا ہوں آپنے فرمایا تو ہماری محبت اُٹھا سکیگا اس بار کا اُٹھانا سادات عظام کا کام ہے تو میری محبت نہ اٹھا سکیگا اُسنے عرض کیا کہ ارشاد حضور بجا اور درست لیکن میں کیا کروں کہ خدا نے آپکی **محبت** میرے دل میں ڈالدی میں مجبور ہوں حضور نے فرمایا۔ یا علیؓ تم اسکو میری طرف سے شہادتین پڑھاؤ حضرت علیؓ نے اُسکو شہادتین پڑھائی جسوقت آپکا نام شہادتین میں آیا۔ اشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ تو سقہ کا جسم پارہ پارہ مثل بہوٹ کے کھل گیا حضرت علیؓ نے عرض کیا کہ حضرت اسکا یہ حال ہوگیا فرمایا محبت میں محب کا یہی حال ہوجاتا ہے۔

فرمایا آپ نے تیرے خاتمہ کا میں ذمہ دار ہوں تیرا حشر میرے ساتھ ہوگا تو مجھپر **بالغیب** ایمان لاکر تھوڑی سی بات پر طالب میری محبت کا ہوا۔ اسطرف حضرت خواجہ صاحب کو بھی زیارت ہوئی فرمایا آپ نے کہ آپکی سفارش منظور ہوئی اسی حالت میں بیدار ہوگئے حسب عادت وضو کیواسطے تشریف لیگئے تو سقہ کا یہ حال دیکھا کہ جابجا سے اُسکا جسم پارہ پارہ ہوگیا چونکہ آپ بہت رحمدل اور خلیق تھے یہ حال دیکھکر آبدیدہ ہوگئے اور فرمایا میاں سقہ یہ کیا حالت ہے تو سقہ نے آپ کے جواب میں یہ آیت پڑھی۔ اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَیْنَ اَنْ یَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ

اس کتاب کی بلفظ رجسٹری ہو چکی ہے ([illegible]) بدون اجازت مصنف اسکا ایک حرف نہیں نقل ہو سکتا

انہ کان ظلوما جھولا ترجمہ تحقیق روبرو کیا تہا ہمنے امانت کو اوپر آسمان کے اور زمین کے اور پہاڑوں کے پس انکار کیا سبنے یہ کہ اُٹھاویں اور ڈر گئے اُس سے اُٹھا لیا اُسکو انسان نے تحقیق تہا انسان بیباک نادان - اور یہ عرض کیا کہ حضرت یہ وہی امانت ہے جسکے اُٹھانے سے تمام نے انکار کیا تہا اُٹھا لیا اس امانت کو انسان نے - اصل تو یہ ہے کہ جسنے اس امانت کو نہیں اُٹھایا وہ انسان ہی نہیں یہ سنکر حضرت شیخ المشائخ نیم بسمل ہو گئے سقہ کی روح پرواز کر گئی - کیا اچھی موت پائی کیا خوب خاتمہ ہوا - آپ صاحب بہی تو ماشاءاللہ ذی فہم ہیں - ذرا فکر تو کیجے اس خاتمہ کا ہونا یہ صحبت صالحین کا اثر نہیں تو اور کیا ہے - صحبت اہل اللہ ایسی ہی ہے کہ جناب نواب معلے القاب حامی اسلام حضرت محمد ابراہیم علیخاں صاحب بہادر رئیس اسرولی جو اکثر شہر دہلی کمرہ حافظ داؤد میں تشریف رکھتے ہیں ایک دفعہ حضرت نے ایک مستری کے پاس ایک نقشہ مکان کا ملاحظہ فرماکر ارشاد فرمایا کہ یہ مکان جسکا یہ نقشہ ہے نحس ہے بعد تیاری گر جائیگا سو بعد تیاری ایسا ہی ظہور میں آیا کہ اسکی چھت گر گئی اور ایک دفعہ کا یہ ذکر ہے کہ جب دہلی میدان تیس ہزاری میں جنگ مصنوعی کیواسطے ولیسرائے نے اُس میدان کو دربار کیلیے آراستہ کیا اُس موقع پر بہی نواب صاحب نے فرمایا کہ جسوقت ولیسرائے یہاں آوینگے کرسی پر بیٹھنے بہی نہ پاوینگے کہ خوب اولے برسینگے اُسوقت مطلع بہی صاف تہا کوئی علامت آسمان پر ظاہرا بارش کی نہ تھی مگر جسوقت ولیسرائے کی آمد آمد ہوئی یک لخت آسمان پر ابر آگیا سامان بارش ہو گیا ولیسرائے کرسی پر نہ بیٹھنے پائے تہے کہ وہ زور وشور سے اولے پڑے اور بارش بہی ہوئی کہ جسکا مشاہدہ صدہا لوگوں کو ہوا اب لوگ حیران ہیں کہ نواب موصوف کیا صاحب دل ہیں انکو کیا صفائی دل حاصل ہے - واقعی نواب صاحب کی خوبیاں بیان نہیں ہوسکتیں یہ شخص نہایت دیندار مسلمان آدمی ہے اوقات شریف کا یہ حال ہے کہ ہر دم تلاوت قرآن صوم وصلوٰۃ میں مشغول رہتے ہیں نہایت خداترس اور رحمدل ہیں آپکی ذات سے غربا کو بہت فیض ہے -

عالیجناب نواب محمد ابراہیم علیخان صاحب رئیس اسرولی

یہ کتاب بھی ملتقط رجسٹری ہو چکی ہے صاحب بدون اجازت مصنف اسکو کوئی صاحب نہ چھاپ سکتا

صاحب خلق محمدی تابع شریعت احمدی افضل الکرام اشرف العظام ملک سیرت فرشتہ صورت
جامع صفات پسندیدہ مجمع اوصاف حمیدہ یگانۂ عمائد روزگار۔ نواب محمد ابراہیم علیخاں صاحب
جو جو خوبیاں آپکی ذات بابرکت میں اللہ تعالٰی نے عطا فرمائی ہیں نہیں ہے اگر ایک شمہ لکھوں
تو کیا امکان ہے حسن خوبی کو میزان فکر میں وزن کیا ایک سے ایک کو برتر پایا آپکی دولت و حشمت
کی آگے قارون تنگدست ہے اخلاق میں ہمہ تن خلق کہوں تو بجا ہے صالحین سے بہت اچھی طرح سے
ملتے ہیں آپ صاحب کمال زہد و تقوے میں یکتا ہے جہاں ہیں سچ تو یہ ہے کہ ایسے رئیسوں کا فی زمانہ
ہونا غنیمت ہے یہ حضرت ہ اور اس دیندار مسلمان کے ہیں جو اس زمانہ میں مغتنمات سے ہیں۔

حضرت عالیجناب معلی القاب نواب فیض محمد علیخاں صاحب بہادر رئیس رامپور

جناب نواب معلی القاب مہر سپہر جاہ و جلال خورشید آسمان دولت اقبال گوہر درج سخاوت نیر برج
شرافت شمع شبستان مروت چراغ بزم محبت فخر خاندان شرف دودمان فیض بخش فیض رسان نواب
فیض محمد علیخاں صاحب بہادر رئیس آپکی خوبیاں بیان نہیں کر سکتا۔ اللہ نے انکو کیا دینداری عطا کی ہے
اسمیں سے ایک ادنے بات ظاہر کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ آپنے ایک **دستور العمل** ایسا تجویز کیا ہے
کہ میری برادری اور عزیزوں میں شادی و غمی میں کوئی بات خلاف **جناب رسول اللہ**
صلی اللہ علیہ وسلم کے نکرینگے اسمیں ایک نمونہ یہ بھی ہے۔ عدل و انصاف آپکا منصف حقیقی اور رسول
مقبول کو بھی پسند ہے برادرانے و اعلٰی کیطرف نظر فلاح ہے۔ ہر کہ ومہ آپکے لطف و کرم کا
مداح ہے ارکان مروت آپ پر ختم ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ خلق مجسم ہیں۔ آپکو بھی صالحین سے بہت
محبت ہے اور ہر دم تلاوت قرآن اور صوم و صلوٰۃ میں مشغول رہتے ہیں۔ اور سخاوت اور
بلند حوصلگی نے قصہ حاتم کا جہان کے دلوں سے بھلا دیا۔ ابر نیساں آپکی گہر باری سے عرق آلود
انفعال ہے اور دنیا آپکے جود و کرم سے مالامال۔ اوصاف حمیدہ آپکے بیرون از تحریر ہیں
نیک کاموں پر آپکی طبیعت بہت رجوع کرتی ہے مساجد کی تعمیر وغیرہ وغیرہ کا آپکو بہت
خیال رہتا ہے۔ اکثر حاجیوں کو حج کیواسطے امداد دیتے رہتے ہیں سچ یہ ہے کہ ایسوں کا ہونا فی

اس کتاب کی بلفظ رجسٹری ہو چکی ہے (زمانہ) بدون اجازت مصنف اسکے ایک حرف نہیں نکل سکتا

زمانہ زینت اسلام ہے۔ منصب بہی اُنکو خدا نے دیندار عطا فرما ئے جیسے **مولانا** محمد سلیم صاحب اتالیق نبیرہ نواب صاحب۔ یہ خوبی ہے تو کیوں ہے فقط صحبت صالحین کی برکت سے یہ دونوں بہائی چونکہ دیندار ہیں اسلئے انکو صحبت صالحین بہت رہتی ہے اکثر فقرا صلحا علما انکے مکان پر رہتے ہیں یہ انکی صحبت کی برکت ہے۔ بہرکیف صحبت صالحین اکسیر کا حکم رکہتی ہے۔ ہم تم بہی اگر دلونکو صاف کرکے صحبت صالحین اختیار کریں تو یہ حال ہو جاے۔ اگر اپنا عیب دیکہیں تو دوسروں کے عیب نظر نہ پڑے۔ الغرض بات متفق علیہ ہے کہ جبتک روح کو صفائی نہیں۔ اُس تک رسائی نہیں **بہلا فقیر** تم سے یہ بات دریافت کرتا ہے ماشاءاللہ تم تو اہل قرآن اور اہل فہم ہو ذرا اس بات کا تو جواب عنایت کرو یہ کیا بات ہے کہ بچہ بچہ اور ہر ایک کی زبان پر حضرت **محبوب** الٰہی سلطان نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ جاری ہے اسکا کیا سبب ہے کیا کوئی اُنہوں نے اشتہار جاری کیا ہے۔ یا خدا سے حکم آگیا ہے کہ اُنکو یہ کہا کرو۔ آخر کوئی تو سبب ہے۔ وہ یہ ہے کہ ان لوگوں نے اپنا نام و نشان لقب حسب و نسب اللہ کی راستہ میں بالکل مٹا دیا تہا اور ایسا دل کو صاف کیا کہ دل میں فقط اللہ و رسول کی محبت باقی رہگئی تہی اُنکا حال مصداق اس حدیث کا ہو گیا۔ **مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا** ترجمہ مر جاؤ تم پہلے مرنے سے **سبحان اللہ** ہمارے رسول خدا کا کیا کلام معجز نظام ہے۔ اللہ اللہ حضرت کا ایک عجیب بیان ہے کہ ایک چہوٹی سی حدیث میں حضرت نے رضا و تسلیم کو کس لطف و خوبی کے ساتہ ادا کیا ہے کہ جسکا بیان نہیں ہو سکتا۔ حضور کی اس ارشاد سے مراد کیا ہے۔ مراد یہ ہے کہ تم اللہ کی ایسی اطاعت کرو کہ اپنی ہستی کو بالکل مٹا دو یعنی حکم شرع شریف سب چیزوں پر مقدم رکہو اُسکے ماننے میں کوئی عذر نہو ہمہ تن **شرع شریف** کے ایسے تابعدار ہو جاؤ جیسے کہ غسال کے ہاتہ میں مردہ ہوتا ہے اب غسال کو اختیار ہے کہ جسطرح چاہے اُسکو لٹا ئے بٹھا ئے اُس میت کو کوئی عذر نہیں ہوتا پس انسان کو شرع شریف کے احکام بجا آوری میں ایسا ہونا چاہیئے جیسے غسال کے ہاتہ میں مردہ ہوتا ہے **مصرعہ** جائینگے ہم اُدہر کہ جدہر یار لیچلے **فقیر کہتا ہے** اسلام کیا ہے۔ اسلام عشق الٰہی کا نام ہے۔ اور عاشق تمام مقاصد مینا کام ہے عشق حقیقی کا جب کوئی نام لے تو پہلے اپنے ارزوؤں کے درخت کو جڑ سے کاٹ دے **شعر** حڑہا منصور

سولی پر پکار اعشق باز ونکو، یہ اُسکے بام کا زینہ ہے آسے جسکا جی چاہے ÷ پس جو ان مصائب کی کسوٹی پر کھرا نکلے تو وہ صابر ہے اور صابروں پر اُسکی طرف سے صد رحمت اور مہربانی ہے جن لوگوں نے اس مقام **رضا و تسلیم** کو اختیار کیا وہ اپنے مقاصد ضروریہ کو پہنچے **قطعہ** گر گزندت رسد تحمل کن ÷ کہ بہ عفو از گناہ پاک شوی ÷ اے برادر چو عاقبت خاکست ÷ خاک شو پیش از انکہ خاک شوی **شعر** در بہار آ کے شود سر سبز سنگ ÷ خاک شو تا گل بروید رنگ رنگ ÷ چنانچہ یہ مصائب صحابہ بلکہ خود حضرت رسالت پناہ **علیہ السلام** پر پڑے بہوک کے مارے پیٹ پر پتہر بندھا رہا کرتا تھا جنگ احزاب تک دشمنوں کے خوف سے راتوں کو نیند نہ آتی تہی تجارت اور زراعت بلکہ مہاجرین نے تو گھر بار بہی راہ مولا میں چھوڑ دئے تہے۔ اور سینکڑوں آدمی شہید ہوگئے بہائی نے بہائی کو بیٹے نے باپ کو اپنے ہاتہ سے با دل زار کفن پہنایا مگر کبھی شکوہ زبان پر نہ آیا کہو تو یہ **مقام رضا و تسلیم** نہیں تو اور کیا ہے یہ اُسی حدیث پر تو عمل ہو رہا ہے **مُوتُوا قَبْلَ اَنْ تَمُوتُوا**۔ ایسے ہی **اولیاء اللہ** تعالیٰ جسوقت یہ حالات رسولخدا اور صحابہ کرام تابعین و تبع تابعین کے دیکہے ان حضرات کے دل اُنکی برتاؤ پر جہکتے چلے گئے انکو بہی یہ مراتب رضا و تسلیم حاصل ہوتا چلا گیا چونکہ فقرا کو اس حدیث سے ابہی بہت محبت ہے **فقیر** کا بیان یہ تہا کہ بچہ بچہ سے حضرت **محبوب** الٰہی سلطان نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ کہلا دیا۔ یہی تو وجہ تہی کہ اُنہوں نے حالات رسول خدا اور صحابہ کا سا اپنا برتاؤ کر لیا اور اپنے لقب حسب نسب جان مال عزت آبرو ہر ایک قسم عیش و راحت کو اُس محبوب حقیقی کی نذر کر چکے خدا نے بہی اُنکے نام کو ایسا روشن کیا کہ بچہ بچہ سے محبوب الٰہی کہلا دیا۔ اور **محبوبیت** کا خطاب ہندوستان میں پا گئے اسکا ثبوت قرآن و حدیث سے سوائے اسکے اور کیا ہے **چنانچہ** ایکبار آنحضرت علیہ السلام کے سامنے سے ایک جنازہ گیا **لوگوں** نے اسکی مذمت کی تو آپنے فرمایا **وَجَبَتْ وَجَبَتْ** پہر دوسرا جنازہ آیا لوگوں نے اُسکی **مدح** کی تو آپ نے فرمایا **وَجَبَتْ وَجَبَتْ** لوگوں نے عرض کیا کہ آپ نے دونو کیلئے ایک ہی کلمہ فرمایا آپ نے جواب دیا جسکی تمنے مذمت کی اُسکے لئے آتش دوزخ واجب ہوئی اور جسکی تمنے مدح کی اُسکے لئے جنت واجب ہوگئی **شعر** وہ جنت جسکی شہرت ہے وہ نقشہ ہے ترے گہر کا ÷ وہ طوبیٰ جسکا چرچا ہے ستون ہے تیری

مسجد کا + فرمایا تم خدا کے دنیا میں گواہ ہو جسکو تم اچھا کہو وہ اچھا ہے جسکو تم برا کہو وہ برا
ہے **شعر** بجا کہے جسے عالم اُسے بجا سمجھو + زبان خلق کو نقارۂ خدا سمجھو + خلاصہ یہ کہ امت مرحومہ کی ہیئت
اجتماعیہ نبی علیہ السلام کے کمالات کا آئینہ ہے اسی لئے حضرت نے فرمایا لن تجتمع امۃ محمد علی
الضلالۃ **ترجمہ** ہرگز جمع نہو گی اُمت محمدیہ اوپر گمراہی کے یعنی امت محمدیہ گمراہی پر مجتمع نہو گی
یہاں سے اجماع ہونا اُمت کا برحق پایا گیا اسلئے جو مسلمانوں سے علیحدہ راہ اختیار کریگا جہنم میں جائیگا
اب فقیر پھر اپنا اصلی مطلب بیان کرتا ہے کہ بچہ بچہ سے حضرت محبوب الٰہی سلطان نظام الدین اولیا
کہلا دیا من جانب اللہ ہے سبحان اللہ آپکو کیا اللہ و رسول سے محبت تھی کہ اُسکے سبب سے آپ
ہندوستان میں محبوب کا خطاب پا گئے ملفوظات میں جو فقیر نے آپکے حالات کو دیکھا تو ظاہر ہوا
کہ کسی نے آپکے روبرو اس رکوع کی تلاوت کی مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗ اَشِدَّاءُ عَلَی
الْکُفَّارِ- آخر تک تو آپکو ایک بیہوشی طاری ہو گئی جب ہوش آیا تو آپ نے فرمایا اس امانت کو اسی
پیارے نام کے سہارے سے تو آدم علیہ السلام نے اُٹھا لیا تھا کہ جس امانت کے اُٹھانے سے سب نے
جواب دیدیا تھا خدام میں سے ایک نے عرض کیا کہ حضرت وہ کیا امانت تھی جسکو آدم علیہ السلام نے
اُٹھا لیا آپ نے اسی حالت شوق و ذوق میں فرمایا وہ یہ امانت ہے اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَۃَ
عَلَی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَیْنَ اَنْ یَّحْمِلْنَہَا وَاَشْفَقْنَ مِنْہَا وَحَمَلَہَا الْاِنْسَانُ اِنَّہٗ کَانَ
ظَلُوْمًا جَہُوْلًا- اس آیت میں بھی فرمایا اسیطرف اشارہ ہے سو یہ بوجہ بھاری ہونیکے کسی سہارے
کے اُٹھ نہیں سکتا پس اس تکان و درماندگی کے دفع کرنیکے لئے ہمیشہ شربت حضوری کا پیالہ پلایا
کہ اُسکے نشہ اور سرور میں چور ہو کر دنیا و مافیہا سے غافل ہو کر ہمہ تن عبادت میں مستغرق ہو جاوے
اور اس تکان و درماندگی نہ آوے **شعر** چند بہر غصہ دل و ناتوان شدم + ہر گہ کہ یاد روئے تو کردم جوان
شدم + فرمایا آپ نے دیکھئے جب کوئی کسی پر عاشق زار ہوتا ہے تو جب اُسکے محبوب کا نام لیکر
کوئی اُس سے کیسے ہی بھاری کام کو کہو تو وہ اُسکے نام کے نشہ میں خوشی سے اُٹھا لیتا ہے جب وہ اسکے
سامنے کھڑا ہو کر یوں کہے کہ تیرے قربان- کیونکہ عبادت دراصل قربان ہونا ہے محبوب کا تو نام

اس کتاب کی ملفوظ رجسٹری ہو چکی ہے (ہی) بدون اجازت مصنف اسمیں سے ایک حرف نقل

ہی سننے سے دل بیقرار ہو جاتا ہے جیہ جا ے کہ وصال اور مشاہدہ ٭ جمال ہو شعر جو میرے
منہ تیرا کسی نے نام لیا ٭ دل تمنوہ کو میں نے تہام تہام لیا ہی بیانِ زبان ہے سے حبیب محمد مصطفےٰ کا نام لیتے ہیں تو پہلی دونوں ہاتھ ہونٹے
کلیجہ تہام لیتے ہیں ٭ لاؤ مشک نافہ نہیں لیتے نہیں لیتے ٭ محمد کی تنسیم لف عنبر فام لیتے میں ٭ خدا کہ آپکی خدمت میں عرض کیا گیا
اَحِبَّ اَنَا عِنْهُنَا الاکما تا میں ور ایکے ارشاد میں خدا کی محبت ثابت ہوتی ہے آپ نے فرمایا رسول خدا سے محبت کرنا
اللہ ہی سے محبت کرنا ہے اور اس آیت کو تلاوت فرمایا قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ
ترجمہ کہد کہ اگر تم خدا سے محبت رکہتے ہو تو میرا کہنا مانو - کیونکہ اطاعت رسول اللہ عین طاعت آلہی ہے اسلئے
محبت کا نتیجہ اصل میں پوری اطاعت ہے سو فرمانبرداری و جان نثاری جسقدر امت محمدیہ کو رسول خدا سے پائی جاتی ہے
اسکا بیسواں حصہ بہی کسی امت میں نہیں سبحان اللہ اولیاء اللہ کو کیا خدا و رسول سے محبت ہے
آپکو اس شاہد سے کیا صحبت ہو سکتی ہے اسلئے تو کہا ہے صالحین کی صحبت سے مردہ دل زندہ ہو جاتے
ہیں - فی زمانہ بہی ایسے حضرات بہت موجود ہیں کہ صالحین کی صحبت سے انکے دل منور ہو گئے ہیں
لیکن کل کا حال میں درج نہیں کر سکتا کیونکہ میرا مطلب اصلی ہاتہ سے جاتا ہے - بقایاے یادداشت
مشتے نمونہ از خروارے ایک دو صاحبونکا حال بیان کرتا ہوں کہ اس صحبت کی برکت سے انکے نفس کو تزکی
اور روح کو تازگی حاصل ہے - خشوع و خضوع انکی عبادت کا اس درجہ کو پہنچ گیا ہے جیسا کہ حالات تبع تابعین
کے دیکہنے والونکا تہا چنانچہ نواب مرزا محمد حسن صاحب عرف خضر ہمشیرہ زادہ جناب نواب ضیاء الدین
احمد خان صاحب بہادر مغفور کا - انکا ذکر میں نے اسلئے یہاں پر کیا ہے کہ اوپر سے بیان صالحین خصوصاً
صفت محبوب الٰہی نظام الدین اولیاء کا تہا - قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ
ترجمہ فرمایا حضرت نے آدمی ساتہ اسکے ہے جسکو دوست رکہتا ہے یعنی جو کوئی کسیکو دوست
رکہتا ہے اسکا ذکر اسکے صحبت میں آ جاتا ہے اسلئے کہ محبت محبوب تک پہنچا دیتی ہے - آپکی کیفیت
عبادت کا یہ حال ہے کہ جسقدر ہے محبت سے ہے ایک وقت میں جو خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نماز
میں مشغول تہے میں نے جو خیال کیا تو نماز کا خضوع و خشوع قریب قریب ابرار لوگوں کے پایا یہ اثر فقط
صحبت صالحین کا ہے جو اس کیفیت سے انکو نماز حاصل ہے جیسا پیر جیلان [illegible]

کیا جاتا ہے ؛

نواب مرزا محمد حسن خانصاحب عرف خضر میاں

عندلیب گلستان دولت و اقبال بلبل بوستان حشمت و جلال حاتم کرم سکندر دوران رستم صفت نوشیروان زماں محمد حسن خانصاحب خلف الرشید حضرت حافظ صوفی نواب مرزا حیدر حسن خانصاحب مرحوم ومغفور خلف الصدق جناب نواب مرزا غلام حسین خانصاحب بہادر مغفور خلف الصدق جناب نواب فیض اللہ خاں صاحب بہادر مغفور خلف الصدق حضرت جناب نواب قاسم جان خان صاحب بہادر مرحوم - انکو شاہ عالم بادشاہ سے بصلہ نوکری خطاب سہراب جنگ کا عطا ہوا تھا - یہ آپکے جد امجد ہیں جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے آپکی ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں نہیں ہے اگر ایک شمہ لکھوں تو کیا امکان ہے تونگر صورت درویش سیرت انسان پیکر فرشتہ صفت پابند صوم وصلوٰۃ - آپکا دامن اخلاق بڑا وسیع اور کشادہ ہے طبیعت حضرت کی ہمیشہ تواضع وتکریم آمادہ ہے تلاوت قرآن سے بہت محبت ہے فی زمانا حضرت بعہدۂ تحصیلداری سرفراز ہیں - آپ بھی امیر ابن امیر ابن امیر ابن امیر ہیں آپ کے بھائی نواب محمد حسین خانصاحب عرف بڑے میاں بعہدۂ معزز دہلی میں سرفراز ہیں وہ بھی نہایت دیندار پابند صوم وصلواۃ ہیں آپ سمغل بخاری ہیں - اصل تو یہ ہے کہ ایسے حضرات سے بہت فیض ہے اور ان کا ہونا باغنیمت ہے فقیر بھی انکا شکریہ تہ دل سے ادا کرتا ہے اور وہ شکریہ یہ ہے طَهَّرَ اللّٰهُ قُلُوبَكُمْ فِي قُلُوبِ الْأَبْرَارِ وَزَكّٰى عَمَلَكُمْ فِي عَمَلِ الْأَخْيَارِ ترجمہ پاک کرے خدا تمہارے دلکو نیک لوگوں کے دلوں میں اور پاک کرے تمہارے کاموں کو نیکوں کے کام میں ؛

جناب نواب معلی القاب محمود علیخاں صاحب بہادر رئیس چھتاری

جناب مستطاب معلی القاب گردوں رکاب فلک انتساب مسند آرائے عز وجلال جلوہ افزائے جاہ بالنشر مکنت واقبال فخر خاندان شرف دودمان نواب محمود علیخانصاحب - آپکی عدل گستری اور رعایا پروری نے نام نوشیرواں کا مٹا دیا اور سخاوت و بلند حوصلگی نے قصہ حاتم کا جہان کے دل سے

بہلا دیا - ابر نیساں آپکی گہر باری سے عرق آلودہ انفعال ہے اور دریا آپ کا جود و کرم دیکھ کر عرق شرم سے آب آب ہے اوصاف حمیدہ آپ کے بیرون از تحریر ہیں آپکو علماء و فقراء سے کمال محبت ہے جو آپکا کار ہے وہ سب مطابق سنت ہے آپ بہت بڑے متقی ہیں آپکے اوقات شریف کا یہ حال ہے کہ ہر وقت عبادت اور تلاوت قرآن میں مشغول رہتے ہیں اسکی برکت سے آپکے چہرہ پر نور برستا ہے جی چاہتا ہے کہ چہرہ کو دیکھتے رہیں یہ بات خدا داد ہے ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ - دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے - ادنے غریب بھی با خلاق پیش آتے ہیں ہمہ تن اُس سے ملتفت ہوجاتے ہیں آپکی ذات بابرکات سے ہزار ہا اللہ کے بندونکو فیض ہے سچ تو یہ ہے کہ ایسے ہی لوگوں سے اسلام کی زینت ہے فقیر بھی اُنکا شکریہ تہ دل سے ادا کرتا ہے اور وہ شکریہ یہ ہے طَهَّرَ اللّٰهُ قُلُوْبَكَ فِيْ قُلُوْبِ الْاَبْرَارِ وَ زَكّٰى عَمَلَكَ فِيْ اَعْمَالِ الْاَخْيَارِ ترجمہ پاک کرے اللہ تیرے دلکو نیک لوگوں کے دلوں میں اور پاک کرے تیرے کام کو نیکوں کے کام میں ✣

عالیجناب نواب امیر الدین احمد خانصاحب بہادر رئیس لوہارو

جناب مستطاب معلے القاب گردوں کاب فلک انتساب جاتم زمان سکندر دوراں زیب افزائے مسند دولت و اقبال جلوہ آرائے وسادۂ مکنت و اجلال عالی خاندان صاحب عز و شان رئیس المسلمین جناب نواب محمد امیر الدین احمد خانصاحب بہادر خلف الرشید جناب نواب علاء الدین احمد خانصاحب بہادر مرحوم و مغفور خلف الصدق نواب معلے القاب جناب امین الدین خانصاحب بہادر مرحوم خلف اکبر نواب جہانیاں مآب فخر الدولہ نواب احمد بخش خانصاحب مرحوم - آپکے اوقات شریف کا حال میں نہیں بیان کر سکتا یہ صاحب نہایت دیندار و متشرع پابند صوم و صلوٰۃ و تلاوت قرآن میں اکثر مشغول رہتے ہیں - آپکے کمالات کے لکھنیکی زبان قلم میں کہاں طاقت ہے کلام معجز نظام آپکا تمام فصاحت و بلاغت ہے شہرہ داد گستری و آوازۂ عالم پروری آپکا چار دانگ عالم میں بلند ہے عدل و انصاف آپکا منصف حقیقی اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی پسند ہے ادنی و اعلے کیطرف نظر فلاح ہے ہر کہ و مہ آپکے لطف و کرم کا مداح ہے ارکان مروت آپ پر ختم ہیں سچ تو یہ ہے کہ خلق مجسم ہیں قطع نظر اسکے آپ عالم بھی ہیں آپ امیر ابن امیر

اس کتاب کی ملفوظ رجسٹری ہوچکی ہے (ابن امیر) بدون اجازت مصنف اسمیں سے ایک حرف نہیں نکل سکتا۔

ابن امیر ابن امیر ہیں غربا و مساکین و مستغیثوں کے لئے اکسیر ہیں کیوں نہو یہ استاد کی صحبت کی برکت ہے اعنی جناب مولانا سید ولی خانصاحب اکرمہ اللہ تعالے زبدۂ فقہائے جہان صلحائے زمان اعرف العرفاء افضل الفضلاء تونگر صورت درویش سیرت انسان بیکر فقیہ بیمثیل افتخار علماء حضرت مولانا سید ولی خانصاحب - آپکے علم و فضل کا بیان حاطۂ تقریر و تحریر سے باہر ہے بہرحال آپکی ذات فی زماننا بہت غنیمت ہے سچ تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سے اسلام کی زینت ہے دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع وکشادہ ہے طبیعت آپکی متواضع وتکریم آمادہ ہے اَللّٰھُمَّ ضَاعِفْ فِی حَالِہٖ وَقَالِہٖ -

عالیجناب محمد یحییٰ خانصاحب بہادر

یہ صاحب موضع تاوڑی ضلع میرٹھ کے رئیس ہیں نہایت دیندار اور متقی پابند صوم وصلوٰۃ اور تلاوت قرآن میں ہر وقت مشغول رہتے ہیں آپ اپنے نواح و اطراف میں گویا چراغ ہیں عدل و انصاف آپکا منصف حقیقی اور رسول مقبول کو بھی پسند ہے مرادنے واعلی کیطرف نظر فلاح ہے ہر کہ ومہ آپکی لطف وکرم کا مداح ہے اخلاق آپکا بہت وسیع اور کشادہ ہے آپکی ذات سے غربا کو بہت فیض ہے آپکا دم غنیمت ہے فقیر بھی انکا شکریہ تہ دل سے ادا کرتا ہے اور وہ شکریہ ہے طَهَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ فِي قُلُوبِ الْأَبْرَارِ وَزَكَّى أَعْمَالَكَ فِي أَعْمَالِ الْأَخْيَارِ ترجمہ پاک کرے اللہ تیرے دلکو نیک لوگوں کے دلوں میں اور پاک کرے تیرے کام کو نیکوں کے کام میں +

جناب حاجی قطب الدین صاحب مرحوم

دہلی میں آپ ایک بڑے ارکین اسلام ہوئے گذرے ہیں آپ کے کیا کیا حالات لکھے جاویں قلم میں کہاں طاقت ہے کہ وہ بیان کرسکے مختصر اکچھہ حال آپکا فقیر اپنی تفسیر میں بطور یادداشت لکھتا ہے انکا نام نامی ہے اول تو اس بلند ہمت دینپناہ خلیفت جوانمرد کو یہی خیال ہر وقت دامنگیر رہتا تھا کہ حمایت اسلام اور ہمدردی قوم پائی جاے اسی خیال سے اس عالی ہمت نے ایک انجمن اسلام قایم کی تھی جسمیں آپکا شورہ ہر وقت یہی رہتا تھا کہ فلاں فلاں جگہ کی تعمیر ہونی چاہیئے اور فلاں فلاں جگہ

کی مرمت ہونی چاہیے چنانچہ مسجد فتحپوری اور جامع مسجد کی آپ نے اس صدق نیتی اور عمدگی سے مرمت کرائی جو صدہا سال کو کافی ہوگی علاوہ اسکے لاوارث مسجدوں کی ماہواری امداد - اور طلبا کا وظیفہ اور بیوہ عورتوں کی دستگیری - علماء فضلاء صلحاء کی قدردانی فقراء کی تواضع مساکین کی دلجوئی مہمان نوازی بزرگوں کا ادب آداب شرفاء کی خفیہ طور پر مدد وغیرہ وغیرہ اللہ تعالے نے آپکی ذات فیض آیات میں کیا کیا خوبیاں عطا فرمائی تھیں یہ اللہ کی توفیق ہے جس سے چاہے کام لے ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ اللہ تعالے نے کیا کیا اوصاف حمیدہ آپمیں رکھے تھے امین بھی آپ تھے ودیعہ کے محسن بھی آپ ایسے تھے سخاوت اور بلند حوصلگی نے قصہ حاتم جہان کے دل سے بھلا دیا تھا دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ تھا ہر اعلے وادنے کیطرف نظر فلاح تھی ہر کہ ومہ آپکے لطف وکرم کا مداح تھا دنیا میں کون آپ سے ناواقف تھا آپ کی خوبیاں سب پر اظہر من الشمس تھیں حاجی صاحب مرحوم کو خدا جنت عطا فرماوے آمین - الحمد للہ کہ آپنے اپنے قایم مقام بقاء نام کیواسطے اپنے چار صاحبزادونکو چھوڑا جنکے اسماء عالی یہ ہیں - حافظ فضل الرحمن صاحب - حاجی عبد الغنی صاحب - محمد شفیع صاحب عبد الرزاق ماشاء اللہ اپنی اپنی عادت میں اچھے اور صالح ہیں - لیکن انہیں سے عالیجناب حاجی عبد الغنی صاحب نہایت دیندار صالح پابند صوم صلوٰۃ خداترس رحمدل غرض جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے حاجی صاحب مرحوم میں عطا کی تھیں وہ تمام ہو بہو اس چھوٹی سی عمر میں آپکو عطا فرمائیں وہی حمایت اسلام اسیطرح مہمان نوازی غرباء پروری مسکین نوازی ماہواری امداد مساجد لاوارث و وظیفہ طلباء بیوہ عورتوں کی دستگیری علماء فضلاء کی قدردانی اور صلحاء سے محبت فقراء کی تواضع شرفاء کی خفیہ طور پر امداد آپکی ذات بابرکات سے صدہا کو فیض ہے اور دامن اخلاق آپکا بھی بڑا وسیع و کشادہ ہے طبیعت آپکی ہمیشہ تواضع وتکریم آمادہ ہے آپ ہی امیر ابن امیر ہیں آپکا دم غنیمت ہے سچ تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سے اسلام کی زینت ہے فقیر بھی انکا شکریہ تہ دل سے ادا کرتا ہے اور وہ شکریہ یہ ہے طَهَّرَ اللّٰهُ قُلُوْبَكُمْ فِيْ قُلُوْبِ الْاَبْرَارِ وَزَكّٰى عَمَلَكُمْ فِيْ اَعْمَالِ الْاَخْيَارِ ترجمہ پاک کرے اللہ تمہارے دلونکو نیک لوگوں کے دلوں میں اور پاک کرے تمہارے کاموں کو نیکوں کے

کام میں اب **فقیر** اپنا اصلی مطلب یاد دلاتا ہے کہ اس قلب کی حفاظت پر تمام انبیا اور
صدیق تاکید کرتے چلے آئے اور اسی دل کی صلاحیت کیواسطے آخر کو ہمارے رسول اللہ بھی تشریف لائے
اور اول انکی تعلیم بھی یہی تھی جیسا کہ اس حدیث سے واضح ہوتا ہے یَا بُنَیَّ اِنْ قَدَرْتَ اَنْ تُصْبِحَ وَتُمْسِیَ
وَلَیْسَ فِیْ قَلْبِکَ غِشٌّ لِاَحَدٍ فَافْعَلْ یَا بُنَیَّ وَذٰلِکَ مِنْ سُنَّتِیْ وَمَنْ اَحَبَّ سُنَّتِیْ
فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّةِ **فائدہ** اس حدیث پر آپنے اپنی معیت اور
جنت کا دار مدار فرمایا کہ جو میری معیت سے جنت ملنا چاہے تو وہ اپنی صفائی قلوب الیس کی محبت
پیدا کرے اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ جبتک ہم تم یہ اوصاف نہ پیدا کرینگے مستحق اُس جنت کے نہونگے
کہ جسکی رب العالمین کیطرف سے اس آیت میں بشارت دیرہے ہیں وَبَشِّرِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ
لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ کُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا قَالُوْا هٰذَا
الَّذِیْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ وَاُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا وَلَهُمْ فِیْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّهُمْ فِیْهَا
خٰلِدُوْنَ **ترجمہ** اور خوشخبری سنا اُن لوگونکو جو کہ ایمان لائے اور اچھے کام کیے یہ کہ انکے لیے باغ
ہیں جنکے نیچے نہریں جاری ہیں جب انکو وہاں سے کوئی پہل کہانیکو ملیگا تو کہینگے یہ تو وہی ہے جو کہ ہمکو
پہلے ملا تہا اور انکو وہ پہل (باہم رنگ و صورتیں ملے ہوئے) دیے جائینگے اور انکے لیے وہاں پاکیزہ
بیویاں ہیں اور وہ وہاں ہمیشہ رہینگے **تفسیر** اے نبی صلی اللہ علیک وسلم جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے
اچھے کام عبادت و سخاوت وغیرہا کیے ہیں اُنکو یہ مژدہ سنا دے کہ انکو مرنے کے بعد اُس عالم میں ایسے
باغ عنایت ہونگے کہ جنمیں نہریں بہتی ہونگی اور باغوں کے میووں میں عجب لطف ہوگا کہ شکل و صورت رنگ و
بو یکساں اور مزا الگ الگ ہونگے یہانتک کہ جب کوئی میوہ انکو ملیگا تو اس مشابہت سے یہ سمجھینگے کہ یہ تو
ہم ابھی کہا چکے ہیں مگر جب کہاوینگے تو نیا لطف پاوینگے اور انکو جسطرح مکانات اور کہانے عمدہ
عنایت ہونگے اسیطرح اُنس و صحبت کیلیے پاکیزہ بیویاں ملینگی کہ جو نفرت کی باتیں ہوتی ہیں وہ انمیں
نہونگی نہ صورت میں نہ سیرت میں اسپر انکو بڑہاپے اور موت یا افلاس کا غم نہوگا بلکہ وہ اسی عیش و آرام
کے ساتہ ہمیشہ رہینگے - **اب فقیر** کہتا ہے کہ یہ بات عام پر **واضح** ہو کہ انسان کی رغبت

اس کتاب کی بلفظ رجسٹری ہو چکی ہے بدون اجازت مصنف اسمیں ایک حرف نہیں نکل سکتا

تین چیزوں سے زیادہ ہوتی ہے اور انہیں کیطرف زیادہ احتیاج پڑتی ہے (۱) **مکان عمدہ**
(۲) اچھے سامان عمدہ کھانا پینا (۳) عورت حسین پس اوّل کو تو لہم جنات میں اور دوسرے کو
کلما رزقوا میں اور تیسرے کو جملہ لہم فیہا ازواج میں بیان کر دیا اور اسپر ایک کھٹکا ان چیزوں
کے فنا ہو جانے یا اپنے مرجانیکا بھی ہوتا ہے کہ جو تمام لذت کو خاک میں ملا دیتا ہے **سہ** مرادِ
منزل جاناں چہ امن عیش چوں ہر دم * جرس فریاد میدارد کہ بر بندید محملہا * اس کھٹکے کو ہم فیہا
خالدون سے مٹا دیا اس سے زیادہ کیا نعمتیں چاہئیں۔ خدا کیا مہربان ہے اپنے بندوں پر اپنی محبت و رحمت
اور عنایت کا امیدوار بناکے مفتون کر دیا ان آیات اور ان جملوں سے دلوں پر نقش کر دیا
اور ہر ایک قسم کی محبت سے ہمارے دلونکو بھر دیا آخرت کی انواع باقیہ و عنایات غیر متناہیہ کا نقش دل
پر جما کر اپنا دیوانہ اور مجنوں بنا لیا **فقیر** کہتا ہے کہ یہ سب کچھ ہے مگر تمام دنیا اور آخرت کی مصلحتیں
اسی پر موقوف رکھی گئی ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت ہو پھر اس یقینی امر کے لئے کچھ توشہ
آخرت کا بندوبست نکرنا کس درجہ کی حماقت ہے کیا ایسے لوگونکو اس حیات مستعار پر ایسا خیال ہے کہ
ہم اس دنیا میں ہمیشہ زندہ رہینگے افسوس انکے لئے **عبرت** ہونی چاہیئے ہم تو ہر روز اپنی آنکھوں
سے دیکھتے ہیں کہ کیسے کیسے نوجوان حسین اور کیسے کیسے با اقبال و ذی اقتدار اور کیسے کیسے بادشاہ
ہفت کشور اور کیسے کیسے عیش و آرام اٹھانیوالے ہزاروں من مٹی کے نیچے آتے جاتے ہیں
شعر مقدور ہو تو خاک سے پوچھوں کہ اے لئیم * تو نے وہ گنجہائے گرانمایہ کیا کئے * اب
انکے وہ سامان عیش ہیں نہ وہ ارباب جلسہ ہیں نہ وہ مال و زر انکے پاس ہے۔ پھر جب آخرکار
ایک روز یہ تمام عیش و آرام ہاتھ سے جانا ہے۔ غایت الامر دس بیس برس کے بعد تو اس چند روزہ
حظ دنیا پر دل لگانا عبث ہے **شعر** قابو میں ہوں میں تیرے گر اب جیا تو پھر کیا * خنجر
تلے کسو نے ٹک دم لیا تو پھر کیا **اشعار** عالم میں جو تھے فیض کے دریا وہ کہاں ہیں * جو نور خدا سے
ہوئے پیدا وہ کہاں ہیں * ہم سب سے جو تھے افضل و اعلیٰ وہ کہاں ہیں * پیدا ہوئی جنکے لئے
دنیا وہ کہاں ہیں * جو زندہ ہے وہ موت کی تکلیف سہیگا * جب **احمد** مرسل نہ رہے کون رہیگا *

پس جبکہ یہی حالت ہے یہ اس دنیا ئے فانی پر دل لگانا عبث ہے مگر ہمارا تمہارا حال مثل
اُن بچوں کے ہے کہ جسطرح وہ نادان بچے ذرا سی مٹھائی میں بہل جاتے ہیں اور عمدہ چیز ہاتھ سے دیدیتے ہیں اس
تھوڑی سی لذت فانی کیواسطے ایسے خدا اور رسول کو ہاتھ سے دیدینا اپنے پاؤں پر آپ کلہاڑی
مارنا ہے اسکی ایسی مثال ہوئی جیسے کوئی مریض حکیم کے حکم کو نہ مانے اور بدپرہیزی کرے تو حکیم کا
کیا نقصان کرتا ہے اپنی ہی جان پر ستم ڈہاتا ہے وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ +

فضائل قرآن مجید

حدیث فرمایا نبی علیہ السلام نے کہ تین آدمیونکو دوزخ نہ جلائیگا (ایک) تو وہ شخص جو قرآن کو
محبت سے تلاوت کرتا ہے (۲) دوسرا وہ شخص جو مہمان کو دوست رکھتا ہے (۳) تیسرا وہ شخص کہ
اُسکے پاس مال زن نامحرم ہو مگر اللہ کے خوف سے وہ زنا نہیں کرتا **حکایت** شفیق بلخی رضی اللہ
عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے پانچ چیزونکو جو تلاش کیا تو انکو پانچ چیزوں میں پایا جواب منکر نکیر کو جو تلاش کیا تو
تلاوت قرآن میں پایا روشنی قبر کو ڈہونڈھا تو اسکو رات کی نماز میں پایا فرمایا رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے کہ دو رکعت تہجد کی پیاری ہیں مجکو دنیا وما فیہا سے بارہ رکعت نفل تہجد ہیں یہ ترکیب
اُسکی علیحدہ ہے بعضوں نے لکھا ہے کہ اول رکعت میں سورۂ اخلاص بارہ بار سے شروع کرے اور آخر
بار میں ایک بار پڑھے اور سورۂ یس بھی عمدہ ترکیب ہے کہ بارہ رکعت میں اس سورہ کو ختم کرے کیونکہ
سورہ یس دل ہے قرآن شریف کا اور ایک دل وقت تہجد کا اور ایک دل مومن کا تینوں دل جمع
ہو کر دعا بہت جلد قبول ہوتی ہے روشنی قبر کیلئے یہ نہایت عمدہ نسخہ ہے طالبان خدا کو واضح
رہے کہ سوائے تہجد کے قبر کی روشنی نہوگی) تیسرے عبور پل صراط کو جو ڈہونڈھا تو صدقہ میں چوتھے
عرش کا سایہ جو ڈھونڈھا تو خلوت میں پایا پانچویں قوت برکت کو ڈہونڈھا تو صلوۃ ضحی میں پایا
غرض جو کار ہوتا ہے محبت سے ہوتا ہے تلاوت قرآن ہو تو وہ بھی محبت سے ہو یعنی باعمل ہو پھر تو
قرآن اکسیر کا عمل رکھتا ہے مثلاً اس کی تلاوت میں یہ آیت گذری وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ
[illegible] غصہ [illegible]

[illegible]

کرتے ہیں لوگوں سے خدا کو بہاتے ہیں احسان کرنیوالے صاحب تلاوت کو معلوم ہوا کہ
خدا کو ایسے لوگ بہاتے ہیں تو اسنے اپنی عادت خونخواری سے توبہ کر کے عادت لوگوں کی اختیار کی تو
خدا کو یہ بہی بہا گیا اور خدا کے دوستوں میں شمار کیا گیا۔ پس تلاوت قرآن اسکے حق میں کیسی مفید ہوئی
اگر اسکو یہ خیال ہے کہ تلاوت قرآن بہی دنیا کے کاموں میں سے ایک کام ہے (جیسے اور کاروبار دنیا کی
میں منجملہ انکے تلاوت قرآن بہی ہے) اور عظمت قرآن کی اُسکے دل میں نہیں ہے تو ایسے قاری پر قرآن
لعنت کرتا ہے ایسے قاری کا حال میں قریب یہ اس نقل کے پاتا ہوں کہ ایک مولوی صاحب نے ایک
بہنگڑ کو بہت ہدایت کی کہ میاں بہنگڑ صاحب تم اس فعل بد کو رمضان رمضان تو جانے دو
اور تم رمضان شریف کے روزے رکہو ورنہ تمہارے حق میں اچھا نہو گا اُسنے عرض کیا کہ مولوی صاحب
آپکا یہ ارشاد میرے سر آنکہوں پر میری سعادت دارین ہے انشا اللہ کل سے میں ضرور روزہ رکہونگا۔ خیر اُسنے
مولوی صاحب کی ہدایت کی موجب روزہ رکہا جب دن قریب غروب کے ہوا تو اُسنے کچہہ بہنگ نکال کر کہوٹنی شروع کی
تو اسکے یاروں نے اُس سے کہا کہ اللہ کے بندے اگر تونے احکام شریعت کو دل سے قبول کیا ہے
اور یہ روزہ بہی اللہ کیواسطے رکہا ہے تو اس فعل بد کو بہی اللہ کیواسطے چہوڑ دے اُسنے کہا کہ یہ تمہارا
کہنا بہت صحیح ہے میرا بہی اسمیں بہت فائدہ ہے لیکن میرے خیال میں کچہہ اور ہی بات سما گئی ہے انہوں
نے کہا وہ کیا بات ہے۔ کہا میں تو اسی بہنگ سے روزہ افطار کرونگا اسلئے کہ روزہ کا ثواب
اور بہنگ کا عذاب دونوں آپسمیں لڑتے ہوئے آسمان کو جاوینگے اور میں تماشا دیکہونگا۔ پس یہی خیال تو
ہمارے تمہارے دلوں میں سما گیا ہے۔ افسوس تلاوت تو یہ ہو رہی ہے یَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ
ترجمہ خدا سود کو مٹاتا اور خیرات کو بڑھاتا ہے۔ اور صریح آجکل اسکا برعکس ہو رہا ہے۔ کہو تو یہ احکام
اسلام سے تمسخر نہیں تو اور کیا ہے ایسے لوگونکو بہی تو خیال ہے کہ نماز کا ثواب اور سود کا عذاب لڑتا ہوا
آسمان کو جاوے اور ہم تماشا دیکھیں۔ پس اب کوئی ملحد منش تیرہویں صدی میں خواہ مخواہ یا نجواں
سوار بنکر اس آیت کی تخصیص کرے کہ صرف غریبوں سے سود لینا حرام ہے اور دولتمندوں سے
درست ہے اور گورنمنٹ پرامیسری نوٹ کی آمدنی بہی درست ہے اور رفاہ عام کے سرمایہ کا سود

لینا بھی سنت ہے جیسا کہ علیگڈہ کا مدرسہ سود لیتا ہے اور ریل وغیرہ اور امور تمدن میں بھی
سود کے لئے روپیہ دینا درست ہے پہر اسپر دہلی کے علماء پر بہتان باندھنا کہ انہوں نے ایسا فتوے
دیا تہا صریح غلط ہے اور یہ کہنا کہ مسئلہ تجارت اور ترقی ملک کے حق میں سدّ راہ ہے سخت بیوقوفی
اور ابلہ فریبی ہے حق یہ ہے کہ سود کی تمام قسمیں حرام ہیں اور اسپر چار وعید نازل ہیں اول
يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ اور اسکے بعد حَرَّمَ الرِّبٰوا - دوم وَمَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ
هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ سوم يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰو - چہارم فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ
اسیطرح احادیث صحیحہ میں سود کے لینے والے اور دینے والے اور کاتب شاہد سب پر لعنت آئی ہے
سب جانتے ہیں سب تلاوت کرتے ہیں پس اس فعل بد کو کیوں اختیار کر رکھا ہے - فقیر کہتا ہے
عقلمندوں کا یہ کام نہیں ہے کہ بری چیز کو اچھا جانکر اسپر نقد عمر عزیز کو صرف کرنا بڑے خسارہ کی
بات ہی اور اسی لئے اس جہل مرکب کو حکماء نے مرض لا دوا مانا ہے مرض بڑہتا گیا جوں
جوں دوا کی ۞ ونیز خدا ئے تعالے نے بھی اپنے کلام میں اسکو سب سے بڑا مرض گردانا ہے قُلْ هَلْ
نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا ۵ اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ
اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا ۵ ترجمہ تو کہہ کہ آؤ ہم تمکو بتلاویں کہ سب سے زیادہ کون خسارہ
میں پڑے ہوئے ہیں وہ جنکی دنیا اکارت گئی اور وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم اچھا کر رہے ہیں
نقل ہے کہ حضرت بایزید بسطامی رحمہ اللہ کسی جنگل میں تشریف لئے جاتے تھے جماعت خدام ہمراہ
تھی آپکا ایک آدمی کی کہوپڑی پر گذر ہوا اسکی پیشانی پر لکہا ہوا تہا خسر الدنیا والاخرہ - آپ
نے فرمایا کہ اس شخص نے تلاوت قرآن کی اسپر عمل نکیا آخر اسکا یہ بد انجام ہوا کہ دونو جہان سے
محروم رہا سبحان اللہ یہ کیسے عاملان قرآن تہے لکہا ہے کہ جب حضور پر یہ آیت نازل
ہوئی لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۵ ترجمہ تمکو ہرگز نیکی نملیگی جب تک کہ تم
کچھہ اپنی دل پسند چیز میں سے خرچ نکرو گے تفسیر یہاں اللہ کی راہ میں صرف کرنیکا ذکر ہے یعنی
ابرار لوگوں کا مرتبہ تمکو جب ملیگا جب تم اپنی دل پسند چیز کو اللہ کیواسطے صرف کرو گے - یہ

اس کتاب کی بلفظہ رجسٹری ہو چکی ہے ایسے بدون اجازت مصنف اسمیں سے ایک حرف نہیں نکل سکتا

ایسے پاکیزہ الفاظ میں جلائے مطلب ادا کیا ہے کہ جسمیں ہزاروں اسرار کیطرف اشارہ ہے مختصر اسکا یہ ہے
اول تو انسان کو اپنی جان ایسی محبوب ہے اُسکا صرف کرنا یہ کہ روح کو اُسکے مشاہدہ جمال میں ہمہ تن محو و
فنا کردے پھر اُسکے وصال حقیقی کا طالب ہو اُسکے بعد مال ہے اُسکو اللہ کے راستہ میں دے حبیب مجلس برابر ایں
ہو چکیگا جب یہ آیت نازل ہوئی فقام طلحۃ وقال یا رسول اللہ ان اللہ تعالی یقول لن
تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون ترجمہ کہڑے ہوئے طلحہ اور عرض کیا یا رسول اللہ تحقیق اللہ یہ
فرماتا ہے لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون سو میرے پاس مرغوب مال ایک باغ بیرحا ہے۔ قبول
فرمائے اور راہ خدا میں صرف کیجیے۔ یا اللہ یہ کیا لوگ قرآن کے قدردان تھے آیت نازل ہوئے نہیں پائی
عمل کر دکھایا۔ یا اللہ اور رسول بہی انکے ایسے قدردان ہوئے کہ خدا نے انکی نسبت اپنے حبیب محمد رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ کہلا دیا طلحۃ فی الجنۃ۔ طلحہ کیلئے خدا کیطرف سے بشارت جنت ہے
یہ بہی کیا عالی ظرف لوگ تہے کچھہ خیال نہیں کہ ہماری نسبت ایسی بشارت ہوچکی اُسیطرح عبادت
میں مشغول ہیں نقل ہے کہ ایک بزرگ دیندار نے دنبہ پال رکھا تھا اتفاق سے وہ بیمار ہوگیا اُنکی
اولاد نے عرض کیا کہ حضرت دنبہ قریب المرگ ہے ارشاد ہو تو اُسکو ذبح کرکے راہ خدا میں صرف کریں اُس
بزرگ نے کہا کہ اسکا گوشت تم بہی کہاؤگے۔ کہا نہیں۔ کہا کیوں نہیں کہاؤگے۔ اُنہوں نے کہا نقصان
کریگا۔ اُس بزرگ نے کہا کہ خدا کی راہ میں ایسی چیز دینی کہ جسپر یہ تاکید لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون۔
اور تمہارا یہ خیال کرنا گویا قرآن پر ایمان نہیں لانا ہے اُس ہی رات عالم رویا میں اُس بزرگ کو زیارت
رسول خدا کی ہوئی فرمایا کہ تیرے اس خیال پر صد ہزار آفرین ہے تیرے لئے جنت کا میں ضامن ہوں۔ یہ
کسکی صحبت کی برکت تہی فقط تلاوت قرآن کا سبب تہا اسی لئے حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی سورۃ
والنازعات بعد نماز عصر کے ہمیشہ پڑہیگا وہ قبر میں اتنی دیر رہیگا کہ جتنے عرصہ میں نماز عصر پڑہی جاتی ہے
پھر جنت میں چلا جاویگا سبحان اللہ قرآن کیا عجب نعمت ہے الحمد للہ اس زمانہ میں بہی ایسے ایسے دیندار
عاملان قرآن اور انصار اسلام موجود ہیں کہ انکی عالی ہمتی پر ہزار آفرین ہے کہ باوجود ایسے عہدوں جلیل القدر
پر سرفراز ہونیکے پہر انکی دینداری کا یہ حال ہے کہ پابند صوم وصلوٰۃ ہر وقت تلاوت قرآن میں مشغول ہیں

اس کتاب کی بلفظہ رجسٹری ہوچکی ہے اللہ بدون اجازت مصنف اسمیں سے ایک حرف نہیں چہپ سکتا

اللہ و رسول کی رضاجوئی میں جان و مال کا کچھ خیال نہیں جیسے کہ **افتخار الامرا عالیجناب مستطاب معلے القاب گردون کاب فلک** انتساب حاتم زمان سکندر دوران زیب افزاے مسند **دولت** و اقبال جلوہ آرای وسادہ مکنت و جلال عالی خاندان صاحب عز و شان جناب **منور علیخان صاحب** بہادر ممبر کونسل **ریاست نابہ** آپکی کمالات لکھنے کی زبان قلم میں کہاں طاقت ہے کلام معجز نظام آپکا تمام فصاحت و بلاغت سے ہے شہرہ دادگستری آوازہ رعایا پروری آپکا چار طرف گیتی میں بلند ہے عدل و انصاف آپکا منصف حقیقی کو پسند ہے برادری و اعلیٰ اکیطرف نظر فلاح کی ہر کوہ مہ آپکی لطف و کرم کا مداح ہے ارکان مروت آپ پر ختم ہیں سچ تو یہ ہے کہ ایسے لوگ ہی اسلام کی رونق ہے آپ امیر ابن امیر غریب باستغنیوں کے لیے اکسیر ہیں فقیر بھی انکا شکریہ تہ دل سے ادا کرتا ہے اور وہ یہ ہے طَهَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ فِي قُلُوبِ الْاَبْرَارِ وَ زَكّٰى عَمَلَكَ فِي اَعْمَالِ الْاَخْيَارِ **ترجمہ** پاک کرے اللہ تیرے دلکو نیک لوگوں کے دلوں میں پاک کرے تیرے کام کو نیکوں کے کام میں **الغرض** جو حق انکی محبت ہے اور اللہ کیواسطے تلاوت کرتا ہے بقول پیغمبر علیہ السلام دوزخ میں نجاویگا دوم حضرت نے اس حدیث میں فرمایا مہمان نواز دوزخ میں نجاویگا اگر اسکی مہمان نوازی اللہ ہی کیواسطے ہے **حکایت** ایکروز امیر طلحہ شکار کھیلنے ہوئے لشکر سے علحدہ ہوگئے آکر ورت قبیلہ قابس میں بنی مالک ابن عوف اس قوم کا سردار تھا اسنے آپکی مہمانی کچھ نکی امیر صاحب صبح کو چلے آئے پیچھے سے مالک ابن عوف کو معلوم ہوا کہ امیر طلحہ تھے اسنے ایک عرضی اپنی عدم شناخت کی لکھی امیر نے جواب لکھا کہ مجکو اپنی تکلیف کا کچھ خیال نہیں صرف یہ افسوس ہے کہ آپ کی ذات میں مہمان نوازی کا وصف نہیں محض رہا ہے اگر تمنے پہچانکر مہمان نوازی کی تو کیا کی میں نے رسولخدا سے سنا ہے کہ **مہمان** نوازی وہ ہے کہ میزبان امیر و فقیر کو یکساں جانے **شعر** تفاوت جب ہو درویش و غنی میں ٭ بھلا پھر شرط مہمانی کہاں ہے ٭ کہ وہ سبکو یکساں جانتا ہے ٭ جو با مہر و محبت میزبان ہے ٭ اگر ایسی مہمان نوازی ہے تو بیشک بقول **علیہ السلام** وہ میزبان دوزخ میں نجائیگا اور تیسرا شخص دوسری حدیث میں یہ بیان ہوا تھا کہ جسکے پاس تمام سامان زنا موجود ہوا اور وہ خوف خدا سے زنا نکرے **حکایت** ایک بادشاہ اپنے ملک کا دورہ کرتا ہوا ایک جنگل میں فوج سے علیحدہ ہوگیا تو اسکو پیاس کا غلبہ جو ہوا ایک آبادی کیطرف گھوڑا اڑا کر پہنچا جب گانوں میں پہونچا تو ایک عورت حسین کو دیکھا کہ اپنے دروازہ پر کھڑی ہے اسپر بادشاہ فریفتہ ہوگیا بے ساختہ اس مکان کے اندر جا گھسا - چونکہ وہ عورت نہایت دانا تھی **شعر** نہ ہر زن زن است

اس کتاب کی بلفظ رجسٹری ہو چکی ہے نہ ہر مرد بدون اجازت مصنف اسمیں سے ایک حرف بھی نقل نہ ہو

نہ ہر مرد و مرد + خدا پنج انگشت یکساں نکرد + معلوم کر کہ یہ شخص کوئی بڑا صاحب اقبال ہے عرض کیا
میں حاضر ہوں لیکن آپ سے ایک بات دریافت کرنا چاہتی ہوں بادشاہ نے کہا وہ کیا ہے بیان کر اس عورت نے
کلام مجید لا کر سامنے رکھدیا اور عرض کیا کہ اس آیت کے معنی بتلاو - وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰىٓ اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً
وَّسَآءَ سَبِيْلًا ۝ ترجمہ دوست نزدیک جاو زنا کے تحقیق وہ ہے بیحیائی اور بری ہے راہ - لکھا ہے کہ
اسوقت بادشاہ کی حالت خوف خدا سے دگرگون ہوگئی اسی عالم بیہوشی میں جناب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی
زیارت ہوئی فرمایا بیٹا میں دنیا میں تیرا نبی ہوں اور قبر میں تیرا غمخوار ہوں اور حشر میں تیرا شفیع ہوں جیسی کہ
تونے بالغیب قرآن کی تصدیق کی ہے میں تیرے ایمان کی تصدیق کرتا ہوں واہ کیا شفقت رسول اللہ صلعم
ہے شعر نبی تجھسا نہیں پیدا نہ مجھسا پر گنہ پیدا + میرے شاہا عنایت ہو شفاعت کی دعا مجکو +
فقیر کہتا ہے اے دینی بہائیو یہ مقام غور ہے کہ بادشاہ کو ایک آیت پر ایمان لانے سے زیارت
رسول اللہ ہوا و جنت کی بشارت ہو کاش اگر ہم تم بھی قرآن کی تصدیق دل و جان سے کریں تو
اسی انعام ہمیشگی کے مستحق سمجھے جاویں سبحان اللہ خدا سے ڈرنا بھی ایک عمدہ توشہ آخرت کے
لئے ہے حکایت کعب احبار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دو آدمی بنی اسرائیل میں سے ایک مسجد کیطرف گئے ایک
مسجد کے اندر چلا گیا دوسرا مسجد کے باہر بیٹھ گیا اور کہنے لگا مجھسا آدمی اللہ تعالے کے گھر میں جاوے میں نے تو
اللہ تعالے کی نافرمانی کی ہے اتنے خوف کے سبب سے وہ صدیق لکھا گیا ایک اور آدمی سے بنی اسرائیل میں
گناہ ہوگیا اُسکو اس گناہ کا رنج ہوا بیقرار رہنے میں باہر باہر سے اندر جانے لگا اور یہ کہتا جاتا تھا کہ کس چیز کے ساتھ
میں اپنے رب کو راضی کروں کونسی بات سے میں اپنے رب کو خوش کروں وہ اس ڈر کی وجہ سے صدیق لکھا گیا
الحمد للہ کیا اچھے وقت پر خبر ہوئی کہ جسکا بندوبست اب ہو سکتا ہے بہائیو یہ عادتیں پیدا کرو
جیسے کہ اللہ و رسول نے ہمارے تمہارے وصف قرآن اور حدیثوں میں فرمائے ہیں وہ وصف تو ہم تمکو
ضرور پیدا کرنے چاہئیں اب وہ وصف بطور مختصر بیان کرتا ہوں فضائل امت محمدیہ قال اللہ
تعالے كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ
بِاللّٰهِ ۝ ترجمہ تم اچھی جماعت ہو پیدا کیے گئے ہو لوگوں کے لئے کہ انکو اچھی باتیں بتایا کرو اور بری باتوں سے

اس کتاب کی ملفوظ رجسٹری ہوچکی ہے صنع بدون اجازت مصنف اسمیں سے ایک حرف نہیں نقل سکتا

منع کیا کرو اور ایمان رکھتے ہو اللہ پر **تفسیر** اجماع امت کے برحق ہونیکے لئے یہ ضرور ہے کہ امت میں
کوئی خوبی اور عصمت ہو اسلئے فرمایا کہ تم امت **محمدیہ** اچھی امت ہو علاوہ اپنی تکمیل کے تم اوروں کے
بھی ہادی اور معلم خیر ہو **سبحان اللہ** کیا عمدہ کلام ہے کہ ہر پہلو پر ایک عمدہ معنی حاصل ہوتے ہیں تامرون
بالمعروف وتنہون عن المنکر میں قوت عملیہ کی تکمیل کیطرف اشارہ ہے وتؤمنون باللہ میں قوت نظری
کی تکمیل کیطرف اشارہ ہے اسی لیے نبی علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہے اور یہ کہ
میری امت کبھی گمراہ نہوگی **سبحان اللہ** کیا شفقت ایزدی ہے اس امت پر اللہ تعالے ایک وقت
کا حال اپنے حبیب محمد رسول اللہ پر نقل کر رہا ہے کہ ہمنے تیری امت کو روز ازل سے لقب مرحومہ
دیکر اپنے خامہ قدرت کو حکم دیا کہ اُکْتُبْ یَا قَلَمُ یعنی لکھ تو اے قلم عرض کیا یا الٰہی میں کیا لکھوں
ہمنے حکم دیا کہ امت محمدیہ کا حال لکھو اُسوقت قلم نے چاہا کہ اس امت مرحومہ کو بھی مثل امتوں
انبیاء سابقین کے لکھے کہ سب گنہگار دوزخ میں اور سب بیگناہ جنت میں پھر تو ہمنے قلم کو یکبارگی
آواز ہیبت اور جلال سے روکا تَأَدَّبْ یَا قَلَمُ تَأَدَّبْ یَا قَلَمُ یعنی ادب کر اے قلم ادب کر اے
قلم یہاں مقام غور ہے کہ قلم کو اللہ نے لفظ تادب فرمایا اور توقف اور تامل نہیں فرمایا۔ **سبحان اللہ**
امت محمدیہ کے ساتھ خدا کا کیا ادب اور ادا ہے۔ لکھا ہے کہ اس ہیبت ایزدی سے قلم شق ہوا پھر بعد چار
ہزار سال صانع قدرت نے قلم کو پیدا کیا پھر لکھنے کا حکم دیا لکھا ہے کہ قلم اُس مقام پر آکر ٹھہر گیا
اور عرض کیا کہ یا اللہ میں اس امت مرحومہ کی نسبت کیا لکھوں حکم ہوا اُکْتُبْ یَا قَلَمُ اُمَّةٌ مُذْنِبَةٌ
وَّرَبٌّ غَفُوْرٌ۔ یعنی اے قلم لکھ امت گنہگار اور خدا بخشنے والا ہے **فقیر کہتا ہے** کہ اے بھائیو
یہ کیا کچھ تھوڑی فضیلت ہے دولت کی خواہش چھوڑو اور خصائل حمیدہ کا اکتساب کرو کہ خدا
غفار الذنوب اور ستار العیوب ہے اگر تم طلب مغفرت چاہو تو اسکے خزانہ میں کمی نہیں واقع ہوتی
شعر خدا کی دین کا موسیٰ سے پوچھئے احوال ؎ کہ آگ لینے کو جائیں پیمبری ہو جائے **فضائل**
امت محمدیہ از احادیث صحیحہ چنانچہ مسند احمد ابن حنبل وغیرہ کتب حدیث میں منقول ہے
کہ ایکروز **حارث** بن قیس نے جماعت صحابہ میں بیان کیا کہ اے اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمکو

اس کتاب کی بلفظ رجسٹری ہو چکی ہے نہایت بدون اجازت مصنف کے کوئی ایک حرف نہیں نقل کر سکتا

نہایت حسرت و افسوس ہے کہ ہم آنحضرتؐ کے دیدار سے مشرف نہوئے اور اس دولت سے محروم رہگئے
عبد اللہ ابن مسعود نے فرمایا یہ صحیح مگر ایک نعمت سے ہم محروم رہگئے وہ تمکو نصیب ہے وہ یہ ہے کہ تم بے دیکھے
آنحضرتؐ پر ایمان لائے خدا تعالے کی قسم جسنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو آنکھہ سے دیکھہ لیا اُسکے نزدیک آپکی نبوت
آفتاب سے زیادہ روشن ہوگئی ایمان تمہارا ہے کہ بغیر دیکھے ایمان لائے - طبرانی نے ابن عباس سے روایت
کیا ہے کہ سفر میں صبح کیوقت ایکبار قافلہ میں وضو کو پانی نہ تہا آنحضرتؐ نے ڈہونڈوایا تو ایک
آدمی کے پاس صرف ایک آبخورہ پانی کا نکلا آپنے اُسمیں اپنی انگلیاں ڈالدیں - وہ آبخورہ فوارہ کی
طرح جوش مارنے لگا بلالؓ کو حکم دیا کہ پکاردو سب آکر وضو کرلیں سینکڑوں صحابہ نے وضو کیا
اور خوب پیٹ بہر کر پانی پیا جب نماز سے فارغ ہوئے تو آپنے لوگوں سے پوچھا اَیُّ الخَلْقِ
اَعْجَبُ اِلَیْکُمْ اِیْمَاناً یعنی تمام مخلوقات میں سے کسکا ایمان عجب ہے لوگوں نے کہا ملائکہ کا
قَالَ وَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ وَهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ فرمایا اُنکے ایمان میں کیا تعجب ہے وہ بارگاہ
آلہی میں حاضر ہیں اُسکے احکام کی تعمیل کرتے ہیں وہ کیونکر ایمان نہ لاتے لوگوں نے پہر عرض کیا انبیاء
علیہم السلام کا آپنے فرمایا کیا تعجب ہے ایمان انبیاء کا کہ اُنپر وحی آتی ہے پہر عرض کیا آپ کی صحابہ
کا آپنے جواب دیا کہ میرے صحابہ صدہا معجزات دیکھتے ہیں انکے ایمان میں کیا تعجب ہے البتہ عجب اُنکا ایمان ہوگا
جو میرے بعد پیدا ہونگے اور قرآن و حدیث کو دیکھکر مجہپر صدق دل سے ایمان لاوینگے وہ میرے بہائی ہیں اور
تم اصحاب (یہ حضور کا ارشاد فرمانا ہماری نسبت بطور شفقت کے ہے ورنہ کجا ہم گنہگار اور
کجا صحابہ کا مرتبہ عرصہ عمر چہ نسبت خاک را با عالم پاک + ابوداود طیالسی نے روایت کی ہے کہ ایک
شخص عبد اللہ بن عمر کے پاس آیا اور کہا اے ابو عبد الرحمن تم نے ان آنکھوں سے جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو دیکھا ہے عبد اللہ نے کہا ہاں پہر اُسنے کہا تم نے اپنی زبان سے آنحضرتؐ سے کلام
کیا ہے اُنہوں نے کہا ہاں پہر اُسنے کہا تم نے اپنے ہاتہوں کو حضرت کے ہاتہوں میں دیکر بیعت
کی ہے اُنہوں نے کہا ہاں یہ سُنکر وہ شخص حضرت کے شوق میں زار زار رونے لگا ایک حالت وجد
اُسکو پیدا ہوگئی عبد اللہ ابن عمر نے کہا میں تجکو ایک خوشخبری سُناتا ہوں کہ جو میں نے حضرت سے

اس کتاب کی بلفظ رجسٹری ہو چکی ہے مصنفی بدون اجازت مصنف اسمیں سے ایک حرف نہیں نکل سکتا

سنی تہی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طوبیٰ لمن رانی وطوبیٰ سبع مرات لمن لم یرانی وآمن بی ترجمہ آپنے فرمایا خوشحالی ہے اسکو کہ جسنے مجکو دیکہا اور مجہپر ایمان لایا اور اس سے بہی زیادہ خوشحالی ہے اسکو جو بغیر دیکہے مجہپر ایمان لایا شعر کیا خوب جماعت ہے یہ ارباب یقین کی + افلاک کی زینت ہی تو رونق ہے زمین کی فقیر کہتا ہے کہ عشاق رسول اللہ کو بشارت ہو کہ یہی روحانی جذبہ ہے جو ابتک چلا آتا ہے یہی حضرت کا معجزہ ہے کہ جو کوئی ہمارے روبرو حضرت کا حال بیان کرے تو دل چاہتا ہے کہ سنتے ہی چلے جائیں اور اپنا جان و مال اللہ کیواسطے فدا کرتے ہی چلے جائیں الحمد للہ اس زمانہ میں بہی ایسے لوگ موجود ہیں جو حمایت اسلام میں سقدر سرگرم ہیں چنانچہ خان بہادر فقیر سید جمال الدین صاحب خنسب ایزیری اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر لاہور فقیر صاحب بہادر ممدوح الاوصاف نے اثاث البیت اور زیورات کے سوا منقولہ اور غیر منقولہ جائداد مخلصًا لوجہ اللہ اہل اسلام کیلیے وقف کردی کہ جس سے مسلمان طلباء کو وظیفہ دیا جاوے حقیقت میں یہ فیاضانہ کام بہت بڑا کام ہے اللہ تعالے جزائے خیر دے حسن و خوبی کو جو میزان فکر میں وزن کیا تو ایک کو ایک سے برتر پایا جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے آپکی ذات میں عطا کی ہیں فقیر زبان میں کہاں اتنی طاقت اور قلم میں کب اتنی قدرت کہ بیان کروں یا لکہ سکوں آپ نہایت دیندار تہجد گذار پابند صوم و صلوٰۃ خدا ترس خلق مجسم ہیں اصل تو یہ ہے کہ ایسوں کا ہونا زینت اسلام ہے فقیر ہی انکا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے اور وہ شکریہ یہ ہے طہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار وزکی عملک فی عمل الاخیار ترجمہ پاک کرے اللہ تیرے دلکو نیک لوگوں کے دلوں میں اور پاک کرے تیرے کام کو نیکوں کے کام میں اور ایسے ہی محبان خدا اور رسول میں سے حضرت عالیجناب میر محمد حسین صاحب تحصیلدار گوہانہ ضلع رہتک ہیں جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے سید صاحب کی ذات بابرکات میں عطا کی ہیں انکا اجمال نہیں عرض کرسکتا ایک شمہ اسمیں سے لکہتا ہوں آپ نہایت دیندار پابند صوم و صلوٰۃ تابع شریعت محمدی نوجوان صالح خوشرو متواضع نیکبخت درویش سیرت شریف نواز بامروت آدمی ہیں غریبوں اور حاجتمندوں سے بڑی فراخدلی اور تواضع سے سلوک ہوتے ہیں آپکا دامن اخلاق وسیع اور کشادہ ہے انصاف آپکا منصف حقیقی کو پسند ہے جس مقام کو میر صاحب موصوف نے چہوڑا وہاں کی عام رعایا چشم براہ ہی قطع نظر اسکے آپ اپنے عملہ کو احکام اسلام یاد دلاتے رہتے ہیں سچ تو یہی ہے کہ ایسوں کا ہونا رونق اسلام ہے فقیر بہی انکا شکریہ تہ دل سے ادا کرتا ہے اور وہ یہ ہے طہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار وزکی عملک فی عمل الاخیار

ترجمہ پاک کرے اللہ تیرے دلکو نیک لوگونکی دلونمیں اور پاک کرے تیرے کام کو نیکوں کے کام میں جنہوں نے انکا حال بطور یادداشت اپنی کتاب میں درج کیا کہ دیر تک باقی ہے کہو تو یہ ایمان بالغیب نہیں تو اور کیا ہے

نقل ہے کہ نورجہاں بیگم مرحومہ ایکوقت پینس میں بیٹھی ہوئی چلی جاتی تہی راہ میں ایک فقیر پر گذر ہوا دیکہا فقیر صاحب اپنے پاؤں پر مٹی سے گہر بنا رہے ہیں بیگم صاحبہ نے یہ حال دیکہکر عرض کیا کہ شاہ صاحب یہ گہر بیچتے ہو۔ کہا کہ ہاں بیگم صاحبہ کیا تم لوگی عرض کیا کہ ہاں۔ شاہ صاحب نے فرمایا کہ اس گہر کی قیمت سوا لاکھ روپیہ ہوگا۔ اگر آپکا دل چاہے تو خرید لیں۔ لکہا ہے کہ بیگم صاحبہ نے اسیوقت سوا لاکھ روپیہ توشہخانہ سے منگوا کر شاہ صاحب کے حوالہ کیا شاہ صاحب نے اسیوقت وہ روپیہ غربا و مساکین کو اللہ کے واسطے تقسیم کردیا اور بیگم صاحبہ سے فرمایا کہ تم جاؤ واللہ تمکو ایک نہایت عمدہ گہر عنایت کریگا لکہا ہے کہ جب بیگم صاحبہ حویلی میں ہونچیں تو بادشاہ کو یہ خبر ملی کہ بیگم صاحبہ نے آج یہ سخاوت کی ہے جہانگیر بادشاہ نے فرمایا کہ اے نادان بیگم ایسے ویسے فقیروں کے کہنے پر ایک رقم کثیر کا ضایع کرنا عقل سے بعید ہے غرض اسی گفتگو میں رات بہت گذر گئی اسی حالت میں سو گئے۔ لکہا ہے کہ بادشاہ عالم رویا میں کیا دیکہتا ہے کہ میں جہان پر ہوں وہاں پر ایک عمدہ و نفیس مکان تیار ہے آپنے دریافت کیا کہ یہ مکان کسکا ہے اسکا مکین کون ہے جواب ملا کہ ایک عورت نورجہاں بیگم نے سوا لاکہہ روپیہ کو خرید آہے اسی حالت میں بادشاہ بیدار ہوگیا تو اسوقت آپکو اس خواب کے خیال سے ملال تہا بیگم صاحبہ جان گئیں۔ عرض کیا کہ یہ کیا حال ہے کہا کچھ نہیں جب صبح ہوئی تو بادشاہ فقیر صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ شاہ صاحب نے دیکہتے ہی بادشاہ سے کہا کہ میاں دیکہی کہانی جنت نہیں ملتی ہے اللہ اور رسول پر بالغیب ایمان لاؤ جب یہ نعمت تمہیں ملیگی اسوقت فقیر بہی اپنے بہائیوں کی خدمت میں یہی التماس کرتا ہے اگر تم اپنے آخرت چاہتے ہو تو بالغیب اللہ اور رسول کو خوش کرو۔ بہائیو ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی شان ہے جسنے ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک کو بالغیب ایمان سے خوش کیا وہ دو جہان میں سرسبز ہے اسوقت دل چاہتا ہے کہ کچھ فضائل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیان کروں تاکہ ناظرین معلوم کریں کہ ہمارے پیغمبر علیہ السلام کی کتنی بڑی توقیر ہے ✣

فضائل جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عجب شان محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ جنکی مدح میں کروبیان عالم بالا اور ملائکہ ملاء اعلیٰ قاصر البیان ہیں پھر ہمارے حضرت کا مرتبہ وہم انسان میں کب آسکتا ہے اور کاغذ پر کیونکر سما سکتا ہے ؎ ہم خوش ہوئے کہ مدح کے دریا بہا دئے + کیا بڑھ گیا جو بحر میں قطرے ملا دئے + میں کیا ہوں میری مدح کیا آئے شہ شہاں + حسان فرزدق ہیں یہاں مضطر و حیراں + شرمندہ زمانہ سے گئے وائل و سحباں + قاصر ہیں نحوی و سخن سنج وسخنداں + کیا مدح کف خاک سے ہو نور خدا کی + لکنت یہیں کرتی ہیں زبانیں فصحا کی + سبحان اللہ کیا شان رسول اللہ ہے ؎ اودہر اللہ سے واصل ادہر مخلوق سے شامل + خواص اس برزخ کبرا میں تہا حرف مشدد کا + شعر آدم کو کیا فوج ملایک نے جو سجدہ + یہ نور محمد کا فقط پاس ادب تہا + ہے یوسف و یعقوب کے جو حسن کا شہرہ + تہا وہاں بھی فقط نور محمدی کا جلوہ + اک ساعقہ گرتے ہوئے جو طور سے دیکھا + موسیٰ نے اسی نور کو تہا طور سے دیکھا + ؎ جز ذات خدا سب پہ محمد کے ہیں احساں + اس شاہ کے ہیں خوان کرم پر سبھی مہماں + پہر ہمارے نبی عربی کی کیا کوئی مدح کر سکے جنپر ایمان لاکر ہم تم نے خطاب اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ پایا شعر مسلماں مسلماں ہیں تیرے سبب سے + مری جان تو ہی ہے ایمان عالم + جسکی شان میں اللہ تبارک وتعالے وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ فرماوے جسکے طفیل سے تمام کائنات ظہور میں آوے پہر اسکی مدح اور ہماری زبان سے ہماری بے ادبی نہیں تو اور کیا ہے شعر ہزار بار بشویم دہن زمشک و گلاب ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبیست + بزرگان دین نے حضور سید عالم کے سینۂ اطہر واقدس کا حال اسطرح پر لکھا ہے کہ ایک میدان لق ودق ہے اسمیں ایک بڑی عمارت عظیم الشان بنی ہوئی ہے اسمیں بارہ مجلسیں ہیں انمیں سے اول مجلس یہ ہے کہ اسمیں ایک محبوب نازنیں چاند کا سا ٹکڑا بیٹھا ہوا ہے اور اللہ جل جلالہ کے جمال کی تجلی نے اس گلبدن کو اپنا گھر پاک ٹھیرا لیا ہے اور طوبیٰ کی طرح ایک شکل حسن ازلی کے انواروں نے اسکو روشن کرکے خدا کی محبوبیت کی شان اسمیں جلوہ گر کر رکھی ہے اور وہ محبوب نازنین اپنی محبت کی کشش سے جہان کے دلونکو اللہ کیطرف کہینچتا ہے

اس کتاب کی بلفظہ رجسٹری ہوچکی ہے اور بدون اجازت مصنف اسمیں سے ایک حرف نہیں نقل کرسکتا

اور لاکھوں اُس ازلی نور کے عاشق زار بڑی بڑی دور سے بغیر اسباب منفعت اور بدون کسی خواہش کے حاصل کرنیکو فقط دیدار کے بھوکے دیوانوں کیطرح ملک ملک سے دوڑے ہوئے چلے آتے ہیں اور عشاق لوگ اپنے دلوں کے جوش نکال رہے ہیں ؎ یہ لب لب کوثر ہے لب بہر لبن ہے + یہاں کب دہن نطق کو یارائے سخن ہے + وانتو نکو کہوں گہر کہ ہر اک دانت عدن ہے + کہتی ہے طبیعت کہ یہ مضمون کہاں ہے اور کوئی یہ کہ رہا ہے شعر تو دولہا ہے ساری خدائی براتی + ترے ہی لئے ہے یہ سامان عالم + نہ دیکھا کوئی پھول تجھسا نہ دیکھا + بہت چھان مارے گلستان عالم + یہ پیاری ادائیں یہ نیچی نگاہیں + فدا جان عالم ہوا ایمان عالم + کوئی یہ کہ رہا ہے ؎ عشاق کیا سامان کریں کیا ہدیہ سلطاں کریں + کیا دعوت مہماں کریں کیا تحفہ شاہاں کریں پیش نذر نقد جاں کریں جان فدیۂ جاناں کریں + اس ماہ پر قرباں کریں فرزند و زن **الغرض** ایک دنیا زمین کے عشاق اُس محبوب نازنین کے در دولت پر اپنی پیشانیاں گھسا رہے ہیں اور اسکے جمال کی ایک جھلک کے مشتاق ہیں جیسے پروانے شمع پر گرتے ہیں۔ لوگو یہ کون محبوب نازنین ہے کہ جسپر تمام کا جان و مال قربان ہے یہ شان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے واہ کیا جمال محمدی ہے جسنے آنحضرت کو ایمان کی نظر سے ایکبار بھی دیکھ لیا دوزخ اُسپر حرام ہوگیا **کاش** جمال مصطفوی ہم بھی دیکھتے تو اس نعمت سے مشرف ہوتے مگر اُسوقت کہاں تھے جو دیکھتے اور کیوں نہیں دیکھ سکتے ہیں بہی تزکیۂ نفس ضرور ہے جسکا ذکر پہلے کیا گیا **شعر** دل کے آئینہ میں ہے تصویر یار + جب ذرا گردن جھکائی دیکھ لی + اَللّٰھُمَّ احْشُرْنَا مَعَهٗ وَاَقِدْ مَنَالَحْتَ لِوَائِهٖ **ترجمہ** اے خدا میرا حشر کر رسول اپنے کے ساتھ اور قائم رکھ لوائے حمد کے نیچے۔ **اللہ اللہ** کیا جمال مصطفوی ہوگا دل چاہتا ہے کہ مختصر طور پر کچھ حضور کے حسن کا یہاں بیان کروں تاکہ عشاق مصطفوی اُسے پڑھیں اور فقیر کو دعائے خیر سے یاد کریں

بیان حسن محمدی

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔ بیہقی نے ابو اسحاق سے نقل کیا ہے کہ ایک عورت ہمدانی نے مجھ سے کہا کہ ایک حج کیا ہم نے ہمراہ رسول خدا کے میں نے کہا اے عورت میں نہایت مشتاق ہوں کہ تو مجھ سے اوصاف رسول خدا بیان کرے۔ حضور کا کیسا حسن و جمال تھا

قالت کالبدر لیلۃ القدر ترجمہ کہا اُسنے جیسے چودھویں رات کا چاند واللہ میں نے
نہیں دیکھا مثل اُنکے نہ قبل اُنکے نہ بعد اُنکے ؎ آتی ہے صدا اُمنا قلم سے دم ترقیم + ہے جوہر
فرد اسکی نہوگی کبھی تقسیم یہی ہے الف زلف ہے لام اور دہن میم + جو حرف ہے قرآں کا وہ ہے لائق
تعظیم + وصف دہن تنگ میں وقت تجھے کیا ہے + کافی ہے بس اتنا ہی کہ اسرار خدا ہے +
آتی ہے ثنائے دُر دنداں جو زباں پر + تقریر کے رشتہ میں پروتا ہوں میں گوہر + پسیے کے
نگیں لسے ہوں کس طرح برابر + یہ بحر شرافت کے ہیں سچ تو وہ پتھر + ہنسنے میں حضور کے جاتا تھا عکس اُنکا فلک پر
بجلی سی چمک جاتی ہے دانتوں کی چمک پر + دل کسکا نہ گردن کی صفائی پہ ہو قرباں + مہتاب
کو ہے جس سے گلے ملنے کا ارماں + گویا کہ ہلال شب اول ہے گریباں + شانوں کی نشان
اسد حق سے کیا شاں + اللہ کا نام ہاتھ سے حضرت کے عیاں ہے + قرباں میں شان کے کیا
شوکت و شاں ہے + ؎ کوئی پیدا ہوا ایسا نہوگا + عدیم المثل ہے خوسے محمد + واہ
سبحان اللہ کیا جمال باکمال مصطفوی تھا جسے دیکھا یہی تمنا کی کہ اگر حکم ہو تو سجدہ کروں
تو ہمارے حضور اسکے جواب میں یہی ارشاد فرماتے تھے کہ سجدہ سوائے خدا کے نہیں اگر
سوائے خدا کے سجدہ ہوتا تو میں عورتوں کو ضرور حکم کرتا کہ تم اپنے خاوندوں کو
سجدہ کیا کرو اس وقت عورتیں بھی فقیر کی وعظ میں معلوم ہوتی ہیں
یہ ہمارے حضرت کا حکم ہے جو میں اپنی دینی بہنوں کو سناتا ہوں واہ کیا رحمۃ اللعالمین کا
بیان ہے کہ کوئی محروم نہ رہے یہ حدیث تو بڑی طول طویل ہے
لیکن مختصر طور پر اُس کا خلاصہ یہ ہے + **حدیث**
ایک وقت حضرت خاتون جنت بی بی فاطمہؓ نے جناب سید عالم کی خدمت میں عرض کیا کہ ابا جان
عورتوں میں سب سے اول جنت میں کونسی عورت جاویگی فرمایا آپ نے اے بیٹی فاطمہؓ یہ عورت
شتربانی جو تمہارے ہمسایہ میں رہتی ہے یہ ارشاد کرنا حضورؐ کا حضرت فاطمہؓ کو تعجب میں لایا کہ میں
کل جا کر اُس عورت کو دیکھونگی کہ یہ کیا عمل نیک کرتی ہے کہ جو مجھ سے پہلے جنت میں جاویگی

اس کتاب کی بلفظہ رجسٹری ہو چکی ہے عوضکم بدون اجازت مصنف اسمیں سے ایک حرف نہیں نقل ہوسکتا

غرض کہ حضرت فاطمہؓ دوسرے روز اسکے گھر پر تشریف لیگئیں اور جا کر اسکو آواز دی اور وہ عورت
دروازہ پر آئی اور کہا تو خاتون جنت ہے بیٹی رسول اللہ کی ہے آپ نے فرمایا ہاں اس عورت نے انسے
عرض کیا کہ اے بیٹی رسولخدا کی میری گستاخی معاف کرنا میں نے جناب رسولخدا سے سُنا ہے کہ بدون اجازت
خاوند اپنے کے کسی کو گھر میں نہیں آنے دیتی ہوں یہ حضور کا ارشاد ہے ورنہ آپ ہمارے دین ایمان ہیں آج
شام کو میرا خاوند آئیگا میں اُس سے آپکے لیے اجازت لونگی اگر اُس نے اجازت دی تو میں اطلاع دونگی آپ
بسم اللہ تشریف لائیں یہ میں خوب جانتی ہوں کہ جبتک تمہاری محبت ہمارے دل میں نہو گی مومن نہیں لیکن
مجبور ہوں یہ حکم رسولخدا کا ہے کہ بدون اجازت اپنے خاوند کے کسیکو گھر میں مت آنے دو۔ لکھا ہے خاتون
جنت واپس آئیں انت کو اُس عورت شتربانی کا خاوند اونٹونکو لیکر آیا اُسنے عرض کیا کہ آج ہمارے گھر حضرت
خاتون جنت بی بی فاطمہ تشریف لائی تہیں لیکن تیری اجازت کسیکی لیئے نہ تہی میں نے یہ کہدیا کہ میں اپنے
خاوند سے اجازت لیلونگی کل آنا۔ اُسنے کہا زہے ہمارے نصیب جو حضرت کے لخت جگر ہمارے ہاں آئے اجازت ہے
خیر صبح کو وہ تو اپنی شتربانی کے لیے چلا گیا اور حضرت آئیں اور آواز دی اُسنے اُسیوقت کواڑ کہولدے
کہ جلدی تشریف لائی سو اے آمدنت باعث آبادی ما۔ مگر دیکھا کہ حسنینؑ آپکے ہمراہ ہیں عرض کیا
صرف آپکی اجازت ہی بچونکی اجازت نہیں آپ نے حسنینؑ کو حکم دیا کہ تم دروازہ پر اسکے ٹھہرو تمہاری اجازت
نہیں۔ واہ کیا عامل حدیث تہیں حضرت بی بی خاتون کو یہ خیال تہا کہ میں دیکھوں اسکا عمل کیا ہے
حضرت فاطمہ نے دیکھا کہ ایکطرف مصلا بچہا ہوا ہے وہ مصلا کچھ تو دہوپ میں ہے اور کچھ سایہ میں ہے اور وہ عورت
دو رکعت نفل پڑہتی ہے اور قرآن کی تلاوت میں مشغول ہوجاتی ہے اور سر برہنہ ہوکر جناب باری میں دعا کرتی
ہے یا اللہ تیری عبادت مجھ سے کیا ادا ہوگی یا اللہ تو اپنی لونڈی کو محبت اپنی اور رسولخدا کی اور اُسکی
آل کی عنایت کردے حضرت فاطمہ اُسکی عبادت دیکھکر حیران ہوگئیں اور کیا دیکھا کہ کچھ گرم پانی
موجود ہے اور کچھ ٹھنڈا پانی موجود ہے حضرت فاطمہ نے کہا میں تجھ سے کچھ دریافت کرنا چاہتی ہوں اُسنے دست بستہ
ہوکر عرض کیا جو حکم حضرت فاطمہ نے فرمایا کہ یہ کیا بات ہے کہ نصف مصلا تو تیرا دہوپ میں ہے اور نصف
سایہ میں ہے اسکا کیا سبب ہے عرض کیا کہ بیٹی رسول اللہ کی میرا خاوند شتربانی کرتا ہے کبھی تو وہ سایہ میں ہوتا ہے

اس کتاب کی رجسٹری ہوچکی ہے اور بدون اجازت مصنف اسمیں سے ایک حرف نہیں نکل سکتا

اور کبھی دہوپ میں ہوتا ہے میں نے اسلئے یہ کیا کہ میرے سر پر بھی سایہ اور دہوپ ہے **سبحان اللہ**
کیا نیکبخت صالحہ عورتیں تہیں ایک ہماری عورتیں سرکش و نافرمان ہیں کہ اپنے خاوندونکی کچھہ بھی
عزت نہیں کرتی ہیں۔ غیر حضرت فاطمہؓ نے فرمایا یہ تو معلوم ہوگیا کہ اسمیں سبب ہے۔ اور یہ پانی گرم
بھی ہو جاوے اور ٹھنڈا بھی تیار ہے اسکا کیا سبب ہے عرض کیا انسان کو حاجت دامنگیر ہے اگر میرا خاوند
اسیوقت آجاوے اور صحبت داری چاہے تو میں جلد غسل کر کے اپنی عبادت میں مشغول تو ہو جاؤں۔ افسوس
ہماری بہنونکو اسکا خیال نہیں ہے۔ غرض کہ حضرت فاطمہؓ نے گھر میں آنکر حضرت علیؓ کو خوش کیا
حضرت علیؓ نے حضرتؐ کی خدمت میں عرض کیا کہ حضرت فاطمہؓ نے آج مجکو بہت ہی خوش کیا حضورؐ نے آپکو
طلب فرمایا کہ بیٹی کیا بات ہے عرض کیا کہ میں آج اس شتربانی کے گئی تہی اُسکا جو حال دیکہا میں نے بھی کیا
اسوقت فاطمہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اول کلام معتبر ہوتا ہے آپ نے فرمایا کہ اول جنت میں
یہی شتربانی جاویگی اور اب آپ ارشاد فرماتے ہیں کہ اول جنت میں میری بیٹی فاطمہؓ جاویگی آپ نے
فرمایا کہ اول تو ہی جنت میں جاویگی عرض کیا کیونکر فرمایا بیٹی تو ناقہ پر سوار ہوگی اور اس شتربانی کے ہاتہ
میں اُسکی نکیل ہوگی اول پیدل تو جنت میں وہ قدم رکہیگی اور سواری میں اول تو جاویگی۔ واہ کیا
کلام رسول اللہ ہے کیا عورتوں کی خوش نصیبی ہے کہ خدا نے اس حدیث کو وعظ میں یاد دلادیا۔

حکایت ہے کہ ایک مرد سفر کو گیا تہا اور اپنے عورت کو کوٹہے کے مکان میں چھوڑ گیا تہا
اور وصیت کر گیا تہا کہ کوٹہے کے اوپر سے نیچے مت آنا لکہا ہے اُن ہی ایام میں اُس عورت کا
باپ بیمار ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اُسنے عرض کیا کہ باپ میرا بیمار ہے اور میرے خاوند کا
میری نسبت یہ حکم ہے حضورؐ میری نسبت کیا حکم کرتے ہیں میں باپ کی عیادت کو جاؤں یا
نہیں فرمایا تجہہ پر تیرے خاوند کی اطاعت لازم ہے میں نہیں کچہہ اجازت دے سکتا ہوں لکہا ہے
اُسکا باپ مرگیا۔ اُسنے پہر عرض کیا کہ یا رسول اللہ اب میری نسبت کیا حکم ہے میں کوٹہے سے
اُتر کر جاؤں آج میرا باپ مرگیا ہے فرمایا میں نہیں اجازت دے سکتا ہوں خیر وہ دفن کیا گیا حضرتؐ
نے اُسکی تجہیز و تکفین کی بعد دفن کیا سو لحد اخو داُس عورت کے پاس تشریف لائے فرمایا اے عورت

خدا نے تیرے باپ کو بسبب اطاعت خاوند کے بخشدیا اور فرمایا ہے کہ یہ تابعداری تونے خاوند کی نہیں کی بلکہ یہ حکم بجا آوری میرے رسول کی ہے۔ واہ کیا محبت تھی ان لوگونکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے **فقیر کہتا ہے** محبت وہ چیز ہے کہ جہاں انسان عقل کے ذریعہ سے برسوں میں پہنچتا ہے اس محبت کی بدولت ایک لمحہ میں وصال ہوتا ہے محبت ایسی چیز ہے کہ محبوب کو اپنے مکان پر لاتی ہے کمالات عزیزی میں لکھا ہے کہ جب مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب نے اول سال کلام مجید حفظ کر کے سنایا تھا نماز تراویح کی ہوچکی تھی اس عرصہ میں ایک سوار زرہ بکتر وغیرہ لگائے ہوئے برچھا ہاتھ میں لیئے آیا اور کہا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہاں تشریف رکھتے ہیں جو وہاں تھے سب نے دوڑ کر انکو گھیر لیا اور پوچھا کہ حضرت یہ کیا تقریر ہے اور آپ کا کیا نام ہے انہوں نے فرمایا کہ میرا نام ابوہریرہ ہے جناب سید عالم نے فرمایا تھا کہ ہم عبدالعزیز کا کلام مجید سننے چلینگے۔ پھر مجکو ایک کام کیواسطے بھیجدیا اس سبب سے دیر میں آیا۔ یہ بات کہکر غائب ہوگئے **سبحان اللہ** اللہ نے اپنے عاشقوں کیلئے دنیا میں اپنے حبیب محمد رسول اللہ کو بھیجکر اپنی محبت کا ایک نشان قایم کردیا اور انکو اپنے دیدار فیض آثار کی کہڑکی قرار دیدیا اور اپنے جمال کا آئینہ بنا دیا اور اہل ایمان کیلئے یہ حکم بھی بھیجدیا مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ **ترجمہ** جس نے اطاعت رسول کی کی بیشک اُسنے اطاعت اللہ کی کی **تفسیر** محبت کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گویا اللہ کو راضی کرنا ہے محبت کرنیوالوں نے حضرت سے محبت کیسی کچھہ کی کہ جنہوں نے اپنی جان و مال کو رضاے الٰہی کیلئے بالکل فروخت کردیا الحمدللہ اس زمانہ ناقص میں بھی ایسے ایسے محب رسول اللہ اور ایسے انصار اسلام دیندار عاملان قرآن موجود ہیں کہ جنکی عالی ہمتی پر ہزار ہزار آفرین ہے کہ باوجود اس جاہ و جلال اور حشم و خدم کے آنحضرت کی فیض کی برکت سے انپر ایسا اثر کیا ہے کہ اُنہوں نے احکام اللہ اور رسول کو اپنے سب کاروبار دنیوی پر مقدم رکھا ہے اور اپنی خواہشونکو بمقابلہ احکام اسلام بالکل مٹادیا کہو تو بدون محبت رسول اللہ یہ بات کب حاصل ہوسکتی ہے **جیسا کہ ہز ہائنیس رئیس المسلمین بدر الصلحا** حبیب خلق جلق محمدی تابع شریعت احمدی افضل الکرام اشرف العظام

ملک سیرت فرشتہ صورت جناب معلے القاب **نواب حافظ محمد ابراہیم علیخان صاحب**
والی **ٹونک** جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے آپکی ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں انمیں سے اگر ایک شمہ
لکھہ سکوں تو کیا امکان جس خوبی کو میزان فکر میں وزن کیا ایک سے ایک کو برتر پایا آپ صوم و صلوۃ
کے نہایت پابند جمعہ کو بلا ناغہ جامع مسجد میں نماز ادا کرتے ہیں اور یہ صفت آپ میں خاص ہے کہ جب
کوئی جنازہ سامنے سے آجاتا ہے خواہ امیر کا ہو یا غریب کا اسکی نماز جنازہ ضرور پڑہتے ہیں بنفس
نفیس چند قدم تک اسکو کندہا بہی دیتے ہیں رمضان شریف میں آپ دو کلام مجید ختم کرتے ہیں
ماشاء اللہ قرآن اچہا پڑہتے ہیں فقیر بہی نواب صاحب موصوف کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے - شکریہ
یہ ہے طَهَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ فِي قُلُوبِ الْأَبْرَارِ وَزَكّٰى عَمَلَكَ فِي عَمَلِ الْأَخْيَارِ ترجمہ پاک
کرے اللہ تیرے دل کو نیک لوگوں کے دلوں میں اور پاک کرے تیرے کام کو نیکوں کے کام میں
جناب رفیع الزمانی بیگم صاحبہ مرحومہ خاتون اعلیحضرت نواب حافظ
محمد ابراہیم علیخان صاحب بہادر بالقابہ والی ٹونک جب فوت ہوگئیں
تو جناب نواب صاحب بہادر نے انکے ایصال ثواب کیلیے ایک مدرسہ اسلامیہ موتی باغ میں ہمیشہ کیلیے
جاری کردیا ہے فقیر بہی یہ دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالے ان مرحومہ کی قبر کو نور سے بہر دے اور جنت
اعلے نصیب کرے ہمارے معزز و معتمد دوست جناب حافظ **محمد عبد القدوس صاحب**
قدسی نے بیگم صاحبہ مرحومہ کی جو تاریخ رحلت فرمائی ہے میں بطور یادداشت اپنی کتاب میں بہی درج
کرتا ہوں ~ چل بسیں خاتون نواب آج کیا ÷ حشر اک قدسی ہوا ہے ٹونک میں ÷ چار تاریخیں

۱۳۰۶ھ ۱۳۰۶ھ

کہیں کل دردناک ÷ غم ہجر درد آہ و بکا ہے ٹونک میں ÷ نواب صاحب کے میں کہانتک اوصاف
لکہوں **عدل** و انصاف آپکا شیوہ منصف حقیقی کو پسند ہے ہر ادنے و اعلے کیطرف نظر فلاح
ہر کہ و مہ پر آپکے لطف و کرم کا مداح ہے ارکان مروت آپ پر ختم ہیں اصل تو یہ ہے کہ ایسوں
ہی سے زینت اسلام ہے **سبحان اللہ** صحابہ کرام کا کیا اچھا زمانہ تھا کہ دن رات آپسمیں
ہی تذکرہ رہتا تھا کہ وصف رسول خدا سناؤ - اب ایک ہمارا زمانہ ہے کہ حضرت کے وصف سے

اس کتاب کی بلفظہ رجسٹری ہو چکی ہے

بدون اجازت مصنف اسمیں سے ایک حرف نہیں نکل سکتا

بعض لوگ مثل رندوں کے بہاگتے ہیں معلوم ہوا کہ ایسے لوگوں پر نور آفتاب ایمان کا نہیں
چمکا **ع** خاک ہوجائیں عدو جلکر مگر ہمتو رضا * دم میں جبتک دم ہے ذکر انکا سناتے جائینگے
خمسہ کہتے ہیں گو دوش پر اپنے گنہ کا بار ہم * پر ہیں مداح جناب سید ابرار ہم * پاگئے اُسدم
کہیں گر لیاقت گفتار ہم * لطف پڑ سکے وصف کوئی احمد مختار ہم * لینگے خالق سے صلہ میں
خلد کا گلزار ہم * **سبحان اللہ** عجب شان رسول اللہ ہے **دوم** مجلس میں ایک مرشد
کامل بیٹھا ہوا ہے ہزاروں مرید طالب خدا خدمت بابرکت میں دست بستہ حاضر ہیں اور اپنی مشکلیں
اُس پیر کامل سے حل کررہے ہیں کوئی مرید عرض کر رہا ہے کہ یا ہادی دوجہان **ذکر اللہ**
کے قسم پر ہے ارشاد ہوتا ہے کہ تین قسم پر **اول** تو یہ کہ زبان سے اُسکی حمد اور تسبیح اور تحمید
اور تہلیل و تکبیر پڑہی جاوے اور اُسکی کتاب پڑہی جاوے **دوم** ذکر قلبی وہ یہ ہے کہ اپنے لطائف
باطنہ کو اور اپنے جمیع قوے اور ادراکہ کو اُسکی طرف متوجہ کردے اور یہانتک محویت حاصل
ہو کہ اپنے تئیں بہی بہول جاے خواہ نفی و اثبات کرکے خواہ مراقبہ سے خواہ توجہ اور ہمت **شیخ** سے
یہ بات حاصل ہو جب انسان کو یہ حالت نصیب ہوتی ہے تو جسطرح ممکنات میں ایک دوسرے کے اثر
سے حال بدلتا ہے مٹی پہول کی صحبت سے معطر اور لوہا آگ میں رہنے سے اخگر ہوجاتا ہے اسیطرح
انسان پر آثار تقدس فائز ہوتے ہیں پہر تو اسکی زبان اور اسکے کان خدا کے کان اور اسکی
آنکہ خدا کی آنکہ اور اسکے ہاتہ پاؤں اُسکے ہاتہ پاؤں ہوجاتے ہیں (حالانکہ وہ انسان کی ان چیزوں
سے پاک ہے جیسا کہ حدیث قدسی میں وارد ہے بروایت صحیح بخاری مَا تَقَرَّبَ اِلَیَّ عَبْدِیْ
بِشَیْئٍ اَحَبَّ اِلَیَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَیْہِ وَمَا یَزَالُ عَبْدِیْ یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ
حَتّٰی اُحِبَّہٗ فَکُنْتُ سَمْعَہُ الَّذِیْ یَسْمَعُ بِہٖ وَبَصَرُہُ الَّذِیْ یُبْصِرُ بِہٖ وَیَدَہُ الَّتِیْ یَبْطِشُ
بِھَا وَرِجْلَہُ الَّتِیْ یَمْشِیْ بِھَا وَاِنْ سَأَلَنِیْ لَاُعْطِیَنَّہٗ الخ **ترجمہ** خلاصہ حدیث قدسی کا قدر
کی زبان سے فرمایا جل شانہ نے جن چیزوں کو کہ میں نے اپنے بندوں پر فرض کیا ہے بڑہکر کسی محبوب
چیز سے میری طرف بندہ تقرب نہیں کرتا اور نوافل سے میرا بندہ مجہہ سے مدام مقرب ہوجاتا ہے

اس کتاب کی بلفظہ رجسٹری ہوچکی ہے یہانتک بدون اجازت مصنف اسمیں سے ایک حرف نہیں نکل سکتا

یہانتک کہ میں اُسکو چاہنے لگتا ہوں پس ہو جاتا ہوں اُسکا کان جس سے وہ سنتا ہے اور آنکھ جس
سے وہ دیکھتا ہے اور ہاتھ جس سے وہ پکڑتا ہے اور پاؤں جس سے وہ چلتا ہے اور اگر مجھ سے کچھ مانگتا ہے
تو میں اُسکو یقیناً دیتا ہوں اگر پناہ چاہتا ہے پناہ دیتا ہوں غرضکہ ایسا بندہ نفل واذکرنیوالا
اللہ کی سمع اور بصارت کا مرتبہ پاتا ہے واضح رہے کہ اللہ ہاتھ پاؤں سے پاک ہے مطلب اس حدیث
کا یہ ہے کہ اللہ تعالے اولیاء اللہ کے ہاتھ پاؤں کان آنکھ کو ایسی توفیق دیتا ہے کہ یہ اعضا
اُسکے کام میں مشغول رہتے ہیں غیر کیطرف متوجہ نہیں ہوتے جیسا کہ حدیث صحیح میں وارد ہوا ہے۔ اور پھر اس
بندہ سے آثار عجیبہ سرزد ہونے لگتے ہیں کہ جنکو معجزہ اور کرامات کہتے ہیں اس
عالم کا ہر ذرہ اُسکے جمال جہاں آرا کے لئے آئینہ ہو جاتا ہے اسی لئے ایک عارف نے فرمایا ہے
ما رئیت شیئ الا ورئت اللہ فیہ یعنی میں جب کسی چیز کو دیکھتا ہوں تو اُسمیں خدا ہی نظر آتا ہے
سبحان اللہ کیا مرتبہ نوافل عبادت سے اولیاء اللہ کو حاصل ہوا کہ بعد انتقال کے بھی حیات
ابدی کا مرتبہ پایا ہمارے نبی عربی کی امت میں ایسے اولیاء اللہ ہزاروں لاکھوں گذر رہی ہیں جنکا فیض
ماشاء اللہ ابتک جاری ہے اور **انشاء اللہ** قیامت تک جاری رہیگا الحمد للہ اس زمانہ میں بھی
اولیاء اللہ ایسے ایسے موجود ہیں کہ جنکا فیض ایک ملکوں میں جاری ہے چنانچہ **حضرت خواجہ خواجگان**
غلام فرید صاحب سجادہ نشین چاچڑاں شریف علاقہ بہاولپور جو جو خوبیاں اللہ تعالے
نے آپکی ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں میں بیان نہیں کر سکتا اور نہ قلم کو طاقت ہے کہ تحریر
کر سکے اُنمیں سے تبرکاً کچھ لکھتا ہوں۔ آپ حاجی حرمین شریفین۔ عارف باللہ۔ عابد۔ زاہد۔
مرتاض۔ سیاح سیر چشم۔ دریائے معرفت۔ باذل۔ سخی۔ فیاض۔ مسکیں پرور خلیق۔ رحم دل
دستگیر بیکساں۔ صاحب کرامات وسیع۔ آپ بڑے سخنور۔ سخن سنج۔ سخنداں۔ آپکی کافیاں سینۂ
عرفان کو چیرتی چلی جاتی ہیں ہر ادنے و اعلے کیطرف نظر فلاح ہے ہر کہ و مہ آپکے لطف و کرم
کا مداح ہے آپکے سلسلہ بیعت میں **رئیس المسلمین رکن الدولہ حافظ الملک نصرت جنگ**
مخلص الدولہ نواب صادق محمد خان صاحب بہادر عباسی جی۔ سی۔ ایس۔ آئی

والی

اس کتاب کی بلفظ رجسٹری ہو چکی ہے بدون اجازت مصنف اسمیر سے ایک حرف نہیں نقل سکتا

والی بہاولپور ہو جو اللہ تعالے نے آپ میں خوبیاں عطا فرمائی ہیں میں نہیں بیان کر سکتا ہوں آپ بڑے دریا دل سخی - فیاض - آپ کی سخاوت اور رحم دلی نے آوازہ حاتم کو لوگوں کے دلوں سے بھلا دیا آپکا عدل منصف حقیقی کو پسند ہے آپکا دامن اخلاق وسیع اور کشادہ ہے اور طبیعت ہمیشہ بتواضع و تکریم آمادہ - آنکھہ میں حیا و شرم ہے - مذہب حنفی سُنی آپکی ذات سے مذہب حنفیہ کو بڑی تقویت ہے آپ نہایت متشرع - دیندار پابند صوم و صلوٰۃ آپکو اوراد و وظائف اور تلاوت قرآن کا بہت شوق ہے - آپ علماء فقرا کے بڑے قدرداں ہیں آپکی ایک **حکایت** ہے کہ ایکدن آپ نور محل میں تھے یہ ایک عالیشان محل بہاولپور میں ہے جو نو لاکھ کی لاگت میں تیار ہوا تھا ایک سنتری پہرہ دار کو دیکھا کہ نماز پڑہتا تھا - آپنے اُس سے پوچھا کہ اب پہرہ پر کون ہے - اُس نے دست بستہ عرض کیا میں ہوں مگر نماز پڑہتا ہوں آیندہ نہ پڑہونگا - فرمایا معاذ اللہ منہا - میری کیا مجال و طاقت ہے کہ ایسے نیک کام سے بندگان خدا کو روک دوں نہیں نہیں میں تو خود خدا سے چاہتا ہوں کہ میرا کوئی نوکر بھی نماز نہ چھوڑے اس بات کا انتظام ضرور چاہتا ہوں کہ جب پہرہ دار سپاہی نماز کو جاوے تو اُسکا قایم مقام پہلے ہی سے کمر بستہ موجود رہے - چنانچہ افسر فوج کو اس حکم سے متنبہ کیا گیا - وہی قانون جاری ہے - **سبحان اللہ** کیوں نہو - یہ پیر کامل حضرت خواجہ خواجگان کی صحبت کا اثر ہے ایسے حضرات کا ہونا اسلام کی زیب و زینت ہے یہ فقیر بھی حضرت خواجہ خواجگان اور نواب ممدوح اور امرا و اراکین کا دل سے یہ شکریہ ادا کرتا ہے طَهَّرَ اللّٰهُ قُلُوبَكُمْ فِي قُلُوبِ الْاَبْرَارِ وَزَكّٰى عَمَلَكُمْ فِي اَعْمَالِ الْاَخْيَارِ ترجمہ پاک کرے اللہ تمہارے دلوں کو نیک لوگوں کے دلوں میں اور پاک کرے تمہارے کاموں کو نیکوں کے کام میں - سبحان اللہ اللہ تعالے نے نواب صاحب کو اراکین اور مصاحب بھی ایسے ایسے عنایت کئے ہیں جنکا دم آجکل کے زمانہ میں غنیمت ہے جیسے **حضرت سید غلام مرتضی شاہ صاحب** مصاحب باختصاص حضور سیدی سندی - بڑے ملنسار - نہایت خلیق رحم دل عابد مرتاض - متشرع - دیندار - پابند صوم و صلوٰۃ - رضا جوئی اللہ و رسول کا ہر وقت خیال

اس کتاب کی بلفظ رجسٹری ہو چکی ہے [illegible] بدون اجازت مصنف اسمیر سے ایک حرف نہیں نقل سکتا

تلاوت قرآن مجید و اوراد سفر میں ترک ہوتے ہیں نہ حضر میں آپ کا دم بھی غنیمت ہے اور حضرت عالیجناب سید شیر شاہ صاحب سپہ سالار برادر کلان سید غلام شاہ صاحب مصاحب خاص - آپ بھی بڑے دیندار متشرع پابند صوم و صلوٰۃ خدا ترس حمدل - بڑے ملنسار - نہایت خلیق - آپکا دامن اخلاق بھی بڑا وسیع اور کشادہ ہے - آپ یتیم پرور مسکین نواز منصف مزاج - متواضع نیکبخت - دوست پرست ہیں - شریف نواز بامروت آدمی ہیں آپ بھی علما فقرا کے بہت قدردان ہیں فی زمانا آپکا دم بھی بہت غنیمت ہے اور حضرت عالیجناب سید محمد نواز شاہ صاحب چیف جج بہاولپور - صاحب بھی بڑے دیندار شریف دوست پرور - شریف نواز متواضع نیکبخت اور عادل ہیں شہرۂ دادگستری اور آوازہ رعایا پروری آپکا چارطرف گیتی میں بلند ہے عدل و انصاف ان جناب کا منصف حقیقی کو پسند ہے آپ بھی نہایت پابند صوم و صلوٰۃ ہیں - خدا ترس ہیں - شریفوں اور حاجتمندوں سے بڑی فراخ دلی سے سلوک ہوتے ہیں صالحین سے آپکو نہایت محبت ہے علما و فقرا کو آپ دوست رکھتے ہیں الحمد للہ کہ فی زمانا آپکا دم بھی غنیمت ہے اور حضرت سید محمد ابراہیم شاہ صاحب حنفی سابق اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر پنجاب حال مشیر مال بہاولپور آپکے اوصاف کما ینبغی بیان نہیں کر سکتا جو جو خوبیاں آپکو اللہ تعالے نے عطا فرمائی ہیں کیونکر بیان ہو سکیں - متشرع متقی - خدا ترس - متین - عادل - کم گو - بے رو و رعایت - دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع ہے - ہر ادنےٰ و اعلی کیطرف نظر فلاح ہے - ارکان مروت آپ پر ختم ہیں قطع نظر اسکے آپ بڑے امین و دیانتدار ہیں - یہ ایک بڑا جوہر ہے - کمالات عزیزی میں حضرت مولانا شاہ عبد العزیز صاحب کی لونڈی کا حال لکھا ہے کہ حالت جانکنی میں آیت شریفہ - فَادْخُلِی فِی عِبَادِی وَادْخُلِی جَنَّتِی پڑھنے لگی حاضرین کو تعجب ہوا اور اس کنیزک سے اس آیت کے پڑھنے کا سبب پوچھا اسنے ہاتھ اٹھاکر بتایا کہ مجھکو یہ دو آدمی پڑھاتے ہیں مولانا صاحب کو اس حال سے اطلاع دیگئی - آپنے فرمایا اس کنیزک سے کہو کہ

اُن پڑہانے والوں سے جو واقع میں فرشتے ہیں دریافت کرنے کہ کس عمل کے باعث خداوند تعالے نے اُسکو بہشت عطا فرمائی۔ چنانچہ بعد استفسار لونڈہی نے جواب دیا یہ کہتے ہیں کہ ایکمرتبہ بازار سے روغن زرد خریدکر لایا تہا تو میں نے اُسکو آگ پر گرم کیا اُسمیں سے ایک روپیہ برآمد ہوا وہ روپیہ تو نے مالک روغن زرد کو واپس دیا اور خود تصرف نہیں کیا یہ دیانت اور امانت تیری خداوند تعالے کو پسند آئی اور اُسکے عوض میں بہشت عطا فرمائی۔ **الغرض** اُس ہادی دوجہان اور پیر کامل سے کوئی مرید یہ عرض کرتا ہے یا ہادی دوجہان ہمکو معلوم نہیں کہ عبادت کے کتنے درجے ہیں عبادت کسکو کہتے ہیں **سبحان اللہ** پیر کامل ہر ایک مرید کی اطمینان فرماتے ہیں اور ارشاد کرتے ہیں کہ **عبادت** کے تین مرتبہ ہیں **پہلا** مرتبہ یہ کہ ثواب کی امید اور عذاب کے خوف سے عبادت کیجاوے **دوسرا** مرتبہ یہ کہ اپنی عبادت کے قبول ہونے سے بزرگی اور کمال پیدا کرنیکے لئے عبادت کرے **تیسرا** مرتبہ یہ کہ عبادت خاص خدا کے لئے ہو (یعنی وہی مقصود ہو) اُسی کے اشتیاق میں عبادت ہو فرمایا **علیہ السلام** نے مَنْ بَكٰى بِاشْتِيَاقِ الْمَوْلٰى فَلَهُ الْجَنَّةُ الْمَاْوٰى یعنی جو کوئی خدا کے اشتیاق میں روویگا اُسکے لئے آرام کا بہشت ہے اور حضرت شعیب علیہ السلام کا حال سنا ہوگا کہ دس برس تک برابر روتے رہے یہانتک کہ اندہے ہوگئے۔ پہر حق تعالے نے انکی آنکہیں روشن کیں گیارہ برس پہر روے کہ اندہے ہوگئے پہر حق تعالے نے اُنکو بینا کیا گیارہ سال پہر روے پہر نابینا ہوگئے پہر اللہ تعالے نے اُنکی آنکہیں روشن کیں اور فرمایا کہ اے شعیب اگر واسطے بہشت کے تو روتا ہے تو وہ تیرے واسطے ہے اور اگر دوزخ کے خوف سے روتا ہے تو وہ خود تجہپر حرام ہے کہا اے پروردگار نہ میں تمنا بہشت کی کہتا ہوں اور نہ خوف دوزخ کا فقط تیرے اشتیاق میں روتا ہوں **شعر** احمد بہشت و دوزخ بر عاشقان حرام است ✦ ہر دم رضائے جاناں رضواں شد است ما را ✦ یہ عرض کرنا حضرت شعیب کا جناب باری میں یا الٰہی مجھے تو تو ہی مقصود ہے اور تیرے ہی لئے عبادت کرتا ہوں **شعر** دنیا و دین کو اور خریدار لے چلے ✦ ہم دل کے آئینہ میں فقط یار لیچلے ✦ فرمان ہوا فَعَلَيْكَ بِالْبُكَاءِ فَعَلَيْكَ بِالْبُكَاءِ یعنی بس رویا کر رویا کر۔ بعدہ دس سال اور روے اور اندہے ہوگئے۔ حضرت امام **المومنین** جعفر

بنت امیر المومنین حضرت عمرؓ روایت کرتی ہیں کہ ایک رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی میرے گھر نوبت تھی اور میرا سر بازو پر آنحضرت کے تہا اور میں ریش مبارک آپکی کہجلاتی تھی اور میرا بہائی عبداللہ قرآن پڑہتا تہا اُسکی آواز پیغمبر علیہ السلام کے گوش مبارک میں پہنچی - آپ اُٹھ بیٹھے - میں نے سر اپنا حضرت کی بغل میں رکھا اور سورہی - جبکہ عبداللہؓ اس آیت پر پہنچا اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوبُوْنَ ترجمہ ہرگز نہ یوں تحقیق وہ پروردگار اپنے سے اُسدن البتہ حجاب میں ہیں پیغمبر علیہ السلام رونے لگے اور آنسو آپکی چشم مبارک کا میرے بدن پر پڑنے لگے میں نے عرض کیا کہ رونا آپکا بہشت کے واسطے ہے فرمایا نہیں - میں نے عرض کیا دوزخ کے خوف سے ہے - فرمایا نہیں - پہر میں نے عرض کیا خدا کے اشتیاق دیدار کے واسطے ہے - فرمایا - ہاں اَنَا مُشْتَاقٌ وَلِي اشْتِيَاقٌ اَنَا مُشْتَاقٌ وَلِي اشْتِيَاقٌ یہ فرماتے تہے اور روتے تہے - ؎ آرزو دارم کہ مہمانت کنم ٭ جان و دل آدوست قربانت کنم ٭ صحابہؓ اور تابعین اور تبع تابعین و اولیاء اللہ اور بزرگان دین کا حال تمام پر اظہر من الشمس ہے کہ اُنہوں نے رات کو کیسا کیسا قیام کیا کہ تمام تمام رات اشتیاق الٰہی میں روتے رہے الحمد للہ ہمارے زمانہ میں وہ امرار صالحین موجود ہیں کہ جناب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض نے انمیں وہ اثر کیا ہے کہ انکے اتقا کا بیان نہیں ہوسکتا چنانچہ حضرت عالیجناب افتخار الامرا بدر الصلحا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خانصاحب بہادر - فیروز جنگ - سی - الیس - آئی یہ جناب ذی عزت بدر الصلحا ر والی ٹونک کے حقیقی چچا ہیں اور ریاست کے مدار المہام ہیں باوجود اس جلیل القدر مرتبہ کے آپکا یہ حال ہے کہ شب کو بعد نماز تہجد جناب باری میں بہت گریہ وزاری کرتے ہیں جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات میں عنایت فرمائی ہیں - میں انکا بیان نہیں کرسکتا ہوں تتمہ اُسمیں سے تحریر کرتا ہوں آپ پابند صوم - صلوۃ - متقی - پرہیزگار - حاجت و اشراق گذار - عابد - مرتاض - سیر چشم - باذل - سخی - فیاض - مسکین پرور - دستگیر بیکساں - شریف نواز - متواضع - خدا ترس - رحیم دل

کوئی سائل آپ کے دروازہ سے محروم نہیں جاتا۔ آپکا دامن اخلاق بڑا وسیع اور کشادہ
ہے ہر ادنے و اعلیٰ اکیطرف نظر فلاح ہے ہر کہ ومہ آپکے لطف و کرم کا مداح ہے ارکان مروت
آپ پر ختم ہیں عدل و انصاف آپکا منصف حقیقی کو پسند ہے الحمد للہ ایسوں کا ہونا فی زماننا رونق
اسلام ہے القصہ واہ کیا پیر کامل ہے کہ ہر ایک مرید کی استعداد اور حوصلہ کے موافق بیگانگی
کے پردے دور کر رہا ہے اور اپنے مریدوں کو واصل بحق کر رہا ہے اور فائدہ لینے والوں کے باطن کو طرح
طرح کی توجہ دے رہا ہے اور نفس کی پاکی کے کارخانوں کو رونق دے رہا ہے اور اپنے مریدوں کے
دلوں سے حجاب دور کر رہا ہے اے لوگو یہ پیر کامل کون ہے۔ یہ شان محمد رسول اللہ ہے **سوم**
مجلس میں ایک رسول اولوالعزم نورانی چہرہ بڑے قصد والا عالی ہمت بیٹھا ہوا ہے اور امت کو راہ
راست پر لانے اور اسکے سمجھانے کے واسطے ہزارہا عمدہ عمدہ **تدبیریں** پیش کر رہا ہے اور کہیں ارشاد
ہو رہا ہے۔ قال اللہ تبارک و تعالیٰ۔ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا ترجمہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا
اپنے ماں باپ کی خدمت کرو۔ اور یہ بھی ارشاد ہوا ہے کہ جنت تمہارے ماں باپ کے قدموں کے نیچے ہے
انکی خدمت کر کے جنت حاصل کرو۔ اگر محتاج ہیں تو انکو کھانا دو اگر تونگر ہیں تو انکا ادب بجا لاؤ
اور کہیں اس قصیدہ کو سنا رہا ہے **حکایت** اللہ سبحانہ تعالیٰ نے سلیمان علیہ السلام کیطرف وحی
بھیجی کہ تو دریا کے کنارے پر جا وہاں ایک عجیب چیز دیکھیگا **سلیمان** علیہ السلام مع جن و انس
کے نکلے جب دریا کے کنارہ پر پہنچے تو انہوں نے دائیں بائیں طرف دیکھا کچھ نظر نہ آیا عفریت کو
حکم دیا کہ تو دریا میں غوطہ لگا جو تو وہاں پاوے اسکی خبر مجھے دینا اسنے غوطہ لگایا گھڑی بھر کے بعد
لوٹ کر آیا عرض کیا کہ یا **نبی اللہ** میں نے اس دریا میں اتنے اتنے دور تک غوطہ لگایا میں اسکی تہ
تک نہیں پہنچا نہ اسمیں میں نے کوئی چیز پائی۔ دوسرے عفریت کو حکم دیا اسنے غوطہ لگایا گھڑی بھر کے
بعد لوٹ کر آیا اسنے بھی پہلے کیطرح کہا مگر اسنے بہ نسبت پہلے کے دوگنی مسافت طے کی پھر **آصف**
بن برخیا اپنے وزیر کو حکم دیا جنکا ذکر قرآن شریف میں آیا ہے قَالَ الَّذِي عِنْدَهُ عِلْمٌ
مِنَ الْكِتَابِ ترجمہ کہا اس شخص نے جو نزدیک اسکے تھا علم کتاب سے۔ اسنے کہا کہ تو اس دریا کے

اندر بھی خبر لا - وہ ایک قبہ سفید کافور کا نے آئے اسکے چار دروازے تھے ایک موتی کا دوسرا یاقوت کا تیسرا جواہر کا چوتھا سبز زبرجد کا تھا - اور یہ سب دروازہ کھلے ہوئے تھے اسکے اندر ایک قطرہ پانی کا نہیں جاتا تھا اور وہ دریا کے اندر ایسی گہری جگہہ میں تھا کہ جتنی دور پہلا افریت یعنی جن گیا تھا اُسکی نسبت اسکی مسافت تین گنی تھی جو حساب سے سیکڑوں میل معلوم ہوتی ہے - آصف نے اسکو لاکر حضرت سلیمان علیہ السلام کے روبرو رکھدیا قبہ کے وسط میں ایک جوان آدمی نہایت خوبصورت پاک و صاف کپڑے پہنے ہوئے نماز پڑھتا تھا ۵ وہ حسن کسی شب کی سحر نے نہیں پایا ٭ وہ روے دل افروز قمر نے نہیں پایا ٭ رنگ لب نازک گل تر نے نہیں پایا ٭ نور اُس دُرِ دنداں کا گُہر نے نہیں پایا - سلیمان علیہ السلام اُس شخص کے پاس گئے اور اُس سے کہا کہ اس پاکی تک پہنچنے کو تو کونسا عمل لایا اُسنے عرض کیا یا نبی اللہ میرا باپ اپاہج تھا اور ماں اندہی میں اُنکی خدمت میں ستر برس رہا جب میری ماں مرنے لگی تو اُسنے کہا یا الٰہی اسنے تیرے حکم سے میری اطاعت کی ہے یا اللہ تو اپنی اطاعت میں میرے بیٹے کی عمر دراز کر اور جو کتاب اللہ میں عہد ہے اُسے ایفا کر اور جب میرے باپ کی وفات ہونے لگی تو اُسنے بھی جناب باری میں دعا کی کہ یا اللہ تو میرے بیٹے سے ایسی جگہہ میں خدمت لیجیے جہاں اُسپر شیطان کا دخل نہو پہر میں اُنکے دفن کر چکنے کے بعد اسکے کنارہ پر آیا میں نے یہ قبہ رکھا ہوا دیکھا اسکا حسن دیکھنے کیلیے میں اسکے اندر گھسا - اتنے میں ایک فرشتہ آیا اُسنے اِس قبہ کو اُٹھایا اور میں اُسکے اندر تھا پہر اُسنے مجھے اس دریا کی تہ میں اُتار دیا - سلیمان علیہ السلام نے پوچھا کہ یہ قصہ کس زمانہ میں ہوا اور اُس زمانہ میں کون نبی تھا اور تو نے کس نبی کی صحبت پائی اُسنے عرض کیا کہ وہ زمانہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کا تھا - سلیمان علیہ السلام نے تاریخ میں فکر کیا تو معلوم ہوا کہ اُسکو دو ہزار چار سو برس ہوئے عجب شان ایزدی ہے کہ وہ شخص باوجود اتنی مدت کے جوان تھا ایک بال تک بھی اُسکا سفید نہ ہوا تھا سلیمان علیہ السلام نے پوچھا اے عزیز دریا کے اندر تیرا کھانا پینا کیا ہے - اُسنے عرض کیا - یا نبی اللہ ہر روز ایک سبز پرندہ اپنی چونچ میں

ایک زرد چیز مثل آدمی کے سر کے لاتا ہے میں اُسکو کہالیا کرتا ہوں وہیں دنیا کی ہر نعمت
کا مزا مجھے اُسمیں مل جاتا ہے میری بھوکھ پیاس گرمی سردی نیند اونگہہ سستی وحشت
دہشت سب دُور ہو جاتی ہے سلیمان علیہ السلام نے فرمایا تو ہمارے ساتھ رہنا چاہتا ہے یا تجکو
تیری جگہ پہ پہنچا دیں۔ اُسنے عرض کیا یا نبی اللہ آپ تو مجھے وہیں پہنچا دیجے۔ آپ نے آصف کو
کو حکم دیا۔ اِسکو وہیں پہنچا دو پہر سلیمان علیہ السلام نے کہا دیکھو اللہ تعالےٰ نے والدین کی
دعا کیسی قبول کی۔ میں تمکو ماں باپ کی نافرمانی سے ڈراتا ہوں اللہ تعالےٰ تمپر رحم فرماوے
اے اللہ تو مجھے والدین کے احسان کرنیکا الہام کر۔ **فقیر کہتا ہے** کہ اولاد صالح بہی ایک
نعمت عظمےٰ ہے اللہ تعالےٰ کی نعمتوں میں سے کسی نے کیا خوب کہا ہے۔ **شعر** دولت کوئی
دنیا میں پسر سے نہیں بہتر ✣ راحت کوئی آرام جگر سے نہیں بہتر ✣ لذت کوئی پاکیزہ ثمر سے نہیں
بہتر ✣ نکہت کوئی بوے گلِ تر سے نہیں بہتر ✣ صد حیف میں علاج دل مجروح یہی ہے ✣ ریحان
ہے یہی روح یہی روح یہی ہے ✣ شوکت یہی صولت یہی جلال یہی ہے ✣ ثروت یہی حشمت یہی اقبال
یہی ہے ✣ سرمایہ یہی نقد یہی مال یہی ہے ✣ گوہر یہی یاقوت یہی لعل یہی ہے ✣ دلبند ہو پہلو میں تو
غم پاس نہیں ہے ✣ کچھہ یاس نہیں گریہ و قلق پاس نہیں ہے۔ **چونکہ** اس مقام پر یہ اشعار
بطور جملہ معترضہ بیان کئے گئے ہیں ورنہ **فقیر** کا مطلب اصلی اس جگہ پر یہ ہے۔ کہ ان **لوگوں**
نے جو کچھہ احکام اللہ اور رسول کی بجا آوری کی یہ بات کچھہ **تعجبات** میں سے نہیں ہے اسلیے
کہ یہ لوگ **صحبت** یافتہ انبیاء علیہم السلام کے تھے۔ **عجب** یہ ہے کہ جن لوگوں نے نہ انبیا
علیہم السلام کو دیکھا اور نہ صحابہ و تابعین اور تبع تابعین کو دیکھا۔ جیسے کہ ہم تم۔ کہ صرف کتاب اللہ
اور سنت رسول اللہ کے احکام ہم تمکو بزبانی علمائے ربانی پہونچے اُسپر یہ ایمان بالغیب لائے
اور وہ بجا آوری احکام اسلام کی کہ اپنی خواہشونکو **بمقابلہ** احکام اسلام بالکل مٹادیا
آنحضرت کے فیض نے وہ اثر کیا کہ اپنی جان و مال کو رضائے الٰہی میں فروخت کر دیا ہے اللہ
کی رضا جوئی کیواسطے شب بیداری کرتے ہیں اور جناب باری میں گریہ وزاری کرتے ہیں

اس کتاب کی بلفظہ رجسٹری ہو چکی ہے اور بدون اجازت مصنف کسی سے ایک حرف نہیں نکال سکتا۔

اور اپنی خطاؤں کی اللہ سے معافی چاہتے ہیں اور کہتے ہیں ۔ رَبَّنَآ اَفۡرِغۡ عَلَیۡنَا صَبۡرًا وَ ثَبِّتۡ اَقۡدَامَنَا وَانۡصُرۡنَا عَلَی الۡقَوۡمِ الۡکٰفِرِیۡنَ ترجمہ کہ اے رب ہمکو استقلال عطا کر اور ہمارے پاؤں جماوے اور فتح دے ہمکو کافروں کی قوم پر تفسیر یہ دعا کرتے ہیں کہ یا اللہ ہمکو محبت اسلام عطا کر اور ہمکو مسلمان رکھ اور شیاطین سے ہمکو بچا ۔ الحمد للہ کہ ایسے ایسے امراؤ وصالحین ہمارے زمانہ میں جو ان صفتوں سے موصوف ہیں جنکی عالی ہمتی پر ہزار ہا آفرین ہے باوجود اس فارغ البالی اور عہدہ جلیل القدر کے انکا یہ تقویٰ ہے ۔ چنانچہ حضرت عالیجناب بدر الصلحا ملک سیرت فرشتہ صورت افضل الکرام اشرف العظام صاحب خلق محمدی تابع شریعت احمدی آل نبی اولاد علی میر عابد علی صاحب خلف الرشید میر عبد الواحد صاحب مرحوم سابق بخشی ریاست پٹیالہ حال مختار فرخ نگر ۔ جو جو خوبیاں اللہ تعالےٰ نے آپکی ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں میں بیان نہیں کر سکتا ہوں جس خوبی کو جو میزان فکر میں وزن کیا تو ایک کو ایک سے برتر پایا آپ عابد ۔ مرتاض ۔ متین ۔ کم گو ۔ فیاض ۔ عادل ۔ شریف نواز ۔ متواضع ۔ رحمدل ۔ خدا ترس ۔ متقی ۔ بردبار ۔ سخی ۔ باذل ۔ دوست پرور ۔ علما و فقرا کے قدردان ۔ صلحا سے بہت صحبت ہے ۔ تہجد گذار ۔ پابند صوم وصلوٰۃ ۔ آپکا دامن اخلاق بڑا وسیع اور کشادہ ہے ۔ ہمیشہ سے طبیعت بتواضع وتکریم آمادہ ہے ۔ ارکان مروت آپ پر ختم ہیں ہر ادنےٰ واعلےٰ کیطرف نظر فلاح ہے ۔ آپ بڑے درجہ کے دیانتدار ہیں آپکی حکایت ہے کہ ایک دفعہ ایک عورت اہل مقدمہ آپ کے گھر گھی دیگئی جب آپ گھر میں تشریف لائے دریافت کیا کہ یہ گھی کیسا ہے عرض کیا کہ ایک عورت اہل مقدمہ دیگئی ہے آپ نے فرمایا تم نے کیوں لیا اتنے میں وہ عورت بھی آگئی آپنے اسکو سمجھایا کہ ہمارے رسولخدا نے رشوت کو منع فرمایا ہے ۔ تم یہ گھی لیجاؤ میں تمہارا مقدمہ از روئے انصاف کرونگا ۔ مجکو خدا کا بہت خوف ہے اس عالی ہمتی پر ہزار آفرین ہے فی زمانہ ایسوں کا ہونا بہت غنیمت ہے فقیر بھی انکا دل سے

اس کتاب کی بلفظہ رجسٹری ہوچکی ہے ۔ شکوہ ۔ بدون اجازت مصنف احقر سے ایک حرف نہیں نکل سکتا

شکریہ ادا کرتا ہے۔ **تشکریۃ** یہ ہے۔ طَہَّرَ اللّٰہُ قَلْبَکَ فِی قُلُوْبِ الْاَبْرَارِ وَ زَکّٰی اَعْمَالَکَ
فِی عَمَلِ الْاَخْیَارِ **القصہ** کہیں وہ رسول یہ ارشاد فرمارہا ہے کہ ایماندار کی روح کو ملائکہ آسمانوں کی
طرف لیجاتے ہیں وہاں اُنکے لئے دروازہ افلاک کے کہلتے ہیں (مشکوۃ) روح پاک اس تن کے قفس
سے نکلکر سموات کیطرف اسطرح دوڑتی ہے کہ جسطرح بلبل قفس سے نکلکر چمن کیطرف اڑتی ہے
اشعار تو ئی آں سست پرور مرغ گستاخ + کہ بودت آشیاں بیروں ازیں کاخ + چرا زاں آشیاں
بیگانہ گشتی + چو دوناں جغد ایں ویرانہ گشتی + بیفشاں بال و پر زامیزش خاک + بپر تا کنگرہ ایوان
افلاک + بہا سیوہ او صنا پید اکرو تا کہ یہ مرتبہ حاصل ہو اس بے بنیاد ہستی پر یہ غرہ مستی او غفلت
ہ کس کس گل رنگیں کی نراس باغ میں تہی بوم + اک آن میں شبنم کیطرح ہو گئے معدوم + دنیا
ہے رنگ عجب ہستی موہوم + کیا قصد ہے گلچین اجل کا نہیں معلوم + اس باغ میں جس جس کو دیکھا
وہ رواں ہے + جس گل پہ بہار آج ہے کل اسپہ خزاں ہے + دنیا یہ صدا عبرت و اندیشہ کی جا ہے + یاں
کیسا مقام اٹھہ پہر کوچ لگا ہے + جاتے ہیں چلے مرگ کا دروازہ کہلا ہے + رہتا ہے نکو ئی یہی آواز
درا ہے + ہے راہ کڑی زاد سفر پاس نہیں ہے + منزل پہ پہنچنے کی ہمیں آس نہیں ہے **عبرت** وہ استحکام
کہاں۔ شاہجہانی عمارتیں ہی کئی سو سال بعد ہلنے لگتی ہیں۔ مجھکو ایک دوست کے مکان دیکھنے کا
بعد مدت کے اتفاق ہوا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ ہر جگہ کا چونا جھڑ گیا دیواروں میں ادہر ادہر درزیں
پڑ گئیں نہ کمرے پر وہ رونق ہے۔ نہ کڑی تختہ کا وہ حال یہ دیکھکر مجھکو ترکیب انسانی کیطرف
دہیان آیا کہ اسی طرح یہ گل ہی مرجہا جاتا ہے اور **خانہ تن** کا نقشہ چند روز میں ایسا ہی بگڑ جاتا
ہے **اشعار** افسوس کہ گلرخاں کفن پوش شدند + وز خاطر یکدگر فراموش شدند + آنانکہ بصد
زباں سخن میگفتند + آیا چہ شنیدند کہ خاموش شدند + پہر چند احباب عزیز و اقارب کی وہ شکلیں
کہ جو ہمارے روبرو **خاک** میں ملگئی تہیں آنکہوں کے روبرو کھڑی ہو گئیں۔ پہر تو بے اختیار میرے
اور ارباب جلسہ کے دل آنکہوں کی راہ آنسو ہو کر بہنے لگے ہ مقدور ہو تو خاک سے پوچھوں کہ
اے لئیم + تو نے وہ گنجہائے گرانمایہ کیا کئے۔ اس بے بنیاد ہستی پر یہ کچھ غفلت ہ

اے شمع صبح ہوتی ہے روتی ہے کس لئے + تہوڑی سی رہگئی ہے اسے بہی گذار دے
شمع مغرور نہو بزم فروزی یہ بہت + رات بہر کی یہ تجلی ہے سحر کچھ بہی نہیں **فقیر** کہتا ہے
کہ تہوڑی سی زندگانی پر ایسے اللہ اور رسول کی مخالفت کرنا بڑی حماقت ہے میں نے یہ سب صاحبونکو آئینہ
کرکے دکہادیا کہ امرا کا آجکل یہ حال ہے کہ باوجود ایسے عہد کے اُنکو اللہ اور رسول کا خوف اسقدر
دامنگیر ہے کہ اپنی نفسانی خواہشونکو بمقابلہ احکام اسلام کے بالکل مٹادیا۔ وائے برحال **غربا** کہ باوجود
نملنے دنیا کے یہ غفلت کہ نماز پر نماز قضا ہوئے چلی جاتی ہے اور کچھ خیال نہیں ۵ مجرم ہوں کبہی
ایسی خطا کی نہیں میں نے + بہولے سے بہی آپ ہی ثنا کی نہیں میں نے + دل سے کبہی مدح امرا کی نہیں
میں نے + تقلید کلام جہلا کی نہیں میں نے + مگر کیا کروں حق بات کو چہپا نہیں سکتا۔ اسلئے کہ
حق کا ظاہر کرنا عبادت ہے پس اس خیال سے امرائے صالحین کے **نام نامی** بطور یادداشت واسطے
عبرت دلانے غربا کے جابجا درج کئے۔ کہ یا اللہ یہ لوگ امیر ہوکر تیرے خوف سے فقیر خصلت ہوگئے
فی زمانا اللہ کے بندے ایسے ایسے موجود ہیں جنکا یہ حال ہے کہ دل بیار دست بکار چنانچہ

حضرت عالیجناب عندلیب گلستان محمدی صاحب دولت و اقبال بلبل
بوستان حشمت و جلال حاتم کرم سکندر دوراں نوشیروان ماں
عبدالحمید خانصاحب نائب ناظم اناحد گڈہ ساکنہ قصبہ سنور جو خوبیاں اللہ تعالے

نے ذات بابرکات میں عطا کی ہیں میں بیان نہیں کرسکتا ہوں۔ حسن و خوبی کو جب میں ان فکر میں
وزن کرتا ہوں تو ایک کو ایک سے برتر پاتا ہوں۔ آپ نہایت لائق مرتاض عابد۔ متین امین
دیانتدار کم گو۔ فیاض۔ باخبر۔ عادل شریف نواز۔ دوست پرور متواضع۔ رحمدل خدا
ترس متقی۔ بردبار۔ سخی۔ باذل۔ پابند صوم و صلوٰۃ آپکا دامن اخلاق بڑا وسیع اور کشادہ
ہے ہمیشہ سے طبیعت بتواضع و تکریم آمادہ ہے۔ ارکان مروت آپ پر ختم ہیں سپاہ دونے
واعلے کیطرف نظر فلاح ہے۔ ہر کہ و مہ آپکے لطف و کرم کا مداح ہے۔ علماء شعراء کے قدردان
سلجہار بہت صحبت ہے۔ آپکے کلام بلاغت نظام میں مذاق سخن نظامی پیدا ہے۔ اور شیریں

اس کتاب کی بلفظ رجسٹری ہو چکی ہے۔ ربانی بدون اجازت مصنف اسمیں سے ایک حرف بہی نکالنا۔

زبانی میں لطف کلام جامی ہویدا ہے سچ تو یہ ہے کہ فی زمانا ایسونکا ہونا غنیمت ہے فقیر بھی
اُنکا شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ یہ ہے طہّرَ اللہ قَلبَکَ فِی قُلُوبِ الابرارِ وَ زَکّٰی عَمَلَکَ فِی عَمَلِ
الاخیارِ الغرض وہ رسول اللہ کے بندونکو ہر طرح سے سمجہا رہا ہے کہ گناہ کی پانچ قسمیں ہیں
اوّل وہ کہ جنکا اثر سب بدن پر پہنچتا ہے وہ زنا ہے جسکو الفواحش میں تعبیر کیا ہے دوم وہ جنکا
اثر عقل پر پہونچتا ہے وہ شراب ہے جسکو الاثم سے تعبیر کیا ہے سوم وہ جنکا اثر عزت پر پہنچتا
ہے چہارم وہ جنکا اثر مال پر پہنچتا ہے اور جان پر بھی انکی طرف البغی بغیر الحق میں اشارہ ہے
پنجم وہ جنکا اثر بد اُسکی روح اور دین پر پہونچتا ہے یہ شرک کیطرف اشارہ ہے یعنی کسیکو بمقابلہ
خدا کے شریک کرنا - الحمد للہ اسوقت میں اللہ کے بندے ایمان بالغیب اللہ اور رسول پر لانیوالے
اور عامل قرآن و حدیث کے موجود ہیں کہ جنکی عالی ہمتی پر ہزار آفرین ہے کہ جنہوں نے اللہ کے
خوف کے سبب سے اپنے گناہوں سے توبہ کر دی ہے - چنانچہ حضرت عالیجناب میاں بخشی
صاحب تاوڑی سنامی سررشتہ دار نیابت برنالہ علاقہ سرکار پٹیالہ
یہ حضرت نہایت لائق - بلکہ الیق - علم میں ہم پلہ حبیب خاں مرحوم کے ہیں انکے بعد انکا دم غنیمت
ہے - یہ حضرت نہایت سخنور اور سخن سنج ہیں ریاست میں ایسے لوگوں کا ہونا غنیمت ہے - وہ
حاکم بڑا صاحب اقبال ہے جسکی خدمت میں ایسے لوگ ہوں - جنکی لیاقت کی شہرت دہلی تک پہنچی کہ ہم
لوگ بھی اُنکے مداح ہو اور اُنکا حال بطور یادداشت کتاب میں درج کیا گیا - تاکہ اسنام کو بقا رہے
یہ صاحب نہایت حلیم شیم - مرتاض - صالح فیاض - باذل - شریف نواز خدا ترس - رحمدل -
متواضع - آپکا دامن اخلاق بڑا وسیع ہے - پابند صوم و صلوٰۃ - دوست پرور - شب بیدار
صاف دل فقیر بھی انکا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے طہّرَ اللہ قَلبَکَ فِی قُلُوبِ الابرارِ
وَ زَکّٰی عَمَلَکَ فِی عَمَلِ الاخیارِ حاصل کلام وہ رسول بڑے حوصلہ والا - قرآن مجید
میں سے ہر قسم کے احکام پیش کر رہا ہے اور یہ ارشاد فرما رہا ہے قال اللہ تبارک و تعالےٰ - وَ
مَا خَلَقتُ الجِنَّ وَالاِنسَ اِلَّا لِیَعبُدُونَ ترجمہ - اللہ تبارک تعالےٰ اس آیت میں

اس کتاب کی بلفظ رجسٹری ہوچکی ہے یہ بدون اجازت مصنف اسمیں سے ایک حرف نہیں چھپ سکتا

یہ خبر دیتا ہے کہ میں نے جن و انس کو اپنی عبادت کیلئے پیدا کیا ہے - اور کہیں یہ ارشاد فرما رہا ہے کہ انسان کو فکر کرنا چاہیئے کہ اب کیا وقت ہے کیا کرنا چاہیئے - کہیں یہ ارشاد ہو رہا ہے کہ وہ سونا بہتر ہے جسمیں ارادہ بیداری کا ہو - اسلیئے کہ انسان کا پیدا کرنا حقیقت میں معرفت ہے غرض مقصود یہ ہے کہ آدمی جو کام کرے عقل و فہم سے کرے اور کہیں یہ ارشاد فرما رہا ہے - وَقَضٰى رَبُّكَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ ترجمہ کہ تیرے رب نے یہ حکم دیا ہے کہ اسکی عبادت کرو - اِسْتَعِيْنُوْا بِاللّٰهِ خدا سے مدد مانگو تفسیر انسان کا نام عبد ہے اور عبد اسکو کہتے ہیں جو عبادت کرے - خدا کا حکم مانے اپنے آپکو محکوم جانے اور پہچانے کہ حق میرا معبود ہے اسکی عبادت مجھپر فرض ہے اگر سجدہ میں نہ جھکاؤنگا نافرمان کہلاؤنگا اگر تابعدار بنجاؤنگا - نجات پاؤنگا - اسنے میرے جسم کے سب اعضا بنائے ہیں کہ میں انکی مدد سے خدا کی عبادت کروں سر سجدہ میں رہوں کانوں سے اسکے کلام سنوں اور آنکھوں سے اسکی صنعت دیکھوں زبان سے اسکا ذکر کروں اور ہاتھوں سے دعا مانگوں خیرات دوں دل میں اسکی محبت رکھوں اسکے بدون غیر کا خیال نہ لاؤں اور پاؤں سے چلکر کسیکو فائدہ پہنچاؤں اور صالحین کی زیارت کروں - الحمد للہ اس زمانہ میں بھی اس قسم خدا کے لوگ موجود ہیں کہ باوجود ایسے جلیل القدر عہدوں کے انکا ان باتوں پر خیال ہے کہ جو کچھ اللہ کے بندوں کو فائدہ پہنچے بہتر ہے - چنانچہ **حضرت عالیجناب شیخ مہر علی صاحب ساکن سرائے نور محل ضلع جالندہر انسپکٹر گوجرانوالہ** - جو جو خوبیاں اللہ تعالیٰ نے آپکی ذات بابرکات میں عطا کی ہیں میں انکو بیان نہیں کرسکتا ہوں حسن خلقی کو جو میزان فکر میں وزن کیا تو ایک کو ایک سے برتر پایا - آپ خدا ترس - عادل - متواضع - متقی - عابد - سیر چشم - باذل - فیاض - متین - کم گو - دوست پرور - عادل - سخی - شریف نواز - عالی خاندان - صاف دل - خلیق - ملنسار - آپکا دامن اخلاق بڑا وسیع و کشادہ ہے ہمیشہ سے طبیعت بتواضع و تکریم آمادہ ہے سلار کار

مروت آپ پر ختم ہیں - ہر ادنے و اعلے کی طرف نظر فلاح ہے - ہر کہ و مہ آپ کے لطف کا
مداح ہے - عمدہ برتاؤ خوش عقیدہ - خوش خو - عادل و انصاف آپکا منصف حقیقی کو پسند ہے
جس مقام کو شیخ صاحب موصوف نے چھوڑا وہاں کی رعایا چشم براہ ہے - آپ دہلی کے لوگوں کے
دلوں سے اب تک نہیں بھولے - آپ قدردان علما و فقراء کے بہت ہیں مثل تو یہ ہے ایسوں کا ہونا
رونق اسلام ہے **فقیر** بھی آپکا شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ یہ ہے طَهَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ فِي قُلُوبِ
الْاَبْرَارِ وَزَكّٰى عَمَلَكَ فِي عَمَلِ الْاَخْيَارِ **فقیر کہتا ہے** کہ اُس رسول کا اسلامیوں پر
وہ اثر ہوا کہ کبھی کسی نبی کی امت پر نہیں ہوا - پنجگانہ نماز - کہ جسمیں روحانی و جسمانی عبادت
اور استعانت اور استغفار اور اپنی عاجزی اور خدا کی شکر گذاری اور اسکی ثنا و صفت اور
دعا ہے - پھر اسکے ساتھ سنن و نوافل - اور پھر شب بیداری جسکی نسبت فرمایا ہے - وَالَّذِيْنَ
يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا - کہ خدا کے خالص بندے اسکے لئے سجدہ اور قیام میں
شب گذاری کرتے ہیں **فقیر** کہتا ہے یہ بات کسی مذہب میں نہیں ہے کہ محبت اور خوف الٰہی سے
شب بھر رونا اور اس نشے میں مست و بیخود ہونا کہ نہ تن کی خبر ہے نہ بدن کی - **نقل** ہے کہ
ایک بزرگ دہلی کی جامع مسجد میں جو چودہ فرسخ سے صبح کے چلے ہوئے آتے اور جمعہ ادا کرتے اور اپنے
ساتھ لائی ہوئی روٹی تناول فرماتے بعد جمعہ روانہ ہو جاتے کہو تو بدون محبت ایسے کام کب ہو سکتے
ہیں **سبحان اللہ** سرور کائنات علیہ السلام - اور صحابہ کرام اور تابعین اور تبع تابعین
کی بلکہ اولیاء متاخرین حضرت محبوب سبحانی **عبد القادر جیلانی** قدس سرہ اور حضرت **بایزید
بسطامی** اور حضرت جنید بغدادی اور حضرت **معین الدین** چشتی رحمہم اللہ وغیرہم
کے احوال بیان کرنے کی یہاں گنجائش نہیں خود آنحضرت کے سینہ فیض گنجینہ سے ایک ہانڈی
کے جوش کی سی شوق الٰہی میں آواز آیا کرتی تھی - اور حضرت ابو حنیفہ رحمہ اللہ کو شام سے صبح ہو جاتی
تھی مگر اُس ذوق میں اُنکو خبر نہ ہوتی تھی - ان لوگوں کی روحانی قوت اس درجہ کو غالب آگئی تھی کہ جو انبیاء
بنی اسرائیل سے معجزے سرزد ہوئے ہیں اُنسے کرامتیں سرزد ہوئی ہیں - اس امت کے اولیاء سے

اس کتاب کی بلفظہ رجسٹری ہو چکی ہے - بطفیل - بدون اجازت مصنف اسمیں سے ایک حرف نہیں نکل سکتا

۳۲۹۲

بطفیل آنحضرت کے اکثر کرامات اور خرق عادت ظہور پاتی ہے اور تا قیام قیامت یہ سلسلہ جاری ہے۔ چنانچہ اکثر اوقات دشمنان دین متین کے سبب سے عاجز آئے۔ چنانچہ بوعلی سینا حکیم نے شاہ عبدالرزاق قدس سرہ کے خرق عادت سے ہدایت پائی اور مولانا فخرالدین صاحب رحمہ اللہ کی خرق عادت دیکھکر پانسو شاگرد مسلمان ہوئے اور بہت سے ذاکرین اولیاؤں کی کتب معتبرہ میں موجود ہیں جیسے قاضی بخش صاحب سادات کرمانی خیر آبادی قدس سرہ اللہ کے بندونکو بہت سا فیض ہوا آپکی اولاد میں ہے باوجود جلیل القدر عہدے کے امیر ہوکر فقیر خصلت بنے ہوئے ہیں۔ چنانچہ حضرت عالیجناب میر طفیل احمد صاحب انسکپٹر جونپور خلف الرشید میر اکبر علی صاحب مرحوم سادات کرمانی خیر آبادی عرف قاضی بخش صاحب آپکے جد امجد ہیں جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں میں بیان نہیں کرسکتا حسن و خوبی کو چھپڑ ان فکر میں ان کرتا ہوں تو ایک سے ایک برتر پاتا ہوں آپ باخیر۔ فیاض۔ مرتاض۔ بزرگ خاندان متین۔ عابد۔ صالح۔ متقی بردبار۔ باذل۔ خدا ترس۔ متواضع۔ رحمدل۔ دوست پرور۔ شریف نواز۔ پابند صوم و صلوۃ ہیں آپکا دامن اخلاق بڑا وسیع اور کشادہ ہے ہمیشہ سے طبیعت بتواضع و تکریم آمادہ ہے۔ ارکان مروت آپ پر ختم ہیں۔ ہرادنے و اعلی کیطرف نظر فلاح ہے۔ ہر کہ و مہ آپکے لطف و کرم کا مداح ہے۔ برتاؤ آپکا عمدہ ہے۔ علما و فقرا کے آپ بہت قدردان ہیں فی زمانہ ایسونکا ہونا رونق اسلام ہے فقیر بھی آپکا شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ ہے۔ طھر اللہ قلوبک فی قلوب الابرار و ذکی عملک فی عمل الاخیار الحاصل و مدسول کو عجیب طرح سے لوگوں کو سمجھا رہا ہے ایک حسرتناک واقعہ جو پیش آنیوالا ہے وہ لوگونکو یاد دلا رہا ہے فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشہید وجئنا بک علی ھؤلاء شہیدا ه یومئذ یود الذین کفروا وعصوا الرسول لو تسوی بہم الارض ولا یکتمون اللہ حدیثا ه ترجمہ پھر کیا ہوگا جبکہ ہم ہر ایک قوم سے گواہی دینے والا لاوینگے اور تجکو اے نبی اُن لوگونپر گواہ بناکر لاوینگے۔ اُسدن تو منکر لوگ جنہوں نے تیری نافرمانی کی ہے یہی آرزو کرینگے کہ کاش زمین میں سما جائیں اور اللہ سے کوئی بات بھی

نہ چھپا سکینگے تفسیر کرجسیر وز ہم ہر ایک گروہ کے ہادی کو انپر انکی نافرمانی ثابت کرنیکے لیے گواہ
بناکر لائینگے اور تجکو بھی اے محمد مخالفوں پر گواہ بنائینگے **فقیر کہتا ہے** اسیطرح عقل بھی جو
اسکو بری باتوں سے مانع تھی گواہی دیگی) تو ان کا کیا حال ہوگا۔ اسدن تو اللہ اور رسول کے نافرمان
بھی آرزو کرینگے کاش ہم نہ پیدا ہوئے ہوتے تو یہ پردہ دری کاہیکو ہوتی۔ لکھا ہے کہ بہت روئیں
ابھی باقی ہونگی اور قیامت آجائیگی۔ تو وہ یہ کہینگے **دوہرہ** بہلا ہوا ہر بسرے جو سر ٹلی بلا ؞ جیسے تھے
ویسے رہے ۔ بلکہ کہیں نہ بائے سے **بخاری** نے روایت کیا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کہ آنحضرت نے
ابیّ سے فرمایا کہ خدا نے مجھے حکم کیا۔ کہ تجھ سے کچھ قرآن سنوں۔ ابیّ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا خدا نے
میرا نام لیا ہے۔ فرمایا کہ ہاں۔ لکھا ہے کہ ابیّ کو ایک **وجد** طاری ہوگیا۔ پھر بھی آیتیں شروع کیں جب
یہاں تک حالت پہنچی تو آنحضرت زار زار قوم کی حالت پر رونے لگے اور فرمایا ابی بس کر اے ابیّ بس۔ مجھ
میں زیادہ طاقت سننے کی نہیں۔ **فقیر کہتا ہے** کہ خلاف کرنا اللہ اور رسول کا سب سے بڑا گناہ ہے
بھائیو رسول صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے تمہارے لئے کیا بلکہ تمام جہان کے لئے کسوٹی ہیں۔ اہل جہان
کو یہ بات خوب معلوم ہوگی۔ کہ خوشنویسوں کا قاعدہ ہے کہ زمانہ سلف کی مشق دیکھکر لکھتے ہیں۔ حالانکہ
وہ بھی استاد کہلاتے ہیں۔ ایسے ہی رسول اللہ ہمارے تمہارے سبکے لئے استاد ہیں۔ اسی لئے آپنے فرمایا
کہ اگر موسی کلیم اللہ میرے زمانہ میں زندہ ہوتے اور میری پیغمبری کو پاتے اُنسے کچھ نہ بن پڑتی میرا ہی اتباع
کرتے یہ مقام غور ہے کہ جنکی شان میں اللہ یہ فرمائے **وَاصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِي** **ترجمہ** اور پسند
کرلیا میں نے تجکو واسطے ذات اپنی کے یعنے اے موسے میں نے تجکو اپنے لئے بنایا۔ اور رسول صلے اللہ
علیہ وسلم یہ فرمائیں **لَوْ كَانَ مُوسٰى حَيًّا وَاَدْرَكَ نُبُوَّتِيْ لَاتَّبَعَنِيْ** اور اگر موسے زندہ ہوتے اور پاتے
نبوت میری کو البتہ میری پیروی کرتے۔ لوگو اس سے معلوم ہوا کہ ہمارے رسول کی بڑی شان ہے **اشعار**
کشاف مشکلات دو عالم ہے کسکی ذات ؞ کون و مکاں میں کون ہوا فخر کائنات ؞ عیسیٰ کو کسنے
بخشا ہے سرمایۂ حیات ؞ یونسؑ کو کسنے بطن سے ماہی کے دی نجات ؞ گل کر دیا ہے نار کو کسنے خلیل
پر ؞ لکھا ہے کسکا نام پر جبریل پر ؞ **سبحان اللہ** کیا مرتبہ عظمت و شان محبوبیت رسول اللہ ہے

نا شفیعنا ہر وقت ایسے ہی ورد پڑھا کرو اللھم صل علی سیدنا شفیعنا وعلی آل سیدنا محمد
وبارک وسلم اب جو کوئی دین میں اپنی عقل کو دخل دیگا وہ بڑا بیوقوف اور نادان ہے۔ واضح رہے کہ
خدا کو کسی کی طاعت اور عبادت کی کچھ حاجت نہیں اگر تمام عالم متقی اور دیندار ہو جاوے تو اسکی خدائی میں ذرہ
بھر بھی ترقی اور اسکا کچھ بھی فائدہ نہیں اسکو کسی کے کفر اور بت پرستی اور فسق و فجور سے کچھ نقصان ہے
اگر تمام جہان کے لوگ کافر و مشرک و فاسق و فاجر ہو جاویں تو اسکے جلال کبریائی کا ذرہ بھر نقصان
نہیں۔ اس سے مقصود یہ ہے کہ خدا کی شریعت اور احکام نبوت صرف بندوں کی بھلائی اور فائدہ دارین کے
لئے ہے پھر اس سے اعراض کرنا اور سرتابی و سرکشی کو شیوہ بنانا محض حماقت اور اپنے پاؤں پر آپ
کلہاڑی مارنا ہے۔ مثلاً کوئی مریض حکیم کے حکم کو نہ مانے اور بدپرہیزی کرے تو حکیم کا کیا نقصان
کرتا ہے اپنی ہی جان پر ظلم و ستم کرتا ہے۔ حضرت افسوس رندانہ پن کی باتیں بنا کر شریعت
پر ٹھٹھا کرنیوالے سم روحانی اور جسمانی کا پیالہ سوائے شراب و بھنگ کے پیتے ہیں عذاب آخرت تو جو
کچھ ہوگا اسکو دیکھینگے مگر دنیا میں ہی تاریخ آگے رکھکر دیکھئے کہ اس فسق و فجور اور خدا کی نافرمانی
کی بدولت کس طرح عالیشان سلطنتیں برباد ہو گئیں شہر بابل کو جو آج بغداد سے چالیس میل
کے فاصلہ پر اجڑا پڑا ہے جسکی ایک سو گیارہ گز بلند فصیل تھی مگر عرض میں شہر نامی جسکا رقبہ
دو سو میل تک تھا۔ اسکے باغ آویزاں اور عمارات کا آج نشان و بیرون کچھ بھی پتا نہیں لگ سکتا
پھر دیکھو وہاں کے لوگوں کی عیاشی اور بت پرستی اور فسق و فجور کی نحوست سے وہ برباد ہو گیا جبکہ غنیم
اسکا محاصرہ کر رہا تھا وہاں کا بادشاہ بلشزر اور امیروں کی مجلس شراب ناچ رنگ میں مصروف تھا
بیچاپی قصہ ہو جانا دہلی کے لال قلعہ اور لکھنؤ کے شاہی محل کو انکے فسق و فجور کی وجہ سے
برباد و تباہ ہوتے دیکھا اور دنیا میں صرف ایک سال پہلے تک یہ حال تھا اور ادبار پیدا ہوا اس شان کا کبھی ہرگز نہ
اقبال نہ ہوتا کرتے جیسے لگتا ہے ہر سال آیا تا ہے وہ خیر کے تغیر میں دنیا خالی
رہینگے بعد ازاں ہاتھ تمہارے کچھ حسن بوالہوسی کے علاوہ ساتھ تمہارے نہ ہوگا شیخ رہ ہے کہ دانا لوگ دور اندیش
اس حال کا خلاف نہیں کرتے۔ وہ لوگ اس قدر دل کے ایسے فرمانبردار ہیں جیسے کہ سال کے ماہ

اس کتاب کی ملکیت جسٹری ہو چکی ہے بدون اجازت مصنف آیندہ کا ایک حرف نہیں نکال سکتا

میں مردہ ہے یہ بھی ایک مقام رضا و تسلیم ہے ۔ **رضا و تسلیم** کے یہ معنے ہیں کہ بندہ اپنے مالک
کا تابعدار رہے اسکے حکم میں ہم ہمارے خوشی و دلگیری ۔ دولتمندی اور فقیری ۔ جوانی اور پیری کی حالتیں میں
شکر گذار ہو یعنی اگر مالک بیجرم عذاب کرے ۔ تو بندہ یہ نہ پوچھے کہ کس جرم کی یہ سزا ہے اور اگر
دونو جہان بخشدے تو نہ پوچھے کہ کس **خدمت کا یہ عوض** ہے جو لوگ کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام
بجا آوری میں ایسے تابعدار ہیں جیسے دانشمند مریض اس حکیم حاذق کے نسخہ کی تبدیل کو بلا حجت و تکرار
قبول کر کے اسکی دوا کو پی لیتا ہے کہ جسکو دل سے **حکیم حاذق** جانتا ہے ایسے ہی پیغمبر کے سچے فرمانبردار
بے کہے اسکے احکام شرع کو قبول کر لیتے ہیں ۔ انکی رسم و حمیت ملک کے خلاف ہو خواہ موافق وہ ہر وقت
یہی کہتے ہیں **مصرع** جائینگے ہم اودہر کو جدہر یار لیجلے ۔ پس ایسے لوگوں کی نسبت اللہ تبارک و تعالےٰ
نے فرمایا ۔ **اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى** مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ **هُمُ** الْمُفْلِحُوْنَ ۝ ترجمہ وہی لوگ
متقی ۔ اپنے خدا کیطرف سے بڑی ہدایت پر ہیں ۔ وہی فلاح پانیوالے ہیں اور جو لوگ رسم اور
مذہب اور ملت آبائی اور حب جاہ و مال کے جال میں گرفتار ہیں ۔ وہ اطاعت رسول اللہ میں سینکڑوں نکتہ
چینیاں نکالتے ہیں ۔ وہ اس سعادت سے محروم رہتے ہیں ۔ انکو اللہ جل جلالہ نے اپنی کلام پاک
میں اسطرح پر فرمایا **خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ** وَعَلٰى سَمْعِهِمْ وَعَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ۝ وَلَهُمْ
عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ **ترجمہ** اللہ نے انکے دلوں اور کانوں پر مہر کر دی ہے (یعنی وہ حق بات نہ
جان سکتے ہیں اور نہ سن سکتے ہیں) اور انکی آنکھوں پر پردہ پڑا ہے اور انکے لئے بڑا عذاب ہے ۔ مفسر کہتا ہے
کہ ان لوگوں کی بدبختی بیان کرنی ضرور تھی اسلئے پیشتر ختم اللہ علی قلوبہم وعلی سمعہم فرمایا اور قلب
اور سمع کو بصر پر مقدم کیا انکے دلوں پر مہر ہے **عقل** سے ان امور پر کیونکر یقین کریں اور انکے کانوں پر
بھی مہر ہے پھر پیغمبر کی باتیں کیونکر سنیں ۔ انکی آنکھوں پر پردہ پڑا ہے **سبحان اللہ** کیا عمدہ
کلام ہے چونکہ کان میں ہر طرف سے اور دل میں ہر طرف سے بات پڑ سکتی ہے انکے لئے کوئی جہت
خاص نہیں اسلئے انپر تو مہر لگانا فرمایا اور آنکھ چونکہ سامنے سے دیکھتی ہے اسلئے جہت خاص ہے
تو اسپر پردہ پڑنا فرمایا ۔ سامنے سے ہی دیکھنا جاتا رہا ۔ **سبحان اللہ** آنحضرت کے فیض صحبت سے

اس کتاب کی بلفظہ رجسٹری ہو چکی ہے یہ بات بدوں اجازت مصنف اسمیں سے ایک حرف نہیں نکل سکتا

یہ بات ہر صحابی کو میسر آگئی تہی چنانچہ بدر کے روز جب حضرت مشرکین سے مقابل ہوئے تو صحابہ سے فرمایا قوموا الی جنۃ عرضہا السموات والارض کہ اُس جنت کے لیے اٹھو جسکا چوڑان زمین و آسمان کے برابر ہے۔ یہ سنتے ہی عمر بن حمام صحابی نے کہا اُہوا ہوا اہا اہا۔ اِسکے بعد وہ اپنے توشہ دان سے چھوہارے کہانے لگا پہر کہا اتنی دیر میں چھوہارے کہاؤں یہ تو بڑا عرصہ ہے تو جنت ہی میں چلکر کہا ونگا پہر یہانتک لڑا کہ شہید ہوگیا (رواہ مسلم) ۔ کیا خوب کہا ہے یہ ارباب نقص کی ؛ افلاک کی زینت ہے روئے زمیں کی ؛ پرسش لحد میں حساب انکو نہیں ؛ یہ لائق جنت ہیں اہل تبرکہ ؛ ساقی سے جو ہیں صاف وہ انکی لیے ہے جس کا ہوں ساقی وہ شراب انکے لیے ہے ؛ اس نخل ریاضت کے ثمر انکو ملینگے ؛ جو عرش کے نیچے ہیں وہ گھر انکو ملینگے۔ اللہ اللہ صحابہ کرام اور تابعین اور تبع تابعین اہل اللہ رضوان اللہ علیہم اجمعین تو نور اعلیٰ نور تہے۔ الحمد للہ اس زمانہ میں بہی ایسے ایسے لوگ امرار صالحین ہیں باوجود ایسے عہد جلیل القدر کے۔ کہ جنہوں نے محبت اور تابعداری رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنی جان و مال کو فدا کر رکھا ہے۔ موجود ہیں جن حضرات کا حال مختصر طور پر بیان کرتا ہوں۔ چنانچہ حضرت عالیجناب مولانا مولوی سید عبد اللہ صاحب سررشتہ دار شملہ صاحب خلق محمدی۔ تابع شریعت احمدی۔ افضل الکرام۔ اشرف العظام۔ ملک سیرت۔ فرشتہ صورت حضرت مولانا مولوی سید عبد اللہ صاحب ساکن عرب سرائے۔ جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں میں بیان نہیں کرسکتا ہوں جس خوبی کو جو میں ان تکریم زن کیا تو ایک سے ایک برتر پایا۔ آپ عابد۔ مرتاض۔ متین۔ فیاض۔ کم گو۔ بزرگ زادہ۔ شریف نواز متواضع۔ رحمدل۔ خدا ترس بردبار۔ دوست پرور۔ عادل۔ امین۔ دیانتدار۔ پابند صوم وصلوٰۃ۔ آپکا دامن اخلاق وسیع اور کشادہ ہے۔ ہمیشہ سے طبیعت تواضع و تکریم آمادہ سے ہر ادنے واعلیٰ کیطرف نظر فلاح ہے۔ ہر کہ ومہ آپکے لطف و کرم کا مداح ہے آپکی ذات سے غربا کو بہت نفیس ہے آپکا ہونا مغتنمات میں سے ہے ایسونکا ہونا رونق اسلام ہے فقیر بہی مولوی ممدوح کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ یہ ہے طہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار و زکی عملک فی عمل الاخیار

اور حضرت عالیجناب میاں محمد اسحاق صاحب عرف میاں نصاب صاحب
خلف الرشید میاں نہنگ شاہ صاحب ساکن سرہندیسی - جو جو خوبیاں
اللہ تعالےٰ نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں میں بیان نہیں کر سکتا - یہ حضرت جوان صالح
نیکبخت عاشق رسول اللہ - عابد - پارسا - متقی - بزرگ زادہ - تفسیر قرآن کا انکو بہت شوق ہے
اس جوان عمر میں پرلے درجہ کے صابر ہیں - استقلال مزاج میں بہت ہے - متوکل بھی پرلے درجہ کے ہیں
اکثر اس شعر سے شوق ہے **شعر** کارساز ما بفکر کار ما ٭ فکر ما در کار ما آزار ما ٭ یہ بزرگ زادہ صاحب
نسبت ہیں - انکی **حکایت** ہے کہ آپکا لڑکا فوت ہوگیا - تو آپ نہایت استقلال سے فرماتے تھے
کہ یہ اللہ کا مال ہے یہ اُسکی عنایت تھی جو ہمکو عطا فرمایا تھا - اصل تو یہ ہے کہ ایسونکا ہونا زینت
اسلام ہے فقیر بھی میاں نصاب صاحب صوف کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** یہ ہے طَہَّرَ اللّٰہُ قَلْبَکَ
فِی قُلُوْبِ الْاَبْرَارِ وَزَکّٰی عَمَلَکَ فِیْ عَمَلِ الْاَخْیَارِ **چہارم مجلس** میں ایک سخی بڑے
حوصلہ والا بیٹھا ہوا ہے اور تمام روئے زمین کے سخی دست بستہ خدمت بابرکت میں حاضر ہیں - اور وہ
سخی بھی یہ ارشاد فرما رہا ہے اَللّٰہُ اَجْوَدُ جُوْدًا ثُمَّ اَنَا اَجْوَدُ بَنِیْ آدَمَ **ترجمہ** اللہ بہت سخی
ہے سخاوت میں پھر میں زیادہ تر سخی ہوں اولاد آدم میں - **حدیث** صحابہ کرام نے عرض کیا یا
رسول اللہ اگر یہ دونوں پہاڑ سونے کے ہوجاویں تو حضور ان دونوں کو کتنے عرصہ میں اللہ کے
نام تقسیم کر دیویں - فرمایا ٭ نماز ظہر سے عصر تک **حدیث** ایکدفعہ ایک لاکھ درہم خراج بحرین سے
آیا مسجد نبوی میں یہ روپیہ رکھا گیا - بعد نماز حضرت نے سب کا سب اللہ کے نام تقسیم کر دیا -
شعر مَا قَالَ لَا قَطُّ اِلَّا فِیْ تَشَہُّدِہٖ ٭ لَوْلَا التَّشَہُّدُ لَکَانَتْ لَاؤُہٗ نَعَمٗ - **اشعار** سرکار
یہ وہ ہے کہ جو مانگا وہی پایا ٭ ہونٹوں پہ کبھی حرف نہیں کا نہیں آیا ٭ اللہ رکھے خلق میں تا حشر سدا یا
فیاض دو عالم شہ دیجاہ کو پایا ٭ کسرا ہو کہ حاتم ہو یہ ہمت نہیں رکھتا ٭ اس گھر سے کوئی بڑھ کے
سخاوت نہیں رکھتا ٭ حضرت کے فیض صحبت کی برکت سے صحابہ کرام کا یہ حال تھا کہ جان و مال و
اسباب گھر بار ہولا رہے ڈرانے - پھر خدمت بابرکت میں بھی عرض کیا آپ ہم سے خوش ہوجاویں

ہماری جان تک حاضر ہے اللہ کے نام سے ہمکو کوئی چیز عزیز نہیں ہے۔ لکہا ہے کہ حضور کی نسبت یہ آیت نازل ہوئی
إِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ؕ ترجمہ بیشک
اللہ نے ایمانداروں کی جان اور مال کو جنت کے عوض میں خرید لیا ہے۔ تفسیر حضرت کعب رضی
روایت کرتے ہیں کہ مکہ میں ہمنے اور ستر انصار نے حضور سے بیعت کی اسوقت ہم لوگوں نے عرض کیا
یا رسول اللہ جو آپ چاہئے لئے اور اللہ کے لئے چاہیں وہ ہم سے شرط کر لیں آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ
نے اس آیت میں جنت کے عوض میں ایمانداروں کی جان و مال کو خرید لیا۔ بایع روح مشتری اللہ
مبیع جسم و مال۔ اول تو تم اللہ کی عبادت کرو۔ دوسرے کسیکو اللہ کا شریک نکرو تیسرے تم جان و
مال کو اللہ کی راہ میں خرچ کرو یہانتک کہ مارو یا مرجاؤ۔ اسوقت تمکو جنت ملیگی انہوں نے
عرض کیا یا رسول ہمیں آپکے حکم سے کوئی انکار نہیں فقیر کہتا ہے کیا ارزاں سودہ اور کیا اچہی
بیع ہے کہ یہ مال فانی۔ کہاں وہ حیات جاودانی۔ کہاں یہ دنیا کا مال۔ کہاں وہ جمال باکمال شعر
قیمت خود ہر دو عالم گفتۂ نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز۔ پہر صحابہ کا یہ حال تہا کہ جان و مال سب کچہ
راہ مولا دیدیا۔ سبحان اللہ صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین اور اہل اللہ کو کیا اللہ اور رسول سے
محبت تہی حضرت کے فیض اثر نے استقدر بہی وہ اثر کیا کہ الحمد للہ اس زمانہ میں بہی ایسے ایسے
لوگ موجود ہیں کہ بمقابلہ محبت اللہ اور رسول کے جان و مال کو ہیچ سمجہتے ہیں چنانچہ حضرت
ممتاز عالیجناب بدر الصلحا شیخ میراں بخش صاحب اہلمد فوجداری
نظامت راجپورہ علاقہ ریاست پٹیالہ۔ جو جو خوبیاں اللہ تعالیٰ نے ذات بابرکات
میں عطا فرمائی ہیں میں بیان نہیں کر سکتا حسن و خوبی کو جو میزان فکر میں وزن کیا تو ایک کو ایک سے
برتر پایا آپ دیندار۔ صاف دل پابند صوم و صلوٰۃ۔ ملنسار۔ متواضع۔ دوست پرور۔ شریف نواز۔ باذل۔
فیاض۔ بامروت آدمی ہیں شریفوں اور حاجتمندوں سے بڑی فراخ دلی سے مسلوک ہوتے ہیں۔ آپ کا
واسع اخلاق بڑا وسیع اور کشادہ ہے یہ حضرت خوش مزاج بڑے درجہ کے ہیں۔ آپکے کلام بلاغت نظام میں
مذاق سخن نظامی پیدا ہے اور شیریں کلامی میں لطف کلام جامی ہویدا ہے۔ ایسوں کا ہونا

فی زمانہ غنیمت ہے فقیر بھی شیخ صاحب صوف کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ یہ ہے
طہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار وزکی عملک فی عمل الاخیار سبحان اللہ عجب شان ربی
ہے کہ اللہ نے انسان کو یہ کیا قرب دیا ہے فعل انسان کو اپنا فعل کرلیا - یعنی جو ہاتہ اللہ کے نام
دیتا ہے وہ ہاتہ انسان کا نہیں وہ ہمارا ہے - اللہ کے نام دینا ہی اکسیر کا حکم رکھتا ہے حکایت
ہی کہ حضرت مولانا نواب قطب الدین صاحب محدث دہلوی مرحوم اپنی تصنیفات میں اپنی ایک حکایت
لکھتے ہیں - کہ میرے پاس ایک جوڑا چکور کا تہا - اُسکی مادہ کی آنکہہ میں موتیا اتر آیا تہا اسلئے اُسکی
نظر جاتی رہی تہی لیکن آنکہہ بدستور قایم تہی - ایک روز میں نے چاہا کہ اللہ کیواسطے انکو آزادی دوں
پنجرے کا دروازہ کہولدیا - اُسمیں سے نر اُسکا پرواز کر گیا - مادہ اُسکی پرواز نہ کر سکی - تہوڑی
دیر کے بعد نر اُسکا آیا - اور ایک لکڑی نیلگوں بمقدار طول دو جو کے اپنی چونچ میں لایا - اور
میرے روبرو اُسنے اُس لکڑی کو اپنی مادہ کی آنکہوں میں پہیرا - ایک دو قطرہ نیلگوں پانی کے نکلے
چکور نے لکڑی کو میری طرف پہینکدیا - اور دونو پرواز کر گئے میں نے اس خیال سے کہ اللہ نے اس
لکڑی میں کیا تاثیر رکہی ہے - اُٹہا کر اپنے پاس عمامہ میں رکہہ لی - چونکہ اُسوقت مجھکو کوئی کام
فتحپوری کا دامنگیر تہا - گہر سے سیدہا فتحپوری کو ہولیا - جسوقت قاضی کے حوض کے قریب پہنچا تو سامنے
سے ایک جنازہ دیکہا کہ لوگ لئے چلے آتے ہیں - اور اُس جنازہ کے ساتہ قریب پانسو کے آدمی ہیں
میں نے فتحپوری کا جانا ملتوی رکہا جنازہ کے ساتہ ہو لیا - میں کیا دیکہتا ہوں کہ جنازہ کے سامنے
دو آدمی ایک تو نہایت خوبصورت چاند کا سا چہرہ لباس عمدہ سے آراستہ اور دوسرا شخص نہایت بدشکل
سیاہ فام دونوں جنازہ کے آگے کشتی کرتے ہوئے چلے جاتے ہیں خوبصورت آدمی بدرو کو ہر بار
پچہاڑ دیتا ہے میں نے لوگوں سے پوچہا کہ تم کچہہ دیکہتے ہو جو میں دیکہتا ہوں آگے جنازے کے لوگوں نے کہا
ہم تو کچہہ نہیں دیکہتے میں نے خیال کیا کہ یہ اس لکڑی کی تاثیر ہے لیکن دل میں خیال کیا کہ الٰہی یہ کیا معاملہ
ہی آخرش پیچہے پیچہے قبرستان میں پہنچے قبر تیار تہی میں نے اُس میت کو قبر میں اُتارا تو کیا دیکہتا ہوں کہ وہی
خوبرو آدمی اُس میت کیساتہ ایسے لپٹ گیا جیسے ماں بچے کے ساتہ - بعد دفن کے فاتحہ پڑہکر واپس آئے

لئے تو میں کیا دیکھتا ہوں کہ وہ بدشکل آدمی ہمارے آگے آگے چلا جاتا ہے میں نے جلد دوڑ کر اسکو پکڑ لیا
دریافت کیا تو اُسنے عرض کیا مولانا آپ کیوں دریافت کرتے ہیں میں نے کہا کہ ہمارا کام ہی **تحقیق** کرنیکا
ہی اُسنے کہا کہ میں اُسکا اعمال بد ہوں میں نے کہا کہ وہ کون تھا جو قبر میں اُسکے ساتھ لیٹ گیا ۔ کہا مولانا وہ
اُسکا اعمال نیک تھا ہمیشہ اُسکا جلیس و انیس ہوگا میں نے دریافت کیا کہ اصل معاملہ کیا تھا اُسنے کہا کہ
اِس شخص نے مرنے سے پہلے اپنے مال کو اللہ کیواسطے تقسیم کر دیا تھا اسلیئے یہ عمل نیک اُسکو ملا اور
میں محروم رہا اگر یہ نیک عمل نکرتا تو میں بد **عمل** اسکے ساتھ رہتا اور ہمیشہ تکلیف دیتا پس نادانوں کے
واسطے یہی عبرت کافی ہے **فقیر** کہتا ہے کہ اللہ کے نام دینا بہت بہتر ہے ۔ اکثر جو کتاب اللہ اور
حدیث رسول اللہ صلعم میں دیکھا گیا تو اُس سے بہتر کوئی چیز نپائی چنانچہ **صحیح مسلم** میں ہے کہ خدا تعالیٰ قیامت
کے دن فرمائیگا کہ اے بیٹے آدم کے میں نے تجھسے کہانا مانگا تھا تو نے ندیا ۔ یہ عرض کریگا یا اللہ تو تو رب العالمین ہے
میں تجھکو کیا دیتا ۔ خدا فرمائیگا تو نہیں جانتا تھا کہ میرے فلاں بندے نے تجھسے کہانا طلب کیا تھا ۔ تو نے نہیں دیا
اگر تو اُسکو کہانا دیتا تو اُسکا عوض آج ہم سے پاتا پھر فرمائیگا کہ میں برہنہ رہا تو نے مجھکو کپڑا نہ پہنایا عرض
کریگا یا اللہ تو تو پاک ہے اس بات سے ۔ خدا فرمائیگا غریب کا برہنہ ہونا ہمارا برہنہ ہونا ہے ۔ ایسے ہی فرمائیگا
کہ میں پیاسا رہا تو نے مجھکو پانی نہ پلایا ۔ اور یہ عرض کریگا کہ یا الٰہی تو پاک ہے ایسی باتوں سے کیا دیتا ۔ فرمائیگا
میرے فلاں بندے نے تجھسے پانی مانگا تھا تو نے اُسکو ندیا اگر تو دیتا اُسکا عوض آج پاتا ۔
بہرکیف اس سے بہتر کوئی چیز نہیں کہ اللہ کے بندوں بیکسوں کی بھلائی کرنا **شعر** مسکینوں کو کھانے
ہو حاضر ہے خدمت میں ہم + بیکسوں سے بھی کبھی چھپا کرو کیا چاہیئے ہے بیچ **مجلس** میں ایک واعظ ممبر پر
بیٹھا ہوا وعظ و نصیحت کے نہایت توضیح و تشریح سے بیان کر رہا ہے ۔ مَن تَرَكَ سُنَّتِي لَم يَنَل
شَفَاعَتِي **ترجمہ** جسنے ترک کیا میری سنت کو نہ پہنچیگی اُسکو شفاعت میری **فقیر** کہتا ہے کہ
عبادت مقبول عند اللہ اور غیر مقبول عند اللہ کا فرق صرف عقل سے نہیں ہو سکتا اسمیں اتباع نبی
علیہ السلام کی بہت ہی سخت ضرورت ہے جبتک نبی عربی کا دامن ہاتھ میں نہ ہوگا کوئی شخص اس دریائے بے کنار پار
نہوگا ۔ ع محال ست سعدی کہ راہ صفا + تواں رفت جز در پے مصطفیٰ + دیکھیئے جبتک وہ گواہوں

اس کتاب کی بلفظہ رجسٹری ہوچکی ہے ذیرون بدون اجازت مصنف اسمیں سے ایک حرف نہیں نکل سکتا

کے بدون ہمارا تمہارا دنیا کا کوئی مقدمہ طے نہیں ہوسکتا - پہر بدون اتباع کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کے حضرت کی شفاعت کا ہونا غیر ممکن ہے پس اسلئے حضرت نے فرمایا کہ میری شفاعت اسکو نہوگی جو میری سنت کو ترک کریگا - نہایت خوشی کا مقام ہے کہ ایسا رسول ہمکو ملا - ورنہ خدا خود مختار ہے جسکو جو کچھہ دیا اسکا فضل ہے اور جسکو نہیں دیا تو اسپر کچھہ ظلم نہیں کیا - کیا برتن کمہار سے کہہ سکتا ہے کہ تو نے مجھپر ظلم کیا جو آبدست کرنیکی بدہنی بنایا - بادشاہوں اور معشوقوں کے پینے کا پیالہ نہ بنایا اسے قسمت کیا ہر ایک کو قسام ازل نے جس چیز کو جس شخص کے قابل نظر آیا + یہ اسکا فضل تہا کہ ہمکو ایسا نبی عنایت فرمایا اور ہمکو اسکی امت بنایا - لوگو مرنے سے پہلے اس نبی عربی کو خوش کرو ورنہ وقت مرنیکے حسرت لیجاؤگے سبحان اللہ ہمارے نبی عربی کیا محب قوم ہیں خیال تو کرو کہ کیا ارشاد فرمارہے ہیں لَا یَاتِیْ عَلَی الْمَیِّتِ اَشَدُّ مِنْ لَیْلَۃِ الْاُوْلٰی فَارْحَمُوْا اَمْوَاتَکُمْ بِالصَّدَقَۃِ **ترجمہ** یعنی اول شب مردے پر بڑی سختی کی ہوتی ہے پس رحم کرو اپنے مردوں پر ساتھہ صدقہ کے ایصال ثواب پہنچاؤ یعنی عبادت مالی اور بدنی کا ثواب پہنچاؤ **فقیر** کہتا ہے تم بہی اپنے مرنے سے پہلے اخراجات قبر کا بندوبست کرو اور اس **حکایت** کو غور سے دیکہو حکایت ہے کہ ایک امیر بخیل تہا اور مال بہت رکہتا تہا - دوست اسکے ہر روز اس سے کہتے کہ میاں تم اپنی زندگی میں کچھہ اللہ کیواسطے دیا کرو - کیونکہ حضرت نے قبر کے بارے میں ایسا فرمایا ہے - کہ اول شب مردہ پر بڑی سختی کی ہوتی ہے - وہ امیر انکے جواب میں یہ کہا کرتا - کہ مرنیکے بعد گہر والے خود ہی دیدینگے ایک غلام اسکا بڑا دانا تہا وہ چاہتا تہا کہ میاں کو میں جو اب دوں کہ میاں یہ کیا کہدیتے ہیں کہ بعد مرنیکے گہر والے دیدینگے - اتفاقاً ایک روز رات کو میاں کو کسی دوست کے مکان پر جانیکا اتفاق ہوا غلام سے کہا کہ لالٹین روشن کرکے ہمارے ساتہہ چلو - غلام نے خیال کیا کہ میاں کو نصیحت کرنیکا آج موقع ہے اسی خیال میں لالٹین لیکر ہمراہ ہولیا - میاں بڑے تیز رفتار تہے روشنی سے آگے بڑہکر ایک گڑہے میں جا پڑے - غلام کو آواز دی کہ او غلام تو کہاں ہے اسنے جواب دیا کہ حضور پچہلی روشنی تو ایسی ہی ہوتی ہے - لکہا ہے کہ میاں نے پہر کر غلام کا ہاتہہ چوم لیا اور کہا کہ تنے یہ بات کہاں سے پیدا کی - عرض کیا کہ قرآن سے حاصل کی ہے - چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہے

وَاَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَآ اَخَّرْتَنِيْٓ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ترجمہ اور خرچ کرو اُس چیز سے کہ دیا ہمنے تمکو پہلے اس سے یہ کہ آوے کسیکو تم میں سے موت پس کہے اے رب میرے کیوں ڈھیل دی تونے مجکو ایک وقت نزدیک تک پس خیرات دیتا میں اور ہوتا میں صالحوں سے وَلَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ترجمہ اور ہرگز نہ ڈھیل دیگا اللہ کسی جی کو جسوقت آویگی اجل اُسکی اور اللہ خبردار ہے ساتھ اُس چیز کے کہ تم کرتے ہو الحمد للہ ہمارے زمانہ میں بھی ایسے ذی عزت اللہ کے بندے عالی ہمت دیندار موجود ہیں کہ جنکو ہر وقت اللہ اور رسول کی دلجوئی اور اپنی آخرت کا خیال دامنگیر رہتا ہے چنانچہ حضرت عالیجناب بدر الصلحاء میر نثار علی صاحب نمبردار رئیس موضع نوازپورہ ضلع بلند شہر گڈھ علاقہ ریاست پٹیالہ جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں بیان نہیں کر سکتا حسن خوبی کو جو میں ان فکر میں زن کیا تو ایک سے ایک کو برتر پایا۔ آپ محب قوم سید سندی۔ نہایت دیندار۔ پابند صوم وصلوٰۃ۔ صاحب مروت۔ فیاض۔ رحمدل۔ خدا ترس۔ دوست پرور۔ شریف نواز متقی۔ متواضع۔ آپکا دامن اخلاق وسیع اور کشادہ ہے ہمیشہ سے طبیعت بتواضع وتکریم آمادہ ہے۔ ہر ادنے واعلیٰ کیطرف نظر فلاح ہے۔ ہر کہ ومہ آپکے الطاف وکرم کا مداح ہے۔ آپکی ذات سے بہت فیض ہے۔ آپکا ہونا اسوقت باعث غنیمت ہے فقیر بھی صاحب موصوف کا شکریہ دل سے ادا کرتا ہے شکریہ یہ ہے طَهَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ فِيْ قُلُوْبِ الْاَبْرَارِ وَزَكّٰى عَمَلَكَ فِيْ عَمَلِ الْاَخْيَارِ الغرض ٭ واعظ حسین دل آویز اور سہلی سہلی باتیں خوب سمجھ کر سنا رہا ہے۔ کہ اللہ تبارک وتعالے فرماتا ہے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ ترجمہ اے ایمان والو اللہ سے ڈرو جیسا کہ اُس سے ڈرنیکا حق ہے۔ تفسیر یعنی حق ڈرنے کا یہ ہے کہ اسکی ذات میں اپنی ذات کو اور صفات میں اپنی صفات کو ہلاک کردو اور منہ اتقوا اللہ میں لفظ اللہ اسواسطے بیان کیا گیا کہ لفظ اللہ زبان عرب میں اُس شہنشاہ حقیقی

اس کتاب کی بابت رجسٹری ہو چکی ہے بدون اجازت مصنف اسمیں کسی ایک حرف کو بھی نقل سکنا

اور پروردگار عالم کا نام ہے کہ جسکی ہیبت سے پہاڑ لرزتے ہیں اس نام کے ذکر کرنے سے ہیبت ظاہر کرنا اور مقصود انسان کو خوف دلانا ہے کیونکہ خوف ہی ایک بڑا توشہ آخرت کا ہے

حکایت حسن فرماتے ہیں کہ زمانہ بنی اسرائیل میں ایک زانیہ عورت تھی تیسرا حصہ کل حسن کا اُسکو دیا گیا تھا بدون سو اشرفی کے کسی سے صحبت نکرتی تھی ایک عابد نے اُسے دیکھا وہ اُسکو پسند آگئی۔ اپنے ہاتھ سے محنت مزدوری کرنا شروع کیا۔ سو اشرفیاں جمع کیں۔ پھر اُسکے پاس آیا۔ اُس سے کہا تو مجھے پسند آگئی تھی میں نے اپنے ہاتھ سے محنت مشقت کرنا شروع کیا یہانتک کہ میں نے تیرے لیے سو اشرفیاں جمع کیں۔ عورت نے کہا اندر آ۔ یہ اندر گیا اس عورت کا ایک تخت تھا سونے کا وہ اپنے تخت پر بیٹھی پھر اس سے کہا آ۔ یہ جب **صحبت** کرنیکے لئے بیٹھا اسنے خدا تعالے کے روبرو کھڑے رہنے کو یاد کیا اُسکو لرزہ آگیا اُس عورت سے کہا تو مجھے چھوڑ دے کہ میں نکل جاؤں اور یہ اشرفیاں تیری ملک ہیں عورت نے کہا تجھے کیا ہوا تو تو یہ کہتا تھا کہ میں تجھے پسند آگئی پھر جب تجھے مجھپر قدرت ہوئی تو تو نے یہ کیا **عابد** نے کہا۔ یہ میں نے اس لئے کیا کہ میں اللہ تعالے اور اُسکے روبرو کھڑے رہنے سے ڈر گیا خوف نے میرے نزدیک تجھے **مبغوض** کر دیا سو اب سب لوگوں سے مجھے زیادہ مبغوض ہے عورت نے کہا اگر تو سچا ہے تو تیرے سوا میرا کوئی خاوند نہیں ہے عابد نے کہا تو تو مجھے چھوڑ دے کہ میں نکل جاؤں اُسنے کہا میں تجھے نہ چھوڑونگی مگر یہ کہ تو اقرار کرلے کہ تو میرے ساتھ **نکاح** کریگا۔ عابد نے کہا امید ہے کہ یہ ہو جاویگا۔ زاہد نے منہ پر نقمہ ڈالا۔ پھر اپنے شہر کیطرف چلا گیا اُسکے بعد ہی اس عورت اپنے **افعال** پر پشیمان ہو کر کوچ کیا یہانتک کہ زاہد کے شہر میں آئی اُسکا نام و مکان دریافت کیا کسی نے اُسکا مکان بتا دیا اس عورت کا عرف **ملکہ** تھا زاہد سے کہا کہ ملکہ تیرے پاس آئی ہے جب دیکھا تو ایک چیخ ماری اور مر گیا۔ ملکہ کے گود میں گر پڑا۔ اُسنے کہا یہ تو مجھ سے فوت ہوا اسکا کوئی رشتہ دار ہے لوگوں نے کہا اسکا ایک بھائی فقیر ہے اُسنے کہا میں اسکی حب کیلئے اُس سے نکاح کرونگی۔ پھر اس نے اُسکے بھائی سے نکاح کرلیا۔ اللہ تعالے نے ملکہ کے بطن سے سات لڑکے عنایت فرمائے سب کے سب صالح پاکیزہ سب نبی ہوئے **الحمد للہ** فی زمانا اللہ کے بندے

ایسے ایسے دیندار امرائے صالحین میں سے موجود ہیں کہ جنکو ہمہ نعمت دنیا حاصل ہے مگر اللہ کا انکو ایسا خوف
دستگیری کہ بمقابلہ احکام اسلام اپنی نفسانی خواہشوں کو بالکل مٹا دیا محبت الٰہی نے انپر ایسی ترقی کی کہ ہمیشہ
کار بار میں اللہ و رسول کو مقدم سمجھا۔ چنانچہ حضرت عالیجناب صاحب خلق محمدی تابع شرع
احمدی افضل الکرام اشرف العظام ملک سیرت فرشتہ صورت نواب
معلے القاب بشیر مرزا احمد خان صاحب بہادر خلف الرشید جناب اسمعیل
احمد خان صاحب مرحوم و مغفور جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں میں بیان
نہیں کر سکتا ہوں حسن خوبی کو جو میزان فکر میں وزن کیا تو ایک کو ایک سے برتر پایا۔ انجمن صالح۔ پابند صوم
صلوۃ۔ بڑے دریا دل۔ صاحب دل۔ صاحب مروت۔ آنکھ میں شرم و حیا ہے۔ شریف نواز۔ برتاؤ
مرتاض۔ شریف اور حاجتمندوں سے نہایت فراخ دلی سے سلوک ہوتے ہیں اخلاق میں تن تنہا ہوا
بجا ہے۔ مروت میں قوت مجسم لکھوں تو زیبا ہے۔ ہر ادنے و اعلے کیطرف نظر فلاح ہے۔ ہر کہ
کا مداح ہے۔ ارکان مروت آپ پر ختم ہیں ایسوں کا ہونا فی زمانا ناسبا غنیمت ہے فقیر بھی نواب ممدوح
کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ طَہَّرَ اللّٰہُ قَلْبَکَ فِی قُلُوْبِ الْاَبْرَارِ وَزَکّٰی عَمَلَکَ فِی عَمَلِ
الْاَخْیَارِ سبحان اللہ کیا واعظ رفیق قوم ہے۔ ارشاد فرما رہا ہے کہ اللہ تبارک و تعالے
فرماتا ہے وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۵ ترجمہ و رنہ مرنا مگر فرمانبردار ہو کر تفسیر مروت
اسلام پر قایم رہنا شعر خدایا مال دنیا اسکے آگے کیا حقیقت ہے ؛ جو اسلام نبی سے بے بہا
تیری عطا مجکو ؛ چنانچہ حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنی اولاد کو بوقت نزع اسلام کی وصیت کی
فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۵ ترجمہ پس نہ مرو تم مگر مسلمان ہو کر۔ ایسے ہی یوسف علیہ السلام
نے موت کی درخواست اسلام پر کی۔ اَنْتَ وَلِیّٖ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا
وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ ۵ ترجمہ تو ہی دوست میرا دنیا و آخرت میں موت دے مجکو اسلام پر اور ملا دے مجکو
اچھے لوگوں میں۔ ایسے ہی تمام انبیاء علیہم السلام کی دعا ہی وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ۵ ہمکو نیک لوگوں
کے ساتھ موت دے۔ ایسے ہی فقیر کہتا ہے کہ یا اللہ تمام اہل اسلام کو اسلام پر قایم رکھ اور اسلام کی

موت عنایت کر۔ آمین **نقل** ہے کہ ایک بزرگ کی خدمت میں کسی نے عرض کیا کہ حضرت میں نے آپکی نسبت سُنا ہی کہ آپ ہوا پر پرواز کرتے ہیں۔ فرمایا یہ کچھ کمال نہیں ہے۔ یہ بات تو پرندوں میں بھی موجود ہے۔ عرض کیا میں نے یہ بھی سُنا ہے کہ آپ دریا پر مثل خشکی کے چلتے ہیں۔ فرمایا کہ یہ صفت تو کچھاس اور پتی میں بھی ہوتی ہے عرض کیا اور کمال کیا ہے فرمایا وقت اخیر ہو اور شہادتین بانبر ہو۔ اور اسی پر خاتمہ بالخیر ہو جاوے **نقل ہے** کہ جب حضرت جنید کا وقت اخیر قریب پہنچا۔ تو آپ نے شہادتین اور بسم اللہ پڑھکر آنکھیں اور ہاتھ بند کر لئے۔ جب غسل کی نوبت آئی تو غسال نے چاہا کہ آنکھیں کھینچ کر پانی ڈالوں تو غیب سے آواز آئی کہ آنکھیں ہمارے نام پر بند کیں ہیں بجز ہماری دید کے نہ کھولیگا۔ جب غسال نے چاہا کہ انگلیاں کھولوں تو غیب سے ندا آئی کہ ہمارے نام پر اسنے ہاتھ بند کئے ہیں ہم سے ہی مصافحہ کریگا۔ بھائیو خدا سے ایسی موت کی تمنا کرو **اشعار** آں زمانیکہ زاد مادر تو ٭ ہمہ خنداں بُدند تو گریاں ٭ آنچناں زی کہ بعد مردن تو ٭ ہمہ گریاں بوند تو خنداں ٭ اللہ کی شدید آتش یہی ہے ایسے دیندار پرہیزگار۔ اس موت کی تمنا کیواسطے کیا کیا اللہ اور رسول کی رضا جوئی کر رہے ہیں کہ جنکا یہ حال ہے۔ دل بیار۔ دست بکار۔ میں چاہتا ہوں کہ انکا نام نامی بطور یادداشت اپنی کتاب میں لکھوں کہ انکے نام کو بقا رہے چنانچہ حضرت **عالیجناب میر عبداللہ صاحب خلف الرشید میر غلام محمد صاحب** ساکن قصبہ نور متعلق نیابت نارنول۔ جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات میں عنایت فرمائی ہیں میں بیان نہیں کرسکتا۔ یہ حضرت نہایت خلیق۔ دیندار۔ متشرع۔ متقی پرہیزگار۔ متواضع۔ صالح۔ شریف۔ سید سندی۔ وضعدار۔ شریف نواز۔ پابند صوم وصلوۃ۔ صاحب مروت۔ بڑا کمدہ۔ فیاض۔ عالی ہمت سیر چشم۔ فصاحت وبلاغت میں ثانی خاقانی ہیں۔ دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے اسوقت آپکا دم بسا غنیمت ہے **فقیر** بھی میر صاحب موصوف کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** طہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار وزکی عملک فی عمل الاخیار **عالیجناب سید نصرت علی خلف الرشید میر منصب علی صاحب** جونپوری۔ المدد دیوانی اناحدگدہ جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات میں عنایت فرمائی ہیں میں بیان نہیں کرسکتا۔ یہ حضرت نہایت خلیق متین بے گھمنڈ

متواضع - سیر چشم - خدا ترس دیندار - سید سندی - پابند صوم وصلوٰۃ - متشرع - اخلاق مہیج تن
خلق لکھوں تو بجا ہے - مروت میں مروت مجسم کہوں تو زیبا ہے فی زمانہ آپکا دم بھی غنیمت ہے - فقیر بھی آپکا
شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ طَهَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ فِي قُلُوبِ الْأَبْرَارِ وَزَكَّى أَعْمَالَكَ فِي أَعْمَالِ الْأَخْيَارِ خلاصہ
کلام یہ کہ واعظ ہر طرح قوم کو سمجھا رہا ہے کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے - وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا
ترجمہ اور حمیت جاؤ خدا کی رسّی سے ملکر **تفسیر** سب ملکر خدا کی رسی کو پکڑ لو - رسّی سے مفسرین نے مختلف
معنے لئے ہیں - کسی نے عہد ازلی کسی نے قرآن - کسی نے دین اسلام بعضوں نے کہا کہ حبل سے مراد حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع ہے دوجہان کی نعمتیں اور خدا کی رضا جوئی کا اسی پر فیصلہ ہے
کہ آنحضرت صلعم کا دامن مضبوط پکڑنے میں سب مجتمع رہو اس واسطے کہ جبتک حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا اتباع
ظاہری و باطنی خوب مضبوطی کے ساتھ نکروگے **منزل مقصود** کی راہ نپا سکوگے مطلوب حقیقی تک
نہ پہنچوگے جو کوئی حضور کے قدم بقدم چلیگا وہی منزل مقصود پر پہنچیگا **حدیث** ایک وقت حضرت
جبرئیل تشریف لائے اور عرض کیا کہ خدا نے بعد درود و سلام کے حکم کیا ہے کہ جیسے ہم تم سے خوش ہوئے
ہیں ایسے ہی جو لوگ تم سے خوش ہوئے ہیں اور تیرا **اتباع** اُنھوں نے دل سے کیا ہے اب ہم بھی اُنکو
خلعت رضا کا عنایت کرتے ہیں کہ ہم اُن سے اس بعد اسکے کبھی ناخوش نہونگے **خلعت رضا**
کا یہ ہے رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ترجمہ راضی ہوا اللہ اُنسے اور وہ راضی ہوئے اللہ سے سبحان
اللہ انبیاء علیہم السلام اور صحابہ اور آل عبا نے کیا اللہ سے راضی ہوئے کہ جان و مال گھر بار عیال و اطفال
سب اللہ کے راستہ میں فدا کر دیا - یہاں فقیر کچھ زیادہ گنجایش نہیں پاتا کہ ان حضرات کا پورا پورا
حال لکھے مگر مختصر بطور تبرک لکھتا ہوں - ناظرین کو معلوم ہو جاوے کہ یہ حضرات کس درجے کے صابر
لوگ ہیں خصوصاً حضرت امام حسین علیہ السلام پر تو صبر کو اللہ نے ختم ہی کر دیا ہے

بیان شہادت امام حسین علیہ السلام

روایت ہے کہ جبرئیل علیہ السلام نے بحکم رب العالمین جناب سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام
کی خدمت بابرکت میں عرض کیا کہ سرزمین روم شہر فلسطین میں خدا نے بہ ہدایت خضر نبی جرجیس پیغمبر کو مبعوث کیا

اور ایک بادشاہ تہا ازالہ نام نہایت ظالم وخونخوار جفاکش تندخو بت پرست ملک شام کا فرمانروا تہا اُسکی ہدایت کو خداوند عالم نے اُس پیغمبر جرجیس نبی کو بہیجا تہا۔ جبکہ وہ مقبول باری اُسکے آگے وعظ و نصیحت کرنے لگے وہ شقی نہایت غیظ میں آیا جو جو رنج و تکالیف اُس مقبول الٰہی کو دیے زبان کو یارا نہیں بیان کا نہیں ہے جسوقت اُنہوں نے فرمایا۔ اِنِّی لَکُمْ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ فَاتَّقُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوْنَ اِنَّ اللّٰہَ رَبِّیْ وَرَبُّکُمْ فَاعْبُدُوْہُ ھٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ ۵ اسکے عوض میں اُس مقبول خدا کو اول جسم شریف انکا نوک شاخہاے آہنی زخمی کیا اُنہیں نمک بہرا پہر لوہے سے گرم کرکے پہلوں سے داغ دیا اور رات کو زہر ہلاہل و سم قاتل زخموں میں کہوا تا تہا اور تیل گرم کرکے بدن پر چہڑکوا تا تہا ان سب اذیتوں پر اُس مقبول اللہ نے مُنہ سے بجز شکر خدا کوئی حرف نہیں نکالا۔ یہ سب اُن اُس عالی جناب نے قتل کے تہے لیکن بسبب بقاے رشتہ حیات زندہ تہے فَنَزَلَ جِبْرَائِیْلُ وَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ یَقْرَءُ اَنَّ السَّلَامُ ترجمہ پس نازل ہوے جبرئیل اور عرض کیا کہ پروردگار عالم نے بعد تحفہ سلام یہ پیام دیا ہے کہ ہمیں قسم ہے خدائیت کی کہ ہم تجہسے بہت راضی ہیں۔ اے جرجیس یہ لعین تجہے چار بار قتل کریگا اور ہم خلعت حیات تازہ سے تجہے سرافراز کرینگے اگرچہ وہ شقی اسپر بہی راہ راست اختیار نہ کریگا۔ حضرت جرجیس نے عرض کی کہ خدایا میں راضی ہوں تیری راہ رضا میں پس حکم کیا اُس شقی نے کہ بند بند جرجیس کا جدا کرے۔ پس بند بند اُس خاصہ خدا کا جدا کیا اور کنوئیں میں الدیا فَنَزَلَ مِیْکَائِیْلُ وَاَحْیَاہُ مِنْ اَمْرِ اللّٰہِ ترجمہ پس میکائیل نازل ہوے اور اُن ٹکڑوں کو جمع کیا۔ اور زندہ کیا اُنکو بحکم خدا پہر جرجیس نے اُسے سوے حق رہنمائی کی اور وہ لعین طیش میں آیا اور ایک تختہ مسی سرخ کیا اور دست و پا اُس برگزیدہ خدا کے باندہے اور تختہ آتشی پر لٹا دیا اور سرب گرم کرکے پلایا اور میخہاے آہنی اُنکی چشمہاے مبارک میں جڑوائیں۔ اور جسد پاک جلوا کر خاک ہوا میں اڑوادی پہر میکائیل نازل ہوے اور اُس خاک کو جمع کرکے بحکم خالق زندہ کیا۔ پہر اُس برگزیدہ خدا نے اُس لعین کو سوے حق رہنمائی کی وہ شقی بولا بار سے تو اپنے خالق کی قدرت نمائی کرتا ہے اگر ہزار بار زندہ ہو تو بہی بجز انکار حرف اقرار زبان پر نہ لاؤنگا۔ پہر تختوں میں کسوا کے اُرے سے دو ٹکڑے کیا۔ اور دیگ میں رکہا اور اُسے گو گرد اور سرب سے معمور کیا اور اُسکے نیچے

انچ کردی اسوقت تو عرش اعظم کو زلزلہ ہوا اور چرخ بریں بید وار کانپنے لگا اور ساکنان آسمان
نالہ و فغان کرکے عرض کرنے لگے درگاہ الٰہی میں۔ کہ بارالہا ایسا سانحہ روے زمین پر نہیں ہوا۔ اور
اسرافیل نے ایک نعرہ مارا کہ زمین ہلنے لگی اور وہ دیگ چولھے سے گر پڑی پھر حضرت جرجیس بقدرت خدا
زندہ ہوئے۔ آخرکار بعد ظلم بیشمار رائے ناصواب نے اس بادشاہ ملعون کے اوپر گردن مارنے اس پیغمبر بے گناہ
کی قرار پایا۔ اور وعدہ انکا برابر ہوا حضرت جبرئیل نے آکر کہا۔ اے جرجیس خدائے تعالےٰ ان لعینوں
پر غضب نازل کریگا۔ تم دنیائے ناپائدار کو ترک کرو۔ غرض جب قاتل واسطے قتل کرنے آنحضرت کے
روبرو آیا تو ملائکہ انکے **استقبال** روح کو آئے۔ پس جب چاہا قاتل لعین نے کہ سر اقدس کو انکے
جدا کرے اور زیر تیغ بٹھایا انہیں۔ تو وہ پیغمبر خدا بیساختہ ڈاڑہیں مارکے رونے لگے۔ جبریل نے
کہا اے جرجیس نہایت متعجب ہوں میں تمہارے رونے سے اسوقت کے کتنے بڑی بڑی مصیبتوں پر صبر کیا
اسوقت باعث رونیکا کیا ہے فرمایا حضرت جرجیس علیہ السلام نے کہ اے جبریل سب مصیبتوں میں تصور کیا میں نے
احوال انبیا کو پس قید میں تصور کیا میں نے حال یونس کو اور زخموں میں خیال کیا میں نے حضرت ایوب کو
اور جلنے میں میں نے خیال کیا حال ابراہیم کو۔ آرے سے دو نیم ہونے میں تصور کیا میں نے حضرت زکریا
کو اور نابینائی کیوقت تصور رہا حال یعقوب و شعیب کا وَالْآنَ ذَكَرْتُ مَصَائِبَ الْحُسَيْنِ
ابْنِ رَسُولِ اللّٰہِ فَبَكَيْتُ ترجمہ اے جبریل اسوقت یاد آئیں مجھے مصیبتیں حسین فرزند رسول خدا کی
پس مجھ سے گریہ ضبط نہو سکا۔ اسواسطے کہ سب پر مصائب ہوئے۔ مگر مثل حسین کے کسی پر نہیں ہوئے۔ اور
اے جبرئیل جو مبتلا بہ بلا ہوا۔ خود بذات واحد ہوا ہے کسی نے جوان بیٹا قتل ہوتے نہیں دیکھا کسیکی
گود میں طفل شیرخوار کے گلے پر تیر نہیں لگا **شعر** تیر مارا حلق اصغر پر تو سرور نے کہا ؛ دل ترا اے حرملہ
پتھر ہے یا فولاد ہے ؛ کسی نے اپنے بھائی بھتیجوں کا خون زمین پر بہتے نہیں دیکھا اور انہیں بیجان
ہوتے نہیں دیکھا۔ اے جبرئیل کسیکے اطفال خوردسال مثل ماہی بے آب تڑپ تڑپ کر ہلاک نہیں
ہوئے کسی کے اہل و عیال پر آب و دانہ بند نہیں ہوا کسیکے جسم پر چار ہزار تیر اور ایک سو اسی زخم شمشیر
نہیں لگے کسیکی نعش بے گور و کفن تابش آفتاب میں زمین گرم پر پڑی نہیں رہی کسیکے ناموس قید

قید ہو کر در بدر پھرائے نہیں گئے کس لیے پیچھے کوئی قطع نسل کا درپے نہیں ہوا ۵ اے
سلامی عیش و عشرت ہو زمانہ کے لئے ؛ اور مصیبت ہے محمد کے گھرانے کے لئے ؛ رونے والا
کوئی مقتل میں نہ تھا شبیر کا ؛ ہاں ہوا آتی تھی اکثر خاک اُڑانے کے لئے ؛ وا مظلومی کہ راتوں کو
سرہانے شاہ کی ؛ شمع بھی جلتی نہ تھی آنسو بہانے کے لئے ؛ اُسکے ماتم میں نہ کیونکر روئیں حسین مظلوم نے
جان دی امت کو دوزخ سے بچانے کے لئے ؛ تن سے سر اُسکا اُتارا شمر نے جسکو نبی ؛ گود میں لیتے
تھے کاندھے پر چڑھانے کے لئے ؛ افسوس اسی شہر شام کے حاکم کے ہاتھوں سے یہ تمام مصیبتیں خاندان
رسالت پر گذر گئیں باوصفیکہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم بادشاہ اور مالک تسلیم و رضا ہیں وہ بھی متحمل
اس مصیبت کے نہ ہو سکینگے چنانچہ حدیث میں بھی ایسا ہی پایا۔ ابن عباسؓ اور حضرت امیر المومنین
اُم سلمہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ دیکھا ہم نے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں ایسے حال میں کہ آپ
کی ڈاڑھی مبارک اور سر مبارک پر غبار تھا۔ عرض کیا میں نے کہ یہ کیا حال ہے آپکا یا رسول اللہ۔
فرمایا مقتل حسین میں میں اب موجود تھا القصہ جس جلیس نبی علیہ السلام نے فرمایا اے جبرئیلؑ باوصفیکہ
ایسا پیغمبر ہو پھر سر برہنہ چاک گریبان خاک اُڑاتے خلد بریں چھوڑ کر نعش حسین پر زمین کربلا میں
آئیگی یالیتنی کنت معھم فافوز فوزاً عظیماً ترجمہ کاشکہ میں بھی حاضر ہوتا اور جان اپنی اس
امام مظلوم پر نثار کر کے سعادت حاصل کرتا۔ آہ دیکھتا ہوں میں گویا سر حسینؑ مع اقربا نیزوں پر
نصب ہیں ہر چند استغاثہ کرتے ہیں کوئی انکی فریاد کو نہیں سنتا امیدوار ہوں خدا سے حشر میرا ہمراہ حسین
اور رفیقان حسین کے ہو اور جب روز قیامت کو مادر مظلوم و معصوم حسین دختر رسول الثقلین فاطمہ زہرا پایہ عرش الہی پکڑ کے
دادخواہ خون حسین کی ہو تو میری ماں بھی سر برہنہ مثل کنیزکان فاطمہ زہرا خاتون و سرور کے خون کی دادخواہ ہو جبرئیلؑ کو
بیان حسین سے تاب نہ رہی اسطرح سے روئے کہ جیسے کسی عورت کا بچہ مرجاتا ہے وہ بیقرار ہو کر روتی ہے فی زماننا بھی کیا ایسے
بندے مومنین ولاء علی آل نبی و نیز محبان اہلبیت سے موجود ہیں جنکا جان و مال آل عبا پر فدا ہے چنانچہ عالیجناب
معلے القاب مسند آرائے عز و جلال جلوہ افزائے چار بالش حکمت و اقبال مخزن
خاندان شرف دودمان اولاد علی آل نبی نواب میر علی مراد خان

صاحب بہادر فرمانروائے خیرپور سندھ - جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات میں عنایت فرمائی ہیں میں بیان نہیں کرسکتا حسن خوبی کو جو میزان فکر میں وزن کیا تو ایک سے ایک کو برتر پایا اول تو عالیجناب کے خوان کرم سے کوئی فرد بشر بچا ہوگا - آپ بڑے فیاض ہیں امیر ہوکر اور سیر ہوکر فقیر بنے ہوئے ہیں آپکا کل محاصل مساکین اور اہل حاجت کیلئے وقف ہے - آپکا سجع یہ ہے کہ (علی مراد مراد دہ محبت یار سی کرد) آپکی سخاوت اور بلند حوصلگی نے قصہ حاتم طائی کا جہان کے دل سے بھلا دیا - آپکا دامن اخلاق وسیع اور کشادہ ہے - آپکی رفعت شان کے سامنے بلندی آسمان کی کمتر ہے - اور حشمت و اقبال کے جاہ سکندر و دستگاہ دارا ادنی تر ہے آپکی دولت عمیق کو دیکھکر قارون اپنی تہی دستی پر حیران ہے آپکی افزائش بخشش کو دیکھکر ابر نیساں گریاں - آپ پابند صوم و صلوۃ ہیں ہر ادنے و اعلے کی طرف نظر فلاح ہے - فی زمانا آپکا دم بہت غنیمت ہے **نواب ممدوح** کا شکریہ **فقیر** بہی تہ دل سے ادا کرتا ہے **شکریہ** طہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار و زکی عملک فی عمال الاخیار -

جناب فیضمآب مہر سپہر جاہ و جلال خورشید آسمان دولت و اقبال گوہر دریائے سخاوت نیر برج شرافت شمع شبستان مروت چراغ بزم ثروت مسند نشین دولت خداداد فرشتہ نہاد فخر خاندان شرف دودمان سیادت سندی اولاد علی آل نبی وزیر الدولہ مدبر الملک خلیفہ سید محمد حسن خاں صاحب بہادر دام اقبالہ وزیر اعظم ریاست پٹیالہ جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات میں عطا کی ہیں میں انکو بیان نہیں کرسکتا - لیکن ایک شمہ اسمیں سے لکھتا ہوں - کلام معجز نظام آپکا تمام فصاحت و بلاغت ہے - آپکی عدالت گستری اور رعایا پروری نے نام نوشیرواں مٹا دیا - آپکی سخاوت و بلند حوصلگی نے قصہ حاتم جہان کے دل سے بھلادیا - آپکی محاورات نازک سے خوش دلبراں خجل - اور مضامین پاکیزہ سے مزاج لطیف طبعاں منفعل - سودا کو آپ کے رشک سخن سے جنوں - اور آپکے کلام بلاغت نظام سے سرنگوں - آپکو علم تاریخ میں ملکہ تکمل حاصل ہے - آپنے بہت کتابیں تصنیف و تالیف فرمائی ہیں - غرض جو جو خوبیاں حکما و شعرا و فصحا و صلحا و بلغا و علما سلف

میں کسی کے ساتھ مختص نہیں بالتمام آپکی ذات بابرکات میں موجود ہیں۔ عدل و انصاف
آپکا صفت حقیقی کو پسند ہے ہر ادنے و اعلے کیطرف نظر فلاح ہے ہر کہ و مہ آپ کی لطف و کرم کا
مداح ہے ارکان مروت آپ پر ختم ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ آپ خُلق مجسم ہیں۔ آپ بڑے بامروّت ہیں
شریفوں اور حاجتمندوں سے بڑی فراخ دلی اور کشادہ پیشانی سے مسلوک ہوتے ہیں۔ آپ بدرجہ
کی پابند صوم و صلوۃ بھی ہیں فی زمانا آپکا دم لبا غنیمت ہے **فقیر** بھی **وزیر ممدوح** کا دل سے
شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** یہ ہے طَهَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ فِي قُلُوبِ الْاَبْرَارِ وَ زَكّٰى عَمَلَكَ فِي عَمَلِ الْاَخْيَارِ

عالیجناب معلے القاب سید سندی اولاد علی آل نبی محمد تقی صاحب نائب
ناظم اناحد گڈہ علاقہ ریاست پٹیالہ جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات
میں عطا فرمائی ہیں میں بیان نہیں کرسکتا حسن و خوبی کو جو میزان فکر میں وزن کیا ایک کو ایک سے
برتر پایا۔ آپ سید سندی۔ بڑے ملنسار۔ نہایت خلیق۔ باذل۔ دیانتدار سخی۔ فیاض مسکین پرور
سیر چشم۔ متواضع۔ عادل۔ نیکبخت۔ دوست پرور شریف نواز۔ رحمدل۔ خداترس۔
پابند صوم و صلوۃ دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے۔ ہمیشہ سے طبعیت تواضع و
تکریم آمادہ ہے ہر ادنے و اعلی کیطرف نظر فلاح ہے۔ ہر کہ و مہ آپ کے لطف و کرم کا
مداح ہے۔ برتاؤ سید صاحب کا نہایت عمدہ ہے جس مقام کو میر صاحب موصوف نے چھوڑا وہاں کی
رعایا چشم پر آب ہی ایسے لوگوں کا ہونا فی زمانا مغتنمات سے ہے فقیر بھی میر صاحب
موصوف کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** یہ ہے طَهَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ فِي
قُلُوبِ الْاَبْرَارِ وَ زَكّٰى عَمَلَكَ فِي عَمَلِ الْاَخْيَارِ **حاصل کلام** کیا واعظ ہے کہ
اللہ کے بندوں کو بہرا احکام اسلام سے مطلع کر رہا ہے۔ یہ واعظ کون ہے محمد رسول اللہ کیا پیارہ رسول ہے (کیا پیارہ نام ہے)

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

فقیر کہتا ہے کہ تمام مخلوقات اور جملہ کائنات آپکی سلامی میں پس کوئی آنحضرت کی صبح و شام کے
سلام سے خالی نہیں **حدیث** فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بعضے لوگ بہشت کے

جانیکا رستہ بہول جائینگے صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ وہ کون لوگ ہونگے - فرمایا آپ نے جو میرا نام سنتے ہیں محمد رسول اللہ اور درود نہیں بہیجتے **نقل** ہے کہ ابوجہل اور بہت سے کافر ایک جگہ قریب بیت اللہ کے بیٹھے ہوئے تہے ایک سائل نے آکر اُنسے سوال کیا انکافروں نے بطور تمسخر کہا کہ امیرالمومنین حضرت علیؑ حرم کے اندر ہیں اُنسے سوال کرو کہ وہ بڑے سخی ہیں سائل نے یہ تمام حال بخدمت مظہر العجائب والغرائب عرض کیا آپنے فرمایا کہ تو اپنے دونو ہانہ پہیلا - اُسنے پہیلائے آپنے نام محمد رسول اللہ پڑہکر اُسکے دونو ہاتہوں پر پہونکا اور فرمایا کہ بند کرلو - کفار کے روبرو جا کہولنا - سائل نے کفار کے روبرو اپنے ہاتہونکو کہولا تو دو موتی اپنے دونو ہاتہوںمیں پائے جو قیمت میں ہر ایک ہزار دینار کا تہا کافروں نے پوچہا کہ امیرالمومنین نے تجہے موتی کہاں سے دئیے میں کہا میرے ہاتہوں پر نام محمد رسول اللہ پڑہکر پہونکدیا سوائے ابوجہل کے سب کفار نام نامی پر قربان ہوئے اور ایمان لائے (واہ کیا پیارا نام ہے محمد رسول اللہ) کسی عاشق نے اس نام پاک کے عشق میں کیا خوب کہا ہے **اشعار** مُنہ دیکہو مُنہ کا تیری تاب لا سکے :: خورشید پہلی آنکہہ تو تجہہ سے ملا سکے :: تصویر تیری کہینچے مصور کی کیا مجال :: دست قضا تو پہر کوئی تجہہ سا بنا سکے :: واہ کیا نام نامی ہے مشکل کشا محمد رسول اللہ آپکا نام لینے سے کیا کیا مشکلیں آسان ہوتی ہیں **حدیث** جنت مشتاق ہے اُس شخص کی جو کہتا ہے محمد رسول اللہ خدا مہربان ہے اُسپر جو کہتا ہے محمد رسول اللہ ہر دروازہ جنت پر لکہا ہوا ہے محمد رسول اللہ کوئی مراد کو نہ پہنچیگا جبتک کہ نہ کہیگا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **حکایت** ہے کہ کسی شخص صالح امانت دار کے پاس کسی پادشاہ کی ایک نفیس چیز امانت رکہا اُس شخص نے اپنے گہر میں ایک جگہہ رکہدیا - اُسکے چہوٹے بچہ نے اُسکو اُٹہا کر پتہر پر دے مارا اُسکے چار ٹکڑے ہوگئے اُس امین کو بادشاہ کا نہایت خوف دامنگیر ہوا اور ارادہ کسی جگہہ بہاگنے کا کیا اتفاق سے کسی اولیاء اللہ کی خدمت میں حاضر ہوکر یہ حال عرض کیا اُس شخص نے اس کو اس **کوع** پڑہنے کی اجازت دی کہ تم یہاں سے ہر وقت پڑہا کرو مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ آخر تک اور فرمایا اللہ تبارک تعالے اس نام پاک سے تیری مشکل کشائی کریگا لکہا ہے کہ اُس شخص نے چند روز اس نام پاک کو پڑہا ایکروز بادشاہ کا قاصد اُسکے پاس آیا اور کہا کہ بادشاہ نے سلام عرض کیا ہے اور مزاج پوچہا ہے اور یہ ارشاد فرمایا ہے کہ ہمارے لشکر میں ایک درد پیدا ہوگیا ہے حکیموں نے کہا ہے کہ ایک

جواہر کے چار ٹکڑے کرائے جائیں اور وہ پانی میں ڈالی جائیں اور وہ پانی لشکر کو دیا جائے لہذا بادشاہ نے حکم دیا ہے کہ کسی کاریگر ہوشیار سے اس جوہر جو تمہارے پاس امانت رکھا ہوا ہے برابر چار ٹکڑے کرالاؤ کم زیادہ نہوں اُسنے کہا کہ موافق حکم کے عمل کیا جاویگا اور رنج وغم وخوف جو اُسکو تھا سب جاتا رہا بہت خوش ہوا اور اللہ تعالیٰ کی حمد اور اس نعمت عظمے کا شکریہ ادا کیا پہر چاروں ٹکڑے لیکر بادشاہ کی دربار میں حاضر ہوا بادشاہ اُسکا بہت مشکور ہوا اور اُسکو انعام دیا (واہ کیا پیارا نام ہے کیا اُسکی مصیبت کو دور کیا) اگر ہم بھی اس نام نامی کو حرز جان کریں تو اسیطرح ہماری بہی دین و دنیا کی مصیبت دور ہو جائے۔ منزل مقصود کو نہ پہنچیںگے جبتک کہ اس نام مبارک سے محبت نکرینگے۔ جو جو صحابہ کرام و تابعین و تبع تابعین نے اس نام پاک پر اپنا جان و مال فدا کیا ہے میں بیان نہیں کر سکتا ہوں مگر ناظرین کے واسطے مختصر حال حضرات ممدوح الالقاب **صحابہ کرام** کا بیان کرتا ہوں جو کچھہ صحابہ کو اللہ کی راہ میں تکلیف پہنچی زخمی ہوئے ہیں مارے گئے ہیں گرمی اور بہوک پیاس اٹھائی ہے پا پیادہ سفر کئے ہیں۔ اس سے بہی انکا جوش ایمان ٹھنڈا نہیں ہوا ہے نہ اُنمیں بوقت قتل کچھہ بودا پن پیدا ہوا ہے نہ اُسکے بعد وہ جہاد سے ضعیف ہوئے ہیں دشمنوں کی شوکت سے اُنکے حوصلہ پست ہوئے ہیں پہر بہی وہ خدا سے یہی دعا کرتے تہے۔ جو کچھہ ہم سے خدمت دین میں سستی ہوگئی ہے اُسکو معاف کردے اور آئندہ کو ثابت قدمی عطا کر اور کافروں پر فتحیاب کر اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بار بار یہی عرض کرتے تھے کہ ہمارا جان ومال حاضر ہے مگر آپ ہمسے خوش ہوجائیں اسلئے کہ خدا اُنکی شان میں فرماتا ہے (محمد رسول اللہ) **فقیر کہتا ہے** کہ اے امت محمدیہ تم بہی تو اس نام پاک سے محبت پیدا کرو۔ محبت کے یہ معنے ہیں کہ اطاعت رسول اللہ بجالاؤ۔ نور ایمان اور صداقت کی روشنی ذرا بہی اس بات کو گوارا نہیں کرتی کہ اس چند روزہ زندگی پر خلاف رسول اللہ کا ہو۔ یا نماز قضا ہوجائے یا کسیکو مکر وفریب دیا جائے۔ یا تکلیف دیجائے یا کسی کی غیبت کیجائے یا مال کی زکوۃ نہ دیجائے یا حق العباد تلف کیا جائے افسوس ایسے لوگوں پر کہ دو خشک روٹی پر احکام اسلام کو بالکل فراموش کردیا۔ ہزار آفرین اُن سچے مسلمانوں پر کہ جنکے پاس ہمہ نعمت دنیا موجود ہے۔ پہر اُن صاحبوں کا سچا آورہی احکام اسلام میں یہ حال ہے کہ بمقابلہ احکام اسلام اپنی خواہش نفسانی کو بالکل مٹا دیا

اطاعت خدا و رسول عین دستالبتہ اور کمربستہ ہیں - الحمد للہ فی زماننا وہ امراے صالحین و رؤساے جلیل القدر بہت سے موجود ہیں کہ جنکے سبب سے اسلام کو تقویت اور غربا کو فیض اور رعایا کو امن ہے یہ فقیر بھی مختصر طور پر اپنی تصنیف میں انکے نام نامی درج کرتا ہے - چنانچہ حضرت عالیجناب ممدوح الالقاب **حاتم زمان سکندر دوران زیب افزاے مسند دولت و اقبال جلوہ آراے وسادہ مکنت و اجلال عالی خاندان صاحب عز و شان نواب ناہر علیخان صاحب بہادر** رئیس ابن رئیس نامدار رئیس اعظم قصبہ کوہانہ ضلع رہتک جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں - وہ میں بیان نہیں کر سکتا - دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے - آپکی سخاوت اور بلند حوصلگی نے قصہ حاتم جہان کے دل سے بھلا دیا آپ نہایت مسکین پرور - باذل - سخی - فیاض - سیرچشم - دستگیر بیکسیاں - ارکان مروت آپ پر ختم ہیں - آپ کی ہر ادنے والے کیطرف نظر فلاح ہے - ہر کہ و مہ آپکے لطف و کرم کا مداح ہے شریف اور حاجتمندوں سے بڑی فراخ دلی سے مسلوک ہوتے ہیں - حضرت سرور کائنات اور اہلبیت سے بہت محبت ہے اکثر حالات صحابہ اور تابعین و تبع تابعین و اولیاء اللہ دیکھتے رہتے ہیں - علماء و فضلاء کے بہت قدردان ہیں - پابند صوم و صلوۃ ہیں - آپکے دم سے اسلام کو رونق ہے آپکا ہونا ایسا غنیمت ہے **فقیر** بھی رئیس اعظم کا شکریہ تہِ دل سے ادا کرتا ہے **شکریہ** طَہَّرَ اللّٰہُ قَلْبَکَ فِی قُلُوبِ الْاَبْرَارِ وَ زَکّٰی عَمَلَکَ فِی عَمَلِ الْاَخْیَارِ **حضرت عالیجناب معلی الالقاب گردوں رکاب فلک انتساب افتخار الامرا رئیس اعظم نامدار جہان نواب نجابت علیخان صاحب** عم نواب صاحب **دوجانہ** جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات والا میں عطا فرمائی ہیں بیان نہیں کر سکتا - حسن و خوبی کو جو میزان فکر میں وزن کرتا ہوں تو ایک کو ایک سے برتر پاتا ہوں - آپ نہایت فیاض - صاحب مروت - دیندار - باذل - پابند صوم و صلوۃ - خداترس - متحمل - متواضع - آپکا دامن اخلاق بڑا وسیع اور کشادہ ہے آپ علماء سے بہت اچھی طرح سے ملتے ہیں - آپ کے منشی حفیظ الدین صاحب بھی نہایت دیندار متقی

دیانتدار میں بہرکیف نواب ممدوح کا ہونا فی زمانناز زینت اسلام ہے یہ فقیر بھی رئیس اعظم کا تہ دل سے
شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ طہرک اللہ قلبک فی قلوب الابرار و زکی عملک فی عمل الاخیار
الحاصل وہ واعظ نہایت اخلاق اور رفاقت سے احکام پیش کر رہا ہے اور ارشاد فرما رہا ہے کہ قرآن
اور حدیث تمہارے لیے عجیب رفیق و شفیق ہیں **بیان رفاقت قرآن و حدیث** نبویہ سبحان اللہ
واعظ کیا حکم کر رہا ہے ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بہما کتاب اللہ و سنۃ
رسولہ ترجمہ چھوڑے ہیں میں نے تم میں دو چیزیں کہ ہرگز گمراہ نہ ہو گے جبتک مضبوط پکڑے رہو گے ان دونوں کو
ایک کتاب اللہ اور دوسری سنت رسول اللہ کو۔ اس حدیث کو روایت مالک بن انس کرتے ہیں اور
یہ حدیث امام مالک کی موطا میں موجود ہے **ف** ایک عالم اجل نے اس حدیث کی شرح یوں کی ہے کہ آدمی
عجیب کشمکش میں گرفتار ہے دنیا اپنی طرف بلاتی ہے شیطان اپنی طرف کھینچتا ہے۔ ماں باپ اپنے رویہ پر
چلایا چاہتے ہیں اور بادشاہ امیر اپنے رویہ پر اور استاد و پیر مرشد اپنے طریقہ پر اور دوست آشنا اپنی
وضع پر۔ اور بیوی اور اولاد اپنی مرضی کے موافق آدمی کو چاہتے ہیں۔ اور آدمی کو ان سب سے حاجتیں
درپیش۔ اسواسطے اللہ تعالے نے کلام اللہ میں اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حدیث میں دنیا کمانیکی
اور شیطان دفع کرنیکے حیلے اور اسباب اور ماں باپ کیطرح اور بادشاہ و امیر کی فرمانبرداری کی وضع اور استاد
و پیر کی پیروی کا طریق اور دوست و آشنا کی دوستی نبہانے کے انواع اور جورو و لڑکوں کے حقوق۔
سب مفصل بیان کیے تو جبتک آدمی اللہ کی کتاب اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے رویہ و طریقہ کو مضبوط
پکڑے رہیگا کبھی گمراہ نہوگا **فقیر** کہتا ہے کہ بھائیو قرآن و حدیث الشان کے عجیب رفیق و انیس ہیں
دونوں حکایت کا بنظر غور ملاحظہ کریں تو رفاقت کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ بخوبی معلوم
ہو جائیگی **حکایت** ہے کہ مدینہ شریف میں ایک بزرگ صحابہ کرام میں سے نقل کرتے ہیں کہ دفن کیا
ہمنے ایک جوان صالح کو وقت مغرب کے بعد دفن کے میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک جانور مثل کتے کی
اس جوان کی قبر میں گھسا اور جلد گھبرا کر باہر نکل آیا۔ اور ایک آنکھ اسکی پھوٹی ہوئی تھی۔ میں نے دلیر
ہو کر پکڑ لیا۔ اور دریافت کیا کہ تو کون ہے اور اس نیکبخت کی قبر میں کیوں گیا تھا۔ کہا میں شیطان

اس کتاب کی بلفظ رجسٹری ہو چکی ہے بغیر اجازت مصنف کے اسمیں کوئی حرف نہیں نکل سکتا

ہوں میں نے ارادہ کیا تھا کہ اسکو قبر میں عذاب دوں - ایک شخص نے اسکی قبر میں سے نکلکر میری آنکھہ پھوڑ دی
اور مجھپر بہت خفا ہوا کہ یہاں پر تو کیوں آیا تھا میں نے اُس سے دریافت کیا کہ وہ کون تھا کہا سورہ یٰسین تھی یہ میت
دنیا میں وقت سونیکے اس سورۃ کو پڑہا کرتی تھی اگر سورہ ملک بھی پڑہتا تھا تو مجھکو اسکا عمل دونوں
آنکھوں سے اندہا کر دیتا - دوسری **حکایت** ایک بزرگ کسی دوسرے بزرگ کا حال نقل کرتے ہیں
کہ عالم رویا میں میں نے اُس بزرگ سے دریافت کیا کہ میاں صاحب تمہارا قبر میں کیا حال رہا - اُس
نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث پر عمل کیا تھا - اسلئے خدا نے مجھکو بخشدیا اُس
بزرگ نے کہا کہ وہ کونسی حدیث ہے کہ جسپر عمل کرنے سے خدا نے تجھکو بخشدیا - کہا - **حدیث** فرمایا
حضرت نے جو کوئی بعد کھانیکے برتن کو چاٹ لے تو وہ برتن جناب باری میں دعا کرتا ہے کہ یا الٰہی جیسے اسنے
مجھکو شیطان سے آزاد کیا ہے تو اسکو دوزخ کی آگ سے آزاد کر - مجھسے فرشتوں نے پوچھا کہ دنیا میں کیا
عمل کر کے آیا - میں نے کہا کہ میں اس حدیث پر عمل کر کے آیا ہوں اب اس وعدہ کی وفا چاہتا ہوں عجیب ہے آواز
آئی کہ اسعاف **فقیر کہتا ہے** بہائیو ایسے قرآن اور حدیث کا کیوں اتباع نہیں کرتے ہو - تم تو ذی فہم اور اہل
قرآن ہو - خیال تو کیا کرو کہ دنیا میں بادشاہ پانچ سات روپیہ ماہوار پر سپاہی کو نوکر رکھتا ہے کہ
جبکو سر کٹانے میں کوئی دریغ نہیں ہوتا - پہر جس بادشاہ حقیقی نے جان دی اور جسم کو ہزاروں طرح بیان عطا کیں -
تندرستی دی لاکہوں نعمتیں پشت در پشت عطا کرتا چلا آیا ہے پہر اُسپر دعوت جنت کا بھی وعدہ عطا فرمایا اور
رسول عنایت کیا تو ایسا ہی شفیق عنایت کیا پہر اس چند روزہ دنیائے فانی کے لذائذ کیلئے یہ ارمان کرتی ہو
اور آخرت کا کچھہ فکر و اندیشہ نہیں **عبرت** یہ دنیا کی تمام عیش و عشرت دولت و جوانی حسن و خوبی اقبال و شہرت
سب ایک خواب و خیال ہے جسطرح کوئی رات کو خواب میں شادی کرے اور بہت خرچ لٹاوے یا تخت سلطنت پاوے
پس صبح کو جب آنکھہ کھلے تو کچھہ نہیں دیکھتا یہی حال اس چند روزہ زندگی مستعار اور اسکی بہار کا ہے اگر کسیکو
بات کا معائنہ کرنا ہو تو پرانے کھنڈرات بالخصوص پرانی دہلی میں بادشاہوں کی شکستہ عمارات اور کوشک
ہزار ستونوں کی بنیاد کو دیکھو اور تزک سلاطین تیموریہ کا آئینہ عبرت لال قلعہ ہے دہلی کے کسی بڑے بادشاہ نے اخیر عمر میں
جبکہ بستر سفر تہی ایک نہایت دردناک حسرت کی اشعار کہے ہیں کہ جسکے لفظ لفظ سے عجیب عبرت اور حسرت ٹپکتی ہے

اس کتاب کی بلفظ رجسٹری ہو چکی ہے
اشعار
بدون اجازت مصنف اسمیں کے ایک حرف نہیں نکل سکتا

اشعار بسیار ورنج جہان چشیدیم ۞ بسیار نعیم ناز دیدیم ۞ اسپان بلند بر نشستیم ۞ ترکان گران بہا خریدیم
کردیم بسے نشاط آخر ۞ چون قامت ماہ نو خمیدیم ۔ یہ بھی کسی نے کیا خوب کہا ہے کہ ؎ ابھی تو بیٹھے ہوئے وہ باہم
ہنسا رہے تھے غم والم کو ۞ اسی جگہہ پر تو ہنس رہے تھے بلا کشان رہ صنم کو ۞ کچھہ ایسے سوئے کہ پہر نہ جاگے تھکے
ہم انکو جگا جگا کے ۞ اہل نکات نے لکھا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کو مخلوقات کے نام بتانے پر
فرشتوں کا مسجود کیا۔ تو پروردگار کے اسماء وذات وصفات کا جاننا کس حد کو پہنچا دیگا اور حضرت خضر علیہ السلام
کو علم فراست نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی صحبت کے ساتھ مشرف کیا تو امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ **صحبت** انبیاء تک پہنچا دے تو کیا بعید ہے۔ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ
فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَ
الصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ۝ **ترجمہ** اور جسنے اطاعت کی اللہ اور رسول کی وہ ان
لوگوں کے ساتھ رہیگا کہ جن لوگوں پر خدا نے انعام کیا اور وہ انبیاء اور صدیق اور شہداء اور صالحین ہیں
اور یہ اچھے رفیق ہیں۔ رفاقت ان لوگوں کی جب حاصل ہوگی جو دل سے اتباع کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ
کا ہوگا۔ کما قال اللہ تعالےٰ۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَاۗفَّةً ۠ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ
الشَّيْطٰنِ ۭ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝ **ترجمہ** اے ایمان والو آجاؤ فرمانبرداری میں پورے پورے اور شیطان
کی قدم قدم نچلو کیونکہ وہ تمہارا صریح دشمن ہے۔ **تفسیر** خداوند تبارک وتعالےٰ اس آیت میں کل مومنوں سے خطاب
کر رہا ہے اور سبکو سنا رہا ہے کہ وہ نیکی اچھی نہیں ہوتی کسیکا ظاہر اچھا ہے اور باطن برا ہے اور کسیکا باطن اچھا ہے
ظاہر برا ہے اسکے معنی اطاعت کی نہیں ہمارے رسول کی خدمت میں پورے پورے مومن ہوکے حاضر ہو اسکے حکم کے آگے
اُف نکرو اسکا حکم میرا حکم ہے اسکی اطاعت میری اطاعت ہے اسکا خوش کرنا میرا خوش کرنا ہے خالق زمین و آسمان
جنت و دوزخ کا میں ہوں اور مالک سب کا محمد ہے۔ ایک بزرگ روایت کرتے ہیں کہ مجھکو خواب میں حضرت کی
زیارت ہوئی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا حشر بھی آپ کے ساتھ ہوگا کیا میں جنت میں بھی آپ کی ساتھ
رہونگا۔ فرمایا ہاں کیا مضائقہ ہے اگر تو اتباع کتاب اللہ اور میری سنت کی کریگا تو تو میرے ساتھ
ہوگا۔ اگر تو نے جسکو دل چاہا مانا اور جسکو نہ چاہا نہ مانا یہ پیروی میری نہیں۔ بلکہ یہ رہنا پیروی شیطان

اس کتاب کی بلفظہ رجسٹری ہو چکی ہے بدون اجازت مصنف اسمیں کمی بیشی نہیں کر سکتا

ہے کیونکہ وہ تمہارا دشمن ظاہر ہے۔ اسکے تحت میں ایک حکایت لکھی ہے کہ شیطان انسان کا ایسا دشمن ہوتا ہے **حکایت** بروایت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں حضرت علیؑ سے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ ایک عابد قوم بنی اسرائیل میں دو سو برس عبادت میں مصروف رہا مگر ہمیشہ اس عابد کے دل میں یہی آرزو رہی کہ ابلیس سے ملاقات کروں اتفاق سے ایک شب شیطان سے ملاقات ہوگئی۔ اسنے پوچھا کہ میری عمر کتنی باقی ہے شیطان نے کہا دو سو برس کی تیری عمر اور ہے یہ کہکر چلا گیا عابد نے دل میں سوچا کہ عمر تو ابھی بہت باقی ہے کچھ دنیا کے عیش و عشرت کرنے چاہئیں پھر توبہ کر لونگا یہ خیال کرکے اسی شب شراب پیکر بارادہ حرامکاری ایک طوائف کے کوٹھے پر پہنچا وہیں مر گیا۔ دو سو برس کی عبادت ایک دم میں برباد ہوگئی پس یہی پر خیال کر لو کہ شیطان انسان کا کیسا دشمن ہے کہ اس **عابد** کو ایک وسوسہ میں تباہ کر دیا ایسے ہی ہم تمکو بھی تو اسنے فریب ہی رکھا ہے۔ ہر فرد بشر کو خیال ہے کہ ابھی تو ہماری عمر بہت ہے ابھی کیا قرآن و حدیث کا اتباع کرکے ملا بننا ہے یہ محض وسوسہ شیطانی ہے **بہرکیف** اتباع کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلعم سعادت دارین ہے مگر کچھ خیال نہیں۔ ان حضرات کی عالی ہمتی پر ہزار آفرین ہے کہ باوجود عہدہ ہائے جلیل القدر کے ہر وقت انکو رضاجوئی اللہ اور رسول کا خیال رہتا ہے الحمد للہ فی زماننا ایسے اللہ کے بندے دیندار عامل قرآن و حدیث موجود ہیں۔ چنانچہ **حضرت عالیجناب ممدوح الالقاب حامی دین سید المرسلین جنرل اعظم الدین خانصاحب بہادر مدار المہام ریاست رامپور**۔ جنرل صاحب نواب فخر الدولہ بہادر رئیس لوہارو کے ماموں ہیں۔ آپ بڑی شان و شوکت کے آدمی ہیں و نیز بڑے مدبر ہیں آپکے استقلال اور بیدار مغزی کی تعریف نہیں ہوسکتی ہر چند کہ ہزارہا اشتباہ اور مشکلات او پیچیدگیاں سدِّ راہ ہوئیں لیکن آفرین ہے اس شیر مرد پر کہ تیوری پر بل تک نہیں آیا بلکہ انتظام عمدہ روز بروز ترقی پذیر ہی ہوتا گیا علاوہ ازیں باوجود بہت مرزا نو کہ آپ بڑے دیندار۔ پابند صوم و صلوٰۃ۔ بڑے فیاض۔ باذل حیرت شیم۔ متواضع۔ شریف نواز۔ مسکین پرور۔ عادل۔ آنکھ میں حیا شرم۔ بہت ہی خداترس۔ شریف اور حاجتمندوں سے بڑی فراخ دلی سے مسلوک ہوتے ہیں اسلام کی ترقی کا آپ کو بہت خیال ہے آپ جیسوں ہی سے رونق اسلام ہے **فقیر** ہی خلق

اس کتاب کی بلفظہ جسٹری ہو چکی ہے بدون اجازت مصنف اسمیں ایک حرف نہیں نکل سکتا

صاحب کا تو عمل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ طہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار وزکی عملک فی
عمل الاخیار **الغرض** سبحان اللہ کیا واعظ ہے کہ بندگان خدا کو کل احکام سے خبر دے رہا ہے ارشاد
فرما رہا ہے السخی قریب من اللہ قریب من الناس قریب من الجنۃ وبعید من النار
واللہ واعظ کس عمدگی اور خوبصورتی کے ساتھ مضامین کو پیش کر رہا ہے کہ جس سے طبیعت سامع کو ایک فرحت
حاصل ہوتی ہے اور مضامین کا آپس میں ایک عجیب ربط و ضبط ہے ایک جملہ دوسرے جملہ سے زنجیر کے حلقوں
کی طرح مربوط اور مسلسل ہے گویا ایک دوسرے کی دلیل ہے مخاطب کے دل پر ذرا بھی بار نہیں معلوم ہوتا خیال تو کرو السخی
قریب من اللہ قریب من الناس قریب من الجنۃ وبعید من النار **ترجمہ** سخی اللہ کے
قریب لوگوں کے قریب جنت کے قریب ہے دوزخ سے بعید ہے **سبحان اللہ** کیا عمدہ کلام نبوی ہے جس پہلو سے چاہو
مطلب لیلو۔ ایک طرز معنی یہ بھی ہے سخی خدا کو بھاتا ہے خلقت کو محبوب ہے جنت کو پیارا ہے دوزخ سے کیا
کام **حدیث** فرمایا حضرت نے سخاوت نام ایک درخت کا ہے وہ درخت بہشت میں ہے شاخیں
اسکی دن قیامت کو میدان محشر میں ہونگی جو سخی ہوگا شاخیں اس درخت کی میدان محشر سے انکو
پکڑ کر جنت میں لیجاوینگی۔ ایسے ہی فرمایا حضرت نے کہ بخل بھی ایک درخت ہے کہ جڑ اسکی دوزخ میں
اور شاخیں اسکی میدان محشر میں ہونگی جس بخیل کو چاہینگی پکڑ کر دوزخ میں لیجاوینگی **فرمایا** حضرت نے
الجنۃ دار الاسخیاء یعنی جنت گھر سخیوں کا ہے **حکایت** حضرت عیسیٰ نے ایک مردہ کی قبر پر
عذاب ہوتے ہوئے دیکھا۔ دعا کی وہ مردہ زندہ ہو کر قبر سے باہر آیا۔ آپ نے فرمایا کتنے برس تیرے مرنے کو ہوئے
عرض کیا چار سو برس ہوئے یا نبی اللہ فرمایا تو مسلمان ہے یا کافر۔ عرض کیا میں تمنا میں رہا کہ مسلمان ہو لوں
اسی حال میں موت آگئی۔ اب ایمان لایا چار سو برس تک زندہ رہا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جناب
باری میں عرض کی کہ یہ درجہ اسکو کیوں ملا حکم ہوا یہ سخی تھا برکت سخاوت سے یہ مرتبہ اسکو دیا۔ انی لا
اضیع اجر من احسن عملا یعنی ہم کسیکا اچھا عمل ضایع نہیں کرتے ہیں **حدیث** فرمایا
حضرت نے السخاء اصل الایمان۔ سخاوت اصل ایمان ہے **فقیر** کہتا ہے کہ دنیا میں اس سے بہتر
اللہ و رسول کے نزدیک کوئی عمل نہیں۔ حضرت نے **فرمایا** امت میری بہشت میں داخل نہوگی بہت نماز

بلفظ اس کتاب کی رجسٹری ہو چکی ہے بدون اجازت مصنف اسمیں سے اگر کوئی نہیں نقل کر سکتا
پہنچے

پرہیزتے اور روزہ رکہتی ہے بلکہ دنیا خلل ہوگی برکت سخاوت سے مال کا صرف کرنا خدا کی راہ میں بڑی جوانمردی کا کام ہے۔ حضرت کے فیض اثر نے امت میں بہی سخاوت کا وہ اثر کیا۔ کہ الحمد للہ اس زمانہ میں بہی ایسے ایسے سخی حامی اسلام و انصار اسلام موجود ہیں جن حضرت کی زبان تک نہیں آتا چنانچہ حضرت عالیجناب نواب ممدوح الالقاب بدر العلما عندلیب گلستان دولت اقبال بلبل بوستان حشمت و اجلال حاتم کرم سکندر دوراں رستم صفت نوشیروان زمان **نواب ممتاز علیخاں صاحب بہادر** المخاطب بخطاب جلال الدولہ مستقل جنگ رئیس **دوجانہ** دام اقبالہ جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات با برکات میں عطا فرمائی ہیں میں بیان نہیں کر سکتا آپکی رفعت شان کے آگے بلندی آسمان پست اور دولت و حشمت کے سامنے قارون تنگدست ہی سخاوت حاتمانہ شجاعت رستمانہ نواب ممدوح کی تمام عالم میں مشہور ہے آپ کے خوان کرم سے کوئی ہی فرد بشر بچا ہوگا۔ آپ بڑے فیاض۔ باذل۔ سخی ہیں۔ آپکے خاندان میں کوئی ایسا سخی نہیں ہوا۔ آپکی سخاوت اور بلند حوصلگی نے قصہ حاتم جہان کے دل سے بہلا دیا۔ دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے۔ طبیعت جناب کی ہمیشہ سے تواضع و تکریم آمادہ ہے ہر کہ ومہ آپکے لطف و کرم کا مداح ہے۔ آپ سے ہزارہا غربا کو فیض ہے آپکا ہونا ہی رونق اسلام ہے **فقیر** بہی نواب ممدوح کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکر** طَهَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ فِي قُلُوْبِ الْاَبْرَارِ وَزَكّٰى عَمَلَكَ فِي عَمَلِ الْاَخْيَارِ۔ حضرت **سید ظہور الحسن صاحب** صاحب باختصاص حضور نواب ممدوح۔ آپ سندی سید ہیں۔ بڑے ملنسار۔ نہایت خلیق۔ برتاؤ عمدہ۔ وعدہ کے سچے جوان صالح۔ بردبار۔ علما کے قدردان۔ کلمۂ خیر سے یاد کرنیوالے متواضع۔ شریف نواز۔ بامروت آدمی ہیں۔ شہر دہلی میں آپکا خاندان مشہور ہے۔ اور جناب سید احمد خانصاحب بہادر علیگڈہ کے حقیقی بہانجے ہوتے ہیں آپکا دم بہی بسا غنیمت ہے **فقیر** بہی آپکا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** طَهَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ فِي قُلُوْبِ الْاَبْرَارِ وَزَكّٰى عَمَلَكَ فِي عَمَلِ الْاَخْيَارِ۔

فضائل قرض حسنہ از قرآن و حدیث

قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗ اَضْعَافًا

بدون اجازت مصنف اسمیں کے ایکو چہپنے کا حق نہیں

اسکتابکی بمنشاء رجسٹری ہوچکی ہے

کثیرۃ ط ترجمہ کوئی ہے جو اللہ کو قرض حسنہ دیوے تاکہ پھر اسکو خدا دوگنا کرکے بہت بڑا کر دیوے **تفسیر** سبحان اللہ اللہ تعالےٰ اپنے بندوں کو اپنی راہ میں مال صرف کرنیکی کس عمدہ طور سے ترغیب دے رہا ہے جو بیان سے باہر ہے۔ کہ کوئی ہے جو اللہ کو قرض دے اور اسکا عوض دنیا و آخرت میں بیشمار لے **فقیر** کہتا ہے کہ خدائے تعالےٰ قرض مانگنے سے پاک ہے مگر اللہ کی راہ میں صرف کرنیکو۔ اللہ نے قرض سے تعبیر کیا ہے غرض اللہ کو اس سے حمایت غربا کی منظور تھی کہ جو انکو دیگا اسکے ضامن ہم ہیں۔ اب اس زمانہ میں یہ کار خیر کافور ہوئے چلا جاتا ہے اسواسطے میں نے چاہا کہ اسکے فضائل لوگوں کو یاد دلاؤں چونکہ انسان کیلئے یہ بھی بڑا توشۂ آخرت ہے اپنے میں نے اسکے فضائل درج کتاب کیے کہ ناظرین کے ملاحظہ سے گذریں **حدیث** میں آیا ہے کہ ایک روز سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ شریف کے کسی کوچہ میں تشریف لیگئے۔ حضور کا گذر ایک تیلی کے گھر پر ہوا۔ آپ وہاں ٹھہر گئے اور فرمایا کہ اس گھر کے مالک کو بلاؤ۔ صحابہ نے آواز دی۔ کہ گھر میں کوئی ہے جلد باہر آئے۔ ہمارے حضور تشریف رکھتے ہیں ایک عورت آئی آپ نے فرمایا کہ تو کیا عمل کرتی ہے عرض کیا فدا ہوں میرے ماں باپ حضور پر ہم لوگ تیلی ہیں۔ فرمایا تم کیا عمل کرتے ہو عرض کیا یہی صوم و صلوٰۃ آپ نے فرمایا سوا اسکے تم کچھ اور بھی عمل کرتے ہو۔ میں تمہارے گھر پر ایک نور معلق آسمان دیکھتا ہوں یہ ثمرہ عمل صوم و صلوٰۃ کا نہیں پاتا ہوں یہ ثمرہ عمل قرض حسنہ معلوم ہوتا ہے۔ عرض کیا ہاں یا رسول اللہ میں نے ایک کو قرض حسنہ دے رکھا ہے۔ الغرض جب حضور واپس تشریف لائے آپ نے اس نور کو اسکے گھر پر نہ پایا حضور نے اس عورت کو طلب کرکے فرمایا اے عورت وہ نور اب میں نہیں دیکھتا ہوں اسنے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے اس قرضہ کو اللہ کیواسطے بخشدیا ہے تب آپ نے فرمایا کہ وہ نور اب تیری قبر میں چلا گیا تیرے لئے وہی جلیس و انیس کافی ہوگا **سبحان اللہ**۔ یہ لوگ کیا دیندار تھے کہ اپنی جان و مال اللہ کے راستہ میں فدا کرتے تھے۔ الحمد للہ فی زمانہ بھی اللہ کے بندے ایسے دیندار موجود ہیں کہ جان و مال انکا اللہ کے راستہ میں فدا ہے چنانچہ حضرت عالیجناب زبدۃ الصلحاء **رحیم بخش خانصاحب** رئیس و ذیلدار نمبردار موضع کھیڑہ گجو تحصیل سنور ضلع پنجور علاقہ ریاست پٹیالہ۔ جو جو خوبیاں اللہ تعالےٰ نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں قلم کو کہاں طاقت کہ وہ تحریر کرے۔ آپ نہایت دیندار۔ پابند صوم

اس کتاب کی باقاعدہ رجسٹری ہو چکی ہے بدون اجازت مصنف اسمیں سے ایک حرف نہیں نقل ہو سکتا

صلوٰۃ - سخی - فیاض - متواضع - سیر چشم - شریف نواز - عابد - پرہیزگار - خدا ترس - اخلاق میں مجسم
خلق لکھوں تو بجا ہے - مروت میں مروت مجسم لکھوں تو زیبا ہے - ہر کہ و مہ آپ کی لطف و کرم کا مداح ہے
آپ علمائے دین کے بڑے قدرداں ہیں - سچ تو یہ ہے کہ ایسوں کا ہونا فی زمانا بسا غنیمت ہے **فقیر** بھی
خالصاً جناب موصوف کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** طہّر اللّٰہ قلبک فی قلوب الابرار و زکّٰی اعمالک
فی عمل الاخیار **سبحان اللّٰہ** اللہ کے نام دینا بھی کیا عمدہ ہے - **حکایت** مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ
دہلوی کی خدمت میں ایک شخص امیرانہ لباس پہنے ہوئے آیا اور عرض کیا کہ میری سرگذشت سننے کے قابل ہے
حضرت میری عقل کام نہیں کرتی حیران ہوں کیا کروں اور کہاں جاؤں - آپ کی خدمت میں اسلئے آیا
ہوں - کہ جو ارشاد ہو بجا لاؤں - میں لکھنؤ کا باشندہ اور روزگار پیشہ آدمی تھا - ایک دفعہ بیکاری کے
باعث تنگی سے گذرنے لگی - ارادہ کیا کہ کہیں باہر نکلکر تلاش معاش کروں - سرمایہ کم رہگیا تھا
اودیپور کو چلا - اثنائے راہ میں ریواڑی آئی جس سرائے میں چند بھٹیاریاں اور دو ایک کسبیاں
رہتی تھیں میں اسی سرائے میں اترا - گھوڑا باندھکر خاموش چارپائی پر جا بیٹھا - چونکہ خرچ پاس تھا - اسلئے
خلاف دستور مسافران حیران بیٹھا تھا اتنے میں ایک کسبی آئی اور کہنے لگی - میاں مسافر کس فکر میں بیٹھے
ہو کھانے والے کا سامان کیوں نہیں کرتے - میں نے کہا ابھی تھکا ہارا آیا ہوں ذرا سستا لوں تو
کچھ بند و بست کروں - وہ چلی گئی - ذرا دیر بعد پھر آئی - اور کہا اب کیا دیر ہے - میں نے پھر وہی جواب دیا
تیسری بار پھر آئی بولی یہ کیا بات ہے گھوڑا ناپتا ہے اور تمکو کچھ فکر نہیں - ناچار جو بات تھی میں نے سچ
سچ کہدی کہ کوڑی گرہ میں نہیں ہے اب گھوڑا یا ہتھیار بیچتا ہوں تو نوکری کیسے کرونگا اور نہ بیچوں
تو خرچ کہاں سے لاؤں وہ چپکی چلی گئی - اور دس روپیہ لاکر میرے حوالے کئے کہ میں نے یہ روپیہ چرخہ کاتکر اپنے کفن
دفن کیلئے جمع کئے تھے آپکو اللہ کے واسطے قرض حسنہ دیتی ہوں اگر تمکو خدا دے تو دیدینا ورنہ معاف
غرض میں روپیہ خرچ کرتا ہوا اودیپور پہنچا - وہاں پر جاتے ہی معقول نوکری ملگئی کچھ ایسا فضل خدا
کا ہوا کہ تھوڑے دنوں میں بیش امیر کبیر ہوگیا - گھر سے خط آیا کہ لڑکا جوان ہوا بیٹی والے بھی تقاضا
کرتے ہیں جلد آنکر شادی کا سامان کرو میں راجہ سے رخصت لیکر بڑے امیرانہ ٹھاٹھ سے چلا پھر ریواڑی کی

میں اُسی سرائے میں اگر اترا تو کسی کا حال دریافت کیا لوگوں نے کہا کوئی دم کی مہمان ہے جلد اسکے
پاس گیا لیس سُنائی وہ سُنتی ہی لیس کے جان بحق ہو گئی تجہیز و تکفین کی اپنے ہاتھ سے اُسکو قبر میں اُتار دفن کر کے
چلے آئے جب آدہی رات گذری تب خیال آیا کہ ہنڈوی پانچ ہزار کی جیب میں نہیں بڑی پریشانی ہوئی خیال
کرتے کرتے یہ بات ذہن میں گذری کہ ضرور قبر میں ہی جا رہی ہے اُٹھ قبرستان پہنچا قبر کھود دی کیا دیکھتا ہوں
کہ میت قبر میں نہیں ہاں ایک طرف کو دروازہ سا نظر آتا ہے۔ اُسکے اندر چلا گیا نہایت پر فزا اور
دلکشا باغ نظر آیا اُسمیں ایک **مکان** عالیشان ہے فرش فروش سے آراستہ ہے اور ایک عورت نہایت
حسین و مہ جبین بیٹھی ہے۔ دل میں خیال آیا کہ آہا۔ یہ تو کسی شاہزادی کا مکان ہے ایسا نہو کوئی مجھے روک کے
ٹوکے جھجک کر قدم ہٹایا ہی تھا کہ اُسکے گرد جو پرستار و غلام دست بستہ کھڑے تھے اُنمیں سے ایک
کو میرے پاس بھیجا وہ بلا کر مجھکو لے گیا وہ عورت دیکھتی ہے کہتی ہے کہ میاں صاحب تم نے مجھکو نہیں پہچانا۔ کہا نہیں
کہا جی میں تو وہی ہوں جسے تمکو دس روپیہ قرض حسنہ دئے تھے آج اُسکی بدولت اللہ نے یہ عروج مجھکو عطا فرمایا
ہے اور اللہ نے مجھے بخشدیا کہ اُسنے ہمارے حبیب **محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم** کی حدیث پر
عمل کیا۔ اب اس سے کیا باز پرس کروں **شعر** اُسے فضل کرتے نہیں لگتی بار + نہ ہو اُس سے مایوس امیدوار
کہا میاں صاحب یہ آپکی ہنڈوی موجود ہے جو قبر میں گر پڑی تھی اب دیر نکرو جلد چلے جاؤ یہاں بدون عمل کے ٹھہرنا
مشکل ہے میں نے دست بستہ عرض کیا کہ ذرا یہاں کی سیر تو کر لوں وہ بولی یہاں کی سیر قیامت تک بھی نہ ہوسکیگی
اور یہ آیت پڑھی کہ یہ وہ ملک ہے قال اللہ تبارک و تعالیٰ وَإِذَا رَأَيْتَ ثَمَّ رَأَيْتَ نَعِيمًا وَّمُلْكًا كَبِيرًا
ترجمہ اور جب تو دیکھیگا تو پھر دیکھیگا نعمت اور بادشاہت بڑی۔ میاں صاحب حق جل کی اللہ۔ شان غرض
پھر تو کیا دیکھ سکیگا اتنی ہی دیر میں دنیا کے اندر کیا سے کیا ہو گیا ہوگا بس تم جاؤ خیر میں اُسکے کہنے کے موافق
چلا آیا **یا مولانا شاہ صاحب** شاید کوئی تین گھڑی کا عرصہ لگا ہوگا قبر کے باہر نکلکر دیکھتا ہوں تو زمانہ
کا رنگ ہی اور ہے نہ وہ تکیہ نہ وہ سرائے نہ وہ آدمی نہ وہ بستی سرائے کی جگہہ پر شہر آباد ہے جس سے پہلا حال
پوچھتا ہوں وہ مجھکو دیوانہ بتلاتا ہے اور کہتا ہے میاں خیر ہے کیسی سرا اور کون امیر ۵ ارے
ہم نفس پوچھ عبث ہی کہاں سرائے + ہم ہیں مسافر اور جہاں کاروانسرائے آخر ایک آدمی نے کہا کہ چلو میں

تمکو ایک بزرگ کے پاس لیچلوں شاید اُن سے کچھ پتا لگے وہ بڑا معمر آدمی تھا میرا حال سنکر اُس نے
بحر تفکر میں غوطہ لگایا بہت تامل کے بعد کہا کہ ہاں کچھ کچھ مجکو یاد ہے میرے پردادا فرمایا کرتے تھے کہ اگلے
زمانہ میں یہاں صرف ایک سرائے تھی اور اُسمیں ایک بستی آباد تھی ایک امیر آنکر ٹہیرا اور اُس بستی کا گورکفن
کیا مگر آدہی رات کو وہ بھی غائب ہوگیا کچھ پتا نہ لگا ہمراہی اُسکے رو پیٹ کر چلے گئے اس بات کو کوئی
تین سو برس کا عرصہ گذرا ہوگا میں نے حال بیان کیا کہ وہ امیر میں ہوں میں نے قبر میں یہ کیفیت
دیکھی۔ لوگ حیرت کرنے لگے۔ اب مجکو کچھ خبط سا ہوگیا نہ گھر ہے نہ زر ہے کہاں جاؤں اور اس زندگی
کو کیا کروں۔ شاہ صاحب نے کہا کہ بیشک وہاں کی ایک گھڑی یہاں کی ایک صدی ہوتی ہے اب بیت اللہ
کو چلے جاؤ باقی عمر یادِ الٰہی میں گذار دو **فقیر** کہتا ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اثر فیض نے امت میں
وہ اثر کیا ہے کہ اس حدیث کے عامل اسوقت بھی موجود ہیں قرض حسنہ تو کیا چیز ہے اُنکا جان و مال
اللہ کیواسطے موجود ہے۔ چنانچہ **حضرت عالیجناب بدر الصلحا** صاحب خلق محمدی تابع شریعت
احمدی افضل الکرام اشرف العظام ملک سیر فرشتہ صورت **خان بہادر حافظ محمد عبد الکریم**
صاحب رئیس قلعہ نیم میرٹھ جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں میں
بیان نہیں کرسکتا۔ آپ نہایت متقی۔ اور دیندار۔ پابند صوم وصلوۃ۔ فیاض۔ سخی۔ باذل۔ متشرع
خیر تبسم۔ حافظ قرآن۔ متواضع۔ مخیر باخیر۔ مسکین پرور۔ دستگیر بیکساں۔ شریف نواز۔ علماء
فقرا کے بڑے قدر دان۔ آپکی سخاوت اور بلند حوصلگی نے قصہ حاتم جہان کے دل سے بہلا دیا دامن
اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے طبیعت آپکی ہمیشہ سے تواضع و تکریم آمادہ ہے ہر کہ و مہ آپکے
لطف و کرم کا مداح ہے آپکی ذات سے ہزارہا غربا کو فیض ہے سچ تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سے رونق اسلام ہے
فقیر بھی خان بہادر کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ طَهَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ فِي قُلُوبِ الْأَبْرَارِ**
وَزَكَّى عَمَلَكَ فِي عَمَلِ الْأَخْيَارِ رئیس **صاحب ممدوح** کہ اللہ تعالے نے کیا کیا صالح
اور امین دیانتدار لوگ عطا فرمائے ہیں جیسے زبدہ فقہاے **جہان صلحاے زمان**
اعرف العرفا افضل الفضلا توانگر صورت درویش سیرت انسان پیکر فرشتہ صفت

اس کتاب کی بالفعل رجسٹری ہو چکی ہے مصنف بدون اجازت مصنف اسمیں سے ایک حرف بھی نہیں نکل سکتا

مفسر بے بدل فقیہ بے مثل محقق مسائل دین شرع متین حضرت مولانا مولوی محمد سمیع صاحب مصنف انوار ساطعہ۔ جو جو خوبیاں اللہ تعالےٰ نے ذات بابرکات میں عنایت فرمائی ہیں بیان نہیں ہو سکتا یہ حبیب عالم باعمل۔ متبع اثر حرص و امل عشاق رسول اللہ۔ اعلےٰ درجہ کے مصنف۔ حدیث و تفسیر فقہ میں کمال رکھتے ہیں۔ زہد و تقوے بدرجہ غایت ہے۔ دیانتدار متقی۔ امین۔ خدا ترس۔ متین۔ کم گو۔ متواضع۔ بامروت آدمی ہیں۔ اس حدیث کا آپ میں مصداق پایا جاتا ہے خَیْرُ النَّاسِ مَنْ یَنْفَعُ النَّاس۔ کلمۂ خیر کہنے سے در گذر نہیں کرتے۔ اخلاق بدرجہ غایت ہے تو یہ ہی الرسول ہی کا ہونا زینت اسلام ہے۔ آپکا دم لیا غنیمت ہے فقیر بھی مولانا موصوف کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ طَہَّرَ اللّٰہُ قَلْبَكَ فِي قُلُوْبِ الْاَبْرَارِ وَزَكّٰى عَمَلَكَ فِي عَمَلِ الْاَخْيَارِ۔

فضائل نماز

سبحان اللہ ہمارے رسول خدا صلے اللہ علیہ سلم جو چیز ہمارے لیے خدا سے لائے ایک سے ایک عمدہ لائے نماز لائے تو ایسی لائے کہ جسکی خوبیاں اور فوائد کتاب اللہ اور حدیث رسول اللہ میں جا بجا مذکور ہیں۔ مختصر طور پر فقیر بھی کچھ فضائل بیان کرتا ہے۔ اصل تو یہ ہے کہ ہم تمکو خدا اور رسول سے نماز کیا عطا ہوئی ہے بلکہ ایک طریقہ محبت عطا ہوا ہے کہ جسکے ذریعہ سے ہم اپنا حال دربار الٰہی میں عرض کر سکتے ہیں فقیر کہتا ہے کہ محبت وہ چیز ہے کہ جہاں انسان عقل کے ذریعہ سے برسوں میں مسافت طے کرتا ہے اس محبت کے وسیلہ سے ایک لمحہ میں پہنچتا ہے حکایت لطیف نقل ہے کہ حضرت جنید رحمہ اللہ رضی ایک روز مسجد میں تشریف رکھتے تھے ایک شخص آیا اور کہا کہ حضرت آپکا وعظ شہر ہی میں کام کرتا ہے یا جنگل میں بھی تاثیر بخشتا ہے آپنے حال پوچھا اُسنے عرض کیا کہ چند اشخاص فلاں مقام پر جنگل کے اندر راگ رنگ میں مصروف اور دور شراب سے سرمست ہیں آپ اُسیدم تنہا اٹھ کھڑے ہوگئے اور منہ لپیٹ کر جنگل کی راہ لی قریب پہنچے تو وہ لوگ بھاگنے لگے فرمایا بھاگو مت میں بھی تمہارا ہم مشرب ہوں اسی لئے آیا ہوں وہ لوگ جمع ہو کر بیٹھ گئے آپنے فرمایا کہ ہمارے واسطے بھی تو لاؤ شہر میں تو پی نہیں سکتا ہوں آج تمہارا حال سنکر پوشیدہ طور سے یہاں آرہا ہوں کہ یاران ہم مشرب میں چلکر پیوں اُن لوگوں نے کہا کہ حضرت ہمکو معلوم ہوتا

ہوتا تو ہمیشہ آنکو بلایا کرتے افسوس کہ اسوقت کچھہ بھی شراب باقی نہیں ہے فرمائی تو شہر سے منگائی جائے آپنے فرمایا کہ تمکو کوئی ایسی بات نہیں آتی کہ شراب خودبخود آجایا کرے وہ بولے کہ صاحب یہ کمال تو ہم میں نہیں ہے **فرمایا کہ آؤ میں تمکو** ایک ایسی بات سکھلا دوں کہ شراب خود آجائے۔ پھر شراب کا منزا دیکھو وہ سب مشتاق ہوئے کہ یہ کمال تو ضرور بتلا دیجیے۔ کہا اچھا اول نہاؤ پھر کپڑے بدلکر میرے پاس آؤ۔ سب نے غسل کیا اور کپڑے بدلکر آموجود ہوئے۔ آپ اُنکو وضو کراتے تھے اور فرماتے جاتے تھے کہ ایسا وضو کیا ہے ہمارے رسول اللہ نے اور صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین نے **بعد وضو** آپ نے فرمایا کہ تم سب دو رکعت نماز پڑھو جب وہ صف باندھکر نماز میں مشغول ہوگئے تو آپنے سر برہنہ ہوکر دست بدعا درگاہ جناب باری میں اُٹھائے کہ یا اللہ میرا تو اتنا ہی اختیار تھا کہ تیری جناب میں انکو کھڑا کر دیا۔ یا اللہ یہ تیرے مہمان ہیں اور تیرے دسترخوان پر حاضر ہیں اپنے مہمان کی سبکو شرم ہوتی ہے اور تو تو بڑا ہی **مہمان نواز** ہے تیری عفو الکریمی کی بہت ہی زہے ہم ہے اب تجکو اختیار ہے يُضِلُّ مَنْ يَّشَاءُ وَ يَهْدِي مَنْ يَّشَاءُ **ترجمہ** گمراہ کرتا ہے جسکو چاہتا ہے اور ہدایت کرتا ہے جسکو چاہتا ہے۔ لکھا ہے آپکی دعا اُنکے حق میں اس درجہ قبول ہوئی۔ کہ انکی زبان پر حالت قیام میں جاری ہوگیا اِنَّا اِلٰی رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ **ترجمہ** تحقیق ہم اپنے رب کیطرف پھر جانیوالے ہیں اِنَّا نَطْمَعُ اَنْ يَّغْفِرَ لَنَا رَبُّنَا خَطٰيٰنَا اَنْ كُنَّا اَوَّلَ الْمُؤْمِنِيْنَ **ترجمہ** تحقیق ہم امید رکھتے ہیں کہ بخشنے واسطے ہمارے پروردگار ہمارا گناہ ہمارے اسواسطے کہ ہوئے ہم اول ایمان لانیوالے **سبحان اللہ** کیا مہمان نوازی فرمائی کہ سب کی حالت قیام میں اہل اللہ اور کاملین ہوگئے **حضرت جنید** حقیقت میں بڑے فیاض تھے اور انکی ذات سے بہت کچھہ فیض ہوا **فقیر** کہتا ہے کیا ہی عمدہ نماز ہے یہ مختصر سا حال نماز کا عرض کیا گیا ہے اور اگلے صحابہ اور کاملین کا سجدہ میں رونا اور تمام عاشقانہ ہیئت بنا کے ادب کے ساتھ جناب کبریا میں جانا بیان آتا ہے۔ الحمد للہ فی زماننا اللہ کے بندے باوجود امن حالہ وجلال اور عہدہ جلیل القدر کے امرائے صالحین میں سے ایسے ایسے متقی اور دیندار موجود ہیں کہ رات کو سجدہ میں روتے ہیں اور جناب باری میں نہایت عجز و نیاز سے گریہ وزاری کرتے ہیں چنانچہ **حضرت عالیجناب**

بدر الصلحا ابرار حسن صاحب صاحب بہادر رئیس اعظم شاہجہانپوری حال ڈپٹی کلکٹر ضلع مظفرنگر جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات میں عنایت فرمائی ہیں انکا بیان دشوار ہے - آپ نہایت پابند صوم صلوۃ متقی خداترس عادل متواضع دیانتدار متین کم گو - اعلے درجہ کے فیاض - بڑے صاحب وقت دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے - آنکھ میں حیا و شرم بدرجہ غایت ہے - شریف نواز ہیں ادنے و اعلے کیطرف نظر فلاح ہے - علما و فقرا کے آپ بڑے قدردان ہیں - آپکا دم غنیمت ہے آپ سے رونق اسلام ہے - **فقیر** بھی رئیس ممدوح کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** طہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار وزکی عملک فی عمل الاخیار - **حضرت عالیجناب معلی القاب بدر الصلحا مولانا مولوی سید افتخار علی صاحب** خلف الصدق سید انور علی صاحب رئیس اعظم فرید آباد - جو جو خوبیاں اللہ تبارک تعالے نے ذات بابرکات میں عنایت فرمائی ہیں بیان انکا نہیں ہو سکتا - آپ سید سندی اعلے درجہ کے بزرگ ہیں - بڑے دریا دل - فیاض مسکین پرور سخی - آنکھ میں حیا و شرم ہے پابند صوم و صلوۃ متقی - عابد - مرتاض - کل سادات عظام فرید آباد کی ناک معزز معتمد رئیس ہیں گویا فرید آباد کی آپ عزت ہیں اور بزرگ ہیں دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے مرکز وسعت آپ کے لطف و کرم کا مداح اور سچ تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سے زینت اسلام ہے **فقیر** بھی رئیس ممدوح کا تہ دل سے شکر ادا کرتا ہے **شکریہ** طہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار وزکی عملک فی عمل الاخیار - بھائیو روسا کا دنیاداری میں یہ حال اور یہ اللہ اور رسول کا خوف ہے اور یہ حال ہے کہ ایک وہ خشک دل ہیں جو احکام اسلام سے غافل ہیں فاعتبروا یا اولی الالباب - گویا دنیا کی لاکھوں نعمتیں و بیشمار خوبیاں کیوں نہ ہوں اسکی حسرت حاصل ہو جائیں مگر آخر غربیانہ اسی ملک سے جانا اور ہر چیز کو چھوڑ جانا ہے کیونکہ یہ ترکیب اجسام اک روز منہدم ہونیوالی ہے یہ خاک کا گھر مٹی میں ملنے والا ہے - ہمارے بدن کے وہ حالات جو تیس برس چالیس برس تک پیش آتے ہیں انکا حال ہے یہ خبر سناتے ہیں ادہر بال سفید ہونے لگے ادہر چہرہ کی تازگی میں فرق آنے لگا آنکھ کان بھی جواب دینے لگے سب کیل پرزے ڈہیلے ہونے لگے طبیعت اپنے کاروبار سے معطل ہونے لگی ایکدن بلبلہ سا بیٹھ گیا سب عیش و آرام خواب و خیال ہو گئے سب نعمتیں جاتی رہیں پس جب تک اس عالم میں سب نعما اور ہر طرح کی فرحت نصیب

اس کتاب کی باضابطہ رجسٹری ہو چکی ہے بدون اجازت مصنف اسمیں سے ایک حرف نہیں نکل سکتا

نہوئی تو کچھ بھی نہوا **نتیجہ عبرت** فقیر کہتا ہے کہ اس قید حیات میں اللہ اور رسول کو خوش کرو چند روز کے عیش و آرام پر کہ جو فنا ہونیوالا ہے دل نہ لگاؤ دنیا میں بندہ ہمیشہ نہ رہیگا آخر سفر دراز درپیش ہے - وہاں جانا ہے کہ جہاں سے پھر آنا نہیں **شعر** رخصت دے باغباں کہ ذرا دیکھ لیں چمن + جاتے ہیں ہاں جہاں سے پھر آیا نہ جائیگا +

ترک صلوٰۃ سے مشرک ہو جاتا ہے

کما قال اللہ تعالے وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَلَا تَکُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ **ترجمہ** اور قایم کرو نماز کو مت ہو جاؤ مشرکوں سے **فائدہ** یعنی ساتھ ترک کرنے نماز کے کذا فی تفسیر حسینی یعنی جسنے نماز چھوڑ دی وہ مشرکوں میں داخل ہوا اور یہی ہے مفاد کلام شاہ عبد العزیز دہلوی کا بتحت آیت وَمَا کَانَ اللّٰہُ لِیُضِیْعَ اِیْمَانَکُمْ کے اور حدیث میں ہے کہ فرق درمیان بندہ اور درمیان کفر و ایمان کے نماز ہے پس جسوقت چھوڑا نماز کو پس تحقیق کہ اُسنے شرک کیا **حدیث** قیامت کے روز ملائک شکر کرینگے کہ خدا تعالے نے ہمکو آدمی کی خلقت میں نہیں پیدا کیا مسلمان شکر کرینگے کہ ہمکو یہودی نہ بنایا یہودی کہینگے کہ ہم نصرانی نہیں ہوئے نصرانی شکر کرینگے کہ ہم مجوسی نہیں ہوئے مجوسی شکر کرینگے کہ کافر نہیں ہوئے کافر شکر کرینگے کہ ہم منافق نہیں ہوئے منافق شکر کرینگے کہ ہم حاسد نہیں ہوئے حاسد شکر کرینگے کہ ہم حیوانات مثل بیل گھوڑے و اونٹ و گدہے و بکری و کتے و سور کے نہیں ہوئے سور کہیگا الحمد للہ میں تارک الصلوٰۃ تو نہیں ہوا معلوم ہوا تارک الصلوٰۃ سے بدتر کوئی مخلوق دنیا میں نہیں **شعر** شیطاں ہزار مرتبہ بہتر ز بے نماز + کو سجدہ نکرد پیش آدم و این بیش حق نکرد + **حدیث** عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ ذکر الصلوٰۃ یوما فقال من حافظ علیھا کانت لہ نورا و برھانا ونجاتا یوم القیمۃ ومن لم یحافظ علیھا لم یکن لہ نورا ولا برھانا ولا نجاۃ وکان یوم القیمۃ مع قارون وفرعون و ھامان وابی بن خلف **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ انہوں نے ذکر کیا نماز کا ایکدن پھر فرمایا کہ جسنے محافظت کی نماز پر ہو گی وہ اسکے لئے دن قیامت کے روشنی اور دلیل ایمان کی اور مخلصی آگ سے اور جسنے محافظت نہ کی اسپر نہ ہو گی وہ اسکے لئے روشنی اور

اس کتاب کی بلفظ رجسٹری ہو چکی ہے بدون اجازت مصنف کتاب ھذا کوئی نہیں چھپ سکتا

نہ دلیل اور نہ نجات اور معذب ہوگا وہ دن قیامت کے ساتھ قارون اور فرعون و ہامان اور ابی بن خلف کے **فائدہ** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کفر تارک الصلوۃ اعلے درجہ کا کفر ہے ورنہ قیامت کے روز اعلیٰ درجے کے کافروں کے ساتھ نہوتا **نکتہ عجیبہ** اس حدیث میں نکتہ عجیبہ یہ ہے کہ جسکو غافل کردیا نماز سے اُسکے مال نے وہ قارون کے ساتھ ہوگا۔ اور جسکو غافل کیا نماز سے اُسکے ملک اور سلطنت نے سو وہ ساتھ فرعون کے ہوگا اور جسکو غافل کیا نماز سے اُسکی تجارت نے وہ ساتھ ابی بن خلف کے ہوگا اور جسکو غافل کیا نماز سے اُسکی سرداری اور ملازمت نے وہ ہامان کے ساتھ ہوگا۔

حکایت لطیف ایک شخص دہلی میں وارد ہوکر لب دریا جمن ٹھہرے بولتے نہیں تھے حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب اُنکے پاس تشریف لیگئے۔ اُس شخص نے مولانا صاحب کی تعظیم دی اور حال اپنا اس طرح پر بیان کیا کہ ہم دو شخص اعلیٰ درجہ کے رئیس تھے آپسمیں بہت محبت رکھتے تھے بہت ملکوں کی سیر کی ایک دفعہ دوست میرا بیمار ہوگیا اور قضا کی ہم اُنکو دفن کرنے لگے ایک کٹار پانسو روپیہ کی قیمت کا میری کمر میں تہا وہ نکالکر قبر میں رکھدیا اور وہیں بہول گیا جب کہ آدمی چلے آئے تو وہ مجکو یاد آیا بڑا افسوس کیا رات کے وقت میں نے جاکر قبر کہودی تو دیکھا کٹار بدستور رکھا ہے لیکن وہ مردہ قبر میں نہیں ہے حیران ہوا ایک کہڑکی نظر آئی اندر گیا دیکھا ایک باغ ہے وہ شخص دوست سیر بیٹھے ہیں اور کلام مجید پڑھتے ہیں مجکو دیکھکر بہت خوش ہوئے کہا کیا عمدہ باغ ہے تم اسکی سیر کرو میں سیر کرتا کرتا فاصلہ بعید پر پہونچا وہاں کیا دیکھتا ہوں کہ آتشی مکان ہے لوگونکو پکڑ پکڑ کر اسمیں ڈالتے ہیں اور بہت بیرحمی سے عذاب دیتے ہیں ایک شخص نے میرا ہاتھ زور سے پکڑا کہ ابتک اُسکی اُنگلیوں کے نشان موجود ہیں کہا تو نماز کیوں نہیں پڑھتا تو نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی ہم تجکو عذاب دینگے اسی عرصہ میں وہی شخص فوت شدہ تلاش کرتے کرتے وہاں پر آپہونچا کہا یہ تمہیں ہو ... مرنیکے تمکو اختیار ہے ابتو میری ملاقات کو آئے ہیں بڑی مشکل سے اُنہوں نے مجکو چھڑایا جب سے وحشت مزاج پر آگئی سب کچھہ چھوڑ کر فقیر ہوگیا ہوں آخرت کا فکر بہت، اسکے سوا کوئی اچھا نہیں لگتا۔ وہی عذاب آنکھوں کے سامنے ہے شاہ صاحب آپ مجکو نماز سکھلائیے۔ اکا کہا ہے کہ شاہ صاحب اُنکو ساتھ لے آئے اور نماز سکھلائی وہ شخص

بدون اجازت مصنف اسمیں سے ایک حرف نہیں نکل سکتا

اسمیں کتاب کی بلفظہ رجسٹری ہوچکی ہے۔

نادمت عمر خدمت میں حاضر رہے ہنستے ہنسی نہیں دیکھا تمام عمر روتے رہے فقیر کہتا ہے
کہ اس حکایت کے پڑہنے والوں اور سننے والوں اور سنانیوالوں کو عبرت ہو۔

بے دلی سے نماز پڑہنا بہت برا ہے

کما قال اللہ تعالیٰ فَوَیْلٌ لِلْمُصَلِّیْنَ الَّذِیْنَ ھُمْ عَنْ صَلٰوتِھِمْ سَاھُوْنَ ترجمہ پس ویل ہے
اُن نماز پڑہنے والوں کے لیے جو اپنی نماز سے بے خبر ہیں حدیث عن ابی قتادہ قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسوء الناس سرقۃ الذی یسرق من صلوتہ قالوا یارسول اللہ
وکیف یسرق من صلوتہ قال لا یتم رکوعھا ولا سجودھا وخشوعھا رواہ احمد ورواہ
ابو یعلی وابوداؤد طیالسی عن ابو سعید مرفوعًا قال العزیزی اسنادہ صحیح ورواہ الطبرانی نحوہ ترجمہ فرمایا
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت برا لوگوں کا چوری میں وہ شخص ہے کہ چوری کرتا ہے اپنی نماز سے
صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کسطرح چوری کرتا ہے اپنی نماز سے فرمایا نہیں پورا کرتا رکوع اسکا اور نہ
سجود و خشوع اسکا فائدہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پورا نکرنا رکوع و سجود اور خشوع کا نماز میں جیسا کہ
اس زمانہ میں مروج اور معمول ہے گناہ کبیرہ ہے لطیفہ عجیب ایک وقت حضرت زین العابدین علیہ السلام
مسجد کوفہ میں تشریف رکھتے تھے ایک اعرابی آکر نماز جلدی جلدی پڑہنے لگا بعد نماز کے دعا مانگنی
شروع کی کہ یا اللہ تو مجھکو حوریں عنایت کر اور جنت عطا فرما اسوقت حضرت زین العابدین نے قریب آکر
فرمایا کہ بھائی تیری نماز تو خلاف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہے تو حوریں اور جنت کی کیا طلب کرتا ہے
تو نے تو منافقوں کی سی نماز پڑھی پھر جنت اور حوریں کہاں۔ جیسا کام ویسا انعام جیسی محبت
ویسا ہی مرتبہ ملیگا شعر گندم گندم سے جو سے جو ہے + پاؤگے وہی جو بورہے ہو + یہ فرمانا حضرت
امام زین العابدین کا اُس اعرابی کو برا ناگوار معلوم ہوا۔ بے ادبی پر مستعد ہوگیا۔ لکھا ہے کہ اتنے میں تو
اُس اعرابی کے روبرو دوزخ کیا گیا۔ کہ حضرت امام زین العابدین نے سچ تو کہا ہے تو نے بیشک نماز
منافقوں کی سی پڑھی ہے تیرے لئے دوزخ ہی لائق ہے تو نہیں جانتا کہ یہ کون ہیں شعر ھٰذا ابن فاطمۃ
اِنْ کُنْتَ جَاھِلَہٗ + بِجَدِّہٖ اَنْبِیَاءُ اللہِ قَدْ خُتِمُوْا + ترجمہ یہ حضرت فاطمہ کے فرزند ہیں

اس کتاب کی منقطہ رجسٹری ہو چکی ہے ۔ بدوں اجازت مصنف اسمیں سے ایک حرف نہیں نکل سکتا

اگر تو انکو نہیں جانتا ہے تو اب جان لے انکا نام زین العابدین ہے انہیں کے جد پر اللہ کے نبیوں کا خاتمہ ہوا ہے۔ **حکایت بزرگزادہ** ایک بزرگ مسجد میں تشریف لائے اُنکے ساتھ ایک اُنکا چھوٹا سا لڑکا تھا جب وہ بزرگ نماز میں مشغول ہوگئے تو اُس لڑکے نے نماز پڑھنے والوں کی جوتیوں کو دو جگہ علیحدہ علیحدہ کر دیا۔ بعد نماز کے لوگوں نے پوچھا کہ اے لڑکے تو نے یہ کیا۔ کہا کہ ایک جگہہ جوتیاں جنتیوں کی ہیں اور دوسری جگہہ دوجیوں کی۔ لوگوں نے کہا کہ اسکا کیا ثبوت ہے۔ کہا کہ اللہ تعالے فرماتا ہے **فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ الَّذِیْنَ ھُمْ عَنْ صَلٰوتِہِمْ سَاھُوْنَ** **ترجمہ** پس ویل ہے یعنی دوزخ ہے واسطے اُن نماز پڑھنے والوں کی کہ وہ جو نماز اپنی سے بیخبر ہیں یعنی جو لوگ کہ احکام نماز سے غافل ہیں۔ **فقیر** کہتا ہے یہ بات سب پر واضح ہے کہ **بعہد** بادشاہ محمد شاہ مرحوم نادر شاہ **درانی** نے قتل عام کیا بعدہ یہ خبر جب بادشاہ محمد شاہ کو ہوئی تو نادر شاہ کے پاس گیا اور کہا کہ بھائی تو نے بہت مسلمانوں کو ناحق قتل کر دیا۔ آپ خدا کے آگے کیا جواب دینگے۔ میں اب آپ سے امن چاہتا ہوں۔ نادر شاہ نے اسکے جواب میں کہا کہ میں نے تو کوئی مسلمان نہیں مارا بلکہ مسلمانوں کو امن دیا ہے۔ محمد شاہ نے کہا کہ میں کیونکر اسکا یقین کروں نادر شاہ نے کہا کہ آپ کے یہاں کوئی نامی **تیلی** ہے۔ کہا ہاں۔ فرمایا اُسکو بلواؤ۔ جب وہ تیلی آیا تو نادر شاہ نے اُس سے پوچھا کہ ایک لاکھہ من تلوں میں سے کسقدر تیل نکلتا ہے اُسنے عرض کیا کہ اسقدر۔ نادر شاہ نے کہا کہ فرض و واجب نماز کے کتنے ہیں۔ کہا یہ تو میں نہیں جانتا۔ لکھا ہے کہ نادر شاہ نے اُسکو اپنے ہاتھ سے قتل کیا اور محمد شاہ سے کہا کہ میں نے ایسے مسلمانوں کو مارا ہے جو صرف نام کے مسلمان ہیں احکام اسلام سے واقف نہیں۔ **ناظرین** کو اسکے پڑھنے سے عبرت ہونی چاہیے کہ ہم کس درجہ کے مسلمان ہیں۔ اگر احکام اسلام سے واقف ہیں تو بہتر ورنہ احکام اسلام کوشش کرکے حاصل کرنے چاہییں **نقل لطیف** ایک بادشاہ نے اپنے وزیر کو حکم دیا کہ کل ہمارے دربار میں ایسے لوگ پیش کرو کہ جنہوں نے ایک علم میں دعوے کیا ہو اور اُس علم سے واقف نہوں۔ وزیر نے کہا بہت اچھا۔ کل ایسے لوگ پیش خدمت کرونگا۔ دوسرے روز وزیر نے دو چار ڈھول بجانیوالوں کو پیش کیا۔ بادشاہ نے پوچھا وزیر یہ کون لوگ ہیں عرض کیا کہ حضور یہ وہی لوگ ہیں کہ انہوں نے علم راگ میں دعوے کیا ہے اور کچھ نہیں جانتے۔ بادشاہ نے اُنسے پوچھا کہ تم کون ہو۔ عرض کیا کہ جہاں پناہ ہم لوگ شیخ ہیں ڈھول

بجانے والے - بادشاہ نے کہا تم کیا کام کرتے ہو - عرض کیا کہ جہاں پناہ کچھ راگ گا کر ناچ دکھاتے ہیں بادشاہ نے پوچھا کہ بتاؤ کتنے راگ اور راگنیاں ہیں - عرض کیا کہ حضور یہ تو ہم نہیں جانتے بادشاہ نے حکم کیا کہ انکو ہمارے دربار سے نکالدو - کہ انہوں نے علم راگ میں دعوے کیا اور کچھ نہیں جانتے **نتیجہ** اگر احکام اسلام میں ہمارا یہی حال رہا تو اس بادشاہ شہنشاہ حقیقی وحدہ لاشریک کے دربار میں سے بیشک نکالے جائینگے - اسوقت سوائے حسرت اور ندامت کے کچھ نہو گا - فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ - وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ -

نماز جماعت کیساتھ پڑھنے کی فضیلت

حدیث - روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے نماز پڑھی خدا کیلئے چالیس دن جماعت میں اسطرح سے کہ پائی تکبیر اولی لکھی جاتی ہیں واسطے اسکے دو خلاصیاں ایک آگ دوزخ سے اور دوسرے نفاق سے (یعنی اللہ اسکے حق میں کہتا ہے اسکو دنیا میں علامات منافقوں سے جیسے ریا کسل نماز میں - جھوٹ بولنا وعدہ خلافی کرنا اور فحش بکنے وغیرہ سے **حکایت لطیف** ایک بزرگ کے ہمسایہ میں ایک شخص رہتا تھا - دن رات اسکا یہی شیوہ تھا جھوٹ بولنا اور فحش بکنا - اس بزرگ نے اس خیال سے کہ ہمسایہ کا حق بہت ہوتا ہے اگر یہ اس حدیث پر چالیس روز عمل کرلے تو یہ عادت اسکی جاتی رہیگی اس بزرگ نے اس سے کہا کہ میں تمکو نوکر رکھنا چاہتا ہوں - چار روپیہ ماہواری دونگا - کہا منظور ہیں - عرض کیا کام کیا ہوگا - فرمایا چالیس دن تک میرے ساتھ جماعت سے نماز پڑھنی ہوگی - اس بزرگ نے اس حکمت عملی سے چالیس روز تک نماز باجماعت پڑھائی - بعد چالیس دن کے اسنے تنخواہ چاہی اس بزرگ نے کہا میں نے اس حکمت سے چاہا تھا کہ تو اس حدیث پر عمل کریگا تو تیری یہ عادت جاتی رہیگی - اسنے کہا کہ حضرت میں نے تو یہی نماز چالیس روز بے وضو ہی پڑھائی ہے افسوس اس بے دلی کے کیا کہنے ہیں **سبحان اللہ** یہ نماز جسکو بخاری اور مسلم نے حضرت ابوہریرہ رضہ سے روایت کیا ہے - کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے لَا يَزَالُ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ مَا انْتَظَرَ الصَّلٰوةَ **ترجمہ** یعنی ہمیشہ تم میں کا نماز میں ہے جبتک انتظاری کرتا ہے جماعت کی یعنی مسجد میں بیٹھکر جبتک جماعت کی انتظاری کرتا ہے نماز میں ہے اس حدیث سے فضیلت جماعت اور انتظاری جماعت کا ثواب بہت کچھ ثابت ہوتا ہے **نقل** ہے کہ کسی شہر

اس کتاب کی باضابطہ رجسٹری ہو چکی ہے بدون اجازت مصنف اسمیں سے ایک حرف بھی نہیں نکل سکتا

میں ایک سوداگر دیندار کا مال کثیر تجارت ایک مکان میں رکھا ہوا تھا۔ وہ سوداگر مسجد میں بانتظاری
نماز بیٹھا ہوا تھا۔ اُسکے نوکر نے آکر کہا کہ حضرت مال والے مکان میں آگ لگ گئی ہے آپ جلد چلیے۔ فرمایا
یہاں پر جماعت تیار ہے میں نہیں آ سکتا۔ لکھا ہے اُسنے اچھی طرح باطمینان نماز جماعت سے فراغت پائی
دل میں خیال کیا کہ حضرت نے فرمایا ہے مَنْ کَانَ لِلّٰہِ کَانَ اللّٰہُ لَہٗ یعنی جو اللہ کے کام میں ہے اللہ اُسکے
کام میں ہے یہ نہیں ہو سکتا کہ میں اللہ کے کام میں ہوں اور مال میرا جلجائے اسی حالت میں اُسکو غنودگی پیدا
ہوئی کیا دیکھتا ہے کہ حضرت تشریف رکھتے ہیں اور ارشاد فرماتے ہیں کہ میں تیرے مال کی حفاظت کرکے
ابھی آیا ہوں مال تیرا جلا نہیں خدا نے مجھے رحمت بنا کے تیرے پاس بھیجا ہے کہ تیرا امتی تیری حدیث
کا پابند ہے ہم اسکے مال کے حافظ ہیں اور تجھے بشارت کے لیے بھیجتے ہیں کہ بیشک جو ہمارے کام میں ہے
ہم اسکے کام میں ہیں۔ اللہ اللہ یہ دیندار لوگ کہاں گئے **شعر** سر احکام دیں پر جھکا دینے والے ۔ خدا کے
لیے گھر لٹا دینے والے ۔ الحمد للہ فی زمانا بھی اللہ کے بندے اس حدیث کے عامل موجود ہیں کہ جن سے ہزارہا
بندگان خدا کو فیض ہے چنانچہ سر آمد حکما رسر **حلقہ اطباء علامہ** زمان عالی خاندان حکیم
محمد حسن رضا صاحب خلف الرشید حکیم غلام قادر خاں صاحب ساکنہ بسی علاؤ در ریاست پٹیالہ جو جو خوبیاں اللہ تعالٰے نے ذات
بابرکات میں عطا فرمائی ہیں بیان نہیں ہو سکتیں حسن و خوبی کو جو میزان فکر میں وزن کرتا ہوں تو ایک کو ایک
سے برتر پاتا ہوں۔ آپ عابد متقی۔ پابند صوم و صلوۃ۔ تہجد گذار۔ حلیم و سلیم۔ متواضع خلیق۔ شریف نواز
مسکین پرور عاشق رسول اللہ۔ خوش عقیدہ۔ اور صاحب حسن اخلاق گرویدہ آپکی طبع اور تقریر دلپذیر و دلنواز تحریر ہیں۔ علم اعلیٰ و فن طبابت میں
بے نظیر ہیں ثانی مطلق نے وہ دست شفا عطا کیا ہے۔ کہ جس مریض کے علاج سے مسیحا ہاتھ اٹھائے۔ وہ حضرت کے
ایک نسخے سے بھلا چنگا ہو جائے۔ ارسطو اور افلاطون آپ کے زمانہ میں ہوتے تو بمقتضائے رشک و غیرت اپنی
زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھتے۔ ادنے نسخہ نویس حضرت کے مطب کا علو سخان کے نسخہ پر نام دیتا ہے حضرت کے
دست شفا میں عنایت الٰہی سے وہ تاثیر ہے کہ خاک کی چٹکی میں خاصیت اکسیر ہے۔ دہلی کے بگڑے ہوئے بیمار
حضرت کے نسخے سے شفا پاتے ہیں۔ دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع ہے ادنے ادنے مریضوں سے باخلاق پیش آتے
ہیں بڑے بڑے حکام سرکار خدمت میں جاتے ہیں۔ ایسا حکیم دیندار نہ دیکھا نہ سنا ہر وقت تلاوت قرآن

اس کتاب کی بلقاعدہ رجسٹری ہو چکی ہے میں بلا اجازت مصنف احمد کے کوئی صاحب نہیں نقل کر سکتا

میں مشغول رہتے ہیں ... ناہی سے رونق اسلام ہے **فقیر** ہی علیم صاحب کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** طَیَّبَهَا اللّٰهُ قَلْبَكَ فِي قُلُوبِ الْأَبْرَارِ وَزَكَّى عَمَلَكَ فِي عَمَلِ الْأَخْيَارِ۔

کیا پیارا نام ہے اللہ کا

سچ ہے یہ ایسا ہی نام نامی ہے کہ عاشقان الٰہی سکے فریفتہ ہیں۔ **حکایت** سعدون مجنون کا معمول تہا کہ اپنے کف دست پر اللہ لکھے پہرتے تہے لوگ پوچھتے تہے یہ کیا ہے تو فرماتے کہ پہلے میں نے اللہ کا لفظ دل وزبان پر لکھا تہا کہ مجکو غیر کیطرف رغبت نہو۔ اب میں اسکو ہتیلیوں پر لکھے پہرتا ہوں کہ میری نظر غیر پر نہ پڑے **حکایت** سلطان العارفین بایزید بسطامی قدس سرہ نے اثنا سے راہ میں دیکہا کہ عمارت تیار ہو رہی ہے اسمیں ایک مزدور تہا جب اینٹ اٹہاتا تو کہتا اللہ اور جب اینٹ دیتا تو کہتا اللہ۔ حضرت یہ حال دیکہکر بیحال ہوگئے چہرہ کا رنگ متغیر ہوا فرمانے لگے بار خدایا میں جانتا تہا کہ دل کے کاموں کی بنا اللہ پر ہے اب دیکہا تو کل کاموں کی بنا ہی اللہ ہی پر ہے۔ ندا آئی کہ ہاں اے بایزید اللہ کا نام وہ فرزانہ ہے کہ دوست و دشمن یگانہ و بیگانہ ہر ایک اُسکا پروانہ ہے **اشعار** اللہ اللہ ایں چہ شیریں نام ؛ شیر و شکر مے شود جانم تمام ؛ اللہ اللہ مستم از نام خدا۔ مے چکد از ہر رگم راوق جدا ؛ اللہ اللہ انت لی نعم الوکیل ؛ انت ربی انت ہی یا جلیل ؛ اللہ اللہ گو بروتا سقف عرش ؛ پیش معراج تو گردد چرخ فرش ؛ اللہ اللہ این چہ نام خوش مذاق ؛ فخر فرش سدید جان را رواق **حدیث** جب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے صدقہ کی ترغیب دی تو بقدر استعداد اور فراخ حوصلہ ہر ایک اپنا مال لاتا تہا حضرت فرماتے تہے مَا خَلَّفْتَ لِعِيَالِكَ اپنی اولاد کے لئے کیا چہوڑا کوئی ربع کوئی ثلث کوئی نصف بتاتا تہا جب ابوبکر صدیق اپنا سب مال اُٹھا لائے تو بدستور حضرت نے استفسار فرمایا مَا خَلَّفْتَ لِعِيَالِكَ تونے اپنے بچوں کے لئے کیا چہوڑا عرض کیا اللہ **سبحان اللہ** اہلبیت کی کچہہ اور ہی شان ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اپنی جان تک اللہ کے رستہ میں نثار کردی۔ جان ایک نہایت عمدہ چیز ہے مال کی اسکے آگے کچہہ حقیقت نہیں روایت ہے کہ امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہہ سوئے کہ اگر خدا نکردہ کفار رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا قصد کریں تو میں آپ پر سے اپنی جان قربان کردوں حق تعالے نے حضرت جبرئیل اور میکائیل علیہما

یعنی اس حالت ... [illegible]

علیہما السلام سے فرمایا کہ تمہارے درمیان میں نے برادری کی اور ایک کی عمر دوسرے سے بڑی کی تم میں ایسا کون ہے کہ اپنی جان دوسرے کے لیے دیدے جیسا اسوقت علیؑ نے کیا ہے میں نے اسکو محمدؐ کے ساتھ برادری دی سو اُسنے اپنی جان فدا کر رکھی ہے دیکھو اپنے بھائی کی جگہہ سو رہا ہے تم دونو جاؤ اور اسکو دشمن سے بچاؤ۔ دونوں آئے جبرئیل علیہ السلام سرہانے اور میکائیل علیہ السلام پائنتی کھڑے ہوئے کہتے تھے تیرے اس حوصلہ عالی پر ہزار آفرین ہے اے فرزند ابوطالب کے۔ خدائے تعالے اپنے فرشتوں کے ساتھ تیری ذات سے فخر کرتا ہے اور یہ آیت نازل ہوئی وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِىْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ سبحان اللہ ان لوگونکو اللہ سے کیا محبت تھی ایک ہم لوگ ہیں کہ دو خشک روٹیوں پر اپنے نام کو فراموش کر رکھا ہے الحمد للہ فی زمانا بھی ایسے ایسے دیندار بندگان خدا امرائے صالحین ابتک حضرتکی اولاد میں سے موجود ہیں کہ محبت الہی نے انپر یہانتک ترقی کی ہے کہ ہر کاروبار میں اُسیکا واسطہ اور اُسی کا ذکر مقدم سمجھا ہے اور اپنی خواہش نفسانی کو بمقابلہ احکام اللہ و رسول بالکل مٹا دیا میں بھی انکا نام نامی بطور یادداشت اپنی کتاب میں درج کرتا ہوں چنانچہ **حضرت عالیجناب ممدوح الالقاب میر ریاض علی صاحب** خلف الرشید میر انتظام علی صاحب مرحوم رئیس اعظم فریدآباد۔ جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے انکے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں میں بیان نہیں کر سکتا آپ سید سندی۔ بڑے ملنسار۔ عابد۔ مرتاض۔ پابند صوم و صلوۃ متقی۔ بڑے فیاض۔ شریف نواز قدردان علماء و فضلاء۔ دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے۔ بامروت آدمی ہیں۔ علماء کے ساتھ بڑی فراخ دلی اور کشادہ پیشانی سے سلوک ہوتے ہیں کار خیر کیطرف بہت خیال ہے **فقیر** بھی رئیس صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** طَهَّرَ اللّٰهُ قُلُوْبَكَ فِىْ قُلُوْبِ الْاَبْرَارِ وَزَكّٰى اَعْمَالَكَ فِىْ عَمَلِ الْاَخْيَارِ۔

بیان عاملان قرآن و عابدان بنی اسرائیل

حکایت ریاض القدس میں لکھا ہے کہ عبد اللہ بن زید نے ایک فقیر دلگیر کو دیکھا کہ راہ میں پڑا ہے نہ آنکھہ ہے نہ کان ہاتھ ہیں نہ پاؤں بفصاحت تمام شکر ادا کرتا ہے اور بار بار کہتا ہے کہ مجھپر بڑی اللہ کی نعمت ہے عبد اللہ نے کہا اے بندۂ خدا شکر گذاری کے اسباب تیری ذات میں بالکل مفقود ہیں تو کس چیز پر اللہ کا شکر ادا کرتا ہے۔ کہا اے بطال تو عجب نادان ہے اللہ نے جو مجھپر عنایت کی کسی پر کی ہوگی کیونکہ مجھے سے بعیت

اس کتاب کی بلفظہ رجسٹری ہو چکی ہے بدون اجازت مصنف اسمیں سے ایک حرف نہیں نکل سکتا

کو آلات اختراع فرمائے اگر آنکھ ہوتی میں کسی چیز کو دیکھتا اگر کان ہوتے میں بُری بات سنتا اگر ہات ہوتے اُنسے بُری چیز پکڑتا یا ناحق کیا کرتا ۔ اگر پاؤں ہوتے تو بُرے کام کیطرف دوڑتا شکر کرتا ہوں کہ اللہ کا یہ فضل کیا کم ہے کہ دل میرا سلامت ہے ۔ اور زبان میری اُسکا شکر ادا کرتی ہے تا فرمائے قیامت شکر گذاروں میں گنے جاؤں **حکایت** شیخ ذوالنون نے ایک اعرابی کو دیکھا کہ پڑا سسکتا ہے فرمایا آہ ونت محبت کیا تو عاشق ہے بولا ۔ بلی ۔ ہاں میں عاشق ہوں فرمایا کہ تیرا محبوب تجھ سے موافق ہے یا مخالف ۔ کہا موافق ہے ۔ فرمایا ۔ نزدیک ہے یا دور ۔ کہا نزدیک ہے ۔ فرمایا اگر محبوب موافق ہے پھر یہ ضعف و ناتوانی نہایت عجیب ۔ کہا یا بطال اما عرفت ان عذاب القرب اشد من عذاب البعد ۔ عاشقا زار در فراق و در وصال ✽ جام خون باید کشیدن مال مال ✽ سوز وصل از سوز ہجراں صعب تر ✽ در بیان نصہ شنو نکر ✽ چونکہ ہنگام مناجات آمدے ✽ پا کوبان سوئے میقات آمدے ✽ در فراقش ذوق بنگر سابقا ✽ در وصالش خرسوئے صاعقا ✽ در فراقش مہم جوششش بیں ✽ در وصال افتادہ مدہوشش بیں ✽ در فراق صبر خود کار دل ست ✽ در وصال صبر کردن مشکل ست ✽ تا کہ پروانہ جدا از شمع بود ✽ خاطر از سوز نہانی جمع بود ✽ چونکہ با شمعش وصال آمد پدید ✽ بیں چہ بر جان آں مسکیں رسید ✽ سوخت خود را بہ کلی شمع شد ✽ تفرقہ بگذاشت عین جمع شد ✽ تا جمال شمع را افروختند ✽ ہستی پروانہ را سوختند ✽ نہ طمعہ نواقی شمع طلاز حاصل پروانہ سوزست وگداز ۔ **حکایت** ہے کہ حضرت موسیٰ نے ایک عابد کو صحرا میں دیکھا کہ اپنے سر کی ریاضت اور مجاہدہ میں مصروف ہے اور پرندہائے ہوا اور چرندہائے صحرا اُسکے ساتھ مانوس ہیں آپ اُسکا اعزاز بجا لائے حکم پہنچا کہ اُسے کہدیجئے کہ یہ مرد باوجود اس عبادت اور ریاضت کے دوزخی ہے آپکا رنگ فق ہوا عابد کو یہ مضمون سُنایا عابد نے کہا اے موسیٰ اندیشہ کا مقام نہیں ہے جبتک میرے دم میں دم ہے اُسکی یاد میں خوش و خورم ہوں من بعد پھر وہ جہاں بھیجیگا میں راضی ہوں ۔ اُسیوقت حکم پہنچا اسے کہدیجئے یہ بہشتی ہوا ابھی سے اسپر بہشت واجب کی ۔ سو سنو مقام غور ہے کہ جو شخص ایسا دوزخی ہو اور بموجب رضا بالقضا ہو جاتے ہیں ہم بھی اگر راضی برضا اور صابر بہ بلا اور شاکر بہ نعما ہوں اور عقبیٰ میں

فاکنز بلقا و رضا ہو جائیں کیا عجب ہے - الحمد للہ فی زماننا اللہ کے بندے ایسے دیندار موجود ہیں جو حکم الٰہی سے ایسے رضا بالقضا راضی ہو گئے ہیں کہ انکی عالی ہمتی پر ہزار آفرین ہے باوجود ایسے محکمہ کی ملازمت کی پابندی اور پابندی صوم و صلوٰۃ بہ نسبت اور لوگوں اس محکمہ کے انکو افضل الناس ہی کہا جاوے تو درست ہے چنانچہ

حضرت عالیجناب فیضمآب سعادت و تعلیمی نصاب صاحب خلف الرشید صفدر جنگ خان صاحب ڈپٹی انسپکٹر

جو جو خوبیاں اللہ تعالےٰ نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں تحریر سے بیان نہیں ہو سکتیں آپ دیندار پابند صوم و صلوٰۃ - تہجد گذار - خدا ترس - فیاض سخی - کم گو - عادل - متواضع - بڑے حلیم مروت ہیں - دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع ہے - علما کے آپ بڑے قدردان ہیں - برتاؤ آپکا بڑا عمدہ ہے چھوٹے بڑے کو آپنے پیشوا اور ہادی عالی چشم پر آپ ہی - قطع نظر اسکے آپ نے ملازمین ماتحت کو - احکام اسلام کا اکثر حکم کرتے رہتے ہیں - اسوقت آپ تھانہ بروالہ ضلع رہتک میں متعین ہیں فقیر بھی آپ کا شکریہ ادا کرتا ہے

شکریہ طَهَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ فِيْ قُلُوْبِ الْاَبْرَارِ وَزَكّٰى عَمَلَكَ فِيْ عَمَلِ الْاَخْيَار

فضیلت علماء امت محمدیہ

حدیث فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عُلَمَاءُ اُمَّتِیْ كَاَنْبِيَاءِ بَنِیْ اِسْرَائِيْل **ترجمہ** علما امت میری کے مثل انبیاء بنی اسرائیل کے ہیں یعنی میری امت کے عالم ایسے ہیں جیسے کہ بنی اسرائیل کے پیغمبر اگر اس حدیث سے یہ مطلب سمجھا جاوے کہ علما امت محمدیہ مراتب و مناسب میں مثل موسیٰ عیسیٰ و ہارون علیہم السلام وغیرہ وغیرہ کے ہیں یہ منشا ہمارے رسول خدا کا نہیں بلکہ منشا جناب سید عالم کا علما امتی کانبیاء بنی اسرائیل سے یہ ہے کہ میری امت کی علما سے ایسی ہدایت بندگان خدا کو ہوگی جیسے کہ انبیاء بنی اسرائیل سے ہوئی ہے

فقیر کہتا ہے ہمارے نبی علیہ السلام کی امت میں مختلف استعداد کے لوگ ہیں جنکے چار مرتبہ ہیں (۱) عام لوگ ہیں جنکو خدا و رسول کا کلام پڑھکر سنایا جاتا ہے - اسی لئے فرمایا - یَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ (۲) مرتبہ علماء ظاہریہ (۳) مرتبہ خاص لوگوں کا ہے - انکو وہ کتاب سکھائی جاتی ہے یہ ہی عام علما کا مرتبہ ہے اور بعض کو حکمت یعنی شریعت کے اسرار بتلائے جاتے ہیں - یہ مرتبہ علماء مجتہدین کا ہے - ان دو گروہ کے لئے - وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ فرمایا اور اس لئے کہ اگر نبی کی امت میں یہ دو گروہ نہ ہوں

اس کتاب کی بلا اجازت رجسٹری ہو چکی ہے — بدون اجازت مصنف اسکے ایک حرف بھی نہیں نقل سکتا

تو اسکی ہدایت کا سلسلہ بعد انکے منقطع ہو جاوے چونکہ جس رسول کے لئے حضرت ابراہیم یہ دعا کرتے ہیں
رَبَّنَا وَابْعَثْ فِیْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِكَ وَیُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَیُزَكِّیْهِمْ
وہ رسول ختم المرسلین ہیں اُنکے بعد نبی کے آنیکی حاجت نہیں اسلئے اُنکے وارث علماء و ائمہ مجتہدین
ہونے چاہئیں کہ اُنکے بعد اس سلسلہ ہدایت کو قایم رکھیں اسلئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل **ف** یہاں سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ظاہر الفاظ قرآن کے معنی
کے علاوہ اور بھی وہ کچھ اسرار قرآن میں ہیں کہ جو خاص لوگوں کا حصہ ہے جو نئی روشنی کے لوگ اُسکو نہیں
پہنچ سکتے اور یہ امر بدیہی ہے اسلئے نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ لوگوں کی اس علم دین میں حاصل کرنے میں مختلف
حالات ہیں (رواہ البخاری) پس وہ جو بعض جہلا صرف ظاہری مطلب پر انحصار کرکے ان
لوگوں کی فضیلت کا انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ قرآن کے سمجھنے کے لئے کیا چاہیئے وہ بیخبر ہیں
(۴) مرتبہ اخص الخواص لوگوں کا ہے کہ جنکا جوہر روح آئینہ کیطرح برکت نبی علیہ السلام سے پاک اور
صاف ہے اور اسمیں پورا پورا انوار نبوت کا انعکاس ہوتا ہے کہ جسطرح آئینہ میں ہو بہو باہر کی چیز دکھائی
دیتی ہے۔ یہ لوگ نبی کے قائم مقام ہوتے ہیں جنکو **اولیاء اللہ** کہتے ہیں سو انکے لئے وَیُزَکِّیْهِمْ فرمایا
یہ لوگ صحابہ میں تو عموماً تھے کہ بعد حضرت کے ان لوگوں کے فیض سے جہان منور ہو گیا۔ الحمد للہ اس
زمانہ میں بھی ایسے علماء صالحین موجود ہیں کہ جنکی ذات سے بندگان خدا کو بڑا فیض ہو رہا ہے
جیسے کہ مینڈیالہ میں ہمارے ذی عزت مقتدر **عالیجناب معلے القاب** بدر الصلحا و فخر العلماء رئیس
السالکین حامی دین متین سید المرسلین شمس العلماء اکمل الکملا شریعت پناہ حقیقت آگاہ رہنمائے
آفاق حضرت مولانا و مخدومنا مولوی حافظ محمد اسحاق صاحب محدث و مفتی و سلطان الواعظین ریاست
مینڈیالہ دام فیضہ۔ جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں اُنمیں سے اگر
ایک شمہ لکھوں تو کیا امکان ہے حسن و خوبی کو میں ان فکر میں زن کیا تو ایک کو ایک سے برتر پایا
یہ حضرت جامع کمالات صوری و معنوی اور نکتہ سنج حدیث نبوی ہیں آپ کے اظہار اوصاف میں
نہ زبان کو طاقت تقریر اور نہ قلم کو یارائے تحریر دلائل عقلیہ اور فنون حکمیہ کو آپ طبع وقاد سے عتبار

اور علوم ادبیہ کو آپکی زباندانی سے افتخار - خلق و حلم کا کچھ حساب نہیں سحر البیانی میں روئے
زمین پر آپکا جواب نہیں اللہ جل جلالہٗ نے اُس شہر میں ایسے ہادی اور حامی اسلام و المسلمین کو مقیم
کردیا کہ جس شہر میں ائے شرک و کفر کے دوسری بات نہ تھی وہ وہ اعتقاد باطلہ وہ وہ خیالات
فاسدہ خرابی در خرابی پیچ در پیچ جہالت پر جہالت نہ عقیدہ صحیح نہ اخلاق درست نہ احوال سنجیدہ
نہ افعال پسندیدہ نہ لیاقت نہ اہلیت نہ آدمیت نہ انسانیت نہ ادب نہ آداب نہ اچھی گفتگو
نہ اچھی رفتار ایسے لوگونکو آپکی صحبت نے رشک علماء و فضلاء و حکماء و عقلا بنادیا اللہ اللہ آپ کی صحبت
نے اُنکی طبیعتوں کو ایسا بدلدیا گویا جیسے کہ کسی نے سحر کردیا بجائے غیر اللہ اُنکا یار قرآن بنادیا ایسے شہر
میں نماز اور جمعہ جماعت کا ہونا کہ جمعہ کو جامع مسجد میں پانسو آدمی موجود ہیں یہ صرف آپکی ذات کا فیض
ہے کہ اسوقت ہزاروں بے نمازی نمازی ہوگئے اور دن بدن ترقی اسلام ہوتی چلی جاتی ہے آپکی
وعظ میں اللہ نے وہ تاثیر رکھی ہے کہ ہزاروں کو ہدایت ہوگئی آپکا کلام وہ پُر تاثیر ہے کہ سینہ عرفان کو
چیرتا چلا جاتا ہے بہرحال آپکی ذات فیض آیات سے ہزارہا بندگان خدا کو فیض ہے آپکی ذات فی زمانا
بہت غنیمت ہے سچ تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سے اسلام کی زینت ہے آپکا ہونا اسوقت مغتنمات میں سے
ہے **فقیر** بھی مولانائے موصوف کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** ہے طَهَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ فِي
قُلُوْبِ الْاَبْرَارِ وَزَكّٰى عَمَلَكَ فِي عَمَلِ الْاَخْيَارِ اور **کانپور میں حضرت بدر الصلحاء**
عالم العلماء افضل الفضلاء سردار الواعظین مولانا مولوی حاجی حافظ **اشرف علی** صاحب واعظ جامع مسجد
کانپور دام فیوضہ - جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں قلم کو طاقت نہیں
کہ اُنکے اوصاف حمیدہ سے ایک حرف لکھے - حق سبحانہ تعالے نے اُس شہر میں ایسے ہادی و حامی اسلام
والمسلمین کو مقیم کردیا کہ جنکے وعظ میں اللہ نے ایسی برکت دی ہے کہ اسوقت ہزاروں بے نمازی
نمازی ہوگئے ہر محلہ میں نماز کا ایک جوش ہے ایک دوسرے کو نماز کی ہدایت کرتا ہے جسکو نہیں آتی اُسکو بتلاتا
ہے شہر میں اُن مسجدوں میں جنمیں پانچ وقتوں میں شاید ایک وقت بھی دو ایک نمازی کی صورت
نہیں دکھائی دیتی تھی اب اُن مسجدوں میں ایسی بڑی جماعت نمازیوں کی نظر آتی ہے کہ جگہ نہیں ملتی

اس کتاب کی بالتفصیل رجسٹری ہو چکی ہے کمہار دل بدون اجازت مصنف سمبر ا ابات صفا نہیں نکل سکتا

کمہاروں کی یہاں لوٹے وضو کے دستیاب نہیں ہوتے مولانا کی بہت پیرانہ سالی ہے فقیر بھی
مولانا موصوف کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ طہّر اللہ قلبکَ فِی قلوبِ الابرارِ وزکّی
عملکَ فِی عملِ الاخیارِ صاحب خلق محمدی تابع شریعت احمدی اشرف العظام
افضل الکرام ملک سیرت فرشتہ صورت ہادی شریعت عمدۃ الواعظین حضرت مولانا مولوی
قاضی محمد وزیر الدین صاحب واعظ جامع مسجد دہلی دام فیوضہ جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے
آپ کی ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں قلم کو کہاں طاقت کہ تحریر کرے آپ اعلے درجہ کے واعظ
ہیں آپکا کلام نہایت پُرتاثیر ہے آپکے وعظ میں لوگوں پر رقت طاری ہوجاتی ہے آپ کی ذات
سے مذہب حنفیہ کو بڑی تقویت ہے ہزارہا بندگان خدا کو فیض ہے دنرات احکام اسلام میں
سرگرم رہتے ہیں چنانچہ آپ نے ایک مدرسہ اسلامیہ موسومہ مخزن العلوم جاری کیا ہے جو قریب
لال چاہ کے ہے بہرحال فی زمانا آپ بھی منتنمات سے ہیں فقیر بھی آپکا شکریہ ادا کرتا ہے
شکریہ طہّر اللہ قلبکَ فِی قلوبِ الابرارِ وزکّی عملکَ فِی عملِ الاخیارِ زبدۂ فقہاء
جہاں اصلح صلحائے زماں اعرف العرفاء فاضل الفضلاء فقیہ بے بدل مفتی بیمثل محقق مسائل
دین حضرت مولانا مولوی مفتی رحیم بخش صاحب المشتہر مولانا محمد مسعود صاحب مفتی دہلی دام فیوضہ
جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں بیان انکا بہت دشوار ہے۔ آپ
دہلی میں اعلے درجہ کے فقیہ اور مفتی ہیں آپ کی ذات سے بہت فیض جاری ہے۔ آپ صاحب نسبت صاحب
دل۔ عابد۔ عارف باللہ۔ مرتاض۔ دیندار متقی۔ پرہیزگار۔ صاحب مروت پیر کامل۔
ہادی طریقت۔ آپ پیش امام مسجد فتحپوری ہیں۔ آپ کی ذات سے فیض باطنی بہت جاری ہے۔ بڑے
بڑے رؤسا آپ کے مرید ہیں حسن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے بہرحال فی زمانا انکا
دم بسا غنیمت ہے فقیر بھی انکا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ طہّر اللہ قلبکَ
فی قلوب الابرار وزکّی عملکَ فِی عملِ الاخیارِ۔ جامع فضائل ظاہری و
باطنی ومجمع کمالات صوری ومعنوی فخر الواعظین ومحدثین حضرت مولانا مولوی عبد العزیز

اس کتاب کی بلفظ رجسٹری ہوچکی ہے صاحب بدون اجازت مصنف کوئی ایک حرف نہیں نکل سکتا

صاحب لدھیانوی واعظ جامع مسجد لدھیانہ دام فیوضہ - جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات میں عنایت فرمائی ہیں انکا بیان کرنا مشکل ہے آپ ہمہ صفت موصوف ہیں خصوصاً علم فقہ و حدیث و تفسیر میں مشہور و معروف ہیں - آپ بڑے صاحب عزت - صاحب دل - صاحب نسبت ہیں - آپکی ذات سے مذہب حنفیہ کو بڑی تقویت ہے آپکا بیان گویا سحر البیان ہے - آپکا کلام نہایت پُر درد ہے - آپکی دم سے پنجاب کی رونق ہے بہر حال فی زمانا آپکا دم ہی غنیمت ہے فقیر بھی آپکا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ طَهَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ فِي قُلُوبِ الْاَبْرَارِ وَزَكّٰى عَمَلَكَ فِي عَمَلِ الْاَخْيَارِ - الکلام سبحان اللہ کیا واعظ ہے اس واعظ کی مجلس میں ایک عالم خلقت جمع ہے اُسکے کلمات پند آمیز کی تاثیر سے دل پژمردہ کو فرحت اور روح کو تازگی و لذت حاصل ہوتی ہے - کسیکو وہ واعظ ثواب کی رغبت اور نعمائے جنت کی یاد دلاتا ہے کہ جہاں عقل کا بھی قافیہ تنگ ہے

بیان جنت

کما قال اللّٰہ تعالےٰ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ترجمہ پس نہیں جانتا کوئی جی کیا چھپایا گیا ہے واسطے اُنکے ٹھنڈک آنکھوں سے بدلا اُس چیز کا کرتے تھے - اسیطرح حدیث قدسی میں وارد ہے قال اللہ تعالے اَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِيْنَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ (رواہ البخاری و مسلم) ترجمہ میں نے تیار رکھی ہے اپنے نیک بندوں کے لئے ایسی چیزیں کہ نہ انکو آنکھ نے دیکھا نہ کان نے سنا اور نہ کسی آدمی کے دل پر خطرے گذرے فقیر کہتا ہے اللہ تعالے ہم تمکو پوری پوری توفیق اتباع رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عطا فرمائے اور بطفیل اپنے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتمہ بالخیر کرے پھر تو نعمائے جنت کے مہمان ہوسکتے ہیں سبحان اللہ نعماء جنت ایک عجیب نعمت ہے انشاء اللہ مہمان ہونگے -

بیان دوزخ

حدیث میں منقول ہے کہ جب حضرت آدم کو خدا نے دنیا میں بھیجا تو جبرئیل کو حکم دیا کہ مالک دوزخ سے تھوڑی سی آگ مانگ کر آدم کیواسطے لیجاؤ وہ کھانا پکائیں - جبرئیل نے مالک سے آگ طلب کی - مالک نے کہا کتنی آگ چاہیے - جبرئیل نے کہا چیونٹی کے برابر مالک نے کہا اسقدر آگ دنیا میں جائیگی تو زمین و آسمان

سب جل جائینگے کہا آدمی جیونٹی کے برابر بھی - مالک نے کہا اسقدر آگ بھی اگر دنیا میں جائیگی تو ایک قطرہ پانی کا نہ برسیگا اور گھاس بھی نہ اگیگی - آخر جبرئیل نے درگاہ خدا میں عرض کی کہ کسقدر آگ لوں حکم ہوا بقدر ایک ذرہ کے جبرئیل نے بموجب حکم ایک ذرہ آگ دوزخ سے لیکر ستر مرتبہ ستر نہروں میں غوطہ دیکر دنیا کی ایک پہاڑ کی چوٹی پر لاکر رکھدی وہ آگ تمام پہاڑ کو جلا کے پھر دوزخ میں چلی گئی اُس آگ کی حرارت جو پتھروں میں باقی رہگئی اُسی سے تمام دنیا میں یہ آگ پھیلی ہے **فقیر** کہتا ہے لوگوں کو چاہیے کہ ایسے گناہوں کو سہل نہ سمجھیں اور یہ خیال نکریں کہ آخر جہنم سے نجات پائینگے اور بہشت میں جائینگے کیونکہ ہزاروں برس جہنم میں رہنا اور معذب ہونا کھانا تھوڑا ہے ـــــ

نماز عشا سے پہلے سونے کی برائی

حدیث جو شخص مغرب اور عشا کے درمیان میں سوتا ہے حضرت اُس سے بہت خفا ہیں خدا کے یہاں سے اُسکو بہت بڑا عذاب ہیگا - فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دوزخ میں ایک دریا ہے پانی اُسکا نہایت سیاہ اور زہر قاتل بودار ہے اگر ایک قطرہ بھی اُس پانی کا دنیا میں ڈالا جاوے تو تمام دریا جہان کے بدبودار ہوجاویں اور تمام بندگان خدا اُسکی بو سے مرجاویں پس قیامت کو وہ پانی اُنکو پلایا جاویگا جو درمیان مغرب اور عشا کے سوتے ہیں - حضرت نے اسلئے تاکید فرمائی ہے کہ فرشتہ بعد نماز عشا کے دفتر بندوں نیکوں اور بدوں کے آسمان پر لیجاتے ہیں اور جناب باری میں عرض کرتے ہیں - پس جو شخص مغرب اور عشا کے درمیان سوتا ہے اُسپر لعنت کرتے ہیں اور کہتے ہیں تیرے لئے دوزخ لائق ہے - جیسے تو نے اللہ اور رسول کا خلاف کیا **فقیر** کہتا ہے عقلمندوں کو عبرت ہونی چاہیے کہ اس خلاف رسول اللہ میں کیسا کچھ عذاب ہے - جو شخص اسکو پڑھے وہ اپنے دوست احباب و عزیز و اقارب کو ضرور اسے مطلع کرے -

دربیان اہل اللہ

حکایت قصب البیان موصلی رحمۃ اللہ علیہ نماز نہیں پڑھتے تھے - قاضی موصل اُنکا منکر تھا اسلئے کہ یہ نماز نہیں پڑھتے ایکروز ایک کوچہ میں قاضی کو قصب البیان سامنے سے آتے ہوئے نظر پڑے اسکے دل میں خیال آیا کہ اسکو پکڑ کر حاکم کے پاس لیجا کر سزا دلواؤں ناگاہ قاضی نے دیکھا کہ ایک پہلوان

چلا آتا ہے قصب البیان جب کہ پھر ادر آگے آیا تو دیکھا ایک اعرابی ہے جب یہ وہ نزدیک پہنچا تو دیکھا

ایک علامہ فقیہ ہے جب قاضی جی پاس پہنچے تو کہا اے قاضی کونسے قصب البیان کو حاکم کے پاس بیجائیگا اور اسکو نہ

دلائیگا قاضی نے توبہ کی اور مرید ہو گیا۔ **حکایت** ہے شیخ عبد اللہ یافعی ناقل ہیں کہ ایک فقیر نماز

نہیں پڑہتا تہا۔ ایکروز ایک فقیہ نے جو قاضی وقت تہا کہا اٹھ جماعت کے ساتہ نماز پڑہ فقیر اٹھا اور نماز

میں شامل ہو گیا قاضی انہی کے پہلو میں تہا۔ اول رکعت میں دیکہا کہ فقیر نہیں ایک عالم ہے دوسری رکعت میں

ایک فقیہ دیکہا تیسری رکعت میں ایک اعرابی دیکہا چوتہی رکعت میں ایک بزرگ پاکیزہ صورت دیکہا جب سلام

پہیرا تو دیکہا وہی فقیر ہے جو چہار کس بحالت نماز دیکہے تہے انکا مطلق نشان نہیں فقیر نے قاضی کیطرف

دیکہکر تبسم کیا اور کہا کسنے تیرے ساتہ نماز پڑہی **فقیر** کہتا ہے یہ لوگ درجہ ابدالی کا رکہتے ہیں ہر وقت

محبت رسول اللہ میں مستغرق رہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے انکو کیا روحانی طاقت عنایت فرمائی ہے یہ محض اطاعت

رسول اللہ کا سبب ہے **الحاصل چھٹی مجلس** میں ایک عابد نورانی چہرہ بیٹہا ہوا ہے اور وہ عابد ورد و وظائف

اور نوافل میں ایسا مشغول ہے کہ دنیا و مافیہا سے کچہہ خبر نہیں ہے صبح سے شام اور شام سے صبح تک تلاوت

قرآن میں مشغول ہے اور انوار و اذکار کی کثرت سے فرشتہائے آسمان اور اہل زمین اس عابد کی مجلس سے

انسیت حاصل کر رہے ہیں اہ کیا عابد ہے کہ خدا ہی عاشق ہو رہا ہے اور اپنی زبان قدرت سے فرما رہا ہے

یا عبدی انت عشقی و محبتی و انا عشقک و محبتک **ترجمہ** اے بندہ میرے محمد تو عاشق اور محبوب

میرا ہے اور میں عاشق اور محبوب تیرا ہوں اور فرشتوں کو حکم ہو رہا ہے دیکہو تو عابد اسکو کہتے ہیں کہ ہمارے

ذکر میں ایسا محو ہو رہا ہے کہ دنیا و مافیہا کی کچہہ خبر نہیں۔ دور دور سے ہزارہا عابد در دولت پر حاضر ہو

وہ عابد سبکو عبادت کے نفلوں کے اذکار نکی کیفیت تعلیم کر رہا ہے اور کبھی یہ ارشاد کرتا ہے کہ خدا

سے دعا مانگا کرو اسلئے کہ دعا عبادت کا مغز ہے۔ اصل تو یہ ہے کہ تہوڑی سی بات میں انسان سمجہ جاتا ہے

کہ جب سے ہمہ تن عجز و انکساری سے ہاتہ پہیلا کہ خداوندا میں تیرا بندہ گنہگار ہوں بس آدمی ہو گیا۔ کسلئے کہ

اسوقت ایک روحانی نیاز اور ارتباط پیدا ہوتا ہے جو بہت سی عبادت سے نہیں ہوتا یہی وجہ ہے کہ ہمارے

نبی علیہ السلام نے دعا کو عبادت کا مغز فرمایا۔ اسی لئے ہر عبادت کے ساتہ دعا کا مانگنا۔ اسلام

اس کتاب کی بلفظہ رجسٹری ہو چکی ہے بدون اجازت مصنف اسمیں سے ایک حرف نہیں نکل سکتا

میں

میں لازم اور قرار دیا گیا نماز پنجگانہ کے بعد ہمیشہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام دعا مانگا کرتے تھے اور سب انبیاء اکثر اوقات دعا کرتے تھے اسلئے حکیموں کا قول ہے کہ جب بندہ دعا کرتا ہے تو عرش الہی حرکت کرتا ہے یعنی بندہ اور خدا میں جو ایک واسطہ یا رابطہ ہے وہ زندہ ہوتا ہے اور اسی لئے اسکے بعد اکثر بندہ کا مقصود خدائے تعالے عطا فرماتا ہے **حکایت** ہے کہ ایک جماعت حضرت جُنید رحمۃ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ ایک آدمی ہمارے محلہ میں نہایت بدچلن رہتا ہے ہم اُس سے بہت تنگ ہیں اگر آپ ہمارے ساتھ تشریف لیچلیں تو اُسکو سمجھائیں غرضکہ آپ تشریف لیگئے اور اُسکو طلب کیا اور فرمایا کہ یہ لوگ تیری بدچلنی سے تنگ ہیں تو اس محلہ سے کسی اور جگہہ چلا جا اُسنے عرض کیا حضرت میں کرایہ دار نہیں ہوں میں جاؤنگا۔ آپنے فرمایا میں تیرے حق میں بددعا کرونگا۔ اُسنے عرض کیا وہاں بھی میرا ایک رابطہ ہے۔ فرمایا کیا واسطہ ہے۔ کہا میں اُسکا گنہگار ہوں میں بھی عرض معروض کرونگا۔ لکھا ہے کہ حضرت جنید نے وقت معمولی اپنے پر جناب باری میں اُسکے لئے بددعا کرنی چاہی قریب تھا کہ آپ ہاتھ اُٹھائیں غیب سے آواز آئی کہ اے جنید ہمنے اُسکو نوازلیا۔ تو سمجھا نہیں اُسنے کیا کہا تھا کہ ہمارا بھی جناب باری میں ایک رابطہ ہے اُسیوقت اُسکو ہمنے اپنا کرلیا تم مت بددعا کرو لکھا ہے کہ صبح کو حضرت جنید اُسکے مکان پر تشریف لیگئے اور آواز دی وہ شخص مع تمام اہل وعیال باہر نکلا اور حضرت جنید کے آگے گیا اور عرض کیا کہ یہ مکان اور عیال واطفال میرا آپکے حوالہ ہے آپ نے فرمایا کیوں۔ عرض کیا خدا نے میرے واسطے کچھ اور ہی عہدہ تجویز کر دیا ہے۔ میں اس کام کا نہ رہا۔ واہ کیا دعا ہے۔ ہاتھ پھیلاتے ہی اہل اللہ ہوگیا۔ اور صحابہ اور کاملین کا سجدہ میں رونا اور دعا کرنا اور تمام عاشقانہ ہیئت بنا کے ادب کے ساتھ اُسکی جناب کبریائی میں جانا بیان سے باہر ہے۔ الحمد للہ فی زماننا اللہ کے بندے ایسے پرہیزگار دیندار امراء صالحین میں سے موجود ہیں کہ بعد نماز جناب باری میں کیسے گڑگڑاتے اور دعا کرتے ہیں میں بھی انکا نام نامی بطور یادداشت اپنی کتاب میں درج کرتا ہوں کہ تقاریر ہے۔ چنانچہ **حضرت عالیجناب ممدوح الالقاب بدر الصلحا** وقار الامرا منشی **شیخ باغ علی صاحب** اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر لودیانہ خلف الرشید منشی مبارک علی صاحب رئیس جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات میں عطا فرما

اس کتاب کی ملفوظ رجسٹری ہوچکی ہے ہمیں بے ولی اجازت مصنف اسمیں سے لیکر نہ چھاپ سکتا

ہیں وہ ہیں بیان نہیں کرسکتا نہ قلم میں طاقت ہے کہ تحریر کرے حسن و خوبی کو جو سیران فکر میں وزن کرتا
ہوں تو ایک کو ایک سے برتر پاتا ہوں آپ نہایت دیندار پابند صوم و صلوٰۃ - دیانتدار امین - دریا
دل - بڑے فیاض - سخی - باذل - سیر چشم - حامی سلام - عالی خاندان - بزرگ زادہ - عادل -
رحمدل - خدا ترس عالی ہمت - شریف نواز - قدر دان علما و فضلا - خوش عقیدہ مسکین پرور
متواضع بامروت آدمی ہیں - برتاو آپکا عمدہ ہے - عدل آپکا منصف حقیقی کو پسند ہے - برادرانے
واعلی کیطرف نظر فلاح ہے - ہر کہ و مہ آپکے لطف و کرم کا مداح ہے دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور
کشادہ ہے ہمیشہ سے طبیعت بتواضع و تکریم آمادہ ہے حضرت امیر ابن امیر ابن امیر ہیں مستغنی دل
مسکینوں کیلئے اکسیر ہیں - فی زمانا آپکا دم لبا غنیمت ہے **فقیر** بھی شیخ صاحب موصوف کا تہ
دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** طَهَّرَ اللهُ قَلْبَكَ فِي قُلُوبِ الْأَبْرَارِ وَزَكَّا عَمَلَكَ
فِي عَمَلِ الْأَخْيَارِ **الغرض** وہ عابد اپنے مریدوں کو احکام عبادت سے مطلع کر رہا ہے کہ معنی عبادت
ایک نہایت درجہ کی عاجزی و انکساری ہے فی الحقیقت عبادت کے معنے قربان ہونا ہے **حکایت**
ہے کہ ایک عورت صالحہ نماز میں صبح مشغول ہوئی یہانتک جناب باری میں ہمہ تن مستغرق ہوگئی لکھا ہے
کہ اسکا لڑکا سات ماہ کا اسکے روبرو لیٹا ہوا تھا ایک زاغ نے آکر اسکی دونوں آنکھیں چونچ
سے نکالدیں عورت نیکبخت بہمہ استقلال نماز میں مشغول رہی ذرا جنبش نہ کی دلمیں یہ خیال تھا کہ نماز خدا کی
نہ ہو لڑکا تلف ہو جائے تو کچھ پرواہ نہیں اُسی حالت میں جناب سرور کائنات علیہ السلام کی زیارت ہوئی
حضور صلی اللہ وعلیہ وسلم نے فرمایا اے عورت شاباش آفرین ہے اس عالی ہمتی اور استقلال
پر وَأَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا
هُمْ يَحْزَنُوْنَ **ترجمہ** اور قایم رکھا نماز کو اور دی زکوٰۃ واسطے انکے ہے ثواب انکا نزدیک پروردگار
انکے سے اور نہیں خوف اوپر انکو اور نہ وہ غمگین ہونگے - فرمایا اے عورت خدا نے مجھکو تیرے پاس رحمت
بنا کر بھیجا ہے تو کیا چاہتی ہے عرض کیا حضور کے ساتھ حشر ہو فرمایا منظور اور کیا سوال کرتی ہے عرض
کیا آپ کی محبت - فرمایا خدا تجھے عنایت کرے اور کیا مانگتی ہے عرض کیا حضور کی ازواج مطہرات

اس کتاب کی بلفظہ رجسٹری ہو چکی ہے کی بدون اجازت مصنف کے ایک حرف نہیں نکل سکتا

کی زیارت - ارشاد ہوا یہ حاضر ہیں زیارت کرو اور کیا چاہتی ہے - عرض کیا صحابہ کرام کی بہی زیارت چاہتی ہوں فرمایا بہت اچھا - اور بہی کچھہ چاہتی ہے عرض کیا خاتمہ بالخیر - فرمایا منظور **سبحان اللہ** کیا سرکار رحمت للعالمین ہے **شعر** نبی تجھسا نہیں پیدا نہ مجھہ سا پرگنہ پیدا ٭ سرکے شاہا عنایت ہو شفاعت کی دعا مجھکو ٭ فرمایا حضرت نے تو نے اپنے لڑکے کیواسطے کچھہ نہ کہا جسکے لیے میں حمت ہو کر آیا ہوں - عرض کیا یا رسول اللہ خدا اور رسول کی محبت کے آگے اولاد کی محبت کیا چیز ہے - آپنے فرمایا اللہ اسکو بینا کریگا لکھا ہے کہ جب وہ عورت نماز سے فارغ ہوئی جناب باری میں دعا کی کہ یا اللہ بطفیل جناب سید المرسلین اسکو بینائی عطا کر - راوی لکھتا ہے کہ جب آنسو آنکھہ کے ڈھیلوں کو کھینچا نہ میں رکھکر دعا کی پھر دعا اللہ تعالے نے اسکو بینائی عطا فرمائی **فقیر** کہتا ہے محبت نہایت عمدہ چیز ہے کہ بگڑے ہوئے کام بناتی ہے - ایسا خلوص پیدا کرو - تب تم بہی جنت کے قابل ہوگے چنانچہ اللہ تعالے فرماتا ہے تحیتہم یوم یلقونہ سلام و اعد لہم اجرا کریما **ترجمہ** تحفہ انکا یا دعا انکی اس دن کہ قبروں سے اٹھینگے یا وقت دخول جنت ملاقات کرینگے اس سے سلام - یعنی فرشتہ کہینگے یہ ظہر تمکو مبارک ہو **القصہ** بمثال عوصد اپنے مریدان خاص کو مطلع کر رہا ہے کہ کمالات انسانی گویا اسی دو فقروں میں منحصر ہے **اول** حب الدنیا راس کل خطیئۃ یعنی محبت دنیا کی اصل تمام خطیات کی ہے کہ اگر محبت دنیا کی دلمیں مرتسخ ہوا اور اس عالم باقی سے غفلت آوے تو پہر کیا بدی نہیں ہو سکتی ہے **فقرہ دوم** ترک الدنیا راس کل حسنۃ یعنی چھوڑنا دنیا کا اصل کل حسنات کی **نقل** ایک پیر اور ایک مرید باہم سفر کو چلے اثنا راہ میں ایک میدان وسیع خطرناک ملا ایک راہ ایا مرید کو زر کے ساتہ زیادہ محبت تہی اور اسکے پاس کچھہ روپے موجود تہے انکی وجہ سے دور اہہ پر کھڑا ہو کر دیکھنے لگا کہ دونوں راہ میں سے کون سی راہ امن و امان کی ہوگی جو لوٹ کھسوٹ سے بچونگا پیر کو چشم باطن سے معلوم ہوگیا کہ اسکے پاس روپیہ ہیں اور بخوف تلف ہو جانے کے یہ راہ روی سے مجبور ناچار ہو رہا ہے فرمایا جو کچھہ تیری بغل میں ہے اسکو بغل سے نکالکر پہینکدے پہر جسطرف کو دل چاہے بیخوف اور بے اندیشہ چلا چل - جو طالبان حق ہیں انکو سوائے ذات حق نہ آرزو

بہشت نہ غم دوزخ نہ کسی ثواب کے طالب عذاب سے خائف فقط عشق ذات میں مستغرق اور محو رضائے مولا
میں سرور شیت حق کے جام کے نشہ میں مخمور اور بیہوش رہتے ہیں **شعر** باغ و بہشت و سایہ طوبی و قصر و حور
با خاک کوئے دوست برابر نمے کنم **فقیر** کہتا ہے اللہ و رسول کی ایسی طاعت بجا لاؤ کہ جس سے توشہ آخرت
حاصل ہو یہ دنیا اور مال دنیا سب ہیچ ہے **عبرت** جب ہم تنہا بیٹھکر آج سے سو برس تک کا گذشتہ
زمانہ خیال میں لاتے ہیں تو اُس عہد کے نامور باکمال اہل مال یا جمال لوگوں کے تذکرے ہی دوسروں کی زبانی
کی سنائی کہہ سکتے ہیں تو دل میں ایک ہوا سی اُٹھتا ہے اور یہ عالم دریائے رواں کی موج معلوم ہوتا ہے کہ اس عہد
کے حسینوں اور شہ زوروں اور دولتمندوں اور رئیسوں امیروں غریبوں میں سے ایک ہی باقی نہیں
کہ جس سے اُس عہد کا حال پوچھتے ہر رات کو اسکا نمونہ دیکھتے ہیں کہ سناٹا ہوتا ہے کہیں سے آواز نہیں آتی بازار
اور شہر اُجاڑ معلوم ہوتا ہے مگر دلکو عبرت نہیں ہوتی کیا یہی صحبت اچھی نہیں ۔ **سبحان اللہ** ۔
صحبت فقرا کا فیض و فائدہ عجیب نفع خیز اور فائدہ مند ہے جسکو خدائے جہان آفرین بلند اقبال اور خوش طالع
پیدا کرتا ہے اُسکے دل میں فقرا کی صحبت کا خیال ڈالتا ہے وَمَنْ اَرَادَ اَنْ یَّجْلِسَ مَعَ اللّٰہِ فَلْیَجْلِسْ
مَعَ الْفُقَرَاءِ **ترجمہ** جو شخص ارادہ کرے اس بات کا کہ بیٹھے ساتھ اللہ کے پس چاہیے کہ بیٹھے ساتھ فقیروں کے
حضرت عباس سے نقل ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا ۔ اولیاء اللہ کون ہیں
فرمایا اَلَّذِیْنَ اِذَا رَاٰهُمْ ذُکِرَ اللّٰہُ یعنی وہ لوگ ہیں جب اُنکو کوئی دیکھے حق سبحانہ کو یاد آوے ۔

دربیان تصوف

بیان طریقہ صوفیہ کا ہم سے کیا ہو سکتا ہے کہ تصوف ایک بہت بڑا علم ہے اور اسمیں باتیں بہت بہت نازک
ہیں کہ درمیان کفر اور اسلام کے ایک فرق باریک رہجاتا ہے مگر تمام خلاصہ اس طریقہ کا کہ موضوع اس فن شریف
کا خداشناسی ہے اور اسی طریق کے لوگوں کے دیکھنے سے یہ قول صادق آتا ہے کہ مسلمانی در کتاب و مسلمانان در گور
اور عشق توحید الٰہی کی اسقدر ہے کہ خود فراموشی یعنی اپنی ذات کا کچھ خیال نہیں رہتا ہے **الغرض** یہ فیض
محمدی آخر کو ایک خاص طرح سے حضرت علی علیہ السلام کو اور باقی دوازدہ امام کو پہنچا انکے طفیل سے اولیاء اللہ اس
کاسہ شراب حقانی سے سیراب ہوئے حسب قول وَلِلْاَرْضِ مِنْ کَاْسِ الْکِرَامِ نَصِیْبٌ **ترجمہ** یعنی کریموں

اس کتاب کی بلفظہ رجسٹری ہو چکی ہے بدون اجازت مصنف اسکے ایک حرف چھاپنے کا

کے پیالے سے زمین کو بھی کچھ حصہ آخریں شراب کا ملتا ہے ۔ کاملین اور اہل اللہ جو امت محمدیہ میں
گذرے ہیں اُنکا کچھ بیان نہیں ہو سکتا ۔ الحمد للہ اس زمانہ میں بھی ایسے ایسے اہل اللہ صوفیان کرام
میں سے موجود ہیں جنکے دیکھنے سے حق یاد آتا ہے جیسے کہ ہمارے ذی عزت **سجادہ نشین ردولی**
شریف حضرت عالیجناب شیخ المشائخ بدر الصلحا عظام او قار الصوفیہ کرام
حضرت التفات احمد صاحب چشتی صابری ردولوی دامت فیوضہم جو جو خوبیاں اللہ تعالے
نے ذات بابرکات و فیض آیات میں عطا فرمائی ہیں ۔ قلم تحریر نہیں کر سکتی ۔ آپ حاجی حرمین شریفین
عارف باللہ ۔ سراج الصوفیہ ۔ فخر خاندان چشتیہ صابریہ ۔ عابد ۔ زاہد ۔ ذاکر ۔ شاغل ۔ مرتاض
سیاح ۔ سخی ۔ سیر چشم ۔ دریائے معرفت ۔ باذل ۔ فیاض صاحب مروت ۔ فقرا و علما کی عزت ۔ مسکین پرور
دستگیر بیکسان ۔ صاحب کرامات وسیع ۔ آپ بڑے سخنور سخن سنج ۔ سخنداں ۔ آپکی رسیلی رسیلی باتیں
سفینہ عرفان کو چیرتی چلی جاتی ہیں ۔ آپ کی ذات سے بندگان خدا یعنی فقرا و علماء کو بہت فیض ہے
جو شخص فقرا یا علماء میں سے قدمبوسی کیواسطے حاضر ہوتا ہے نہایت تواضع و تکریم سے پیش آتے ہیں
حسب لیاقت بوقت رخصت سلوک ہوتے ہیں ۔ دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے ۔ ہمیشہ سے
طبیعت بہ تواضع و تکریم آمادہ ہے ہر ادنے و اعلے کیطرف نظر فلاح ہے ہر کہ ومہ آپ کے لطف
کرم کا مداح ہے ۔ حضرت شیخ المشائخ عالم ربانی حضرت شیخ احمد عبد الحق صاحب توشہ ردولوی قدس
سرہ آپ کے جد امجد ہیں ۔ اصل تو یہ ہے کہ ایسے ہی بزرگوں سے زیب و زینت اسلام ہے ۔ فی زماننا آپکا دم
بہت غنیمت ہے فقیر بھی حضرت شیخ المشائخ کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** طہر اللہ قلبک
فی قلوب الابرار و زکی اعمالک فی اعمال الاخیار **الغرض** وہ عابد اپنے مریدونکو تعلیم توکل
فرماتے ہیں کما قال اللہ تعالی ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ **ترجمہ** یعنی جو شخص اللہ تعالے
پر توکل کرتا ہے اُسکے واسطے اللہ بس ہے **حدیث** فرمایا رسول خدا نے کہ میری امت میں سے ستر
ہزار آدمی بیحساب جنت میں جائینگے صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہونگے فرمایا کہ جو منتر
اور داغ اور فال پر کار بند نہیں ہوتے ہیں بلکہ وہ خدا پر بھروسہ رکھتے ہیں تب عکاشہ نے اُٹھکر

اس کتاب کی بلحاظ رجسٹری ہو چکی ہے بدون اجازت مصنف اسمیں سے ایک حرف نہیں نقل ہوسکتا

عرض کیا کہ یا رسول اللہ دعا فرمائے کہ میں بھی انہیں سے ہوں آپنے دعا فرمائی پھر ایک اور صحابی نے اٹھکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ میرے لئے بھی دعا کریں آپنے فرمایا سبقت لے گیا اس امر میں عکاشہ **حکایت** نقل ہے کہ خراسان میں کوئی سلطان ابراہیم ادہم کا عزیز قریب انتقال کر گیا اور بہت مال کل حلال سے چھوڑ گیا اور سوائے ابراہیم کے اور کوئی اسکا وارث نہ تھا ابراہیم اس خیال سے اسطرف کو چلے کہ اس مال کو صرف کروں مبادا کوئی مصارف بیجا میں صرف کرے راہ میں قدرت الٰہی نے عجب تماشا دکھلایا کیا دیکھتے ہیں کہ دریا کے کنارے ایک جانور اندھا بیٹھا ہے اور مینڈک دریا سے منہ میں کیڑا لاتا ہے اور اسکو کھلاتا ہے ابراہیم متحیر ہوگئے ہمراہیوں سے کہنے لگے تمنے قدرت خدا کا تماشا دیکھا۔ بس ہمیں اب خراسان کا جانا موقوف رکھا اللہ پر بھروسا کیا اگر ہمارے مقسوم میں ہے تو از خود آجاویگا ہمارے جانیکی کچھ حاجت نہیں پھر جوش میں آکر تین دن تک جنگل میں پھرتے رہے کسی مقام پر پانی نہ پایا ناگاہ ایک کنواں ملا اسمیں ڈول ڈالا درہم سے لبریز پایا پھر ڈالا دینار سے بھرا پایا پھر ڈالا جواہر سے بھرا آیا تب ابراہیم نے کہا مجھکو زر و جواہر کی کچھ آرزو نہیں صرف وضو کو پانی درکار ہے ناگاہ آواز دلنواز غیب سے آئی کہ اے ابراہیم تونے زر و جواہر خراسان کا چھوڑکر ہمارے اوپر بھروسا کیا ہمنے اسکے بدلے زر و جواہر سے یہ کنواں بھر دیا کہا اور لٹا جہاں تیرا جی چاہے اٹھا۔

حکایت نقل ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ نے اللہ کے نام پر بھروسا کرکے موسیٰ علیہ السلام کو ایک صندوق میں چاروں طرف تال لگا کر اور خوب مضبوط کرکے اس چاند سی صورت کو چھپا دیا اور خدا کے نام پر دریائے نیل میں صندوق ڈالدیا ڈال تو دیا مگر دل کا اللہ ہی مالک تھا زار زار روتی تھیں اور یہ کہتی تھیں ؎ میری موسیٰ میرے جان بتو بخوش برو فاللہ خیر حافظا۔ آپکی پیدائش اور پرورش در سرگذشت عجیب علیحدہ کتاب ہے خدا نے موسیٰ علیہ السلام کو دشمن کے ہاتھ سے پرورش کرادیا۔ **فقیر** کہتا ہے کہ فرمایا حضرت نے تم لوگ ایسا توکل اپنے اللہ پر کرو جیسے جانوروں کا توکل خدا پر کوئی جانور ہم تم نے کھیتی کرتے یا سوداگری کرتے یا کیمیا بناتے یا ذخیرہ جمع کرتے ہوئے نہیں دیکھا اور آپ صاحبوں نے بغور دیکھا ہوگا کہ جو جانور ہم رکھتے ہیں وہ کیسے دبلے اور کمزور رہتے ہیں حالانکہ خوراک بھی انکو اچھی ملتی ہے۔ برخلاف جنگلی جانوروں کے کہ وہ کیسے فربہ اور تیار رہتے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ انکا توکل خدا پر ہے وہ اصحیح ہے کہ

اس کتاب کی بلفظہ رجسٹری ہو چکی ہے
توکل
بدون اجازت مصنف اسمیں سے ایک حرف بھی نقل نہ

توکل تین قسم پر ہے (۱) جیسے توکل مردہ کا زندوں پر جو چاہیں اسکے حق میں کریں یہ توکل اعلے درجہ کے لوگوں کا ہے اور (۲) توکل لڑکے کا ماں پر خواہ دودھ پلاوے یا نہ پلاوے اسکو کچھہ عذر نہیں (۳) توکل موکل کا وکیل پر وکیل جو موکل کے حق میں کرے اسکو منظور ہے **سبحان اللہ** کیا عابد ہے کہ اپنے مریدوں کو تعلیم کر رہا ہے اور ارشاد فرما رہا ہے کما قال اللہ تعالی رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ٥ **ترجمہ** اے ہمارے رب ہمارے دلوں کو نہ پھیر جبکہ تو ہمکو ہدایت کر چکا اور عطا کر ہمارے لیے اپنے ہاں سے رحمت بیشک تو ہے دینے والا **تفسیر** اللہ جل جلالہ نے ہم تمکو یہ دعا معرفت جناب سید المرسلین کہ جنکا لقب محمد رسول اللہ ہے عنایت ہوئی کہ ہماری جناب میں اسطرح دعا کیا کرو **فقیر** کہتا ہے کہ یہ عنایت بیحساب ہے کہ اسطرح سے تم ہماری جناب میں عاجزی کیا کرو مقبول کرونگا۔ اگر کوئی صاحب نہیں سمجھے تو میں اسکو ایک **عقلیہ مثال** سے سمجھاتا ہوں وہ یہ ہے کہ اللہ تعالے کا اس ارشاد سے یہ منشا ہے کہ جیسے کوئی کسی حاکم بالا کو کسی کا مقدمہ فیصل کرنا منظور ہوتا ہے تو اسکو اپنے پاس طلب کر کے خود اپنی قلم سے مسودہ لکھکر دیتا ہے کہ اس مسودہ کی نقل کر کے ہمارے محکمہ میں عرضی دینا مقدمہ تمہارا کر دونگا۔ معلوم ہوا کہ اُس حاکم کو اسکا مقدمہ کرنا منظور تھا اگر منظور نہوتا تو اپنے ہاں سے ایسا مسودہ کیوں دیتا۔ واضح رہے کہ وہ حاکم بالا کون ہے وہ اللہ جل جلالہ ہے اور مسودہ کیا ہے قرآن شریف ہے کہ ایسے ایسے مضامین پائے جاتے ہیں۔ پس اسلیئے وہ عابد اپنے مریدوں کو یہ تعلیم کر رہا ہے۔ اے رب تونے ہمکو ہدایت دی اور فہم سلیم عطا کی ہے اب ایسا نہو کہ ہمارے دل کبھی کیطرف میلان کر جاویں۔ کیونکہ استقامت تیرے ہاتھ میں ہے۔ کہیں وہ عابد مریدونکو اسطرح پر سمجھا رہا ہے کہ بنی آدم کے دل خدا کی دو انگلیوں میں ہیں جدہر چاہتا ہے پھیر دیتا ہے اداعیہ خیر اور داعیہ شر قلب میں اُسیکیطرف سے پیدا ہوتا ہے اور دلی استقامت کے بعد ہمکو اپنی رحمت خالصہ ہی سے عطا کر **فقیر** کہتا ہے کہ رحمت کی چند قسمیں ہیں **اول** یہ کہ دلمیں توحید حاصل ہو **دوم** اعضا پر اطاعت اور خدمت کے انوار ظاہر ہوں **سوم** یہ کہ دنیا میں رزق اور اسباب معاش سہل ہو جاویں اور تندرستی اور امن و عافیت حاصل ہو **چہارم** یہ کہ شدت موت اور اسکے بعد قبر و حشر میں رستگاری ہو

پہنچیں یہ کہ عالم آخرت میں خدا کا دیدار پیمبر کی شفاعت اور نعماے بیشمار حاصل ہو ویں لفظ رحمت ان سبکو شامل ہے مگر اسمیں قید ایمان کی لگی ہوئی ہے کہ نور ایمان دل میں ہو سبحان اللہ ایمان اللہ تعالے نے انسان کو عنایت فرمایا ہے اصل تو یہ ہے کہ دار و مدار دو جہان کا اسی پر ہے

در بیان فضائل ایمان

حدیث قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ اَھْلُ الْجَنَّۃِ الْجَنَّۃَ وَاَھْلُ النَّارِ النَّارَ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی مَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالُ حَبَّۃٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ اِیْمَانٍ فَاَخْرِجُوْہُ فَیُخْرَجُوْنَ قَدِ امْتَحَشُوْا وَعَادُوْا حُمَمًا فَیُلْقَوْنَ فِیْ نَھْرِ الْحَیٰوۃِ فَیَنْبُتُوْنَ کَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّۃُ فِیْ حَمِیْلِ السَّیْلِ اَلَمْ تَرَوْا اَنَّھَا تَخْرُجُ صَفْرَآءَ مُلْتَوِیَۃً (متفق علیہ) **ترجمہ** اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وقت کہ داخل ہونگے بہشتی بہشت میں اور دوزخی دوزخ میں فرماویگا اللہ تعالے یعنی انبیاء کو یا اور شفیعوں کو یا ملائکہ کو اور یہ ظاہر تر ہے جیسا کہ روایت ابو ہریرہ میں ہے کہ جو شخص کہ ہووے دل میں برابر دانہ رائی کے ایمان سے پس نکالو اسکو دوزخ سے **حکایت** نقل ہے کہ مولانا شاہ عبد العزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ایک شیخ صاحب جو دہلی کے بڑے رئیس تھے گئے اور شاہ صاحب سے یہ سوال کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا ہے کہ ایک دانہ رائی کے برابر ایمان داخلہ جنت کیواسطے کافی ہوگا میرے خیال میں حدیث نہیں آتی۔ وہ محمد صاحب کہ جو تمام انبیاء کا سردار ہے اسکا یہ ارشاد ہے مولانا میرے قیاس میں بات نہیں آتی کہ ایک ذرہ ایمان ہو اور وہ قبر میں مردہ کے ساتھ بھی رہے اور روح کے ساتھ علیین تک ساتھ ویسے ہی کیا بلکہ کسی عقلمند کے قیاس میں یہ بات نہیں آتی۔ مولانا نے فرمایا کہ آپ امتحان چاہتے ہیں۔ عرض کیا نہیں بلکہ اطمینان چاہتا ہوں مولانا نے فرمایا کہ آپکے ہاں کچھ گلاب بھی موجود ہے عرض کیا بہت ہے۔ فرمایا ایک بوتل اسمیں سے منگاؤ۔ صاحب نے نہایت عمدہ گلاب کی ایک بوتل طلب کرا کے حاضر کی آپنے فرمایا کچھ گرم پانی بھی منگاؤ۔ وہ بھی آیا۔ آپ نے شیخ صاحب سے فرمایا کہ تم اس گلاب کو اپنے ہاتھ سے زمین پر گرا دو انہنے بموجب فرمانے شاہ صاحب کے عمل کیا۔ شاہ صاحب نے فرمایا کہ تم اپنے

اس کتاب کی بلفظ رجسٹری ہو چکی ہے تذکر بدون اجازت مصنف اسمیں ایک حرف نہیں نکل سکتا

نوکر سے اس بوتل کو گرم پانی سے صاف کراکر میرے پاس لے آو چنانچہ بعد صاف کرنیکے وہ بوتل مولانا صاحب کی پیش لگئی آپ نے صاحب سے فرمایا کہ تم نے بوتل کو اچھی طرح سے صاف نہیں کرایا اُسنے عرض کیا کہ مولانا میں نے اپنے روبرو خوب صاف کرایا ہی مگر اسکی خوشبو نہ گئی اُسوقت مولانا صاحب نے فرمایا کہ تم نے اپنے سوال کا جواب پایا یا نہیں صاحب نے عرض کیا آپنے میرے سوال کا جواب کہاں دیا۔ شاہ صاحب نے فرمایا کہ صاحب تم خود دیکھتے ہو کہ گلاب کو ہم نے زمین پر گرادیا اور بوتل کو خوب صاف کرادیا مگر خوشبو نہ گئی اسوقت شاہ صاحب نے فرمایا کہ وہ گلاب جو زمین پر گرادیا تہا وہ بجائے روح کے ہے اور بوتل بجا جسم آدمی کے ہے اسیطرح ایمان آدمی کے ساتہ قبر میں بہی جاتا ہی اور علیین میں بہی۔ ہمارے رسول اللہ کا فرمانا کوئی خلاف نہیں ہے اسکے سمجھنے کے لئے عقل سلیم ہونی چاہیئے۔ لکھا ہے کہ صاحب نے اپنی ٹوپی مولانا کی پاؤں پر رکہدی اور عرض کیا کہ آپکا دم بسا غنیمت ہے اسی تذکرہ میں **لکھا ہے** کہ ایک فقیر صاحب نے مولانا شاہ عبد العزیز صاحب کی خدمت میں عرض کیا کہ حضرت ایمان کیا چیز ہے۔ آپنے فرمایا کہ ایمان ایک کہٹکے کا نام ہے عرض کیا کہ کہٹکا کیا چیز ہے آپنے فرمایا کہ اللہ رسول کی رضا جوئی کا ہر وقت خیال رہے اسکے بعد آپنے فرمایا کہ حضرت حسن بصری بحوالہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ روایت کرتے ہیں کہ زمانہ بنی اسرائیل میں ایک شخص بڑا فاسق و فاجر تہا کہ اسکی بدکاری کا شہرہ ایک جہان میں تہا مرنیکے وقت اُسنے اپنی ماں سے تین وصیتیں کیں اول یہ کہ اے میری ماں میرے مرنیکے بعد میرے گلے میں رسی ڈالکر چاروں طرف مکان کے گہسیٹنا اور باآواز بلند کہنا کہ جو کوئی اپنے حاکم حقیقی کے حکم سے پہریگا وہ ایسا ہی ذلیل ہوگا دوسرے آدہی رات کو دفنانا کہ دشمن جو کوئی میرا جنازہ دیکھیگا لعنت ملامت کریگا تیسرے اپنا ایک سفید بال جنازہ کے ساتہ قبر میں رکہدینا شاید کہ اللہ تعالے اُسکے سبب سے میری نجات کرے **بیت** دلم میدہد وقت ایں امید ﴿ کہ حق شرم دارد ز موئے سفید۔ پہر انتقال کیا بعد غم والم کے ماں نے کفن دفن کا سامان کرکے چاہا تہا کہ وصیت اول ادا کرے یکایک غیب سے آواز آئی کہ اے بڑہیا اس کام سے باز آ ہمنے اسکو بخشدیا۔ فرمایا شاہ صاحب نے کہ کہٹکا ایسی عمدہ چیز ہے کہ اس بنی اسرائیل کی اول وصیت سے خدا نے اُسکو بخشدیا۔ اسلئے کہ وہ خدا سے ڈرا **فقیر** کہتا ہے کہ ایسا کہٹکا اگر ہم تمکو اللہ رسول کا رہے

تو پہر یہ احکام اسلام کا ہیکو ضایع ہوں ایمان ایک نہایت عمدہ چیز ہے اس وقت ایک قصہ عورتوں کا مجکو یاد آگیا جو قابل بیان ہے انکی ایک بات سی بڑے بڑے عقلمند حیران ہیں وہ یہ ہے کہ اگر انکا کوئی زیور ٹوٹ جائے تو اپنے خاوند سے کہتی ہیں کہ ہمارا فلاں زیور ٹوٹ گیا مگر جب انکی نتہہ ٹوٹ جاتی ہے تو یہ کہتی ہیں کہ نتہہ ٹھنڈی ہوگئی اسواسطے کہ نتہہ کو اپنا سہاگ جانتی ہیں غرض میرا مقصود اس قصہ سے اس مقام پر یہی کہ ہمارا سہاگ زیور ایمان ہے جبکہ یہی ٹھنڈا ہوگیا پہر ہم کس کام کے رہے نور ایمان اور صداقت کی روشنی ذرا بہی اس بات کو گوارا نہیں کرسکتی ہے کہ ہم کسیکو گالی دیں یا فریب دیں یا غیبت کریں یا نماز دانستہ قضا کریں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض صحبت سے صحابہ تو اپنی حالت قلبیہ میں ذرا فرق آنیکو بہی نفاق سمجھتے تہے چنانچہ امام مسلم نے روایت کیا ہے کہ حنظلہ بن ربیع اسدی حضرت ابوبکرؓ سے ملے ابوبکرؓ نے پوچہا کیا حال ہے اسنے کہا میں تو منافق ہوگیا ابوبکر نے فرمایا تو یہ کیا کہتا ہے اسنے عرض کیا کہ جب ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گہر میں آتے ہیں اور بیوی بچوں میں مشغول ہوتے ہیں تو وہ کیفیت جو وہاں ہوتی ہے اسکو بہول جاتے ہیں ابوبکرؓ نے کہا میرا بہی یہی حال ہے تب وہ دونو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنا اپنا حال عرض کیا آنحضرت نے فرمایا اے حنظلہ اگر تم ہمیشہ اسی کیفیت میں ہو جو میرے پاس ہوتی ہے اور یاد الٰہی میں ہو تو ملائکہ تم سے گلی کوچوں میں اور بستروں پر مصافحہ کیا کرتے مگر یہ بات کبہی کبہی ہوا کرتی ہے سبحان اللہ ہمارے حضرت کے فیض صحبت کی برکت سے صحابہ کی یہ کیفیت رہتی تہی ان لوگوں کا بہی یہی حال رہا کہ جنہوں نے حالات صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین دیکہے اور انکا سا اپنا برتاؤ کیا۔ اکثر اوقات فقیر اہل اللہ پر بہی یہ کیفیت طاری ہوجاتی ہے۔ یہ سب خوبیاں ایمان کی ہیں۔ الحمد للہ فی زمانا بہی ایسے ایسے صاحب ایمان اور دیندار متقی امرائے صالحین میں سے موجود ہیں جنکو ہر وقت اللہ اور رسول کی رضا جوئی کا خیال ہے ایسے لوگوں کا رہنا ان میں ہمارا باعث برکت ہے۔ چنانچہ حضرت عالیجناب مبدء الصلحا و وقار الحکما کریم اللہ صاحب قدس اکبر رئیس پٹیالہ

جو جو خوبیاں ذات بابرکات میں اللہ تعالیٰ نے عطا کی ہیں انکا بیان کرنا دشوار ہے - یہ حضرت نہایت دیندار - پابند صوم وصلوٰۃ - جوان صالح متواضع نیکبخت متقی - خداترس - متین - کم گو - چاشت و اشراق و تہجد سب ادا کرتے ہیں - نہایت خلیق - بڑے ملنسار - دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے علماء کے قدردان - شریف نواز بامروت آدمی ہیں - ہر مریض سے باخلاص پیش آتے ہیں - فن طب اور ڈاکٹری میں یکتائے جہاں اور استعداد حکمت میں علامۂ زماں - آپکی ذات سے امراء و غرباء کو بہت فیض ہے - فی زمانا آپکا دم غنیمت ہے **فقیر** بھی حکیم صاحب ممدوح کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکر** اللہ قلبک فی قلوب الابرار و زکی عملک فی عمل الاخیار **القصہ** وہ عابد اپنے مریدوں کو سمجھا رہا ہے کما قال اللہ عزوجل قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِیْۤ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَ الطَّیِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ط **ترجمہ** کہ کسنے حرام کردی ہیں اللہ کی وہ زینت کی چیزیں جو اُسنے اپنے بندوں کے لیے پیدا کی ہیں جیسے کھانے ہیں اور یہی ارشاد ہورہا ہے - لارہبانیۃ فی الاسلام (مشکوۃ) اسلام میں رہبانیت کا کچھ کام نہیں - بعضے علماء کہتے ہیں کہ زینت میں ایک قسم کی تزئینات شامل ہیں - جیسے نہانا خوشبو لگانا عمدہ نفیس کپڑے پہننا - اور اسیطرح والطیبات من الرزق سے علماء دین نے ہر ایک قسم کی غذائیں عمدہ عمدہ اور کھانے لذیذ و خوشگوار مراد لیے ہیں - جیسے متنجن مزعفر - زردہ - بریانی - قورمہ - قلیہ - فرنی - باقرخانی - شیرمال - کباب - مربہ چٹنی وغیرہ **فقیر** کہتا ہے کہ جس چیز کو اللہ اور رسول نے کھانے اور کپڑے میں ممنوع فرمایا ہے سوائے اسکے جو چاہو کھاؤ اور جو چاہو پہنو لیکن بندے ہوکر بہرحال احکام اللہ اور رسول کا خیال رہے اور یہ سڑے گلے خیالات بعض کٹ ملاؤں کے دل سے دور کرو - کیونکہ رہبانیت اسلام میں نہیں ہے - جو کچھ اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے سب بندوں کیواسطے ہے مگر حلال و حرام کا خیال رہے **واہ** کیا عابد ہے اپنے مریدوں کو سمجھا رہا ہے کہ تم آپس میں

ایک دوسرے کو بُرا نہ کہو

کما قال اللہ تعالیٰ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰۤی اَنْ یَّكُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْهُمْ وَ لَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰۤی اَنْ یَّكُنَّ خَیْرًا مِّنْهُنَّ ج **ترجمہ** اے لوگو جو ایمان لائے ہو

اس کتاب کی بلفظ رجسٹری ہوچکی ہے　　بدون اجازت مصنف کے کسی کو ایک حرف بغیر نقل کرنیکا

تہ ٹھٹھا کریں کوئی قوم کسی قوم سے شاید کہ وہ بہتر ہوں ان سے اور نہ بی بیاں کسی بی بیوں سے شاید کہ وہ ہوں بہتر ان سے
حدیث شریف میں آیا ہے کہ حضرت عائشہ نے حضرت حفصہ کیطرف نظر حقارت سے دیکھکر کہا کہ یہ تو بہت ٹھگنی
ہیں اسیوقت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور عرض کیا یا رسول اللہ خدا ئے تعالیٰ بعد درود و سلام کے
فرماتا ہے کہ حضرت عائشہ نے حضرت حفصہ کی نسبت ایسا کہا ہے ہم صرف تمہارا لحاظ کرتے ہیں بہلا
کہو تو عائشہ ایسا بناتو دے چنانچہ حضور سرور کائنات نے ازواج مطہرہ کو بہت سمجہایا اور اس آیت کا وعظ فرمایا
وَلَا تَلْمِزُوْا اَنْفُسَکُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِ وَمَنْ
لَّمْ یَتُبْ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۵ ترجمہ اور مت عیب لگاؤ آپس میں ایک دوسرے کو اور مت
بدنام کرو ساتھ برے لقبوں کے برا نام ہے بدکاری پیچھے ایمان کے اور جس نے نہ توبہ کی پس وہ لوگ وہ ہیں ظالم
حکایت لطیفہ نقل ہے ایک محفل میں بہت سے لوگ جمع تہے ایک آدمی انمیں بہت جسیم و فربہ تہا اس محفل میں سے
ایک شخص نے قریب ہو کر کہا کہ میری کچھ عرض ہے اسنے کہا فرمائیے عرض کیا اگر آپ خفا نہوں تو میں گذارش
کروں کہا حضرت کار دنیا دو طرح پر ہوتے ہیں۔ایک اماں دوسرا ٹھیکہ ہے۔امانی کام اچھا ہوتا ہے اور
ٹھیکہ کا کام اچھا نہیں ہوتا معلوم ہوتا ہے کہ آپ ٹھیکہ میں بنے ہوئے ہیں اُسنے کہا یہ مقام رضا و تسلیم ہے
جیسا مجھکو خدا نے بنا دیا موجود ہوں قلم قدرت میرے ہاتہ میں تہے لیکن میرے بنانیوالے کی بڑی شان ہے
فَتَبَارَکَ اللّٰہُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ ترجمہ پس بہت برکت والا ہے اللہ بہتر پیدا کرنیوالوں کا غیب سے
آواز آئی کہ اے شخص تو ایسا بنا سکتا ہے۔لکہا ہے اسیوقت اسپر رقت طاری ہوگئی بعدہ بہت نادم ہوا
اور تمسخر سے توبہ کی فقیر کہتا ہے کہ ردائے کبریائی ذات باری کو سزاوار ہے ہم سب کے سب عبد ضعیف
ہیں سبکو خاتمہ کا شک ہی پہر کس بات پر تکبر ہے۔**حکایت** ایک بزرگ کا وقت جانکنی قریب تہا اسوقت
کسی مرید نے کوئی مسئلہ پوچہا اسکے جواب میں کہا کہ حضرت میں جس دروازہ کو ساٹھ برس سے ٹہونکتا تہا
وہ میرے لئے اس گھڑی کہولا جاتا ہے میں نہیں جانتا کہ سعادت کے ساتہ کہولا جاویگا یا شقاوت کے
ساتہ۔اے بہائیو جبکہ ہمارا یہ حال ہے پہر آپسمیں ایک دوسرے کو حقیر جاننا بڑی نادانی ہے۔اور
کہیں وہ عابد اپنے مریدوں کو غیبت کی برائیوں سے مطلع کر رہا ہے۔

مذمت غیبت

کما قال اللہ تعالےٰ یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا یَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا اَیُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ یَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ط ترجمہ اے لوگو جو ایمان لائے ہو بچو بہت سے گمانوں سے اسلئے کہ بعض گمان گناہ ہے اور مت عیب جوئی کرو آپس میں ایک دوسرے کی اور نہ غیبت کرے بعض تمہارا بعض کی کیا دوست رکھتا ہے کوئی تم میں سے اس بات کو کہ کھاوے گوشت اپنے بھائی مرے ہوئے کا پس تم گوارا نہ کرو گے اس بات کو (یعنی تمہاری عقل سلیم بھی اس بات کو پسند نہ کریگی) **حدیث** ایک شخص نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بہرا یا رحمت میں عرض کیا کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں یا رسول اللہ میں رمضان کے روزہ بھی رکھتا ہوں اور پنجگانہ نماز بھی پڑھتا ہوں اس سے زیادہ عبادت نہیں کرتا زکوٰۃ و حج مجھپر فرض نہیں سو اسطے کہ غریب ہوں یا رسول اللہ فردائے قیامت کو کسکے ساتھ ہونگا آپنے سنکر فرمایا تو میرے ساتھ ہوگا۔ بشرطیکہ کینہ اور حسد سے دلکو محفوظ رکھے اور غیبت اور جھوٹ سے زبان کو بچا رکھے اور نامحرم کے دیکھنے سے اور خلق خدا کیطرف نظر حقارت کرنے سے آنکھوں کو نگاہ رکھے تو تو میرے ساتھ بہشت میں داخل ہوگا میں اپنی اس ہتیلی پر تجھے عزیز رکھونگا اگر ایسا نہ کریگا تو مجھکو نہ پائیگا فاعتبروا یا اولی الالباب پس اے عقلمندو اس سے عبرت پکڑو اور غور کرو کہ حضرت نے کیا ارشاد فرمایا ہے **خواب** ایک بزرگ روایت کرتے ہیں کہ عالم رویا میں جناب سرور کائنات کی مجھکو چالیس برس تک زیارت ہوتی رہی پھر ایک لخت بند ہوگئی ایک دفعہ ایک بزرگ جامع ازہر کی چھت پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے عالم خواب میں دیکھا آپ نے میرے دل پر اپنا ہاتھ رکھا اور فرمایا اے میرے محب غیبت حرام ہے کیا تو نے اللہ تعالے کا قول نہیں سنا ولا یغتب بعضکم بعضا تیرے پاس ایک جماعت آتی ہے وہ لوگوں کی غیبت کرتی رہتی ہے اور تم اُن سے کچھ نہیں کہتے اس لئے میں نے تمہارا ملنا چھوڑ دیا اگر تم اس جماعت سے توبہ کراؤ تو بہت بہتر ورنہ میری شفاعت سے وہ محروم رہینگے وہ بزرگ کہتے ہیں کہ میں نے بعد بیداری اُن کو اطلاع

دی انہوں نے اس فعل بد سے توبہ کی **فقیر کہتا ہے** یہ بہت بڑا مرض ہے اسمیں ایک جہان مبتلا ہے عقلمندوں کو چاہیئے جہانتک ممکن ہو غیبت سے نفرت کریں کیونکہ اللہ تعالے اور رسول اس سے بہت خفا ہیں مسئلہ جسطرح غیبت زبان سے ہوتی ہے اشارہ سے بھی ہوتی ہے مثلاً اگر کسیکا نام لیکر ایک آنکھہ بند کرے اس اشارہ کے لئے کہ وہ کانا ہے یا ہاتھوں سے اشارہ کرے اور لنگڑے ہونیکا یا موٹے ہونیکا اسطرح اگر وہ مطلع ہو تو برا مانے یہ غیبت ہو جاویگی۔ حدیث میں ہے کہ جو شخص اپنے بھائی مسلمان کی غیبت سے دوسرے کو روکے اللہ تعالے پر حق ہے کہ اسکو دوزخ سے آزاد کرے سبحان اللہ ایک تھوڑی سی بات پر یہ انعام ہے جو چاہے وہ یہ انعام حاصل کرے۔ **کہیں وہ عابد** اپنے مریدوں کو دوسرے سبق پڑھا رہا ہے

فضائل ادب

ادب بھی ایک عمدہ چیز ہے کما قال اللہ تعالی یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَ لَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ **ترجمہ** اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت بلند کرو آوازیں اپنی اوپر آواز نبی کے اور مت آواز بلند کرو ساتھ اسکے بیچ بولی کے جیسا بلند کرتے ہیں بعض تمہارے واسطے بعض کے ایسا نہو کہ کھوئے جائیں عمل تمہارے اور تم نہیں سمجھتے ہو۔ **فائدہ** یہاں پر اللہ جل جلالہ نے صحابہ کرام کو ادب کی تعلیم دی ہے کہ تم ہمارے نبی کے روبرو چلا کر نہ بولو۔ ورنہ تمہارے عمل چھین لئے جاینگے **سبحان اللہ** ہمارے نبی عربی کی کیا شان ہے صحابہ کا بلند آواز سے بولنا کیسا ناگوار ہوا۔ صاف یہ ارشاد فرمایا ان تحبط اعمالکم وانتم لا تشعرون **فقیر** کہتا ہے کہ آپ صاحبان کو معلوم ہوا کہ اس آیت شریف کی مخاطب کون لوگ ہیں کہ جنکی شان قطعی جنتی جنکو عشرہ مبشرہ کہتے ہیں انکی طرف اللہ خطاب فرماتا ہے یا ایھا الذین آمنوا لا ترفعوا اصواتکم الخ گو اسوقت تمام مومنین سمجھے جاتے ہیں مگر اسوقت تو اسکے مخاطب صحابہ کرام ہی تھے جبکہ انکی واسطے خطاب یہ تھا کہ تم اگر ہمارے رسول سے کسی معاملہ میں پیشقدمی کروگے ان تحبط اعمالکم وانتم لا تشعرون۔ پھر ہم کون بیچارے ہیں کہ حضرت پر پیشقدمی کریں یہ مقام قابل غور ہے کہ ہمارے رسولخدا کی کیسی بڑی شان ہے خدا اپنے حبیب کی کیا حمایت کر رہا ہے

یہی مناسب ہے کہ ہر حال میں احکام اسلام کو مقدم سمجھیں اسی میں ہماری سعادت دارین ہے ورنہ حسرت لیجائینگے اور پچھتائینگے بدلا اُلٹے یہ اعمال گلے کے ہار ہو جائینگے ہر وقت اسی آتش حسرت میں جلیں اور ہاتھ ملینگے ہائے ہم ایسے تھے کس کام کو کیا کر چلے۔ لکھا ہے کہ جسوقت حضرت ابوبکر صدیق جناب سید عالمین کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوتے تھے تو اپنے مُنہ میں کنکریں ڈال لیتے تھے جبکہ حضرت سے کچھہ عرض معروض کرتے تو زبان لکنت کرتی تھی۔ حضرت فرماتے یا حبیبا یا صدیقنا یہ کیا حال ہے۔ تمہاری زبان میں لکنت معلوم ہوتی ہے۔ آپ آمدیدہ ہو کر عرض کرتے کہ اللہ فرماتا ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ آخر تک۔ عبرت عقلمند و عبرت کا مقام ہے کہ جو لوگ انبیا علیہم السلام کی شان میں یہ گستاخیاں کیا کرتے تھے کہ اگر تم احکام الٰہی ہمکو سناؤ گے تو ہم تمکو اپنے ملک سے نکالدینگے یہ بڑے بول وہ اپنی حکومت اور شوکت کے گھمنڈ پر بولتے تھے۔ مگر اللہ کے آگے کسیکا زور کیا چل سکتا ہے دنیا کی بادشاہوں کے ایلچیونکی جو کوئی بےحرمتی کرتا ہے اپنے لئے کو پاتا ہے چہ جائیکہ اللہ کے پیغمبروں کی بےحرمتی کریں اور اُنہیں ملک سے نکالدینے کی دہمکی دیں اسلئے فَأَوْحَىٰ إِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ لَنُهْلِكَنَّ الظَّالِمِينَ ۝ رب نے انکی طرف وحی کی کہ ہم ہی ظالمونکو ہلاک کرینگے اور جس ملک اور زمین میں سے تمہیں نکالنے کو کہتے ہیں اُسکا وارث تمہیں کو کیا جاویگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ کہ دنیا میں وہ نافرمان ہلاک ہوئے اور آخرت میں عذاب شدید میں گرفتار ہونگے کہ لہو اور پیپ پیوینگے اور گلے سے نہ اُتار سکینگے اور ہر طرف سے سامان موت نظر آوینگے مرنے نہ پاوینگے۔ یہ عبرت اس مقام پر اسواسطے لکھی گئی ہے کہ آجکل ہمارے مزاجوں میں بھی ایسی ہی علامتیں پیدا ہوتی چلی جاتی ہیں۔ خبردار اے امت محمدیہ جناب سید العالمین کی مخالفت نکرنا ایسا نہو کہ ہمارا بھی یہی حال ہو جائے۔ اچھے لوگ تو اس رسول پر جان و مال فدا ہیں اُنکے دل میں نبی عربی کا بڑا ادب ہے اور اُنکو اللہ تعالےٰ نے اپنے کلام پاک میں اسطرح پر یاد فرمایا ہے إِنَّ الَّذِينَ يَغُضُّونَ أَصْوَاتَهُمْ عِندَ رَسُولِ اللَّهِ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ امْتَحَنَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ لِلتَّقْوَىٰ ۚ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ ۝ ترجمہ تحقیق جو لوگ پست کرتے ہیں آوازیں اپنی نزدیک رسول خدا کے یہ لوگ ہیں وہ جو آزمایا ہے اللہ نے دلوں اُنکے کو واسطے پرہیزگاری کے واسطے اُنکے بخشش ہے اور ثواب بڑا خیال

سہ کتابت میں بلفظ عشری ہو غلطی ہے — بہ تولیجارت مصنف اسمیں سے ایک صفحہ پر نقل

تو کرو یہ کیا لوگ تہے انکا اتفاق بہی یہ کو صحیح کیا تہا **حکایت** نقل ہے کہ ایک اولیا اللہ کی نظر ایک چیز ممنوع
پر پڑی اُسوقت جناب باری میں عرض کیا کہ یا الٰہی یہ نظر صرف تیرے کام کی لئے تہی پس آج مخالفت کی اُسنے
تیرے حبیب کی پس میں نہیں چاہتا ہوں ایسی بینائی کو۔ لکہا ہے کہ وہ بزرگ اُسیوقت اندہے ہو گئے۔ سبحان
اللہ ان لوگوں کے دل میں کیا ادب رسول اللہ تہا **حکایت** نقل ہے کہ ایک بزرگ پہاڑ میں رہتے تہے اور اللہ
کی عبادت میں مشغول تہے ایک روز رات کے وقت انکے خیال آیا کہ کبہی چراغ بہی اس پہاڑ میں نہ جلایا۔ کیا دیکہتے ہیں
کہ پہاڑ سونے کا ہے سجدہ میں گر گئے اور مناجات کی یا الٰہی یہ کیا بہید ہے۔ آواز آئی۔ مَنْ کَانَ لِلّٰہِ کَانَ
اللّٰہُ لَہٗ۔ جو شخص ہمارے کام میں ہے ہم اُسکے کام میں ہیں۔ اللہ اللہ یہ کیا لوگ تہے۔ **نقل** ہے کہ رابعہ بصری کا
وقت موت قریب آیا تو مالک بن دینار پوچہنے کو آئے۔ کہا تمکو کسنے تکلیف دی ہے بولیں معصیت نے کہا کس چیز
کو جی چاہتا ہے کہا مغفرت کو کہا دنیا کی کسی چیز کی خواہش ہے کہا تیس برس سے تازہ خرما کو جی چاہتا ہے وہ ابتک نہیں کہایا
مالک بن دینار نے پوچہا کیوں نہیں کہایا انہوں نے یہ آیت پڑہی کما قال اللہ تعالیٰ وَنَھَی النَّفْسَ عَنِ الْھَوٰی ۝
فَاِنَّ الْجَنَّۃَ ھِیَ الْمَاْوٰی ۝ ترجمہ اور منع کیا جی اپنے کو خواہشوں سے پس تحقیق بہشت وہی جگہ ہے
رہنے کی۔ مالک بن دینار نے خیال کیا کہ اسوقت تازہ خرما کہاں سے آوے ناگاہ ایک جانور پرند عمدہ تازہ چہوارہ کہ
نہ دیکہا نہ سُنا میرے پاس ڈال گیا میں جلد اُٹہا کر رابعہ کے پاس لے گیا۔ رابعہ نے پوچہا یہ کہاں سے آیا میں نے سب ماجرا
بیان کیا وہ بولی خدا جانے جانور کس باغ سے لایا ہوگا میں نہ کہاؤنگی اب اپنے پیارے خدا کے پاس جا کر کہاؤنگی
پہر کہا مجکو تنہا چہوڑ دو اور دروازہ مکان کا بند کرو چنانچہ ایسا ہی کیا گیا تب ہم کیا سنتے ہیں کہ آواز
ایک غیب سے آرہی ہے یٰاَیَّتُھَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّۃُ ارْجِعِیْ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَۃً مَّرْضِیَّۃً ۝ فَادْخُلِیْ
فِیْ عِبٰدِیْ ۝ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ ۝ ترجمہ اے جان آرام پکڑنے والی پہر جا طرف پروردگار اپنے کے خوش ہے تو
پسند کیگئی پس داخل ہو بیچ بندوں میرے کے اور داخل ہو بیچ بہشت میری کے یہ لوگ عشاق رسول اللہ تہے کیا
ادب و آداب رسول اللہ کا انکے دل میں تہا اسلئے تو انکے لئے من جانب اللہ ایسا خاتمہ بالخیر ہوا۔ الحمد للہ ہمارے
رسول خدا کے فی زمانہ بہی ایسے جان نثار اور عشاق موجود ہیں چنانچہ حضرت عالیجناب ملاذ الصلحا
صدر الامرا عندلیب بہارستان سخن گستری طوطی شکرستان معنی پروری

اس کتاب کی ملکیت رجسٹری ہو چکی ہے بدون اجازت مصنف کسی سے ایک حرف نہیں نقل ہو سکتا

سرمست نشۂ سخندانی نظر باز شاہد نکتہ دانی غواص محیط تدقیق اشناے بحر تحقیق افصح الفصحاء ابلغ البلغاء بادشاہ کشور فصاحت فرمانروا اقلیم بلاغت خلاق مضامین لطیف موجد قافیہ و ردیف ناظم بے بدل ماہر بے مثل زبدۂ شعراے جہاں مداح رسول الثقلین منشی **محمد اقبال حسین صاحب** عاشق تخلص دہلوی وکیل و معتمد راج بیکانیر ستیہ رزیڈنسی اجیپوتانہ مقیم کوہ آبو۔ آپکے کمالات کا اندازہ ظرف خیال سے بیرون اور احاطہ شمار سے افزوں ہے۔ معنی تازہ سے قالب الفاظ میں جان ڈالنا اور انفاس عیسوی سے معانی پژمردہ کو تازہ تر از گل بنانا حضرت ہی کا کام ہے۔ آپکے محاورات نازک سے خوے دلبران خجل اور مضامین پاکیزہ سے مزاج لطیف طبعاں منفعل سودا کو آپ کی رشک سخن سے جنوں۔ اور میر آپکے کلام بلاغت سے سرنگوں۔ ملاحت کلام سعدی آپکے خوان فیض کی نمکخوار اور شیرینی زبان حافظ شیراز آپکے مقال سے روزینہ دار۔ جو جو خوبیاں شعراے سلف میں و صلحاے خلف میں سکے ساتھ مختص تھیں وہ بدتمامہ حضرت کی ذات بابرکات میں جمع ہو رہیں ہیں آپ شاعر آتشبار بے نظیر از تلامذہ ارشد شعراے جہاں حضرت نجم الدولہ دبیر الملک نواب اسد اللہ خانصاحب بہادر غالب مرحوم ہیں۔ آپکا کلام نغز فارسی اُردو دونوں میں لاجواب اور انتخاب ہے۔ حضرت کے دواوین فارسی و اُردو مع مثنوی بفضل اللہ چھپنی شروع ہوگئی ہیں۔ آپ بڑے فیاض۔ علما نواز۔ مہماں نواز۔ اور دوست پرور ہیں۔ آپ صادق الوعدہ حسن پرستیم متقی عابد مرتاض۔ آپکا کلام سینۂ عرفان کو چیرتا ہوا چلا جاتا ہے آپکی عاشقانہ مضمون میں تصوف اور معرفت بھری ہوئی ہوتی ہے۔ آپ بڑے عاشق رسول اللہ ہیں ہیں ہی ایک غزل آپکی مدحیہ اپنی کتاب میں درج کرتا ہوں

غزل فلک گردیست از کوی محمدؐ ٭ قمر عکسیست از روے محمدؐ ٭ جہاں آیر کند از نافہ چیں ٭ شمیم چین گیسوے محمدؐ ٭ بہشت از بہر آں شد کہ سجدہ ٭ کند در طاق ابروے محمدؐ ٭ بود شرمندہ اندر خلد طوبے ز سرو قد دلجوے محمدؐ ٭ نسیم آرد حیات جاودانی ٭ گر آید از سر کوے محمدؐ ٭ بود تا حشر باینہ شوق دیدہ اگر بیند دمے سوے محمدؐ ٭ ز اعجاز ش لبشد شق روز روشن ٭ قمر چوں دید نیروے محمدؐ ٭ ازاں بوید گل را از سر شوق ٭ کہ دارد بوے از خوے محمدؐ ٭ چناں محوم ز شوق نام پاکش ٭ کہ ہر سو آیدم بوے محمدؐ ٭ ہزاراں موج دریا زد ولیکن ٭ نیامد تا بزانوے محمدؐ ٭ ازاں نازد بخود عنبر کہ بوے

تمنید از خلق نیکوے محمدؐ بود در نزد او فردوس ذخ ٭ ہر انکو دیدہ مشکوے محمدؐ امید من بود آخر کہ روزے ٭ شوم خاک در کوے محمدؐ از انش بر فلک غمزست ہر دم ٭ کہ شد عاشق شنا کوے محمدؐ بہر کیف آپکا ہونا فی زماننا غنیمت ہے۔ میں نے نہایت فخر او خوشی سے نام نامی کو اپنی تفسیر میں درج کیا ہے اسلئے کہ مجکو فخر ہوا و نام نامی کو بقا رہے اور فقیر تہ دل سے منشی صاحب موصوف کا شکریہ ادا کرتا ہے طَهَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ فِي قُلُوبِ الْاَبْرَارِ وَزَكّٰى عَمَلَكَ فِي عَمَلِ الْاَخْيَارِ

دربیان اطاعت رسول اللہ صلعم

کما قال اللہ تعالی وَمَا اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ترجمہ اور جو کچھ دے تمکو رسول پس لیلو اور جو کچھ منع کرے تمکو اس سے پس باز رہو تفسیر جو رسول تمکو حکم کرے اسکو قبول کرو فقیر کہتا ہے کہ اے امت محمدیہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کی کسقدر تاکید فرمائی ہے اور ہم اسکا برعکس کر رہے ہیں حدیث عن جابر ابن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلٰوةِ رواہ مسلم وابو داود والترمذی وصححہ وابن ماجہ ترجمہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ملاپ درمیان بندہ کے اور درمیان شرک اور کفر کے ترک نماز ہے فائدہ امام نووی نے تحت اس حدیث کے کہا ہے جو چیز کہ اسکو کفر سے روکتی ہے وہ یہ ہے کہ اسنے نماز کو ترک نہیں کیا تہا پس جب اسنے نماز کو ترک کیا تو وہ روک جو درمیان اسکے اور درمیان کفر کے تہی اٹھ گئی بلکہ وہ شخص کفر میں داخل ہو گیا حدیث عن بریدۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول العهد الذی بیننا وبینهم الصلوٰۃ فمن ترکها فقد کفر رواہ احمد وابو داود والترمذی والنسائی وابن ماجہ وابن حبان والحاکم فی المستدرک باسانید صحیحہ ترجمہ کہا بریدہ نے کہ سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرمایا وہ عہد سلام کا جو درمیان ہمارا اور منافقوں کے ہے نماز ہے پھر جس نے ترک کیا اسکو وہ کافر ہے فائدہ اس حدیث سے معلوم ہوا تارک الصلوٰۃ کافروں میں داخل ہے معلوم ہوا کہ نماز ایسی عمدہ چیز ہے کہ اسی سے زیب و زینت اسلام ہے اسکے چھوڑنے سے اسلام ہاتھ سے جاتا ہی۔ سبحان اللہ ایسی نماز کو چھوڑ رکھا ہے کہ جسکی نسبت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ارشاد فرماتے ہیں۔

اس کتاب کی بلفظہ رجسٹری ہو چکی ہے ور بدون اجازت مصنف اسمیں سے ایک حرف نہیں نکال سکتا

دربیان فضائل نماز

حدیث حضرت ابو ذر صحابی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم روایت کرتے ہیں کہ میں رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تہا اور موسم خزاں تہا ۔ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک درخت کو جو ہلایا تو اسکے تمام پتے گر پڑے فرمایا اے ابو ذر جو کوئی اللہ کیواسطے نماز پڑہتا ہے نماز اسکے ایسے گناہ دور کرتی ہے جیسے اس درخت کے پتے ہلانے سے گر گئے **حکایت** نقل ہے کہ ایک بزرگ پر ایک حاکم بہت خفا ہوا اور یہ حکم دیا کہ اسکو شیر کے آگے ڈالدو جب اُسکو شیر کے سامنے کہڑا کیا تو شیر کانپنے لگا حاضرین جلسہ اور حاکم نے یہ حال دیکہکر اُس سے دریافت کیا یہ کیا سبب ہے شیر تجہپر حملہ نہیں کرتا اُس بزرگ نے کہا کہ میری نماز نے اسکو ہیبت دیدی حاضرین جلسہ اور حاکم جان و مال سے فدا ہو گئے اور اپنے ظلم سے توبہ کی **حکایت** ایک بزرگ سے ایک نماز قضا ہو گئی اُسنے اپنے نفس سے مخاطب ہو کر کہا کہ تجکو آج شیر سے ہلاک کراؤنگا اسواسطے کہ تو نے اللہ اور رسول کی نافرمانی کی اسی خیال میں جنگل کو چلے گئے کیا دیکہتے ہیں کہ ایک شیر چلا آتا ہے اسکی طرف یہ بزرگ بہاگے ۔ شیر بہی آپ سے ڈر کر بہاگا ۔ اسی حالت میں وہ بزرگ تہک کر بیٹھ گئے نیند نے جو غلبہ کیا تو سو رہے ۔ عالم رویا میں کیا دیکہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے ہیں اور ارشاد فرماتے ہیں کہ جسکی نماز حالت سونے میں قضا ہو جاے تو اُسکو پہر پڑہ لے ۔ کیا تمکو یقین ہے کہ شیر تمکو ہلاک کرے ہرگز نہیں ۔ اسلئے میں تمکو بشارت دیتا ہوں کہ تم میری اطاعت میں ہو ۔ نماز اور روزہ تمہارا خدا کے یہاں قبول ہو گیا ۔ جاؤ ایسا نکرو وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ الحمد للہ فی زمانا بہی ایسے ایسے مومنین دیندار متقی صاحب امرا و صالحین جلیل القدر میں سے موجود ہیں کہ جنکو ہر وقت اللہ و رسول کی رضاجوئی کا خیال ہے ایسے دینداروں کا ہونا فی زمانا باعث برکت ہے میں بہی ایک نہایت فخر سے نام نامی اپنی تفسیر میں درج کرتا ہوں کہ اسم نامی کو بقا رہے چنانچہ صاحب خلق محمدی تابع شریعت احمدی افضل الکرام اشرف العظام ملک سیرت فرشتہ صورت حضرت عالی جناب ممدوح الالقاب بدر العلما و فخر الامرا **محمد نامدار خان صاحب بہادر** ممبر کونسل **ریاست پٹیالہ** ۔ جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں میں اُنکا

بیان نہیں کر سکتا ہوں۔ آپ اعلے درجہ کے دیندار متقی بہتر چشم ۔ پابند صوم وصلوۃ ۔ عابد سحر خیز
ورع وتقوے اور لیاقت علمی میں ہندوستان کے رئیسوں پر سبقت لیگئے ہیں ۔ دست پرور شریف نواز
خدا ترس رحیم دل ۔ عالی خاندان ۔ باذل ۔ فیاض ۔ امین ۔ دیانتدار ۔ دریا دل عادل شہرہ داد گستری آوازہ اور
رعایا پروری چہار طرف گیتی میں بلند ہے ۔ عدل وانصاف آپکا منصف حقیقی کو پسند ہے ۔ ہر ادنے واعلے
کیطرف نظر فلاح ہے ۔ ہر کہ ومہ آپکے لطف وکرم کا مداح ہے ۔ دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے
ارکان مروت آپ پر ختم ہیں ۔ سچ تو یہ ہے کہ خلق مجسم ہیں ۔ ہندوستان میں اس بات کا چرچہ ہے
کہ سولہ برس میں ممبران کونسل پٹیالہ میں آپمیں کسی طرح کی نا اتفاقی نہیں ہوئی ہے بڑے بڑے ارکین
گورنمنٹ حیران ہیں یہ صرف آپکے ہی اخلاق کا باعث ہے ۔ آپ بحر ہی ملنسار ہیں ۔ علماء کے بڑے
قدردان ہیں اصل تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سے زیب وزینت اسلام ہے ۔ آپ ہندوستان میں مغتنمات میں سے
ہیں فقیر بھی خانصاحب ممدوح الاوصاف کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** طَہَّرَ اللّٰہُ قَلْبَکَ فِیْ قُلُوْبِ
الْاَبْرَارِ وَزَکّٰی عَمَلَکَ فِیْ عَمَلِ الْاَخْیَارِ ۔ وَمَا نَہٰکُمْ فَانْتَہُوْا کے یہی معنے ہیں کہ جس بات کو
رسول منع کرے اُس سے باز رہو **حدیث** عَنْ مَعَاذٍ قَالَ اَوْصَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُشْرِکْ بِاللّٰہِ شَیْئًا وَاِنْ قُتِلْتَ وَحُرِّقْتَ **ترجمہ** روایت ہے معاذ رضی اللہ عنہ سے
کہا اُنہوں نے کہ وصیت کی مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت شریک کر تو ساتھ اللہ کے
کسی شے کو اگرچہ قتل کیا جائے تو یا جلایا جائے تو ۔ شرک ایسا برا ہے کہ مرجانا اور جل جانا اُس سے بہتر ہے اسلئے
کہ اسمیں تہوڑی دیر کی تکلیف ہے اور شرک کرنے سے ہمیشہ کی خوشنودی ہاتھ سے جاتی ہے اور جنت ہمیشہ
کیلئے حرام ہوتی ہے **حکایت** حضرت بایزید رحمۃ اللہ علیہ نے جب وصال کیا کسی شخص نے انکو خواب میں
دیکھا عرض کیا کہ بایزید حق تعالے سے کیا معاملہ گذرا فرمایا جب میں نے اس دار ناپائدار کو چھوڑا سرکار والا جاہ
سے ارشاد ہوا کہ بایزید کیا لائے عرض کیا خدایا توحید ۔ ارشاد ہوا لیلۃ اللبن بھی یاد ہے شرمندگی اور
خجالت پیش آئی اصل یہ ہے کہ ایک رات میں نے دودہ پیا تہا شکم میں اتفاقاً درد ہوا تہا میری زبان سے نکلا کہ
دودہ نے درد کیا یہ کلمہ خلاف توحید زبان سے نکلا ناگوار شہنشاہ احد ہوا اور اسیکا طعن ہوا ہے

اس کتاب کی بلفظہ رجسٹری ہو چکی ہے الیہے بدون اجازت مصنف اسمیں الحرف نہیں لگ سکتا

ایسے کاملان راہ اور مقبولان بارگاہ پر ایک دودہ کی شکایت سی طعن ہوا ہم گم کردہ راہان بادیہ نادانی کا کیا ذکر ہے اور کیا دم ہے کہ دعوی توحید کریں اور اپنے آپ کو موحد سمجھیں **فقیر** کہتا ہے کہ ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں باتوں میں نرمی تھی اور نہیں تھی تو توحید کے بارے میں فتح بدر کے بعد لڑکیاں شادیانہ گانے لگیں آپ خاموش لیٹے ہوئے سنا کئے جب انہوں نے کہا ہم میں پیغمبر غیب داں ہے جھٹ آپ نے روکا صحابہ نے چاہا کہ فارس کے قاعدے کے مطابق تعظیماً سجدہ کریں منع فرمایا۔ بلکہ لوگوں کے کھڑے ہونے سے بھی ناخوش ہوتے تھے اس خیال سے کہ مبادا میرے پیچھے لوگ پرستش کرنے لگیں۔ وصیت کی کہ میری قبر زمین دوز بنانا خلاصہ یہ کہ جبتک زندہ رہے توحید کی نشونما کا خیال دلیں رہا صحابہ کا بھی یہی حال رہا **حکایت** نقل ہے کہ خلافت عمر رضی اللہ عنہ میں ایک صحابی ملک شام کی حاکم ہوکر گئے صرف ایک اونٹ سواری اور ایک حبشی خدمتگاری میں تھا جب قریب دار الحکومت پہنچے تو سردار وہاں کے سنکر پیشوائی کو آئے۔ راہ میں اُس حاکم کو مسافر جانکر پوچھا کہ تمکو یہاں کے امیر کا کچھہ حال معلوم ہے کہ کہانتک آئے غلام نے کہا کہ امیر یہی ہیں پھر سب سرداروں نے حسب عادت جہالت قدیمی کے بطور سجدہ انکی تعظیم کی امیر نے متحیر ہوکر کہا کہ یہ کیا سجدہ سا کرتے تھے کہا ہمارے ملک کا ایسا ہی دستور ہے کہ ہم حاکم وقت کی ایسی ہی تعظیم کرتے ہیں پھر تو حاکم وقت نے غضبناک ہوکر کہا واللہ میں نے نہیں دیکھا اپنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ انکو کوئی سجدہ کرے بلکہ فرمایا کرتے تھے کہ خدائے عزوجل کے سوا اسکو سجدہ نہیں چاہیئے۔ فرمایا ایک وقت صحابہ کیطرف مخاطب ہوکر کہ تم اپنے ایمانوں کو درست کرو صحابہ رو پڑے کہ یا رسول اللہ کیونکر درست کریں اسوقت آپ خاموش ہوئے فوراً وحی آئی وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِہٖ وَھُوَ یَعِظُہٗ یٰبُنَیَّ لَا تُشْرِکْ بِاللّٰہِ اِنَّ الشِّرْکَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ ۝ **ترجمہ** اور جسوقت کہا لقمان نے واسطے بیٹے اپنے کے اور وہ نصیحت کرتا تھا اُسکو اے چھوٹے بیٹے میرے مت شریک کر ساتھ اللہ کے تحقیق شریک کرنا البتہ بڑا ظلم ہے۔ اُسوقت حضرت نے فرمایا کہ تم اپنے ایمان کو شرک سے صاف رکھو۔ غرض وہ صحابی اُن سرداروں سے یہ فرمارہے تھے کہ میں نے رسول اللہ سے ایسا سُنا تم میرے رسول اللہ کا **خلاف** کرتے ہو۔ یہ کہکر ایک چیخ ماری اور وہاں سے

اس کتاب کی بلفظہ رجسٹری ہوچکی ہے بدوں اجازت مصنف اسمیں سے ایک حرف نہیں نکل سکتا

واپس چلے آئے اور مسند حکومت آگے امیر المومنین کے ڈالدی اور سب قصہ بیان کرکے کہا کہ
اے عمر ایسی حکومت میں نہیں چاہتا ہوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت نے صحابہ کی طبیعتونکو
ایسے بدل دیا جیسے کہ سحر کردیا صحابہ تابعین اور تبع تابعین اور اُنکے ملنے والے سبحان اللہ نورٌ
علیٰ نور تھے جن لوگوں نے ان حضرات کو بھی نہیں دیکھا صرف اُنکا برتاؤ اور حالات دیکھکر کتاب اللہ
اور سنت رسول اللہ پر ایسا کچھ عمل کر دکھایا۔ الحمد للہ کہ ایسے ایسے دیندار عالی ہمت فی زمانہ موجود
ہیں کہ اُن حضرات کی عالی ہمتی پر ہزار آفرین ہے کہ باوجود عہدہ ہائے جلیل القدر کے ہر وقت اُنکو رضا جوئی
اللہ و رسول کا خیال رہتا ہے ایسے عالی ہمت کا نام میں اپنی تصنیف میں نہایت فخر سے درج کرتا ہوں اسلئے کہ میری
کتاب کو فخر ہو اور نام نامی کو بقا رہے۔ چنانچہ ہمارے ذی عزت اور لائق دوست حضرت عالی جناب
صاحب خلق محمدی تابع شریعت احمدی افضل الکرام اشرف العظام ملک سیرت فرشتہ صورت یگانہ محامد
جہاں منشی غلام محی الدین خانصاحب ڈپٹی انسپکٹر سبزی منڈی دہلی خلف الرشید حضرت عالیجناب
سرفراز خانصاحب مرحوم و مغفور ساکن شہر جالندھر۔ جو جو خوبیاں اللہ تعالےٰ نے اُنکی ذات بابرکات میں عطا
فرمائی ہیں اگر ایک شمہ اُسمیں سے لکھوں تو کیا امکان حسن و خوبی کو جو میزان فکر میں وزن کرتا ہوں تو ایک سے
ایک برتر پاتا ہوں۔ آپ بڑے دیندار۔ پابند صوم و صلوٰۃ۔ بڑے فیاض۔ باذل۔ سیرچشم۔ امین۔
متواضع۔ مسکین پرور۔ پرلے درجہ کے بردبار۔ شریف نواز۔ دوست پرور۔ عادل آنکھہ میں حیا و شرم
بہت ہے۔ شریف عالیخاندان۔ خدا ترس۔ رحمدل۔ علماء و صلحاء کے قدر دان۔ آپکا دامن اخلاق بڑا
وسیع اور کشادہ ہے۔ غریبوں اور حاجتمندوں سے بڑی فراخ دلی سے سلوک ہوتے ہیں۔ اس عالی ہمت نے
اب قرآن حفظ کرنا شروع کیا ہے عاشق رسول اللہ ہیں۔ آپ امیر ابن امیر ہیں۔ اصل تو یہ ہے ایسوں
ہی سے رونق اسلام ہے فقیر بھی خانصاحب کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ اللّٰھمَّ کَثِّرِ اللّٰہُمَّ مِثْلَک
فِی قُلُوْبِ الْاَبْرَارِ وَذَکِّ اَعْمَالَکَ فِی عَمَلِ الْاَخْیَارِ الغرض، عابد جہان کو احکام الٰہی سے
مطلع کر رہا ہے وہ عابد کون ہے وہ شان محمد رسول اللہ صلعم ہے ساتویں مجلس میں ایک قاضی مسند
عدالت پر بیٹھا ہوا احکام الٰہی کے بموجب لوگوں کے جھگڑے فیصل کر رہا ہے لوگ بھی اُس قاضی کے فیصلے

اس کتاب کی ملفظ جسٹری ہو چکی ہے ۔ بدون اجازت مصنف کے صحیح ایک حرف نہیں نکل سکتا

بیٹے خوش ہو رہے ہیں اور تمام روئے زمین کے قاضی اور منصف وہاں پر حاضر ہیں اور اس قاضی کے فیصلوں کی نقل کر رہے ہیں اور ہدایت نامہ بنا رہے ہیں اور اُسپر عمل کر رہے ہیں وہ قاضی کون ہے وہ شان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے **آٹھویں مجلس** میں ایک مفتی علامہ بیٹھا ہوا ہے اور ایک فتوے نکال دیا اُسکی زبان سے جو فرض مار رہا ہے ہر ایک معاملہ میں حکم موافق اصول کے قاعدوں کے کتاب اللہ اور سنت سے نکالکر بیان کر رہا ہے اور روئے زمین کے مفتی اُسکے گرد گرد جمع ہو رہے ہیں اور اسکے احکام کی نقل کر رہے ہیں وہ مفتی کون ہے وہ شان محمد رسول اللہ ہے **نویں مجلس** میں ایک محتسب مسند حکومت پر بیٹھا ہوا ہے۔ اور جلاد اُسکے روبرو کھڑے ہوئے ہیں اور گنہگاروں اور فاسقوں اور فاجروں کو اُسکے روبرو کیا جاتا ہے ہر ایک کو موافق گناہ کے سزا کا حکم کر رہا ہے کسی پر حد جاری کر رہا ہے کسی کی نسبت قید کا حکم دے رہا ہے کسی سے چشم نمائی ہو رہی ہے کسی کی نسبت حکم معافی کا ہوتا ہے کیا صاحب حکومت ہے وہ کون ہے وہ اعلے الحاکم محمد رسول اللہ ہیں **دسویں مجلس** میں ایک سلطان تشریف رکھتے ہیں روئے زمین کے قیصر اور بادشاہ خدمت بابرکت میں حاضر ہیں اور دست بستہ عرض معروض کر رہے ہیں لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ **گیارہویں مجلس** میں ایک حکیم حاذق بیٹھا ہوا ہے اور تمام روئے زمین کے حکیم خدمت بابرکت میں حاضر ہیں وہ حکیم حاذق اُنکے مرضوں کو مطب روحانی سے شفا دے رہا ہے کسیکو تنہائی میں تلقین ہو رہی ہے کسیکو اخلاق کے بارہ میں فہمائش ہو رہی ہے وہ حکیم کون ہے وہ ہمارے محمد رسول اللہ ہیں **بارہویں مجلس** میں ایک قاری خوش الحان بیٹھا ہوا ہے اور تمام روئے زمین کے قاری اُسکے سامنے حاضر ہیں۔ عجب قاری ہے ساتوں قرأتیں کلام مجید کی ادا کر رہا ہے اور لوگ اُسکی خوش الحانی سے لوٹ پوٹ ہوئے چلے جاتے ہیں ہزارہا مشتاق بیٹھے ہوئے یہ عرض معروض کر رہے ہیں واللہ ایسا قاری کوئی نہیں دیکھا وہ قاری کون ہے وہ شان محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہے۔

بیان رفاقت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

فقیر کہتا ہے اے بھائیو ہم تمکو ایسا شفیق اور رفیق رسول ملا کہ امت کی ہمدردی کا اُنکو ہر وقت دل سے خیال رہتا تھا اور ہر وقت امت کی صلاحیت اور غمخواری میں رہتے تھے اور رات دن کسی وقت یہ خیال نہ جاتا تھا۔

یہ کتاب بلفظہ رجسٹری ہو چکی ہے بدون اجازت مصنف اسی سے ایک حرف نہیں لکھ سکتا

دوحی فداک یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ حدیث آپ صاحبان کو یاد ہے یا نہیں تو فرمایا کہ
خدا نے ایک ایک دعا کے واسطے ایک نبی کو حکم دیا تہا کہ ایک ایک دعا تمہاری خواہ کسی مضمون کی ہو تم ہماری جناب
میں کرو ہم قبول کرینگے چنانچہ یاد ہوگی دعا اور بددعا نوح علیہ السلام کی کفار کے بارہ میں بددعا تو یہ ہے
وَقَالَ نُوحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا ۝ إِنَّكَ إِن تَذَرْهُمْ يُضِلُّوا عِبَادَكَ
وَلَا يَلِدُوا إِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ۝ ترجمہ اور کہا نوح نے اے رب میرے مت چھوڑنا اوپر زمین کے کافروں سے
چلنے پہرنے والا تحقیق تو اگر چھوڑ دیگا انکو گمراہ کرینگے بندوں تیرے کو اور نہ جنینگے مگر بدکار کفر کرنیوالا
ودعا یہ ہے رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَن دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَلَا
تَزِدِ الظَّالِمِينَ إِلَّا تَبَارًا ۝ ترجمہ اے پروردگار میرے بخش مجکو اور واسطے ماں باپ میرے کے اور واسطے
اس شخص کے کہ داخل ہو گہر میرے میں ایمان لا کر اور واسطے سب ایمان لانیوالوں کے اور ایمان والیوں کے
او مت زیادہ کر ظالموں کو مگر ہلاک کرنا۔ چنانچہ حضرت نے فرمایا ایسے ہی میرے لئے بھی حکم تہا کہ تم دعا
اور بددعا کرو میں قبول کرونگا فقیر کہتا ہے آپ صاحبوں کو خوب معلوم ہے کہ وہ دعا حضور صلے اللہ علیہ
وسلم نے خدا سے نہیں مانگی محض امت کے لئے آپ نے رکھی۔ کیونکہ آپکو اسقدر تکلیف کفار سے ہوئی کہ
جنگ احد میں آپکے بڑے بڑے صحابہ جلیل القدر شہید ہوگئے اور آپ کے دندان مبارک بھی شہید ہوگئے یہاں
ایک حکایت لطیف ہے جسکا لکھنا مناسب معلوم ہوا نقل ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہ نے
عرض کیا کہ بعد آپکی وفات کے جبہ مبارک آپکا کسکو دیا جاوے آپ نے فرمایا اویس قرنی کو۔ بعد وفات حضور کے
حضرت عمر و حضرت علی رضی اللہ عنہما کوفہ کو گئے اور اویس کی تلاش کی لوگوں نے کہا ایک شخص وادی عرفہ
میں رہتا ہے اور شتربانی کرتا ہے شاید ہے کہ وہی ہو دونوں حضرات تشریف لیگئے دیکہا کہ اویس نماز میں مشغول ہیں
اور فرشتہ مقرر ہے کہ اونٹوں کی نگہبانی کرتا ہے اور اسطرف دونوں صاحبوں کے دل میں خیال ہوا کہ
افسوس حضرت نے اس دیوانہ کو اپنا پیراہن دیا ہمکو نہ دیا حضرت علی کے دل میں تو یہ خیال آیا کہ مجہ سے
زیادہ کون مستحق ہوگا اسلئے کہ میں داماد رسول اللہ ہوں اور بہائی رسول اللہ کا ہوں اور حضرت عمر کو
یہ خیال ہوا کہ میں بھی صحابہ جلیل القدر میں سے ہوں اسلئے کہ حضرت نے میری نسبت فرمایا ہے کہ میرے

۴ میں یاد دلاتا ہوں۔ اسی پر خیال کرنا کہ ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم پر کیسے مہربان ہیں۔ حدیث حضرت نے

بلا اعلان اجازت مصنف اسی ... کوئی نہیں چھاپ سکتا

بعد اگر کوئی ہوتا تو عمر ہوتا - بیشک میں اس پیراہن کا مستحق تھا - لیکن اپنے یہ خیالات ایک دوسرے پر ظاہر نہیں ہوئے اس عرصہ میں اویس نے نماز تمام کی حضرت عمرؓ نے سلام کیا اویس نے سلام کا جواب دیا حضرت علیؓ نے آپکا نام پوچھا اویس نے کہا کہ میرا نام عبداللہ ہے حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ بندے خدا کے ہم بھی ہیں حضرت علیؓ نے فرمایا میں نام خاص پوچھتا ہوں عرض کیا میرا نام اویس ہے فرمایا دہنا ہاتھ دکھاؤ آپ نے دکھایا حضرت عمرؓ نے اسکی سفید داغ کا نشان پایا جو حضرت نے فرمایا تھا حضرت نے ہاتھ کو بوسہ دیا فرمایا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تمکو سلام کہا ہے اور فرمایا ہے کہ میری امت کے لئے دعا کرو اویس نے کہا تم دعا کے لیے اوسزاوار ہو دونوں صاحبوں نے فرمایا کہ تم وصیت رسول اللہ کو بجا لاؤ رسول اللہ نے تمکو خرقہ دیا ہے اویس نے کہا میں نے سنا ہے کہ جنگ احد میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دندان مبارک شہید ہوگئے تھے - دونوں صاحبوں نے کہا ہاں - آپنے فرمایا تم اپنے دانت دکھلاؤ دونوں صاحبوں نے دانت دکھلائے - آپ نے فرمایا تم کیسے دوست دار ہو اور حضرت عمر کیطرف اشارہ کیا تم کیسے صحابی ہو کہ تم نے دانت اپنے نہ توڑے فقیر نے توجسوقت سنا اپنے تمام دانت پتھر سے توڑ ڈالے اسوقت دونوں صاحبوں نے خیال کیا کہ بیشک یہ لائق خرقہ کے ہے اور فرمایا یا علی تمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا - فرمایا ایک دفعہ ورنہ خدمت میں ہر وقت حاضر رہا اویس نے کہا خرقہ مجکو دو تو میں دعا کروں اویس نے خرقہ لیکر کہا آپ الگ جا بیٹھیے میں دعا کرتا ہوں پس آپ گوشہ میں بیٹھے اویس نے خرقہ شریف کو آگے رکھ لیا اور سجدہ میں جا کر مناجات کرنے لگے کہ الٰہی بحق خداوند اس خرقہ کے اس خرقہ کو نہ پہنونگا جبتک کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تو نہ بخشیگا تیرے پیغمبر نے مجھپر حوالہ کیا ہے کہ میری امت میں ایک شخص ہے کہ ربیعہ اور مضر کی بکریوں کے جتنے بال ہیں میری امت کے لوگوں کی شفاعت کریگا ربیعہ اور مضر دو قبیلے عرب میں تھے - انمیں بکریاں بہت تھیں صحابہ نے عرض کیا کہ نام اسکا کیا ہے فرمایا ایک بندہ ہے بندوں خدا میں سے اور نام اسکا اویس ہے غیب سے آواز آئی کہ بہت لوگوں کو ہمنے بخشا خرقہ کو پہن لو اویس نے عرض کیا کہ سبکو بخش ندا آئی کہ فلانے لوگوں کو بخشا عرض کیا سب کو بخشدے اتنے میں فاروق اور مرتضیٰ رضی اللہ عنہما آہی گئے کہ دیکھیں اویس کیا کرتے ہیں جب قریب پہنچے آپ نے فرمایا اگر ایک ساعت آپ نہ آتے تو ساری امت کو بخشوا لیتا

اس کتاب کی بلفظ رجسٹری ہو چکی ہے

بدوں اجازت مصنف کسی کو چھاپنے کا حق نہیں

ادیس نے خرقہ پہن لیا۔ فرمایا حوالہ کے بموجب بہی بخشے گئے **سبحان اللہ** کیا عشاق رسول اللہ تھے کہ آپنے اپنی اُمت کا اُنہیں چھوڑا دیا۔ الحمد للہ فی زماننا بہی ایسے مومنین دیندار حامی اسلام وامراے محبین ہیں ہے عالی ہمت کہ اُن حضرت کی عالی ہمتی پر ہزار آفرین ہے کہ باوجود عہدہ ہائے جلیل القدر ہر وقت اُنکو رضا جوئی اللہ و رسول کا خیال رہتا ہے۔ ایسے عالی ہمت کا نام نامی میں بہی اپنی تفسیر میں ایک نہایت فخر سے درج کرتا ہوں اسلئے کہ میری کتاب کو فخر ہو اور نام نامی کو بقا ہے چنانچہ حضرت عالی جناب زبدۃ الصلحا ممدوح الالقاب وقاسالامرا **شیخ میراں بخش صاحب** رئیس اعظم سیالکوٹ۔ جو خوبیاں اللہ تعالیٰ نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں میری قلم کو کہاں طاقت ہے کہ بیان کرے حسن و خوبی کو جو وزن کرتا ہوں تو ایک سے ایک کو برتر پاتا ہوں۔ آپ بڑے دیندار۔ حامی اسلام۔ پابند صوم و صلوۃ۔ بڑے فیاض۔ بادل۔ حلیم متواضع۔ شریف نواز۔ نیک مزاج مسکین پرور۔ عادل۔ آنکہہ میں حیا و شرم بہت ہے۔ خدا ترس۔ سخی۔ نیکنام۔ برتاؤ عمدہ۔ شریفوں اور حاجتمندوں سے بڑی فراخ دلی سے سلوک ہوتے ہیں۔ اسلام کی ترقی کا اُنکو بڑا خیال رہتا ہے۔ علماء کے آپ بڑے قدردان ہیں۔ حسن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے۔ اصل تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سے رونق اسلام ہے **فقیر** بہی رئیس ممدوح الاوصاف کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** یہ ہے طَهَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ فِي قُلُوبِ الْأَبْرَارِ وَزَكّٰى عَمَلَكَ فِي عَمَلِ الْأَخْيَارِ **الغرض** حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار سے بہت ہی تکلیف پہنچی کہ جسکا بیان نہیں ہوسکتا۔ بدن پر رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں اور کلیجہ مُنہ کو آتا ہے مگر آپ نے وہ دعا نہ کی امت کے لئے رکھی۔ اے امت محمدیہ آپکے لخت جگر شہیدان کربلا یعنی سید الشہدا جناب امام حسین علیہ السلام اور ہمراہیوں کو کربلا میں کیا کیا تکالیف پہنچیں۔ گویا کہ باغ محمدی برباد ہو گیا۔ کسکا دل لایا جائے کہ وہ حال بیان کیا جائے۔ واللہ کلیجہ باہر آتا ہے قلم لکھنے سے رکتی ہے۔ دنیا میں یہ سانحہ بہی عجیب و غریب ہوا ہے۔ یہ **فقیر** کچھ مختصر طور پر بیان شہادت و مصائب امام علیہ السلام بیان کرتا ہے کہ ناظرین دیکھیں کہ حضرت امام حسین علیہ السلام و جگر گوشہ رسول زمان کا صبر کس درجہ کا صبر تھا۔ کیوں نہو آخر کس نانا کے آپ نواسے ہیں۔

اس کتاب کی بالفعل رجسٹری کرا لی گئی ہے بیانی بدون اجازت مصنف اسمیں سے ایک لفظ بھی نہیں چھپ سکتا

بیان شہادت امام حسین علیہ السلام

مومنین جب جناب یونس شکم ماہی سے زمین پر تشریف لائے تو بعض روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ دن روز عاشورہ اور وہ روز یوم جمعہ اور وہ وقت دوپہر اور وہ صحرا صحرائے کربلا اور وہ دریا دریائے فرات تھا حضرات اس حکایت میں سات امر قابل غور و انصاف ہیں **اول** یہ کہ جناب یونس علیہ السلام نے تو خامس آل عبا کیواسطے رہائی پائی افسوس ہزار افسوس کہ وہی حضرت اسی دن اُسی صحرا میں اُسی فرات کو کنارے کن کن مصیبتوں میں گرفتار ہوئے تین دن پانی بند رہا پانی کی یہ نایابی کہ ایک قطرہ میسر نہ تہا پیاس کی وہ شدت کہ کلیجہ کباب ہوا جاتا تھا بار بار امام مظلوم اپنی سوکھی ہوئی زبان [illegible] ہونٹوں پر پھیر لیتے تھے فاقوں کی وہ حرارت کہ کام تمام ہوا جاتا تھا تمازت آفتاب کی وہ گرمی کہ ریگستان کربلا کا یہ حال تہا کہ مثل برادہ آہن کے سرخ تہا زخم پر زخم کھائے داغ پر داغ اٹھائے علی اکبر سا فرزند جوان قاسم سا بھتیجا عباس سا بھائی ان سبکو آنکھوں کے سامنے ایڑیاں رگڑ کر مرتے دیکھا **شعر** شاہ کہتے تھے نہ بھولیگا کبھی اکبر کا داغ ٭ اسکو جانیگا وہی جو صاحب اولاد ہے ٭ تیر مارا حلق اصغر پر تو سرور نے کہا ٭ دل تڑپ اٹھا حرملہ تیرے یہ تیر ہا خولا ہے ٭ ساقی کوثر سے کوثر پر کہا شبیر نے ٭ کیا مزا ہے آب خنجر میں کہ اب تک یاد ہے ٭ کہتے تھے عباس شانوں کا تو کچھ بھی غم نہیں ٭ یہ گیا گر آب تو محنت مری برباد ہے ٭ **دوسرا امر** یہ ہے کہ وہ ماہی باوجود حیوان ہونے کے چالیس روز محض اس خیال سے کہ نبی خدا کو کسی طرح کا صدمہ نہ پہنچنے پائے آپکو اپنی غذا سمجھا ملتفت تمام اپنے شکم میں امانت رکھا مگر حیف ہے اُن انسانوں پر جو خود آب و دانہ سے سیر ہو چکے تھے اور اپنے نبی کے نواسے پر آب و طعام بند کیا اور عوض خدمت کے کوئی درجہ اہانت کا اٹھا نہیں رکھا **تیسرا امر** یہ ہے کہ جناب یونس علیہ السلام کے جسم اطہر پر درخت کدو کا سایہ ہوا تھا کہ وہ جناب اُس سایہ میں بعافیت تمام بسر کرتے تھے مگر افسوس حضرات مظلوم کربلا کی لاش مقدس چالیس روز تک بلا پردے گور و کفن عریان پڑی رہی اور سایہ بجز آفتاب عالمتاب کے اور کسیکا نہ تہا **شعر** بے دفن و کفن ہے جو نبی اللہ کے پیارے ٭ واللہ گزرا جاتا ہوں میں شرم کے مارے ٭ بکھرے ہوئے یہاں پھول محمد کے ہیں سارے ٭ صحرا میں کوئی ہے کوئی دریا کے کنارے ان پھولوں کو مقتل سے اٹھا لینے دو مجھکو ٭ ہیں یہ ستارے انکو چھپا لینے دو مجھکو ٭ اہلبیت اطہار کے

شاہ کہتے تھے دکہا قاصد کو لاش ایک ایک کی ٭ یہ بھتیجا اور یہ بیٹا اور یہ داماد ہے ٭

پاس بھی کوئی چادر نہ تھی کہ جس سے لاش پر سایہ کرتیں وہ بی بیاں خود ایسی محتاج ردا تھیں کہ بالوں سے اپنے منہ چھپاتی تھیں سب بی بیوں کے سر سے اعدا نے ردائیں چھین لیں و رگئی بالونکی چلمن منہ چھپانیکے لیے

چوتھا امر یہ ہے کہ جب وہ درخت خشک ہوگیا تو جناب یونس علیہ السلام متحمل تمازت آفتاب کے نہوئے بیقرار ہو کر درگاہ الٰہی میں جزع فزع کی مگر واہ کیا صبر تھا امام حسینؑ کا کہ جسوقت ابلیس نے تلبیس سے جناب احدیت میں اس امر کی استدعا کی کہ میں صبر حسینؑ کا جب قائل ہوں کہ آفتاب چرخ چہارم اول آسمان پر آجاوے اور رخ اسکا جانب زمین کر دیا جاوے اور ستر درجہ حرارت اسکی زیادہ ہو جاوے اسوقت اگر تیرا حسین راہ رضا میں ثابت قدم رہے اور بجز شکر کے کوئی کلمہ زبان پر نہ لاوے تب میں جانوں کہ حسین تیرا صابر و شاکر ہے پس بحکم جناب باری موکلان آفتاب کو اول آسمان پر لے آئے اور رخ اسکا جانب زمین کر دیا حدت ستر درجہ سے زیادہ ہوگئی دریا جوش کھانے لگا جانوران دریا خروش میں آئے اور مظلوم کربلا کی نظروں میں دنیا تار ہوگئی اسوقت حضرت نے متبسم ہو کر بند قبا کھولکر۔ مگر جبرئیل سے یہ حال حضرت کا دیکھا نگیا فوراً حاضر ہو کر سر مطہر پر اپنے پرونکا سایہ کیا۔ حضرت نے جو اس حدت میں خنکی پائی جانب بالا نگاہ کی دیکھا کہ خادم دیرینہ روح الامین پروں سے سایہ کئے بالا ہوا استادہ ہیں حضرت نے فرمایا **شعر** اسوقت حکم ہے تو کون و مکاں کا ہے ٭ پس ہٹ جاو جبرئیل یہ وقت امتحاں کا ہے ٭ فی الحقیقت حضرات جو صبر جناب امام حسین علیہ السلام نے کیا وہ کسی انبیا سے ظہور میں نہیں آیا۔ اسکا ثبوت قرآن سے بھی پایا جاتا ہے **روایت** ہے کہ قیامت کے دن جناب سید المرسلینؐ جناب باری میں عرض کرینگے کہ یا الٰہ العالمین مجکو ذرا میزان عدل پر بھیج کہ میں وہاں جا کر دیکھوں کہ صبر بھائی ایوب کا زیادہ ہے یا میرے فرزند حسینؑ کا حکم ہوگا کہ اچھا جاؤ تو حضور میزان عدل پر تشریف لیجاوینگے تو صبر امام حسینؑ کا زیادہ ایوبؑ سے پاوینگے اسلیے کہ حضرت امام حسینؑ سے کوئی کلمہ شکایت اور اضطرابی کا نہیں صادر ہوا بر خلاف حضرت ایوبؑ کے کہ یہ کلمہ اضطرابی کا زبان پر لائے کما قال اللہ تعالیٰ وَ اَیُّوْبَ اِذْ نَادٰی رَبَّهٗۤ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ۔ **ترجمہ** اور ایوبؑ کو جسوقت پکارا اپنے رب کو یہ کہ مجکو پہنچی ہے مضرت اور سختی اور تو بڑا رحم کرنیوالا ہے رحم کرنیوالوں میں ہے۔ اسلیے حضرت نے ارشاد فرمایا تھا کہ میں دن قیامت کی جناب باری میں عرض کرونگا کہ مجکو میزان عدل

اس کتاب کی بالقید رجسٹری ہو چکی ہے بدون اجازت مصنف کسی کو ایک حرف نہیں نقل سکتا

پہنچ تاکہ میں صبر ایوب او صبر امام حسین کیونکر کہوں سبحان اللہ اللہ تعالے نے کل مصیبتوں کا خاتمہ جناب
رسول اللہ پر کردیا کہ آپ پر کسیکو فوق نہو ع بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر اشعار منسوب سے
چھٹا تھا جو پیری میں ایک لال * مشہور ہے فراق میں جو کچھ ہوا تھا حال * یہاں دو پہر میں ہو گیا سب
باغ پائمال * تیغوں سے کٹ گیا علی اکبر سا نونہال * شکوہ نہ بخت کا نہ فلک کا گلا کیا * لاشہ پسر کا دیکھ
کے شکر خدا کیا * سولہ پہر حسین کو گذرے جو پیاس میں * طاقت نہ تھی کلام کی اُس حق شناس میں * شکر
خدا تھا لب پہ اُس اندوہ و یاس میں * اللہ رے صبر فرق نہ تھا کچھ حواس میں * سب گھر لٹا دیا تھا
فقط اپنی بات پر * سو لاکھ نثار تیرے قدم کے ثبات پر * ایوب نے سنا بھی نہو گا کبھی یہ صبر * اک جان
لاکھ درد تھے اک دل ہزار جبر * تڑپے نہ مثل برق نہ روئے مثال ابر * غربت میں اپنے ہاتھوں سے کھودی پسر
کی قبر * دیکھا جو منہ سے دودھ اُگلتے صغیر کو * اپنے جگر سے کھینچ لیا آپ تیر کو * پانچواں امر یہ ہے
کہ جب حضرت یونس علیہ السلام زمین پر گرے تھے تو بز کوہی کو حکم ہوا کہ اپنے شیر سے سیر کرے
مگر افسوس جناب سید الشہدا جب پشت ذوالجناح سے زمین پر تشریف لائے تو شمر بے حیا نے حضرت کے گلوے خشک
کو آب خنجر سے سیراب کیا ؎ ذبح کرتے وقت پانی دیتے ہیں مذبوح کو * ذبح کرنا تشنہ لب یہ شمر کا ایجاد
ہے ؎ دیکھا شہ کی بیکسی پر شہادت روز حشر * خنجر قاتل نہاں بنکر خدا کے سامنے شعر
سنگ تراشے کہ بُرد سنگ جہاں را اول رحم آید * بریدہ لعین خشک گلوے تشنہ والا غربا و خدایا
چھٹا امر یہ ہے کہ جب حضرت یونس زمین پر آئے تو کوئی زخم بدن پر نہ تھا فقط اضمحلال اور ضعف
تھا اُس سے بھی حضرت نے صحت پائی مگر جب جناب سید الشہدا زمین پر گرے تو ایک ہزار نو سو
اکیاون زخم جسم مبارک پر تھے بعض روایت میں ایک لاکھ زخم تھے جسکا بیان حکایت چہل و نہم
میں گذرا اور اسقدر خون بدن سے بہ گیا تھا کہ کثرت ضعف سے تین ساعت تک آپ نے غش سے آنکھیں
نہ کھولیں۔ ساتواں امر یہ ہے کہ حضرت یونس کو انکی قوم اُس جگہ سے بعزت و احترام لیگئی اور
ایمان لائی افسوس یہ امت محمدیہ یہ کلمہ گو عزت کے بدلے کس ذلت سے سر امام نیزہ پر چڑھا کر کربلا سے یزید کے
پیش لے گئے شعر جڑ ہائیں عدو اسکو نیزہ پہ آہ * محمد کے زانو پہ جو سر رہے * اور کھیلیں لڑکے اور عورتیں جو

باقی رہگئی تھیں انکے شانون میں رسیاں باندھ کے سر برہنہ شتران بے کجاوا پر شہر بشہر پھرا کے
زندان شام میں مقید کیا۔ مسلمانوں کو اب خیال کرنا چاہیئے کہ اولاد ختم المرسلین نے کیا کیا تکلیفیں
ہم گنہگاروں کے واسطے اُٹھائیں اگر ہم اپنا جان و مال آلِ نبی کی محبت میں صرف کریں تو کیا بڑی چیز ہے۔
الحمد للہ فی زماننا بھی ایسے ایسے مومنین دیندار اولاد علی آل نبی و نیز محبان اہلبیت امراے صالحین بہت سے
موجود ہیں کہ جنکا نام نامی میں ایک فخر سے درج کتاب کرتا ہوں اور اپنا نامہ اعمال حسنات سے بھرتا ہوں
اسلئے کہ انکے نام کو بقا رہے چنانچہ حضرت عالیجناب معلے القاب بدر العلماء صدر الامرا سید
سندی شیخ الاسلام والمسلمین رئیس المومنین ابو القاسم مولانا مولوی خلیفہ سید محمد کاظم
صاحب دام فیوضہ۔ آپ بڑے اعلے درجے کے متقی و پرہیزگار و مومن دیندار ہیں۔ اور ورع و تقوے
اور لیاقت علمی میں آپ مجتہدوں کے برابر ہیں۔ پابند صوم و صلواۃ۔ تہجد گذار۔ اشراق و چاشت
کبھی سفر و حضر میں قضا نہیں کرتے۔ آپکو سراج المومنین بھی کہا جائے تو صحیح ہے۔ خدا ترس۔
رحمدل۔ متدین۔ امین۔ عابد۔ مرتاض۔ بڑے دریا دل۔ سیر چشم۔ بڑے فیاض۔ آنکھ میں
حیا و شرم بہت ہے۔ متواضع۔ منکسر المزاج۔ عاشق آل عبا و ائمہ اثنا عشریہ معین۔ آپکا وعظ سینہ
عرفان کو چیرتا چلا جاتا ہے۔ تلاوت و معائنہ کتب حدیث میں مشغول رہتے ہیں۔ اگر اہل تشیع
بعد ائمہ علیہم السلام ولایت کے قایل ہوتے تو آنجناب کو ضرور ولی کے خطاب سے یاد کرتے اور میرے ہم
مذہب تو ولی کہتے ہی ہیں غرض ایسا فرشتہ خصلت اور خلق مجسم ہونا بہت مشکل ہے۔ آپ
علماء کے بڑے قدردان ہیں۔ باذل اعلے درجہ کے اصل تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سے زیب و زینت اسلام ہے
آپ امیر ابن امیر ہیں فقیر بھی سید صاحب کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** ہے طہر اللہ قلبک
فی قلوب الابرار و زکی عملک فی عمل الاخیار **حضرت عالیجناب معلے القاب**
صادق الاقوال خوش فعال ممدوح الخطاب مبدء الصلحاء وقار الامرا عندلیب گلستان دولت و
اقبال بلبل بوستان جاہ و جلال حاتم کرم سکندر دوران رستم صفت نوشیروان زمان سندی
اولاد علی آل نبی خان بہادر خلیفہ سید محمد حسین خانصاحب بہادر میر منشی ریاست پٹیالہ

اس کتاب کی بلفظہ رجسٹری ہو چکی ہے بدوں اجازت مصنف کوئی ایک حرف بھی نہ چھاپ سکتا

پٹیالہ دام اقبالہ - جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں انمیں سے اگر ایک شمہ لکھوں تو کیا امکان حسن خوبی کو میزان فکر میں وزن کیا ایک سے ایک کو برتر پایا - آپکے کمالات کا اندازہ ظرف خیال سے بیرون اور حیطہ شمار سے افزوں ہے معانی تازہ سے قالب الفاظ میں جان ڈالنا اور انفاس عیسوی سے معانی پژمردہ کو تر و تازہ از گل بنانا حضرت ہی کا کام ہے آپکے محاورات نازک سے خوبی دلبران عمل اور مضامین پاکیزہ سے مزاج لطیف طبعان منفعل آپکے کلام بلاغت نظام میں مذاق سخن نظامی پیدا ہے - آپکی شیرین بیانی میں لطف کلام جامی ہویدا ہے آپکی ذات سے ہم لوگوں کو فخر ہے ریاست پٹیالہ کے لوگونکو کیا کچھہ فخر نہوگا آپکی عدالت گستری اور رعایا پروری نے نام نوشیرواں مٹا دیا اور سخاوت اور بلند حوصلگی نے قصہ حاتم جہاں کے دل سے بھلا دیا ابر نیساں آپکی گوہر باری سے عرق آلودہ انفعال ہے اور دریا آپکے جود سے مالامال ہے - آپ بڑے دیندار مومن - پابند صوم و صلواۃ - حیلم سلیم - متواضع منکسر المزاج - شریف نواز - دوست پرور - خدا ترس آنکھہ میں حیا و شرم ہمت ہے - علما کے بڑے قدردان بڑے حامی اسلام - برتاؤ عمدہ - حاجتمندوں اور شریفوں سے بڑی فراخ دلی سے سلوک ہوتے ہیں - سچ تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سے اسلام کی رونق ہے **فقیر** بہی بنسبتی صاحب ممدوح کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** حلمکم اللہ قلیلت بی ذنوب الاکبر وَذکی عملک فی عمل الاخیار **حضرت عالیجناب ممدوح الاوصاف** وقار الحکام صاحب خلق محمدی تابع شریعت احمدی افضل الکرام اشرف العظام ملک سیرت فرشتہ صورت حضرت سید سندی اولاد علی آل نبی **میر امداد علی** صاحب بہادر سشن جج حاکم صدر عدالت ریاست پٹیالہ - آپکی خوبیونکو تحریر میں لانا آب دریا کو پیمانہ سے ناپنا ہے حضرت کے کمالات کا بیان حوالہ قلم کرنا آفتاب کا منہ چڑانا ہے آپکی رفعت شان آسمان سے ہم پہلو آپکی رسائی تدبیر تقدیر کے ساتھہ ہم بازو ہے آپ بڑے عالی حوصلہ صاحب حوصلہ ہیں سب بڑے فیاض - آپکی سخاوت نے قصہ حاتم کو طے کر دیا - آپکی ہمت مردانہ نے نام رستم کا صفحہ ہستی سے مٹا دیا آپکی عنایت جسپر ہوا اسکو مالامال کر دے باایں ہمہ او منادا من اخلاق وسیع او کشادہ ہے مروت اور تواضع حد سے زیادہ ہے برادنے و اعلے کیطرف نظر فلاح ہے ہر کہ و مہ آپکے لطف و کرم کا مداح ہے - ارکان مروت آپ پر ختم ہیں سچ تو

یہ ہے کہ خلق مجسم ہیں۔ علماؤں کی ساتھ بڑی عزت سے پیش آتے ہیں۔ مزاج میں تحقیق بہت ہی۔ پابند صوم و صلوۃ بڑے دیندار ہیں۔ بڑے متقی ہیں۔ مزاج میں ذرا بغض و تعصب نہیں **بہر کیف** آپکا دم غنیمت ہے **فقیر** بہی حجم صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ طَهَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ فِي قُلُوبِ الْاَبْرَارِ وَزَكّٰى عَمَلَكَ فِي عَمَلِ الْاَخْيَارِ** **القصہ** رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کفار سے اسقدر تکلیف ہوئی اور آپنے استکی خاطر سب برادری کو ترک کر دیا۔ اور آپ کی آل پر اسقدر سختی پہنچی کہ ایک دن میں باغ محمدی برباد ہوگیا۔ حالانکہ اسکی سب کی خبر تہی۔ مگر وہ دعا نہ مانگی۔ اگر مانگتے تو ضرور قبول ہوتی۔ اور یہ تمام تکلیفیں جاتی رہتیں مگر حضرت نے وہ دعا نہ مانگی۔ آپ صاحبوں کو معلوم ہے کیوں نہ مانگی۔ اسواسطے کہ حضرت نے چاہا کہ میں وہ دعا اسوقت مانگونگا کہ خدانخواستہ میری امت کا گذر جہنم پر ہوگا یا آلہی میری امت کا گذر جہنم میں نہو یہ دعا میں نے اسی روز کے واسطے رکہی تہی۔ اب وقت ہے یاالہی تو قبول فرما تاکہ میری امت دوزخ سے آزاد ہو جاوے وہ دعا آپکی قبول ہوگی **سبحان اللہ** پیغمبر ہو تو ایسا ہو عالی حوصلہ ہو تو ایسا ہو بہادر ہو تو ایسا ہو کیمیاگر ہو تو ایسا ہو کہ جسکے پاس ایسا پارس ہووے (یعنی دعا) پہر وہ دعا اپنے کام میں صرف نہ آسکے ایک صرف امت کی محبت دامنگیر تہی۔ محب ہو تو ایسا ہو شفیق ہو تو ایسا ہو عالی ظرف ہو تو ایسا ہو پیشوا ہو تو ایسا ہو محمد ہو تو ایسا ہو کہ دعا میں اُسوقت طلب کرونگا جسوقت کہ میری امت کنارہ دوزخ کے قریب پہنچیگی اے لوگو مقام عبرت ہے کہ یزید پلید نے ایک ہی فعل برا کیا تہا کہ حضور کے لخت جگر کو شہید کیا۔ اے مسلمانوں تم ہر روزہ مخالفت رسول اللہ کرتے ہو (یعنی احکام اسلام نہ بجالانا) معلوم ہے کہ حضرت امام حسین نے بیعت یزید کیوں نہیں کی اور جان دیدی **سبحان اللہ** عالی حوصلہ ہو تو ایسا ہو فقط اسوجہ سے نہ کی کہ وہ مخالفت رسول اللہ میں تہا او حضرت کے احکام کو نہیں مانتا تہا فسق و فجور میں رہتا تہا۔ بے نماز شرابخوار تماشابین جیسے کہ ہم تم لوگ ہر روزہ مخالفت رسول اللہ کرتے ہیں کیا ہمارے تمہارے ساتہ رسول نے دشمنی کی ہے بلکہ ہمارے تمہارے تو وہ سلوک کیا ہے کہ وہ دعا اُسوقت طلب کرونگا کہ جب میری امت کنارہ دوزخ پر پہنچیگی **سبحان اللہ** رہبر ہو تو ایسا ہو۔ بہائیو کیا غضب کرتے ہو یہ قاعدہ تو اب تک ہم تم میں جاری ہے کہ ہم ہمیں چاہا سو ہم انہیں چاہیں جنسے خفا وہ ہوویں کہ جنکو ہمارے رسول اللہ نے ناقص العقل و ناقص

دین فرمایا ہے کہا کرتی ہیں کہ ہم چاہیں تیرے دائیں کو تم چاہو ہمارے بائیں کو **شعر** تم میں مہر ہے نہ دلاسا نہ دلبری ؛ کس آسرے پہ کوئی جاں فدا کرے ؛ اب تمہارا شکوہ بیان کرتا ہوں اجی تم ہی تو کہا کرتے ہو اجی جہاں آپکا پسینہ گریگا میں خون گراؤنگا - اب یہ تو کہیئے آدمی ہو یا جانور مقتضائے محبت تو یہ ہے کہ ذرا گریبان میں منہ ڈالو تم ہی لوگ کہا کرتے ہو جبکہ آپ سے اس سے جھپک جائے - رکے آپ سے اس سے رک جائے اب غور کرو کہ رسول اللہ سے کسقدر جھجکے تم ہی تو ذرا مجھکو شرماؤ غور کرو کہ ہم تمکو رسول اللہ ایسا چاہیں کہ دعا الہیٰ منظور شدہ گویا اسکو یاروں ہی کہا جاوے تو بیجا ہے رسول اللہ اپنے کسی کام میں لائے باوجودیکہ حضرت کو کفار سے اسقدر تکلیف ہوئی اور آپکا باغ برباد ہو گیا یعنی آپ کی آل شہید ہو گئی کیسی کیسی تکلیف ہوئی میدان کربلا میں حضرت امام زین العابدین نے نقل کیا ہے کہ مدینہ منورہ میں چلا جاتا تھا اسوقت ایک قصاب نے دوسرے سے کہا کہ میاں اس بکرے کو ذبح کرنا ہے کچھ دانا پانی بھی کھلا پلا دیا ہے تو آپ نے اسوقت مخاطب ہو کر فرمایا کہ میاں وقت ذبح دانہ پانی بھی دیا جاتا ہے انہوں نے عرض کیا - واہ امام صاحب کیا اسی طرح ذبح کیا جاتا ہے آپنے فرمایا کہ میاں میرے ابا جان تو معہ عیال و اطفال میدان کربلا میں بے آب و دانہ ذبح ہو گئے - اس سے زیادہ اور کیا تکلیف ہوگی ہمکو کچھ خیال نہیں ہے کہ اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہے اور بانی اسلام کون ہے کیا تم شان رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے واقف نہیں ہو ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی عالی شان ہے **اشعار** وہ کون تھا شمشیر جسے عرش سے آئی ؛ کفار کے لشکر پہ ظفر کسنے ہے پائی ؛ سر کس سے ہوئی خیبر و خندق کی لڑائی ؛ کس شخص نے ہے کفر کی بنیاد مٹائی ؛ رائج ہوا دیں کس شہ ذیجاہ کے گھر سے ؛ بت کسنے نکلوا دیئے اللہ کے گھر سے ؛ اصنام پرستی کو زبوں کر دیا کسنے ؛ سر لات اور عزّے کا نگوں کر دیا کسنے ؛ اسلام کے رتبہ کو فزوں کر دیا کسنے ؛ شیروں کا جگر خوف سے خوں کر دیا کسنے ؛ باطل کے سوا حق کا کہو نام کہاں تھا ؛ یہ دین یہ آئین یہ اسلام کہاں تھا ؛ یہ فیض اسی گھر سے ہوا خلق میں جاری ؛ لازم ہے عداوت تمہیں یا شکر گذاری ؛ نازل نہ کہیں ہو غضب ایزد باری ؛ چلتی ہے تو رکتی نہیں تلوار ہماری ؛ افسوس افسوس اے امت محمدیہ ہمارا کاروبار دنیا میں کسی چیز میں ناغہ نہیں - ناغہ ہے تو نماز میں خلاف ہے تو سنت کا سے بھلا ایسا کیونکر ہو سکتا ہے جو اطاعت رسول اللہ کریں اور اسکو حضرت نہ چاہیں **خواب** ایک بزرگ

اس کتاب کی بلفظ رجسٹری ہو چکی ہے روایت بدون اجازت مصنف اسکے ایک حرف نہیں چھپ سکتا

روایت کرتے ہیں کہ عالم رویا میں رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کی مجکو زیارت ہوئی حضور نے میرا منہ چوم لیا
میں نے عرض کیا یارسول اللہ میں ایسا نہیں ہوں کہ میرا منہ چومنے کے قابل ہو۔ آپ نے فرمایا یہ منہ چومنے ہی کے
لائق ہے۔ تو مجھسے محبت کرتا ہے اور مجھپر محبت سے درود بھیجتا ہے تو قابل اسی کے ہے کہ تیرا منہ چوما جاوے
آپ نے فرمایا کہ تیری نماز اور تیرا درود خدا کی درگاہ میں قبول ہوگیا۔ مجکو اسوقت ایک حکایت لطیف یاد
آئی کہ بیان اُسکا یہاں پر کیا جاتا ہے **حکایت لطیف** نقل ہے کہ سلطان محمود غزنوی ایاز کو بہت دوست رکھتا
تھا ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ چلتے لشکر میں ایک صندوق جواہرات کا تڑوادیا اور حکم دیا کہ لوٹ لو سب لشکری
لوٹنے کے دیے ہوئے۔ مگر ایاز کو اپنے ہمراہ پایا۔ فرمایا تم لوٹ میں کیوں نہیں گئے۔ عرض کیا مجکو آپکی محبت ہی سے
فرصت نہیں جاؤں تو کہاں جاؤں۔ وہ ایسے عاکو کسی رنج و مصیبت میں حضرت صرف نکریں محض ہمارے
لئے رکھیں کہ وقت دوزخ کے طلب کریں ہمکو کچھ بھی خیال نہیں حضرت نے ہمکو بہت پایا جسنے کچھ خیال
نکیا مگر سب لوگ یکساں نہیں۔ جانبحوالے حضرت کے اسوقت بھی موجود ہیں۔ الحمدللہ اسوقت بھی مطیع
سنت رسولخدا ایسے ایسے مومن دیندار امرای صالحین میں سے موجود ہیں کہ جنکا جان و مال اللہ اور رسول کے
واسطے حاضر ہے اور احکام سنت کو ہر حال میں مقدم کر رکھا ہے اُنکا نام نامی میں نہایت فخر سے اپنی
کتاب میں درج کرتا ہوں کہ نام نامی کو نقارے۔ چنانچہ **حضرت عالیجناب بدر الصلحا** ممدوح
الالقاب صدر الامرا **شیخ امیر الدین صاحب** تحصیلدار اجنالہ دام اقبالہ۔ جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے
ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں بیان اُنکا غیر ممکن ہے۔ آپ بڑے دیندار پابند صوم و صلوۃ۔ عالی ہمت
عابد۔ مرتاض فیاض سخی۔ حامی اسلام۔ مسکین نواز۔ خداترس۔ عادل۔ باذل المال۔ آپ نہایت
متواضع۔ منکسر المزاج ہیں اُنکمیں حیا و شرم بہت ہے۔ دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے
آپ شریفوں اور حاجتمندوں سے بڑی فراخ دلی سے سلوک ہوتے ہیں۔ آپ علمار کے بڑے قدردان ہیں
اصل تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سے اسلام کی رونق ہے **فقیر** بھی شیخصاحب موصوف کا دل سے شکریہ ادا
کرتا ہے **شکریہ** یہ ہے طَهَّرَ اللّٰهُ كُلِّيَّاتِكَ فِي قُلُوبِ الْاَبْرَارِ وَزَكّٰى عَمَلَاتَكَ فِي عَمَلِ الْاَخْيَارِ
لکھا ہے کہ جسوقت امت محمدیہ کے گنہگاروں کو پیش جناب باری کیا جاویگا اُنکے ہاتھ پاؤں خود

جو دگویا ہونگے کہ یا اللہ ہمنے تیرا اختلاف کیا اور تیری سنت سے نفرت کی تیرے احکام بجا نہ لائے اور وہ سرنگوں ہونگے اور خیال کرینگے کہ یہ اعضا تو ہمارے حکم میں تھے ہمکو اگر یہ معلوم ہوتا کہ یہ اسطرح پر گویا ہونگے اور ہمارے عیب جناب باری میں ظاہر کرینگے تو ہم کبھی خلاف اللہ اور رسول کا نکرتے بہائیو یہ کیا خوف کا مقام ہے کہ خدا کے روبرو کھڑا ہونا ہوگا **شعر** یار بے پروا و فریاد دل من بے اثر نکہ زدل فریاد میدارم کہ فریاد رس ؛ اور وہاں فرشتے کراماً کاتبین بھی حاضر ہونگے اور جناب باری میں ان گنہگاروں کی فرد پیش کرینگے یہ خبر ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی پہنچیگی کہ آپکی امت کے گنہگاروں کا یہ حال ہے۔ یہاں پر ایک قصیدہ ہم اپنے ذی عزت دوست مولانا مولوی احمد رضا خانصاحب قادری برکاتی آل رسول مارہروی بریلوی مدظلہ اللہ تعالےٰ کا جو بڑے عاشق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں درج کرتے ہیں ناظرین اسکے پڑھنے سے نہایت محظوظ ہونگے اور معلوم کرینگے کہ ہمارے رسول اللہ اپنی امت کے کیسے شفیق ہیں اور مولانا موصوف کو بھی حق میں دعا کرینگے کہ انہوں نے کس محبت سے تصنیف کیا ہے الحمد للہ اس زمانہ میں بھی ایسے عاشق رسول اللہ موجود ہیں

قصیدہ

پیش حق مژدہ شفاعت کا سناتے جائینگے ؛ آپ روتے جائینگے ہمکو ہنساتے جائینگے
کشتگان گرمی محشر کو وہ جان مسیح ؛ آج دامن کی ہوا دیکر جلاتے جائینگے
دل نکلجانیکی جا ہے آہ کن آنکھوں سے وہ ؛ ہمسے پیاسوں کیلئے دریا بہاتے جائینگے
کچھ خبر بھی ہے فقیرو آج وہ دن ہے کہ وہ ؛ نعمت خلد اپنے صدقہ میں لٹاتے جائینگے
گل کھلیگا آج یہ انکے نسیم فیض سے ؛ خون روتے آئینگے ہم مسکراتے جائینگے
ہاں چلو حسرت زدو سنتے ہیں وہ دن آج ہے ؛ تھی خبر جسکی کہ وہ جلوہ دکھاتے جائینگے
آج عید عاشقاں ہے گر خدا چاہے کہ وہ ؛ ابروئے پیوستہ کا عالم دکھاتے جائینگے
کیا سنعیں ہی ہیں شفاعت دامن محبوب کو ؛ جرم کھلتے جائینگے اور وہ چھپاتے جائینگے
لو وہ آئے مسکراتے ہم اسیروں کی طرف ؛ خرمن عصیاں پر اب بجلی گراتے جائینگے
آنکھ کھولو غمزدو دیکھو وہ گریاں آئے ہیں ؛ لوح دل سے نقش غم کو اب مٹاتے جائینگے
سوختہ جانوں پہ وہ پرجوش رحمت آئے ہیں ؛ آب کوثر سے لگی دل کی بجھاتے جائینگے
پائے کوباں پل سے گذرینگے تری آواز پر ؛ رب سلم کی صدا پر وجد لاتے جائینگے
آفتاب انکا ہی چمکیگا جب اوروں کے چراغ ؛ صرصر جوش بلا سے جھلملاتے جائینگے
حشر تک ڈالینگے ہم پیدائش مولیٰ کی دھوم ؛ مثل فارس نجد کے قلعے گراتے جائینگے
خاک ہو جائیں عدو جلکر مگر ہم تو رضا

دم میں جبتک دم ہے ذکر انکا سناتے جاینگے - **عرض** کراما کاتبین بھی گنہ گاروں کی فریادیں پیش
کرینگے اور آپ کی دامن کے نیچے چھپاتے جاوینگے سر جھکائے ہو جناب باری میں عرض معروض کرینگے کہ یہ لوگ بہت ضعیف
اور ناتوان ہیں انکا ایمان بالغیب ہے انکو تو نے توفیق کیوں دی نہی جیسکہ میرے نام حکم ہوا تہا واصبر
وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ ترجمہ صبر کر اور نہیں ہے صبر تیرا مگر ساتھ توفیق اللہ کے آپ عرض کرینگے یا الہی
تو نے تو انکی شکایت مجھسے کی ہے تیرے بندوں نے میرے دانت توڑ ڈالے انکی شکایتیں کس سے کروں
یا اللہ میں تیرا بندہ ایک مخلوق میں سے تیری ہوں - بردباری فرما - یا اللہ تو تو غفور الرحیم ہے اور ستار العیوب
حلیم ہے تیرے حلم نے میری امت کو بےخوف کر دیا - اگر تو انکے گناہوں پر انکو عبرت دیتا تو یہ دوسرا گناہ کیوں کا
کرتے - ابتو معافی چاہتا ہوں - انکی رسوائی نہو تیرا مجھسے وعدہ ہے یَوْمَ لَا یُخْزِی اللّٰهُ النَّبِیَّ وَالَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا مَعَهٗ ترجمہ اُسدن کہ نہ رسوا کریگا اللہ نبی کو اور جو لوگ کہ ایمان لائے ہیں ساتھ اُسکے حکم ہوگا
ہم نے معاف کیا - واہ کیا بندہ ہے کیا خاطر ہے - **لکہا ہے** کہ ہمارے حضرت سید المرسلین صلعم شب
معراج میں تشریف لیگئے جب آپ کا بہشت میں گذر ہوا تو جنت نے عرض کیا یا رسول اللہ جب سے خدا نے
مجھے پیدا کیا ہے اُسوقت سے مجھے اشتیاق آپکے دیدار کا رہا ہے کہ کونسا چہرہ مبارک ہے جسکی قسم خدا کہاتا ہے
وَالضُّحٰی وَاللَّیْلِ اِذَا سَجٰی **شعر** حسن وہ ہے کہ اللہ ہی مائل جسپر ہے ❊ جلوہ کس شان سے ہیں آپ دکہانیوالے ❊ اور
عرض کیا جنت نے یا رسول اللہ ایک ساعت مجھہ میں آرام فرمائے - آپ نے فرمایا کہ بدون امت کے مجھکو گوارا
نہیں اسواسطے کہ شاید میری امت کے لوگ کم ہمت اور حریص کہیں - کیا رفیق امت ہیں - تمام انبیا روز
قیامت نفسی نفسی پکارینگے اور آپ بلا خوف وخطر امتی امتی فرماوینگے - پہر جنت نے عرض کیا مجھکو کسیکو عنایت
بخشد و آپنے فرمایا میں نے تجھے بلال بخشا - عرض کیا یا رسول اللہ آپکو اسجگہ بلال کیونکر یاد آیا - فرمایا کہ اسکی
جوتیوں کی آواز یہاں سنتا ہوں عرض کیا یا رسول اللہ مجھے بلال حبشی آپنے بخشا آپ نے فرمایا میں نے تو بخشدیا مگر شاید وہ
تجھے قبول نکرے عرض کیا وہ اپنے جمال پر نازاں ہے فرمایا کیوں نہیں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ بلال کی
سیاہی سے تجھے رونق دیگا جب تو قبولیت کا باعث ہوگی - فرمایا حضرت نے کہ ایک ایک تل سیاہ رخسار ونپر
حوروں اور غلمانوں اور لڑکوں کے سیاہی بلال سے دکہیگا جب جمال مقبول ہوگا - حضور نے بلال کی طرف

اس کتاب کی بلفظ رجسٹری ہو چکی ہے
متوجہ
بدون اجازت مصنف اصلیین ہے ایک حرف نہ چھپ سکتا

متوجہ ہوا اور فرمایا اے بلال اس جگہ تمکو کون سی چیز لائی عرض کیا یا رسول اللہ میں وضو رہتا ہوں اور دو رکعت تحیۃ الوضو کی پڑہتا ہوں اسلئے میرا یہاں آنا ہوا۔ بہا سیو نماز کیا چیز ہے کہ دو رکعت تحیۃ الوضو بلال رضی کی باعث دخول جنت ہوئی۔ کیا بعید ہے کہ ہمکو بہی اللہ اسکے سبب سے مہمان جنت کا کردے۔ پس فقیر عفو تا مدعا را صلی پر آتا ہے آ عاشقان محمد صلے اللہ علیہ وسلم جاننا چاہیئے کہ یہ ذکر واسطے ثنا کہ اللہ تعالے اپنے حبیب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں فرماتا ہے۔

فضیلت درود شریف

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۵ **ترجمہ** فرمایا اللہ جل جلالہٗ نے اے ایمان والو درود وسلام بہیجو اوپر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ اوپر ہم بہی درود بہیجتے ہیں اور ہمارے فرشتے بہی درود بہیجتے ہیں۔ پس جاننا چاہیئے کہ درود اللہ کا کیا ہے رحمت نازل کرنا اوپر امت محمدی کے اور درود فرشتوں کا کیا ہے گواہی دینا اوپر اسکے۔ اور درود ہم لوگوں کا کیا ہے زبان سے کہنا اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ۔ اس آیت پاک سے نہایت عظمت اور بزرگی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی پائی جاتی ہے۔ پہلے اللہ جل شانہٗ نے اپنا بذات خاص درود بہیجنا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر واسطے اظہار قدر ومنزلت اور واسطے رغبت دلانے امت کی ثابت فرمایا دیکہو جب اللہ جل شانہ باوجود بے پرواہی اپنی کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بہیجا رہتا ہے تو امت کو لائق اور واجب ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بسبب محتاج ہونیکے درود بہیجنا اور حق تعالے نے اپنا درود بہیجنا اسواسطے پہلے بیان کیا تا صلوۃ ملائکہ اور مومنین کو تقویت ہو پہر صلوۃ ملائکہ کا درود بہیجنا ارشاد فرمایا اور ملائکہ کے درود بہیجنے کو لفظ اِنَّ سے کہ کلام عرب میں واسطے تاکید اور تحقیق کے موضوع ہے تاکید فرمائی اسواسطے کہ فرشتے بہی مثل بنی آدم کے بلیات اور روز ازل قضا سے ڈرتے ہیں اور اللہ جل شانہ سے ڈرتے رہتے ہیں انکو بہی جمعیت خاطر حاصل ہو اور درود کی برکت سے بلیات سے امان ملے اور مومنین میں اسکے پڑہنے کا رواج جاری ہو اور طرح طرح کے فائدہ اٹھائیں۔ اللہ جل شانہ نے انکو بہی آیت پاک میں نبی کرکے یاد فرمایا اور نام پاک آپکا نہ لیا یعنی نہ کہا یُصَلُّوْنَ عَلٰی مُحَمَّدٍ بلکہ اور آیات میں بہی

اس کتاب کی ملفظ رجسٹری ہو چکی ہے بدون اجازت مصنف اسکے المشتہر ہیں حکم

یا ایہا النبی اور یا ایہا الرسول کے ساتھ ندا کی اور غیر خطاب آپکا اسم مبارک نہیں لیا جیسے اور نبیوں کو یاد فرمایا ہے یٰاٰدَمُ اسْکُنْ اَنْتَ وَزَوْجُکَ الْجَنَّۃَ وَیٰنُوْحُ اهْبِطْ بِسَلٰمٍ مِّنَّا وَبَرَکٰتٍ وَیٰاِبْرٰهِیْمُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا وَیٰمُوْسٰی اِنِّی اصْطَفَیْتُکَ عَلَی النَّاسِ وَیٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰکَ خَلِیْفَۃً فِی الْاَرْضِ وَیٰزَکَرِیَّا اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلٰمٍ وَیٰیَحْیٰی خُذِ الْکِتٰبَ بِقُوَّۃٍ وَیٰعِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ اذْکُرْ نِعْمَتِیْ وَیٰلُوْطُ اِنَّا رُسُلُ رَبِّکَ - اور جو کہیں صراحتہً غیر خطاب اسم مبارک آپکا قرآن مجید میں واقع ہے وہ از روے محبت اور پیار اور آگاہی امت کے ہے جسمیں وہ جانیں کہ آپ رسول اللہ ہیں اور اسپر اعتقاد کریں **حدیث** فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی مجھپر ایک بار درود بھیجتا ہے حق تعالےٰ اُسپر دس بار درود بھیجتا ہے یعنی اُسپر دس رحمتیں نازل کرتا ہے اور فرشتوں کو حکم دیتا ہے کہ اس نے ہمارے حبیب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا ہے تم ہرگز اسکے گناہ تین روز تک نہ لکھو - فرشتے اُسکے گناہ تین روز تک نہیں لکھتے ہیں **فقیر** کہتا ہے آپ پر درود شریف بھیجنا باعث سعادت دارین ہے حدیث شریف میں آیا ہے جو کوئی حضرت پر درود شریف بھیجتا ہے آپ اُس سے محبت زیادہ کرتے ہیں بلکہ اکثر درود خوانوں کا آپ نے حالت خواب میں مُنہ چوم لیا ہے **خواب** ایک بزرگ روایت کرتے ہیں کہ حضور نے عالم رویا میں میرا مُنہ چوم لیا میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ مُنہ تو لائق چومنے کے نہ تھا فرمایا آپ نے یہ مُنہ لائق چومنے کے ہے اسواسطے کہ مجھپر درود شریف پڑھتا ہے - اور بعضوں کو آپ نے اپنے گلے سے لگایا ہے - ایک بزرگ روایت کرتے ہیں کہ عالم خواب میں حضرت سید المرسلین نے مجکو اپنے گلے سے خوب لگایا اور فرمایا کہ بیٹا تیرا درود خدا کے یہاں قبول ہو گیا ہے مجکو خدا نے تیرے پاس رحمت بنا کر بھیجا ہے کہ اُسکو تو اپنے سے لگا - فلاں بندہ ہمارا تجکو بہت دوست رکھتا ہے میں اسلئے آیا ہوں اور تجھے گلے لگاتا ہوں اور یہ بھی تجھے خوشخبری دیتا ہوں کہ میں تیرا دنیا میں نبی ہوں اور آخرت میں تیرا شفیع ہوں اور گلے سے تمکو میں نے اسواسطے لگایا کہ تجکو آگ دوزخ کی نہ لگیگی **سبحان اللہ** آپ پر درود بھیجنے سے کیا کیا خدا رحمت نازل کرتا ہے **فقیر** - کہتا ہے جو آپ پر درود شریف محبت سے بھیجتا ہے آپ اُسکو وقت مرگ مدد دیتے ہیں اور دنیا میں اُسکی رسوائی ہونے نہیں دیتے **حکایت عجیب** ایک مسلمان ثقہ متدین نے بیان کیا

اس کتاب کی بلفظ رجسٹری ہو چکی ہے کہ ہم بدون اجازت مصنف اسمیں سے ایک حرف نہیں

کہ ہم دو آدمی سفر میں چلے جاتے تھے ایک صحرا غیر آباد پیش آیا اُس جگہ ساتھی میرا بیمار ہوا اور مر گیا
اُسکی تجہیز و تکفین کیواسطے بتلاش اسباب اور آدمی کے دور دور تک چاروں سمت میں گیا آبادی نظر نہیں
آئی پریشان ہو اُس میت کے پاس واپس آیا حیرت میں بیٹھا فکر کر رہا تھا کہ اس مرد صالح کی نعش کو
چھوڑ کر میں کیونکر چلا جاؤں ناگہاں دیکھا کہ کچھ آدمی چلے آتے ہیں میں خوش ہوا جب نزدیک آئے
تو پانچ شخص تھے ایک آگے اور اُسکے پیچھے چار کس اور سبز رنگ میں آکر بیٹھے حال پوچھا میں نے سب حال اور
بے سامانی گور و کفن کی اور اپنی بیکسی عرض کی اُن بزرگ نے اُن چار شخصوں کو فرمایا کہ اس میت کے
گور و کفن کا سرانجام کرو وہ لوگ ایک جانب کو گئے اور سب سامان درست لے آئے اور گور و کفن کر دیا پھر وہ
واپس ہو کر چلے میں بھی چلا پیچھے کے اُن چاروں میں سے ایک سے پوچھا کہ وہ آگے جو جاتے ہیں کون بزرگ ہیں
اور آپ لوگ کون ہیں کہا کہ یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور ہم اُنکے چاروں خلفاء راشدین ہیں
وہ شخص کہتا ہے کہ میں نے حضرت کا دامن پکڑ کر یہ عرض کیا **اشعار** تو نبیوں میں ختم لقب پانیوالا
مرادیں غریبوں کی بر لانیوالا ٭ مصیبت میں غیروں کے کام آنیوالا ٭ وہ اپنے پرائے کا غم کھانیوالا ٭
فقیروں کا ملجا ضعیفوں کا ماویٰ ٭ یتیموں کا والی غلاموں کا مولا ٭ خطا کار سے درگذر کرنیوالا ٭ بد اندیش
کے دل میں گھر کرنیوالا ٭ مفاسد کا زیر و زبر کرنیوالا ٭ قبائل کو شیر و شکر کرنیوالا ٭ میں نے باعث
تشریف فرمائی کا استفسار کیا فرمایا یہ میت مدام باخلاص تمام مجھپر درود بھیجا کرتی تھی اور یہ شخص حالت
زندگی میں اس عمل کا عشق رکھتا تھا اور مدام درود اسکا ہمارے پاس پہنچتا تھا آج نہ پہنچا تفتیش حال کیا
معلوم ہوا کہ مر گیا مگر ایسے لق و دق بیابان میں مرا پڑا ہے کہ گور و کفن اُسکا غیر ممکن ہے، پس مجھے اسکی
اس حق رسانی کا خیال آیا اور اُسکا یہ گور و کفن کا کام بنا دیا - پھر میں نے تشریف لانیکی وجہ پوچھی
فرمایا کہ بغیر بسم اللہ کے درود شریف پڑھا کرتا تھا جب اُسنے بسم اللہ کا تاج نہیں رکھا تو یہ سبب ہوا
اسکا - یہ فرما کر میری نظروں سے غائب ہو گئے **سبحان اللہ** دل سے دل کو راہ ہے - **شعر** نہیں بغض
کا بغض جلد ہے تو ضرور ٭ مہر سے مہر و محبت ہوگی ٭ وہ حضرت کو چاہتا تھا حضرت نے بھی اُسکو
ایسے جنگل بیابان میں نواز لیا - الحمد للہ فی زمانہ بھی ایسے ایسے وفید اللہ کے بندے امر کے صاحبین

ہیں ہے کہ جنکی ہمت پر ہزار آفرین ہے انکو ہر وقت چلتے پھرتے بیٹھے لیٹے ہوئے درود شریف ہی کا خیال رہتا ہے ایسے عالی ہمتوں کا نام میں بھی اپنی تفسیر میں ایک نہایت فخر سے درج کرتا کہ نام نامی کو بقا رہے چنانچہ **عالیجناب معلی القاب بدر الصلحا صدر الاماصاحب خلق محمدی** تابع شریعت احمدی افضل الکرام اشرف العظام ملک سیر فرشتہ صورت پاکیزہ جمال حمیدہ خصال صادق الاقوال مرفہ الحال خوش افعال **نواب فیض احمد خاں صاحب** خلف الرشید حضرت نواب **محمد نجف خاں صاحب بہادر دہلوی** حاکم مرافعہ و ممبر کونسل ٹونک دام اقبالہ۔ جو جو خوبیاں اللہ تعالیٰ نے ذات بابرکات میں دی ہیں ان میں سے اگر ایک شمہ لکھوں تو کیا امکان ہے حسن خوبی کو جو میں ان فکر میں وزن کیا تو ایک کو ایک سے برتر پایا آپ بڑے دیندار۔ پابند صوم وصلوٰۃ۔ مخیر۔ باذل۔ عدیم المثل حیثیت۔ متین امین۔ کم گو۔ قدردان علما۔ متواضع منکسر المزاج۔ نرم طبیعت۔ سید نواز ہیں سو ان صالح بھی ہیں کو کہنا چاہیے۔ اعلیٰ درجہ کے خلیق ہیں دراصل اخلاق آپکا بڑی وسیع اور کشادہ ہے۔ طبیعت ہمیشہ سے بتواضع و تکریم آمادہ ہے ہر کہ و مہ آپکے لطف و کرم کا مداح ہے۔ اصل تو یہ ہے ایسوں ہی سے زینت اسلام ہے **فقیر** بھی نواب ممدوح کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** یہ ہے طَهَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ فِي قُلُوبِ الْأَبْرَارِ وَزَكَّى عَمَلَكَ فِي عَمَلِ الْأَخْيَارِ۔

بیان تاثیر درود شریف

حدیث فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص محبت سے درود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اسکو اس دامان میں رکھتا ہے ہر بلیات سے اور یہاں تک کہ زہر بھی اسپر اثر نہیں کرتا **حکایت** ابو درداء صحابی کی لونڈی نے ابو درداء سے کہا کہ میں نے آپ کو ایک برس زہر دیا لیکن تمہیں زہر نے تاثیر نہ کی۔ پوچھا ابو درداء نے کہ تو مجھکو زہر کس لیے دیتی تھی عرض کیا اسلیے دیتی تھی کہ تم مرجاؤ تو میں نجات پاؤں آپ نے فرمایا میں نے اللہ کیواسطے تجھکو آزاد کیا اسوقت اس لونڈی نے عرض کیا کہ آپ یہ تو فرمائے کہ زہر نے آپ پر کیوں اثر نہ کیا فرمایا آپ نے کہ میں محبت سے حضرت پر درود پڑھتا ہوں اور حضرت کی یہ دعا ہے کہ جو مجھپر محبت سے درود شریف پڑھیگا اسپر کوئی چیز اثر نہ کریگی عرض کیا کونسا درود پڑھا کرتے ہو فرمایا آپ نے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى

محمدٍ وعلیٰ اٰلِ محمدٍ وبارک وسلم لونڈی نے عرض کیا میرے لیے بھی اجازت ہے فرمایا
تو بھی اس ہی درود کو پڑھا کر سبحان اللہ صحابہ کو حضور سے ...... کیا محبت تھی اور حق تعالے
نے اپنے حبیب پاک کے نام مبارک میں بھی کیا اثر رکھا ہے **حکایت لطیف** نقل ہے کہ امیر النحل نے
حضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی بولی میں کچھ عرض کیا یا رسول اللہ ہم نے آپکے لیے شہد جمع کیا ہے
آپ کسی صحابی کو میرے ہمراہ بھیجیں تو ہم انکو شہد دیدیں آپ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا کہ یہ امیر النحل ہے اسنے
اپنی بولی میں اسوقت یہ بیان کیا کہ انکو شہد زیادہ مرغوب ہے اسواسطے ہم نے آپکے واسطے شہد جمع کیا ہے آپ نے حضرت
علی کو امیر النحل کے ہمراہ کر دیا جب حضرت علی شہد لیکر خدمت بابرکت میں حاضر ہوئے تو عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں
بہت حیران ہوں کہ جس جنگل سے میں شہد لایا ہوں اس جنگل میں تمام درخت تلخ ہیں مگر شہد وہاں کا نہایت شیریں
اور عمدہ معلوم ہوتا ہے اسکا کیا سبب ہے آپ نے فرمایا یا علی تمنے امیر النحل سے نہ دریافت کیا راوی کہتا ہے کہ اسی اثنا میں امیر النحل
بھی حاضر ہوا آپ نے امیر النحل سے فرمایا کہ حضرت علی کا یہ سوال ہے اسکا جواب دے امیر النحل نے جواب دیا یا رسول اللہ
بیشک اس جنگل کے درخت تلخ ہیں مگر حقیقت یہ ہے کہ ہم آپ پر اور آپکی آل پر درود پڑھتے ہیں تو وہ درخت شیریں ہو جاتے ہیں
اللہ اللہ کیا نام مبارک ہے **حکایت** ایک بزرگ اپنی تصنیفات میں لکھتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولید سے
مقابل کے لوگوں نے یہ کہا کہ تم جو اسلام کے مدعی ہو اور پیغمبر سے خطاب سیف اللہ کا عطا ہوا ہے کوئی کرامات تو دکھلاؤ
تا کہ تمہارے دین کی صداقت معلوم ہو فرمایا جو کہو۔ انہوں نے کہا کہ یہ زہر ہلاہل کی شیشی ہے آپ نوش کریں اگر
آپ پر اس نے کچھ اثر نکیا تو ہم جانینگے کہ یہ دین حق ہے آپ نے فرمایا بہت اچھا وہ شیشی کہاں ہے انہوں نے
پیش کی خالد بن ولید نے وہ شیشی انکے ہاتھ سے لیکر بسم اللہ پڑھکر بعدہ درود شریف باآواز بلند پڑھا اور
انکے روبرو وہ زہر ہلاہل کی شیشی نوش کی اور انکے پاس کھڑے رہے شان خدا کی کہ زہر نے کچھ اثر نکیا اس
قسم کے صدہا شواہد ہیں **فقیر** کہتا ہے کہ جن کلمات کا عالم برزخ یا عالم مثال میں کوئی نکوئی ایسا اثر
خاص ہوتا ہے کہ جسطرح عالم عنصری میں وہ اونکا اثر محسوس ہوتا ہے منجملہ انکے یہ درود شریف بھی ہے جسکے
پڑھنے سے برکت کا نازل ہونا اور شیطان اور خبیث اور زہر کا اثر نہونا وغیرہ فوائد ہیں **سوال** بسا اوقات
ہم درود پڑھتے ہیں ہمکو اس قسم کی کوئی بات نہیں معلوم ہوتی اور نہ کسی قسم کی کیفیت حاصل ہوتی ہے

اس کتاب کی بلفظہ رجسٹری ہو چکی ہے عادنا بدون اجازت مصنف ایک حرف بھی نقل کرنا

عادتاً پڑھتے ہیں **جواب** خواہ دوا یا کوئی کلام ہو اسکی تاثیر کے لئے دو باتیں ضرور ہیں اجماع شرط
ارتفاع موانع دیکھو تریاق کے اثر میں کسی دانشمند کو شک نہیں مگر جب اسکی ایک ہی شرط فوت ہو جاتی ہے
یا کوئی مانع حائل ہو جاتا ہے پھر تاثیر نہیں کرتا اسیطرح سے خلوص نیت راست گوئی صدق مقالی خوش عقیدگی
رابطہ آلہی وغیرہ ان باتوں کے لئے شرط ہیں اور ریاکاری اور خیالات فاسدہ بداعتقادی تواہمات شیطانی ان
چیزوں کے لئے مانع ہے پھر ہم ان چیزوں سے کسطرح کیفیت حاصل کریں اس صورت میں اسکا یا اسکے حبیب کا
وصل نہیں ہو سکتا **سوال دیگر** کیونکر ہمکو ان چیزوں میں کیفیت حاصل ہو کہ جس سے اس محبوب عالم معبود
حقیقی کا یا اسکے حبیب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا وصال باکمال ہمارے نصیب ہو اور سعادت عظمے ملے
اس وادی پرخار اور اس بحر ذخار میں سینکڑوں بھٹک کر مر گئے بڑے بڑے عقلمندوں کی کشتیاں غرق ہو گئیں
؎ درین ورطہ کشتی فرو شد ہزار کہ پیدا نہ شد تختہ بر کنار **جواب** درود شریف کے ذریعہ سے
اس مشکل کو حل کر دیا اور اپنی طرف آنیکا رستہ سہل کر دیا کہ جو کوئی ہمارے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
تحفہ درود سے خوش کر رہا ہے وہ ہمکو خوش کر رہا ہے **حدیث** تشریف لائے پیغمبر خدا ایک دن یعنی صحابہ پاس اور خوشی
معلوم ہوتی تھی چہرۂ مبارک پر انکے پس فرمایا تحقیق آئے میرے پاس جبرئیل علیہ السلام پس کہا تحقیق رب تیرا
فرماتا ہے کیا نہیں خوش کرتی تجھکو یہ بات کہ تحقیق نہ درود بھیجے تیرے پر کوئی امت تیری میں سے مگر کہ سلام بھیجوں کیا
اسپر میں دس بار اور نہ سلام بھیجے تیرے پر کوئی امت تیری میں سے مگر کہ سلام بھیجوں میں اسپر دس بار **سبحان اللہ** کیا
عنایت پروردگار ہے کہ جو کوئی ہمارے نبی کو خوش کرتا ہے ہم بھی اسکو اسیطرح پر نوازتے ہیں الحمد للہ فی زمانا ایسے
ایسے بندے اللہ کے دیندار متقی اور پرہیزگار موجود ہیں کہ ان حضرات کی عالی ہمتی پر ہزار آفرین ہے کہ باوجود عہدہ ہائے
جلیل القدر کے انکو ہر وقت اللہ رسول کی رضا جوئی کا خیال دامنگیر رہتا ہے اور ایسے محب رسول اللہ کہ ہر وقت
انکی زبان درود شریف سے تر رہتی ہے ان امرا صالحین کا نام نامی میں بھی ایک بڑے فخر سے اپنی
تفسیر میں درج کرتا ہوں کہ نام نامی چنانچہ حضرت عالی جناب عندلیب گلستان دولت و اقبال بلبل بوستان
حشمت و اجلال حاتم کرم سکندر دوران رستم صفت نوشیروان زمان حضرت صدر الصلحا و وقار الامرا
شیخ میراں بخش صاحب جلک رئیس اعظم سیالکوٹ دام اقبالہ و اجلالہ - آپکی خوبیوں کا حال تحریر میں لانا

آب دریا کو پیمانہ سے ناپنا ہے آپکے کمالات کا بیان حد قلم کرنا آفتاب کا منہ چڑانا ہے آپکی رفعت شان آسمان سے ہم پہلو اور آپکی رسائی تدبیر تقدیر کے ہم بازو ہے۔ آپکی سخاوت نے قصہ حاتم کو طے کر دیا آپکی ہمت مردانہ نے نام رستم کا صفحہ ہستی سے مٹا دیا با ایں ہمہ اوصاف دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے طبیعت ہمیشہ سے تحریم و تکریم آمادہ ہے۔ آپ بڑے اعلے درجے کے دیندار متقی۔ پابند صوم و صلوۃ۔ حامی اسلام۔ بڑے فیاض نازل مخیر سخی۔ خیر چشم متواضع منکسر المزاج۔ شریف نواز مسکین پرور۔ عادل منصف۔ آنکھ میں حیا و شرم بہت ہے۔ خدا ترس متین۔ کم گو۔ مرتاض عابد۔ عاشق رسول اللہ۔ صادق الوعدہ۔ برتاؤ عمدہ۔ قدردان علماء۔ عالی ہمتی میں اپنے وقت کے حاتم ہیں۔ شریفوں اور حاجتمندوں سے بڑی فراخ دلی سے سلوک ہوتی ہیں سچ تو یہ ہے کہ ایسوں کا ہونا رونق اسلام ہے فقیر ہی میں ممدوح الاوصاف کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے۔ شکریہ طَهَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ فِي قُلُوبِ الْأَبْرَارِ وَزَكّٰى عَمَلَكَ فِي عَمَلِ الْأَخْيَارِ۔ اے طالبان راہ نجات و اے جویندگان آب حیات تم ہی زبان سے یوں کہو اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ پھر اسی درود شریف کے الفاظ رنگ و معنی سے اپنی روح کو رنگین بناؤ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ کے معنی کو خوب دل میں جماؤ گے اور خیال میں لاؤ گے تو تمہاری روح کی ظلمت اور کثافت اور بہیمیت دور ہو جاویگی **فقیر** کہتا ہے کہ بات متفق علیہ ہے کہ جبتک روح کو صفائی نہیں اس تک رسائی نہیں اصل و بالذات روح کی صفائی مقصود ہے **شعر** چاہیے تجکو اگر وصل صنم ٭ دلکو خالی غیر سے کر یکقلم ٭ **ع** بیحجابانہ درآ از در کاشانۂ ما ٭ کہ کسے نیست بجز درد تو در خانۂ ما۔

جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجے اسکا گھر دوزخ ہے

حدیث فرمایا مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ فَمَاتَ دَخَلَ النَّارَ ترجمہ جسکے قریب میرا ذکر ہو اور وہ مجھپر درود نہ پڑھے اور اسی حالت میں مرجاوے پس داخل ہوگا دوزخ میں اور بعض روایت میں ایسا بھی آیا ہے فَقَدْ جَفَانِيْ پس تحقیق اسنے مجھپر ظلم کیا **حکایت** مالک ابن دینار رضی اللہ عنہ ایک پڑوسی کے پاس گئے وہ اسوقت حالت نزاع میں تھا اسکو سخت تکلیف ہو رہی تھی..... مالک نے اس سے کہا کہ تمہارا کیا حال ہے اسنے کہا دو پہاڑ آگ کے میرے سامنے موجود ہیں مجھے انپر زبردستی چڑھایا

جاتا ہے میں نے کہا تو نے ایسا کیا بد عمل کیا تھا کہ جسکے مواخذہ میں تجھے یہ سزا دیجاتی ہے کہا
وقت ذکر نام مبارک محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں درود نہیں بھیجا کرتا تھا اسلیئے یہ عذاب ہو رہا ہے **حدیث**
وشقی ذکرہ عندہ فلم یصل علی ترجمہ یعنی بدترین لوگوں کا وہ شخص ہے کہ میں اسکے سامنے مذکور
ہوں اور وہ مجھپر درود نہ بھیجے **حکایت** نقل ہے کہ ایک شخص گیا اور اسکی بہتر جگہہ قبر کھودی
گئی ہر ایک قبر میں سانپ نکلا۔ ناچار وہ سانپ قدرت خدا سے گویا ہوا کہ میں اسکا عمل بد ہوں
تم لوگ کہاں تک قبریں کہودگے لوگوں نے کہا یہ کیا عمل بد کیا کرتا تھا۔ کہا جس وقت کوئی اسکے روبرو
حضرت کا نام لیتا تھا یہ درود نہیں بھیجتا تھا۔ اسلیئے اسپر خدا نے مجھے مسلط کیا ہے میں اسکو عذاب
دونگا تم اسکے لیئے کیا کر سکتے ہو لوگوں نے ناچار ہوکر اسکو اسی قبر میں دفن کیا **حدیث** فرمایا البخیل
من ذکرہ عندہ فلم یصل علی **ترجمہ** یعنی بڑا بخیل وہ شخص ہے کہ میرا ذکر کیا جائے نزدیک
اسکے اور وہ مجھپر درود نہ بھیجے۔ اور یہ بھی فرمایا ہے من لم یصل علی فانی بری منہ **ترجمہ**
یعنی جو نہ بھیجے مجھپر درود نہ بھیجا اس سے میں بری الذمہ ہوں مجھے اس سے کچھہ کام نہیں **حکایت** نقل ہے
کہ ایک شخص کو بہتر جگہہ قبر میں دفن کیا مگر زمین نے اسکو قبول نکیا یعنی قبر سے باہر پھینکدیا غیب سے آواز
آئی کہ یہ ہمارے حبیب کے نام سے بخل رکھتا تھا قبر کیا اسکو جانور تک قبول نہ کریگا تم بھی اسکو ایسے ہی
پھینکدو و عیاذاً باللہ **فقیر** کہتا ہے کہ جس امر میں حقتعالے سبحانہٗ کان مومنین کو درود پڑھنے کی ہدایت
فرمائے کہ سبب بہبودی دنیا اور وسیلہ آخرت اسی میں ہو پھر ہمارا غفلت کرنا سعادت دارین سے محروم ہونا ہے اسلئے
فرمایا حضرت نے کہ بعضے لوگ میری امت میں سے بہشت کے جانیکا رستہ بھول جائینگے۔ صحابہ نے عرض کیا
وہ کون ہونگے یا رسول اللہ فرمایا وہ لوگ ہونگے جو میرا نام سنتے تھے اور مجھپر درود نہیں بھیجتے تھے پس لازم ہے
ہر فرد بشر خیال کرے کہ ہمارے رسول اللہ کی کیا شان ہے **وما علینا الا البلاغ** محبت کرنیوالوں
نے حضور سے ایک بڑے فخر سے محبت کی اور وقت نام لینے کے درود شریف بھیجا۔ الحمد للہ فی زماننا
بھی ایسے دیندار حامی اسلام کہ انکی عالی ہمتی پر ہزار آفرین ہے کہ باوجود عہدہ ہائے جلیل القدر کے ہر وقت
انکو اللہ رسول کی رضاجوئی کا خیال رہتا ہے اور حضرت پر ہر وقت درود شریف بھیجتے رہتے

ہیں

ہیں اور جسوقت نام آتا ہے تو قربان ہوجاتے ہیں انکو افضل الناس ہی کہا جاے تو درست ہے
انکا نام نامی میں اپنی تفسیر میں درج کرتا ہوں کہ نام نامی کو بقا رہے چنانچہ حضرت عالیجناب
صاحب خلق محمدی تابع شریعت احمدی افضل الکرام اشرف العظام ڈپٹی انسپکٹر شمس الدین خان
صاحب لونی متعینہ سونی پت دام اقبالہ۔ جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات
میں عطا فرمائی ہیں انکا بیان دشوار ہے۔ آپ بڑے پابند صوم و صلوۃ۔ دیندار۔ سیر چشم نیکنام
متواضع۔ منکسر المزاج۔ شریف نواز۔ عالی خاندان مسکین پرور۔ عادل۔ آنکھہ میں حیا و شرم بہت
ہے بڑے فیاض۔ مخیر۔ خداترس۔ رحمدل۔ قدردان علما۔ صادق الوعد۔ متین۔ صاحب
وجاہت و وقار۔ برتاؤ آپکا نہایت عمدہ۔ آپ بڑے اعلے درجہ کے خلیق ہیں۔ دامن اخلاق آپکا
بڑا وسیع اور کشادہ ہے۔ طبیعت ہمیشہ سے بتواضع و تکریم آمادہ ہے بہرکیف آپکا دم غنیمت ہے
ایسوں کا ہونا فی زمانا رونق اسلام ہے فقیر بھی خانصاحب ممدوح کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے
شکریہ یہ ہے طَهَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ فِي قُلُوبِ الْاَبْرَارِ وَ زَكّٰى عَمَلَكَ فِي عَمَلِ الْاَخْيَارِ

بیان ثمرہ محبت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

اے عاشقان محمد صلی اللہ علیہ وسلم حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنا باعث نجات کا ہے چنانچہ
خواجہ عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ
نَفْسِهٖ وَمَالِهٖ وَوَلَدِهٖ وَوَالِدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ترجمہ یعنی مومن کامل نہیں ہوتا جب
تک عزیز نہ رکھے مجکو زیادہ اپنے مال اور اولاد اور ماں باپ اور ساری دنیا سے حدیث لکھا ہے
کہ ایک صحابی نے آنحضرت صلعم سے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں کب پورا مسلمان ہونگا
فرمایا جسوقت تو دوست رکھے اللہ کو التماس کیا کس چیز سے پہچانی جاے دوستی اللہ کی فرمایا جب تو
دوست رکھے اللہ کے رسول کو یعنی نشانی دوستی اللہ کی محبت رسول ہے بیشک جو لوگ کہ محبت رسول میں
قوی ہیں ایمان بھی انکا قوی ہے اور جو لوگ کہ انکی محبت میں ضعیف ہیں انکا ایمان بھی ضعیف ہے پھر تین
بار فرمایا الا لا ایمان لمن لا محبۃ لہ یعنی ہرگز اسکو ایمان کامل نصیب نہوگا جسکو رسول کے ساتھ

محبت تھی کہ حضرت کی محبت اہل مکہ و مدینہ کے دلمیں ایسی سما گئی تھی **حکایت لطیف** نقل ہے کہ ایک عورت مدنی ہر روز حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر دیدار فیض آثار سے مشرف ہوا کرتی تھی جس روز حضور کو نہ پاتی تو دیوانوں کی طرح پھرتی لکھا ہے ایک دن وہ عورت جو آئی تو حضور کو نہ پایا ایک صحابی اُس وقت موجود تھے اُنھوں نے کہا کہ اے عورت تو ہمارے رسول خدا کو دوست رکھتی ہے اُسنے کہا ہاں۔ اُس صحابی نے تحقیق بطور امتحان یہ کہا کہ اگر تو ہمارے رسول خدا کو دوست رکھتی ہے تو اپنے چہرے سے نقاب کو اُتار ڈال اُس عورت نے اُسیوقت اپنے چہرے سے نقاب دور کر دیا اور کہا رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر جان و مال تصدق ہے **غرض** وہ عورت اپنے گھر گئی اور اپنے خاوند سے یہ کیفیت بیان کی کہ مجھ سے خیانت ہوئی ہے معاف فرمائیے اُسکے خاوند نے کہا کہ اگر تو عاشق رسول اللہ ہے تو میرے کہنے سے اس تنور گرم میں گر جا خیانت معاف کرونگا اُس اللہ کی بندی نے اُسکے کہنے کی تعمیل کی دل میں خیال تھا کہ تیرے حبیب کی محبت میں جان جاتی ہو غرض اللہ نے اُسکو آگ سے محفوظ رکھا تھوڑی دیر کے بعد اُسکے خاوند نے خیال کیا کہ دیکھوں اُسکا عشق محبت سچا تھا یا جھوٹا تنور میں جو دیکھا تو عورت کو صحیح و سالم پایا بڑی خوشی سے اُسکو نکالا اور حضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر سارا حال عرض کیا حضرت نے سنا اور فرمایا میرے محب پر اللہ نے دوزخ کو بھی حرام کر دیا یہ تو کیا آگ ہے **سبحان اللہ** کیا محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے ––

بیان عشاق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حدیث فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان الجنة تشتاق الی خمس نفر مصلی علی حبیب الرحمن و تالی القرآن و حافظ اللسان و مطعم الجیعان و مکتسی العریان

ترجمہ یعنی البتہ جنت اشتیاق رکھتی ہے پانچ شخصوں کا اول جو کوئی درود بھیجے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر (یعنی خلوص نیتی سے) **لکھا ہے** کہ زمانہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک آدمی کو چوری کی تہمت میں گرفتار کیا اور گواہوں نے حضور کے روبرو گواہی دی کہ یہ چور ہے حضور کی عدالت محتشم سے حکم ہوا کہ اسکا ہاتھ کاٹ دو وہاں پر ایک شتر بھی کھڑا تھا قدرت خدا سے گویا ہو کر حضرت کی خدمت میں عرض کیا لا تقطعوا یدہ فانہ لیس بسارق اسکا ہاتھ مت کاٹو یہ چور نہیں ہے فرمایا حضرت نے

اس شخص نے کیا عمل کیا ہے عرض کیا یا رسول اللہ میں آپ پر درود شریف پڑھا کرتا ہوں **حکایت منقول**
ہے کہ ایک عالم وقت نے ایک شب خیالات موت اور حالات قبر اور عبور پل صراط اور عذاب دوزخ اور دیدار
خدا اور اپنے وسیلہ نجات میں غور کیا کہ کونسا میرا عمل قابل ایسکے ہے کہ اُسکو وسیلہ نجات خیال کروں اول
تو اُسنے اپنی نماز اور قیام شب میں فکر کیا مگر بنظر غور و انصاف جو خیال کیا تو ایک سجدہ بھی جناب احدیت میں
قابل قبولیت نہ پایا پھر روزہ کیطرف فکر کیا اُسکو بھی محض فاقہ پایا پھر اپنے حج اور علم کیطرف غور کیا تو ان
دونوں کو بھی شہرت پایا اسی طرح اپنے جس عمل میں خیال کرتا تھا قابل خدا کے نہ پاتا تھا بیساختہ رو پڑا
غیب سے ایک آواز دل نواز سُنی کہ مولوی صاحب تم محبت سے ہمارے رسول صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجو
اس سے زیادہ کوئی وسیلہ نہ پاؤگے آخر مولوی صاحب نے درود پڑھا اور اُسی فکر میں سو رہے تو عالم رویا میں
کیا دیکھتے ہیں کہ میں مر گیا ہوں میرے اہل و عیال نے میرا جنازہ تیار کرکے قبرستان میں مجھے دفن کیا ناگاہ منکر نکیر
گرز آتشین لیے ہوئے میری قبر میں آئے اور مجھ سے سوال کیا۔ من ربک ونبیک ودینک و
اسلامک وقرآنک ورجلک یعنی تیرا خدا اور تیرا نبی کون ہے اور تیرا دین و اسلام کیا ہے تو
قرآن سے بھی تعلق ہے کونسا رجل ہے کہ تمہاری طرف رسول بنا کر بھیجا گیا۔ یہ جواب دینے سے حیران ہے
لیکن کیا دیکھتا ہوں کہ ایک بزرگ نورانی چہرہ کے میری قبر میں نمودار ہوئے اُس بزرگ نے اُن فرشتوں سے کہا کہ
تم بغلطی سے سوال کرتے ہو اور اسکو یہ معلوم نہیں کہ میں کہاں ہوں ابھی تک اسکی موت کی غشی نہیں گئی
ورنہ یہ ابھی کہتا تھا کہ خدا میرا وحدہ لاشریک ہے نبی میرا محمد رسول اللہ ہے دین میرا اسلام ہے قرآن میں نے
یہ معلوم کیا اور رجل سے مراد جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ جبکہ یہ تقریر اُس مرد نورانی
چہرہ کی اُس مردہ کے کان میں پہنچی تو اُسنے یہ سب تقریر فرشتوں کے روبرو بیان کی منکر نے کہا یہ
قابل نجات ہے کہ اُسنے جواب معقول دیا نکیر نے کہا کہ نہیں ابھی اس نے کسی کا قول نقل کیا ہے یہ بتلاؤ اس
بزرگ کا ہے یہ مردہ قابل نجات نہیں منکر نے کہا اے نکیر تو نہیں جانتا یہ بزرگ محمد رسول اللہ ہیں
انکی خوشی ہے کہ جواب معقول ہو اسلئے کہ دنیا میں بہت انکو دوست رکھتی تھی اسلئے خدا نے
انکو رحمت بنایا ہے اب سبحان اللہ کیا محبت رسول

[illegible]

صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ عذاب قبر سے ایسی نجات ہو کہ فرشتے بھی حیران ہیں **فقیر** کہتا ہے کہ ایسے
بھائیو گور کی تنگی اور عذاب کا کچھ حال نہ پوچھو عیاذاً باللہ من ذلک مردہ کو قبر میں لٹا کر سینکڑوں من مٹی
کا انبار کر دیتے ہیں کہ مردہ بیچارہ اُسکے بار سے مطلقاً حرکت نہیں کر سکتا جب عزیز و اقارب بعد تجہیز و تکفین کے
واپس آتے ہیں تو دو فرشتے جنکا نام منکر نکیر ہے اُنکی کرنجی آنکھیں ہیبتناک صورت ہوتی ہے اور گرز آتشیں
لیکر قبر میں واسطے سوال و جواب کے آتے ہیں اور نہایت غضب و غصہ سے پوچھتے ہیں کون ہے رب تیرا کیا ہے
دین تیرا تو کسکی امت ہے اور شبیہ آنحضرت کی دکھائی دیتی ہے اور کہتے ہیں تو انکے حق میں کیا کہتا ہے
سبحان اللہ اگر مردہ با ایمان ہے تو کہتا ہے یہی تو ہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہی تو
غمخوار امت ہیں اور قبر میں سے اُٹھکر فدا رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ہو جاتا ہے اور اگر مردہ دنیا سے
بے ایمان گیا ہے اور اُسکو محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ تھی تو وہ اُسوقت شرمساری سے
دریائے ندامت میں ڈوب جاتا ہے اور افسوس کرتا ہے یَقُوْلُ یٰلَیْتَنِی اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ
سَبِیْلًا ۝ یٰوَیْلَتٰی لَیْتَنِیْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِیْلًا ۝ اُسوقت اُسکو حکم عذاب قبر کا ہوتا
ہے زمین اسطرح سے دبوچتی ہے کہ ادہر کی پسلیاں اُدہر چور چور ہو جاتی ہیں اور دماغ کا گودا نتھنوں کی
راہ سے باہر نکل آتا ہے افسوس ہے چند روزہ زندگی ناپائدار پر ایسے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے
محبت نکی یہ عذاب اپنے پر لیا فاعتبروا یا اولی الابصار **فقیر کہتا ہے** بھائیو حسرت اور
افسوس اس بات کا ہے کہ جسوقت موت آ پہنچتی ہے اور ملک الموت آ کر گلا دباتا ہے اُسوقت بندہ ہکا بکا سا
خاموش ہو جاتا ہے اور تمام عزیز و اقارب بلکہ سارا جہان اُسکی نظر میں تیرہ و تاریک معلوم ہوتا ہے
کہ دن تھوڑا سا رہ گیا اور سفر آخرت درپیش ہے منزل دور و دراز نہ دلیل نہ رفیق نہ بغل میں توشہ جہاں جاتا ہے
وہاں کسی سے جان پہچان نہ یار نہ غمگسار نہ کوئی ساتھی اُسوقت مردہ کہتا ہے کہ کیا ہوئے ہمارے والدین
اور کہاں گئے وہ بھائی بیٹے جنکے واسطے دنیا میں طرح طرح کی ذلت و خواری اُٹھائی ہائے عجب طرح کا محضر ہے
واحسرتا و امصیبتا ۔ اگر مردہ عاشق خدا و رسول ہے تو آپ فرماتے ہیں اے ملک الموت یہ تو میرا عاشق زار ہے
اسنے حج کئے روزہ رکھے زکوٰۃ دی نماز پڑھی درود شریف کی کثرت کی اسکی روح آسانی سے قبض

بدون اجازت مصنف [illegible]
[illegible] رجسٹری ہو چکی ہے

کریا اور اگر مردہ عشق محمدی نہیں کہتا خدا اور رسول کو نہیں پہچانتا تو نہایت مشکل اور سختی سے
قبض روح ہوتی ہے **طبرانی** سے روایت ہے کہ جب میت کو غسل دیتے ہیں تب وہ کہتا ہے اے میرے بہائیو
میرے عزیزو میرے بدن کو زور سے نہ ملو میرا بدن سختی جانکنی سے بالکل چور ہو گیا ہے اور جس وقت کفن پہناتے
ہیں تو کہتا ہے اے میرے عزیزو مجھے زور سے کفن نہ پہناؤ میری ہڈی ہڈی پسلی پسلی جان کنی سے چور
ہیں جب مردہ کا منہ چھپا دیتے ہیں اور لیجانیکا قصد کرتے ہیں تو وہ بیچارہ مصیبت کا مارا کہتا ہے
کہ میرے عزیز تم لوگوں میں نے تمام عمر ہزاروں مکر و فریب کما کما کر کھلایا اور صرف عمر عزیز اپنی
تمہاری رفاقت میں بسر کی اب میں تم سے رخصت ہوتا ہوں مجھ سے تابہ قیامت ملاقات نہوگی سو عجب حسرت
کا مقام ہے کہ یہاں تو نفسی نفسی کا معاملہ ہوتا ہے اور ادہر جورو مال و اسباب دیکھکر قفل لگاتی ہے
دیکھو یہ کیا **مقام عبرت** ہے کہ جسکا سارا کمایا اور جمع کیا ہوا ہوتا ہے اُسکے ساتھ ایک
حبہ بھی نہیں جاتا ہے اور نہ کام آتا ہے اگر ساتھ جاتا ہے تو محبت رسولؐ خدا کی جاتی ہے ۔ مقصود
ہمارا آنا دنیا میں اسلئے ہے کہ محبت خدا و رسول پیدا کریں یہی کام آئیگی **حکایت** نقل ہے کہ حضرت
حسن بصری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے چند آدمیوں کو دیکھا کہ ایک جنازہ کو اٹھائے
ہوئے لیجاتے ہیں اُنکے سوا اور کوئی جنازہ کے ساتھ نہ تھا میں نے پوچھا کہ یہ شخص اہل برادری نہیں
اُنہوں نے کہا کیوں نہیں پھر میں نے کہا اسکے ساتھ لوگ کیوں نہیں ہیں اُنہوں نے کہا یہ شخص
نہایت درجہ کا گنہگار رہتا فسق و فجور اسکا تا حیات میں شہرت پا گیا تھا اسلئے لوگوں نے اس سے
نفرت کی جب آپ نے یہ سنا تو کہا کہ یہ شخص قابل رحم ہے آپ نے جنازہ اُٹھا لیا اور جناب باری میں
اُسکے لیے دعا کرنی شروع کی یا الٰہی یہ تیری لونڈیکا جنا ہوا ہے یہ قابل رحم ہے اب تو اسکو
بخشدے یہی کہتے ہوئے قبرستان میں پہنچے اور دیکھ قبر آپنے ہی کھودی پسینہ جو آیا اُسکی قبر میں ٹپکا لیے
اس خیال سے کہ حضرت فاطمہ کا پسینہ حضرت علی سے لگا ہے اور حضرت علیؓ کے پسینہ سے میں بھی
مشرف ہوا ہوں میرا پسینہ قبر میں لگے تو شاید ہے خدا اسکی برکت سے اسکو بخشدے ایسے ہی خیال
کرکے آپ نے اسکے جنازہ کی نماز پڑہی اور اسکو قبر میں کہا اور فرمایا بسم اللہ و باللہ علی ملت

رسول اللہ اور یہ آیت پڑھی مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرَىٰ
بعد دفن کے میں ایک درخت کے سایہ میں جا کر سو رہا خواب میں دیکھا کہ دو فرشتے آسمان سے اترے اور اُسکی قبر کو ہیا
ایک فرشتہ قبر میں اترا اور دوسرے فرشتے سے کہا تو اسکو اہل نار سے لکھ اسکا کوئی عضو ایسا نہیں کہ معاصی سے
سالم ہو باہر والے نے اُس سے کہا کہ بھائی تو جلدی نکر اسکی آنکھوں کو جانچ اُسنے کہا میں جانچ چکا اللہ
عزوجل کے محارم کیطرف دیکھنے سے بھری ہوئی ہیں۔ اُس نے کہا اسکے کانونکا امتحان کر۔ اُسنے کہا میں انکا
بھی امتحان کر چکا فواحش اور منکرات کے سُننے سے بھرے ہوئے ہیں۔ اُسنے کہا اسکی زبان کا امتحان کر اُسنے کہا میں نے
اسکا بھی امتحان کر چکا ممنوعات اور تہمتوں سے اسکی ساتھ بھری ہوئی ہے اُسنے کہا اسکے ہاتھوں کا امتحان کر
کہا میں انکا بھی امتحان کر چکا لذات اور شہوات حرام کے ساتھ بھرے ہوئے ہیں۔ اُسنے کہا اسکے پاؤنکا امتحان کر
اُسنے کہا میں انکا بھی امتحان کر چکا مذموم کاموں اور نجاستوں میں سعی کرنیکے ساتھ بھرے ہوئے ہیں۔ اُسنے
کہا پھر بھائی جلدی نکر دلکو دیکھ اُسنے کہا میں نے دل کو بھی دیکھا وہ بھی ممنوعات سے لبریز ہے اُسنے کہا
اسکو اہل نار سے لکھ۔ باہر والے فرشتہ نے کہا تو ٹھہر جا میں خود اسکی قبر میں آکر دیکھتا ہوں یہ قبر میں گیا
اور اُسکے دلکو دیکھا اور کہا کہ میں نے اسکے دل کا امتحان کیا ایمان سے بھرا ہوا پایا کہ اسکے دل میں نبی عربی کی محبت
پاتا ہوں مگر تو کہتا ہے کہ اسکے دل میں ایمان نہیں اُسنے کہا کہ ایمان کہاں ہے کیا بھائی محبت رسول اللہ ایمان
نہیں ہے اور کیا ہے اُسنے کہا کوئی ثبوت پیش کرو کہا میں یہ حدیث پیش کرتا ہوں قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّىٰ أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ نَفْسِهِ وَمَالِهِ وَوَلَدِهِ وَ
وَالِدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ۔ ترجمہ یعنی مومن کامل نہیں ہے تا جبتک کہ عزیز نہ رکھے مجکو زیادہ اپنے مال اور
اولاد اور ماں باپ اور ساری دنیا سے اُن دونوں فرشتوں کی آپس میں بحث ہوئی ایک تو یہ کہتا تھا کہ محبت
رسول اللہ ایمان ہے دوسرا کہتا تھا یہ ایمان نہیں دونوں نے فیصلہ خدا سے چاہا حکم ہوا کہ بیشک ایمان محبت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے اس میت کو مغفور لکھو اور حسب وعدہ جنت میں پیش کرو سبحان اللہ
نبی کی محبت بھی ایسی ہوتی ہے بیشک دار مدار ایمان کا محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہے جو چاہے
پیدا کرے چاہنے والوں نے حضرت کو کیسا کچھ چاہا صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین نے کیا کیا جان نثار

نہیں ہو سکتا کچھ بیان نہیں ہو سکتا الحمد للہ کہ فی زماننا بھی ایسے ایسے دیندار مومنین عشاق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اصرار صالحین جلیل القدر ہیں سے موجود ہیں کہ جنکی عالی ہمتی پر ہزار آفرین ہے میں بھی انکا نام نامی نہایت فخر سے اپنی تفسیر میں درج کر کے اپنے نامہ اعمال کو حسنات سے پر کرتا ہوں کہ نام نامی کو ہمیشہ بقا ہے - چنانچہ حضرت عالی جناب ممدوح الالقاب بدر الصلحا و قار الامرا عالی حضرت منشی حمید الدین صاحب بہادر رئیس اعظم قصبہ سنبھل دام اقبالہ - جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں انمیں سے اگر ایک شمہ لکھوں تو کیا امکان ہے حسن و خوبی کو جو وزن کیا تو آپ سے ایک برتر پایا - قصبہ سنبھل کی دینداری ماشاء اللہ بڑی تعریف کے قابل ہے - آپ بڑے دیندار اعلے درجہ کے متقی - مومن - بڑے پابند صوم و صلوۃ - عابد - مرتاض - عاشق رسول اللہ تلاوت قرآن مجید - و اوراد نہ سفر میں ترک ہوتے ہیں نہ حضر میں - چاشت - اشراق - تہجد سب ادا کرتے ہیں - سیر چشم دریا مغفرت - باذل - فیاض - کوئی سائل انکے دروازہ سے خالی نہیں جاتا ہے - بڑے دوست شریف نواز - دستگیر بیکساں - سخی - مسکین پرور - آپ بڑے سخنور - اور سخن سنج - اور سخندان ہیں - آپ شریفوں اور حاجتمندوں سے بڑی فراخدلی سے سلوک کرتے ہیں - آپکا بڑا وعدہ - قدر دان علما کے فقرا ہیں - آپ حضرت عالیجناب بدر الصلحا و قار العلما مولانا مخدومنا مولوی محمد قاسم علیہ الرحمۃ کے مرید ہیں - آپ بڑے حلیم - خدا ترس - متواضع - منکسر المزاج - نیکنام - انکے ہیں حیا و شرم بہت ہے سر او نچے و اعلی کیطرف نظر نہیں کرتے ہمہ آپکی لطف و کرم کا محتاج ہے - دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع و کشادہ ہے فی زماننا سنبھل کیا آپ ہندوستان میں مغتنمات سے ہیں اصل میں یہی شرع الرسول ہی زیب و زینت اسلام ہے فقیر بھی شکر ممدوح الاوصاف کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ ہے

طَهَّرَ اللهُ قَلْبَكَ فِي قُلُوْبِ الْاَبْرَارِ وَزَكّٰى عَمَلَكَ فِي عَمَلِ الْاَخْيَارِ -

اہل محبت کی آپسمیں گفتگو اور تحقیق

حدیث حضرت عائشہ صدیقہ رضہ سے روایت ہے کہ آیا ایک شخص پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلعم آپ البتہ محبوب تر ہیں نزدیک میرے جان میری سے اور اہل میرے سے اور فرزندوں میرے سے

اس کتاب کی بلفظہ رجسٹری ہو چکی ہے بدوں اجازت مصنف کے کوئی نہیں چھاپ سکتا

سے میں گھبرا جاتا ہوں پس یاد کرتا ہوں آپ کو پس نہیں صبر کرتا میں یہانتک کہ آتا ہوں میں آپکی حضور میں
اور دیکھتا ہوں آپکو اور جب یاد کرتا ہوں میں اپنی موت کو اور موت آپکی کو تو خیال کرتا ہوں کہ آپ جنت اعلے
میں ہونگے ساتھ نبیوں اولوالعزم کے اگر داخل ہوا بہشت میں میں بھی تو ڈرتا ہوں اس سے کہ نہیں دیکھونگا آپکو
اسکا جواب حضور نے نہیں دیا یہانتک کہ اتری یہ آیہ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ
اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا

ترجمہ جو اطاعت کرے اللہ کی اور رسول کی پس وہ ساتھ ہے اُن لوگوں کے ہونگے انعام کیا اللہ نے اُن پر
وہ نبی ہیں اور صدیق ہیں اور شہید ہیں اور صالحین ہیں اور یہ اچھے رفیق ہیں **فقیر کہتا ہے** اُس شخص کو
کیا خوشی ہوئی ہوگی یہانتک کہ ہم لوگوں کی زبان پر بھی محض اس آیت کے پڑھنے سے اور اس حدیث کے
سننے سے سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ وبحمدہ جاری ہو گیا۔ محبت سے اُن لوگوں کو ایسے لوگوں کی
خصوصًا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت حاصل ہوئی محبت ایک عجب چیز ہے کہ یہ اپنے محب کو
محبوب تک پہنچاتی ہے۔ بھائیو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرو بیشک ہمکو جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کر دیگی۔ اَللّٰهُمَّ احْشُرْنَا مَعَ النَّبِيِّيْنَ خصوصًا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وصدیقین وشہدار وصالحین۔ کیونکہ اچھے لوگوں کی ہمنشینی صلحا اور علما کی نفع دیتی ہے دنیا اور آخرت میں

شعر صحبت صالح ترا صالح کند ⁂ صحبت طالح ترا طالح کند ⁂ صحابہ کرام صحبت انبیا علیہم السلام اور تربیت
انکی سے اُس درجہ علیا کو پہنچے کہ خطاب صدیق پا گئے جیسے کہ صحابہ میں ابوبکر صدیق اور تابعین اور تبع تابعین
اور انکے بعد ہزارہا صدیق گذرے کہ جنکے فیوض وانوار نے ایک عالم کو منور کر رکھا ہے۔ معلوم ہوا کہ عالم الغیب
سے یہ صراط مستقیم اول انبیا کو عطا ہوا انکے بعد انکا پرتو صدیقوں پر پڑا اور انکا شہیدوں پر اور انکا
صالحین پر۔ پس محبت رکھنا انبیا وصدیقین اور شہیدوں اور صلحا سے باعث دخول جنت کا ہے جو صاحب جنت
چاہیں صلحا کی صحبت اختیار کریں انکا برخلاف جو کریگا اپنی فلاح سے نامراد رہیگا جیسا کہ اس حدیث سے
واضح ہے عن ابن مسعود قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ
کیف تقول فی رجل احب قومًا ولم یلحق بہم فقال المرء مع من احب متفق علیہ

[illegible]

ترجمہ۔ روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا آیا ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حضور میں اور عرض کیا یا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا فرماتے ہیں اس شخص کے حق میں کہ وہ دوست رکھتا ہو ایک قوم کو یعنی علماء و صلحا سے
محبت رکھتا ہو اور نہیں پہنچا انکی صحبت میں یعنی انکے علم و عمل کو نہیں پہنچا فرمایا حضرت نے وہ شخص ساتھ
اسکے ہے جسکو وہ دوست رکھتا ہے (اسکو بخاری اور مسلم نے نقل کیا) یعنی حشر کیا جاویگا ساتھ محبوب
اپنے کے اور ہوگا رفیق اسکا ساتھ اسکے لیس اعتقاد رکھنا اچھے لوگوں سے انکی معیت کا باعث ہے اسمیں بشارت
ہے دوستداروں صلحاء اور علما اور اتقیا اور اولیاء کو امید ہے کہ قیامت کے دن انکے زمرہ میں
ہونگے اور انکے ساتھ ہونگے انشاء اللہ تعالے الحمد للہ فی زمانہ بھی ایسے ایسے اللہ کے بندے دیندار مومن
امرا صالحین جلیل القدر میں سے موجود ہیں کہ بزرگان دین سے نہایت خوش عقیدہ اور محبت رسول مقبول
صلی اللہ علیہ وسلم میں ہر وقت زبان تر رہتے ہیں اللہ تعالے انکا حشر اولیاء صالحین اور علماء اور اتقیا
اور انبیاء علیہ السلام خصوصاً جناب رسول خدا کے ساتھ کرے میں بھی انکا نام نامی بڑی خوشی اور فخر سے اپنی
کتاب میں درج کرتا ہوں کہ نام نامی کو بقا رہے آمین چنانچہ **حضرت عالیجناب افتخار الامرا**
جامع صفات پسندیدہ مستجمع اوصاف حمیدہ یگانہ عماید روزگار رسید سندی اولاد علی آل نبی
حضرت **محمد نذیر** صاحب انسپکٹر گوڑ گانوہ خلف الرشید حضرت مخدومنا سید عابد علی صاحب دام اقبالہ
جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں انکا بیان دشوار ہے۔ آپ نہایت
خداترس۔ رحمدل۔ حامی اسلام۔ محب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ پابند صوم و صلوۃ۔ امین
متین۔ آپ بڑے فیاض۔ باذل۔ سخی۔ آنکھ میں حیا و شرم بہت ہے۔ آپ جوان صالح نیکنام
خوش عقیدہ۔ بڑے صاحب مروت۔ علماء فقرا سے بڑی انکساری اور تواضع سے پیش آتے ہیں۔
برتاو انکا عمدہ۔ آپ نہایت خوشرو اور وجیہہ ہیں۔ عدل و انصاف آپکا منصف حقیقی کو پسند ہے
ہر اوقات واعلے کیطرف نظر فلاح ہے۔ ہر کہ ومہ انکے لطف و کرم کا مداح ہے سچ تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سے
رونق اسلام ہے آپ امیر ابن امیر ہیں۔ آپکا دم اس وقت غنیمت ہے **فقیر** بھی آپکا دل سے شکریہ ادا
کرتا ہے **شکریہ** یہ ہے طیبہم اللہ مَحَبَّتُكَ فِي قُلُوبِ الْأَبْرَارِ وَذِكْرُكَ فِي عَمَلِ الْأَخْيَارِ

اس کتاب کی بلفظہ رجسٹری ہو چکی ہے حضرت بدون اجازت مصنف اسکے کوئی نقل نہیں کر سکتا

حضرت عالیجناب بدر الصلحا شیخ فخر الدین صاحب سوداگر دام اقبالہ

شیخصاحب کے اوصاف بیان نہیں ہو سکتے - حضرت کا دامن اخلاق بڑا وسیع اور کشادہ ہے - طبیعت ہمیشہ سے تواضع و تکریم آمادہ ہے - جو سائل دروازہ پر گیا محروم نہیں آیا - آپ اعلیٰ درجہ کے مخیر ہیں اچھے لوگوں سے بہت صحبت ہے - علمار فضلار صلحا و اتقیار فقرا پر جان نثار ہیں - مال کی تو کیا حقیقت ہے - آپکے جلسہ میں اکثر تذکرہ صالحین رہتا ہے شیخصاحب مشتاق رسول اللہ ہیں - سوداگروں میں اسوقت ایسا ہونا مغتنمات سے ہے آپکے والد بھی بڑے نیکنام ہیں فقیر بھی شیخصاحب کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے یا اللہ انکا حشر بھی نیک لوگوں کے ساتھ کیجو - آمین - عن انس ان رجلا قال یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متی الساعۃ قال ویلک وما اعددت لہا قال ما اعددت لہا الا انی احب اللہ ورسولہ قال انت مع من احببت قال انس فما رایت المسلمین فرحوا بشیء بعد الاسلام فرحہم بہا (متفق علیہ) ترجمہ روایت ہے حضرت انس سے کہ تحقیق ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ کب قیامت ہوگی فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وائے تجکو کیا تیار کیا تو نے قیامت کیلئے اعمال صالحہ سے اسکو دریافت کرتا ہے کہ قیامت کب ہوگی عمل کر قیامت کب ہی ہو وے اس نے عرض کیا نہیں تیار کیا میں نے اسکے لئے کچھ مگر دوست رکھتا ہوں میں خدا اور رسول کو فرمایا حضرت نے تو اسکے ساتھ ہوگا جسکو تو دوست رکھتا ہے - انس کہتے ہیں کہ میں نے ایسی خوشی ہوتے نہیں دیکھا مسلمانوں کو ساتھ کسی چیز کے پیچھے اسلام کے جیسے کہ اب خوش ہوگئے ساتھ اس کلمہ کے اس حدیث کو بخاری نے روایت کیا - بیشک یہ مقام خوشی کا ہے اللہ اور رسول کو دوست رکھنا ایسا ہی ہوتا ہے اسوقت بھی اللہ کے بندے دیندار اخیار و ابرار امرا صالحین اور روسا جلیل القدر ایسے موجود ہیں کہ اللہ و رسول کی محبت نے انپر ایسا غلبہ کیا ہے کہ سچا اور ہی احکام اسلام میں آپنے نفس کی خواہشوں کو بمقابلہ اللہ و رسول بالکل مٹا دیا ہر وقت انکو اللہ رسول کی رضا جوئی کا خیال رہتا ہے میں بھی انکا نام نامی ایک بڑی خوشی اور فخر سے اپنی کتاب میں درج کرتا ہوں چنانچہ **حضرت عالیجناب صدر الامرا بدر الصلحا** رئیس المسلمین عندلیب گلستان دولت و اقبال بلبل بوستان حشمت و اجلال حاتم کرم

سکندر دوراں رستم صفت نوشیرواں زماں **نواب عظمت علیخاں صاحب** بہادر
رئیس اعظم کرنال دام اجلالہ آپکی کیا کیا خوبیاں بیان کیجاویں - آپ نہایت دیندار پابند صوم وصلوٰۃ
آپ بڑے متواضع حضرت کی سخاوت اور بلند حوصلگی نے قصہ حاتم کا جہان کے دل سے بُھلا دیا
ابھی تیاں آپکی گوہرباری سے عرق آلود انفعال ہے اور دریا آپکے جود وکرم سے مالامال ہے - آپ
بڑے اعلےٰ درجہ کے عادل اور منصف ہیں عدل وانصاف آپکا منصف حقیقی کو پسند ہے آپکی عدالت
گستری اور رعایا پروری نے نام نوشیرواں مٹا دیا - آپ اعلےٰ درجہ کے متقی وپرہیزگار - متشرع
از عشاق رسول اللہ بڑے فیاض باذل سخی شریفوں اور حاجتمندوں کے ساتھ بڑی فراخ دلی سے سلوک
ہوتے ہیں - آنکھوں میں حیا وشرم بہت ہے - آپکے دم سے اسلام کو بڑی تقویت ہے - علماء کے آپ
قدردان ہیں صالحین سے آپ اچھی طرح سے پیش آتے ہیں دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ
ہے طبیعت ہمیشہ سے بتواضع وتکریم آمادہ ہے فی زماننا نواب صاحب موصوف کا دم بہت غنیمت ہے
سچ تو یہ ہے ایسوں ہی سے زیب وزینت اسلام ہے - فقیر بھی رئیس اعظم کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے
شکریہ یہ ہے طہّر اللہ قلبک فی قلوب الابرار وزکّی عملک فی عمل الاخیار -

حکایت لطیف نقل ہے کہ حضرت امام مالکؒ کی روایت کرتے ہیں کہ یہ بزرگ اعلےٰ درجہ
کی عاشق رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم تھے انکو جناب رسول خدا سے بہت محبت تھی اور علم حدیث میں
آپ اول درجہ کے محدث تھے اگر آپکو رئیس المحدثین بھی کہا جاوے تو بجا ہے یہ بزرگ تابعین میں سے ہیں اور
مدینہ میں آپ اہل دول میں شمار ہوتے تھے لکھا ہے کہ آپکے گھوڑوں تک میں سونے کی زنجیریں
مع جڑاؤ سیوں کے رہتی تہیں - باوجودیکہ آپ پر حج فرض تھا لیکن آپ مدینہ کو نہیں چھوڑتے تھے
اکثر لوگوں نے آپ سے کہا کہ آپ حج کیوں نہیں کرتے آپ حضرت کا خلاف کرتے ہیں آپ سکے جواب
میں فرمایا کرتے کہ میں ایک بات کا منتظر ہوں اگر وہ بات ظہور میں آگئی تو میں آج ہی حج کو تیار ہوں
لوگوں نے کہا کہ وہ کیا بات ہے جسکے آپ منتظر ہیں آپ نے فرمایا اگر میں حج کو گیا اور وہیں مرگیا تو
پھر میں اپنے محبوب کا مدینہ کہاں پاونگا سبحان اللہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپکو اسدرجہ محبت تھی

لکھا ہے کہ اسی رات حضرت امام مالک کو خواب میں حضرت رسول اکرم کی زیارت ہوئی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیٹا مالک تیرا اسلات کا میں ضامن ہوں کہ توجہ کرکے یہاں ہی آجاویگا اور تو میرے ہی مدینہ میں مریگا اور تیرا نیک خاتمہ ہوگا امام صاحب حسب الارشاد حضور کے مکہ شریف میں تشریف لائے لکھا ہے جب آپ داخلی میں داخل ہوئے اور آپ نے اللہم لبیک باآواز بلند کہا اور دل میں خیال آیا کہ شاید یہ میرا حج اور یہ کہنا جناب باری میں قبول ہوا ہے یا نہیں غیب سے آواز آئی کہ بھلا امام صاحب جو شخص ہمارے حبیب محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے آیا ہو اسکا حج کیونکر نہ قبول کریں آپکا حج قبول اور اللہم لبیک ہم تمہاری سن چکے ہیں **فقیر** کہتا ہے کہ اللہ تعالے کو ان لوگوں کی کیا خاطر تھی جو اللہ کے پیارے بندے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھتے ہیں۔ امام مالک کو حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم سے کسقدر محبت تھی لکھا ہے کہ یہ بزرگ بیس برس مدینہ منورہ میں پا برہنہ پھرے اس خیال سے کہ میرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں قدم رکھا ہوگا **سبحان اللہ** کیا آداب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دلمیں سما گیا تھا۔ کہ میرے رسولخدا یہاں پھرے ہونگے پھر میں یہاں جوتیاں پہنکر پھروں یا اللہ ہمکو بھی ایسی محبت رسولخدا کی عطا کر۔ الحمد للہ اسوقت بھی ایسی محب رسولخدا امرا صالحین اور روسا رعظام ابرار میں سے موجود ہیں کہ جنکے دلمیں ایسا آداب رسول اللہ سما گیا ہے کہ جسوقت نام مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آتا ہے جان و مال اسی نام پاک پر فدا ہے۔ **میں** بھی بڑے فخر سے نام نامی گرامی انکا اپنی کتاب میں درج کرتا ہوں کہ نام نامی کو بقا ہے **چنانچہ** حضرت عالیجناب جناب خلق محمدی تابع شریعت احمدی افضل الکرام اشرف العظام ملک سیرت فرشتہ صورت بدر الصلحا صدر الامرا منشی **محمد امام صاحب** تحصیلدار چاندپور ضلع بجنور خلف الرشید جناب معلے القاب ڈپٹی محمد سلطان خانصاحب بہادر مرحوم مغفور جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات با برکات میں عطا فرمائی ہیں انمیں سے اگر ایک شمہ لکھوں تو کیا امکان ہے حسن خوبی کو جو میزان فکر میں وزن کیا تو ایک سے ایک کو برتر پایا۔ آپ بڑے نیکنام۔ پابند صوم وصلوٰۃ۔ اور عالی خاندان ہیں۔ امین متین۔ بڑے فیاض جو سائل دروازہ پر آیا خالی نہ گیا۔ باذل سخی۔ متواضع۔ منکسر المزاج مسکین پرور۔ آنکھہ میں حیا اور شرم بہت ہی۔ نیکبخت۔ دوست پرست۔ سیر چشم۔ خدا ترس۔ رحمدل۔ بامروت آدمی ہیں نوجوان۔ خلق مجسم۔ خوشرو۔ شریفوں اور حاجتمندوں کے ساتھ بڑی فراخ دلی سے سلوک کرتے ہیں۔ ہمارا

اس کتاب کی بلفظہ رجسٹری ہو چکی ہے فضل بدون اجازت مصنف اسمیں سے ایک حرف نہیں نکل سکتا

فضلاء کے بڑے قدردان ہیں - نیتی - آپ کے کلام بلاغت نظام میں مذاق سخن شناسی پیدا ہے اور
شیریں بیانی میں لطف کلام حاصل ہوتا ہے کہ اہل مذاق کا ان پر ادب وسیع اور کشادہ ہے ہمیشہ سے طبیعت متواضع و
کریم آمادہ ہے - یہ حضرت ہمارے ذی عزت و معتقد دستو مولانا مولوی حافظ محمد عبد القدوس صاحب قدسی دام ظلہ
کے داماد ہیں - آپ امیر ابن امیر ہیں - غریبوں اور مستفیضوں کے لیے اکسیر ہیں یہ راقم کو بھی اس ہادہ ارکین
روزگار کی خدمت میں نیاز بدرجۂ غایت حاصل ہے اور انکی بھی نظر عنایت اور چشم شفقت اس ہیچمداں پر
بمرتبہ نہایت ہے - **فقیر** بھی اپنا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** بہت ہے یا الٰہی جبتک دریائے
فساد و فتنہ میں اور دریا میں آب اور آب میں موج باقی ہے ہمارے تحصیلدار صاحب موصوف کو گرداب فتنہ و فساد
سے محفوظ اور اقبال روز افزوں شادمان محفوظ رکھیو بحرمت النبی صلعم و آلہ اصحابہ - آمین ثم آمین
از جانب جہاں آمین باد - **حکایت** ہے کہ ابو عمر رحمۃ اللہ نے کہا رابعہ رحمۃ اللہ نے ایک دن رباح قیسی کی
طرف دیکھا کہ وہ اپنے کسی گھر کے چھوٹے بچے کو کمال محبت سے بوسے دے رہے تھے رابعہ رحمۃ اللہ نے کہا کہ یا رباح
وَیحکَ تو اسکو دوست رکھتی ہے زیادہ کیا تجھکو یہ حدیث رسول اللہ نہیں پہنچی ہے **حدیث** لَا یُؤمِنُ اَحَدُکُم
حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ نَفْسِہٖ وَمَالِہٖ وَوَلَدِہٖ وَوَالِدَیْہِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ **ترجمہ**
مومن کامل نہیں ہوتا جبتک کہ عزیز نہ رکھے مجھکو زیادہ اپنے مال اور اولاد اور ماں باپ سے اور ساری دنیا
سے بیان اس حدیث کی رابعہ نے کہا اے رباح تم نے ذائقہ ایمان نہیں چکھا ہے اور نہیں پہنچی تمکو یہ
حدیث عن العباس بن عبد المطلب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذاقَ طعم
الایمان من رضی باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد رسولا رواہ مسلم **ترجمہ** ذائقہ
چکھ لیا ایمان کا اس شخص نے جو راضی ہوا ساتھ اللہ کے از روئے رب کے اور ساتھ اسلام کے از روئے دین
اور ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے از روئے رسول کے یہ حدیث بیان کرکے رابعہ نے کہا یا رباح ہے کہ اے
رباح مجھکو یقین ہے سوائے اللہ اور رسول کے کسی کی محبت نہیں ہے رباح نے جبکہ یہ سنا تو غش کرکے
گر پڑے اسی حالت میں حضرت کی رباح کو زیارت ہوئی آپنے فرمایا اے رباح رابعہ نے سچ کہا ہے اسکی تصدیق
کیواسطے خدا نے رحمت بنا کر تیرے پاس بھیجا ہے حضور نے فرمایا **حدیث** لَا یُؤمِنُ اَحَدُکُم حَتّٰی

اس کتاب کی بلفظہ رجسٹری ہو چکی ہے　اکون　بدون اجازت مصنف اسمیں ایک حرف نہیں سکتا

اکون احب الیہ من نفسہ ومالہ وولدہ والناس اجمعین بعد اسکے حضرت نے فرمایا
اے رباح میں تیرے لئے خدا کیطرف سے ایک حسنہ ہوں مرنے سے پہلے مجکو بہت دوست رکھیو پھر نجات پاویگا ورنہ
تو عذاب الہی میں مقہور ہو جاویگا اے رباح اگر تمام جہان مجکو دوست رکھتا تو خدا دوزخ کو ہرگز نہ پیدا کرتا اے
رباح مجھسے اب محبت پیدا کرو ورنہ حسرت لیجاویگا فقیر کہتا ہے بھائیو رسول اللہ کی محبت دل سے
پیدا کرو ورنہ ایمان نصیب ہوگا - الحمد للہ اسوقت بھی اللہ کے بندے مومن دیندار امرا رصالحین ایسے
اعلے درجہ کے روسا موجود ہیں کہ جنکو درایت اللہ سے یہی تمنا ہے کہ یا اللہ محبت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم عطا کر جنکا نام نامی ہمیں بڑے فخر سے درج کرتا ہوں تاکہ نام نامی کو بقا رہے چنانچہ حضرت
عالیجناب بدر الصلحا امر صدر العلما گلدستہ حدیقہ دولت بلبل چمن حشمت مہر سپہر جاہ و ثروت
ماہ برج عظمت کوکب چرخ اجلال خورشید گردون اقبال عالی مرتبہ والاشان نواب رستم علیخان
صاحب بہادر رئیس اعظم کرنال دام اقبالہ - آپکی خوبیوں کا حال تحریر میں لانا آب دریا کو پیمانے
سے ماپنا ہے - آپکی کمالات کا بیان احاطہ قلم کرنا آفتاب کا منہ چڑانا ہے - آپکی رفعت شان آسمان سے
ہم پہلو ہو اور آپکی رسائی تدبیر تقدیر کے ساتھ ہم بازو ہے - آپکی سخاوت نے قصہ حاتم کو طے کر دیا اور
آپکی ہمت مردانہ نے نام رستم کا صفحہ ہستی سے مٹا دیا با ایں ہمہ اوصاف دامن اخلاق وسیع اور کشادہ ہے
مروت اور تواضع حد سے زیادہ ہے - آپ اعلی درجہ کے دیندار - عاشق رسول اللہ - حامی اسلام پابند
صوم صلوۃ - باذل - صاحب ثروت - ذی علم - چاشت اشراق و تہجد سب ادا کرتے ہیں - کوئی
سائل آپکے دروازہ سے خالی نہیں جاتا ہے - بڑے شریف نواز دستگیر بیکسان یتیمین ہیں - ہر
ادنے واعلے کیطرف نظر فلاح ہے - ہر کہ و مہ آپکے لطف و کرم کا مداح ہے - ارکان مروت آپ پر
ختم ہیں - آپکا دم فی زمانا بسا غنیمت ہے - آپکی ذات سے اسلام کو رونق ہے فقیر بھی نواب صاحب
موصوف کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ یہ ہے طہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار وزکی اعمالک
فی عمل الاخیار - منشی احمد علی صاحب مختار خاص اور آپ کے کارکن ہیں یہ حضرت بھی بڑے
دیندار - اور امین آدمی ہیں کلمہ خیر کہنے سے دریغ نہیں کرتے ایسے لائق آدمیوں کا ملنا اس وقت

اس کتاب کی بلقطہ رجسٹری ہو چکی ہے عنقا بدون اجازت مصنف اسمیں سے ایکحرف نہیں نکل سکتا

عنقا ہے غنیمت ہے ۔ **سبحان اللہ** رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم ہمکو کیا نعمت عظمےٰ عطا ہوئے ہیں اسواسطے خداوند کریم اپنی کلام پاک میں فرماتا ہے ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ **ترجمہ** پہر البتہ سوال کیئے جاوُگے ان سب نعمتوں سے جو دنیا میں دی تہیں ۔ اس آیت کے تحت میں مفسرین نے بہت کچھ لکھا ہے جسکا بیان کرنا اس مختصر تفسیر میں مشکل ہے **ایک قول** یہی لکھا ہے ۔ کہ خدائے تعالیٰ قیامت کے دن اپنے بندوں سے سوال کریگا کہ ہمنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمکو کسقدر نعمت عنایت کی تہی کہ جنکے دیکھنے سے آتش دوزخ حرام ہووے جنکی اطاعت کرنا اللہ کی اطاعت ہو تمنے ہمارے ایسے رسول کو غنیمت نجانا **فقیر** کہتا ہے اے لوگو ہمارے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی شان ہے **سنئے** حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا اگر اژدہا ہوا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی **دعا** سے مردہ زندہ ہوگیا تو کیا ہوا اعجاز محمدی میں عجب بات ہے وہ بات انہیں کہاں تم ہی غور کرو ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں جسکو تمام جہان جانتا ہے وہ کبہی کا سوکہا ہوا کہجور کی لکڑی کا ستون آپکی پشت مبارک کی برکت سے آپ کے فراق میں اور ذکر خدا کی موقوفی کے صدمہ سے چلایا چنانچہ مولانا روم نے اپنی مثنوی میں اسکا قصہ اسطرح پر بیان کیا ہے کہ جسکے سننے سے عبرت ہوتی ہے ۔

اشعار

استن حنانہ از ہجر رسول ؛ نالہ میکرد چو ارباب عقول ؛ گفت پیغمبر چہ خواہی اے ستون ؛ گفت جانم در فراقت گشت خوں ؛ مسندت من بودم از من تاختی ؛ بر سر منبر تو مسند ساختی ؛ گفت خواہی که ترا نخلی کنند ؛ شرقی و غربی از تو میوہ چینند ؛ یا دراں حقت ترا سرو کنند ؛ که تر و تازہ بمانی تا ابد ؛ گفت آن خواہم کہ دائم شد بقاش ؛ بشنو اے غافل کم از چوبے مباش ؛ **فقیر** کہتا ہے علیہ الرحمہ مولوی محمد شاہ صاحب محدث دہلوی سے یہ قصہ صحیح بخاری میں اسطرح پر پہونچا جسکا مختصر یہ ہے کہ حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں کہجور کا ایک درخت تہا آپ اُسکے سہارے سے خطبہ پڑہا کرتے تہے جب منبر تیار ہوا تو آپنے منبر پر خطبہ شروع کیا ستون کے سہارا نہ لگایا تب تو وہ ایسی بیقراری سے رونے لگا جیسے دودھ پیتا بچہ ماں کے جدا ہونے سے بلبلاتا ہے ۔ پہر تو ایسے درد کی آواز

اے ہمارے ہادی شفیق مولانا محمد المدعو نواب علاء الدین احمد خان صاحب بہادر علیہ الرحمہ نے ... ایک مطلب ... تیار ... اسکی ... دوسری ... کہا ... استاد شفیق ...

چلا کر رویا کہ قریب پھٹنے کے ہوا اور مسجد گونج گئی اور لرزنے لگی اسکے رونے کے اثر سے سب لوگ حاضرین بھی رونے لگے تب حضرت ذی منبر سے اتر کر اسپر اپنا ہاتھ مبارک رکھدیا تب وہ ستون اسطرح سسکیاں لینے لگا جیسے روتا ہوا بچہ ماں کی گود میں آنکر سسکیاں لیتا ہے حضرت نے فرمایا قسم ہے اس ذات پاک کی کہ جسکے قبضہ قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے اگر میں اسکو گلے نہ لگاتا تو قیامت تک یہ اسیطرح میرے فراق محبت میں رویا کرتا۔ اے لوگو عبرت کا مقام ہے کہ ستون حضور سے اسقدر محبت رکھے اور مسلمانوں کو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اسقدر غفلت ہو۔

اشعار سنت شعار

درخت خشک کو دیکھو یہ کیا حب پیمبر ہے
نہ ہو جسکو محبت آپکی لکڑی سے بدتر ہے

رلا دے جب کہ لکڑی کو پیمبر کا جدا ہونا
نہ روے آدمی ہو کر تو اس سے سنگ بہتر ہے

جسے الفت رسول اللہ کی سب سے زیادہ ہو
وہی پورا مسلماں ہو گیا قول پیمبر ہے

نبی کے حکم پر چلتا ہے جو ہر کام میں دل سے
درود مصطفٰے کا ہی زباں کو ورد اکثر ہے

یہ ہے حب پیمبر کی علامت اور سن لینا
سدا منہ سے نکلتا شوق دل سے ذکر سرور ہے

گریں آنسو نبی کے ذکر میں اور دل تڑپ جاوے
یہ عشق مصطفٰے کے درد کی پہچان اکثر ہے

خلاف سنت نبوی نہ چھوڑے رسم دنیا کی
کرے دعوے محبت کا تو وہ کذاب ابتر ہے

یہ ساری الفتیں جھوٹی نہیں کچھ کام آوینگی
نبی کے عشق کا ثمرہ مگر در روز محشر ہے

ہمیں انہیں الہی دے ملا اپنی عنایت سے
جنہیں ہے عشق تیری ذات کا حب پیمبر ہے

نبی کی آل کا صدقہ بھی اصحابہ کا انکی
خصوصاً جو ابوبکر و عمر عثمان و حیدر ہے

عذاب قبر و محشر سے خداوندا بچا مجکو
ملے وہاں جنت اعلے جو وہ فردوس اکبر ہے

اسوقت بھی ایسے ایسے دیندار عاشق رسول اللہ امرا ر صالحین اور روسا ر جلیل القدر میں موجود ہیں کہ جسوقت نام نامی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سنتے ہیں اسیوقت درود شریف بھیجنا شروع کرتے ہیں اگر لیٹے ہوئے ہوتے ہیں تو نام نامی سنکر جلد اٹھ بیٹھتے ہیں میں بھی بڑے فخر سے انکا نام نامی

اس کتاب کی بلفظہ رجسٹری ہو چکی ہے کتابہ بدون اجازت مصنف اصدیق اکبر فی نفس حقوق محفوظ

کتاب میں درج کرتا ہوں چنانچہ حضرت عالیجناب معلے القاب مسند آرای عز و جلال جلوہ افزاے چار بالش مکنت و اقبال فخر خاندان شرف دودمان بخشی ولی محمد خاں صاحب بہادر خلف الرشید بخشی بدر الدین خان صاحب بہادر مرحوم و مغفور سابق بخشی ریاست نابہ دام اقبالہ اللہ تعالےٰ نے آپکو مجموعہ محامد پیدا کیا ہے آپ اعلے درجہ کے دیندار اور محب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ادائے نماز پانچوقتہ میں کمربستہ ہیں بڑے خلیق - نیکنام - جوان صالح - نیک مزاج - سیر چشم - فیاض متواضع ہیں کوئی سائل دروازہ سے محروم نہیں جاتا - امین متین با مروت آدمی ہیں دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے ہمیشہ طبیعت بتواضع و تکریم آمادہ ہے - ہرا دنے و اعلے کیطرف نظر فلاح ہے ہر کہ و مہ آپکے لطف و کرم کا مداح ہے - ارکان مروت آپ پر ختم ہیں - ماشاء اللہ چشم بد دور عہدہ بخشی گری کی خدمت کو اس امانت محنت لیاقت ارادت سے انجام دیا ہے مہاراجہ صاحب بہادر بھی آپ سے بہت خوش ہیں کیوں نہو آپ امیر ابن امیر ابن امیر ہیں - نامدار خلق اور ہمت میں انتخاب - حلم و مروت میں لا جواب فی زمانا بخشی صاحب موصوف کا دم غنیمت ہے فقیر بھی بخشی صاحب کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے یا الٰہی بخشی صاحب کی عمر طویل اور دشمن ذلیل ہوں - روایت ہے ابراہیم بن جنید رحمہ اللہ سے یہ کہتے ہیں میں نے سنا عثمان بن عمارہ سے کہا جس شخص کے دل میں اللہ اور رسول کی محبت جم جاتی ہے اسکو نہ گرمی معلوم ہوتی ہے نہ سردی وہ اسی نام کے نشہ میں مسرور رہتا ہے در حقیقت یہ عبادت خدائے تعالیٰ کی وہ امانت ہے کہ جسکا انا عرضنا الامانۃ علی السموٰت والارض والجبال فابین ان یحملنھا واشفقن منھا وحملھا الانسان انہ کان ظلوما جھولا ۵ میں اشارہ ہے سو یہ بوجھ بھاری بغیر کسی سہارے کے نہیں اٹھ سکتا پس تکان اور ماندگی دفع کرنے کے لیے بیشتر شربت حضوری کا پیالہ پلا دیا کہ اسکے نشہ اور سرور میں چور ہو کر دنیا و مافیہا سے غافل ہو کر ہمہ تن عبادت میں مستغرق ہو جاوے اور اسے تکان اور درماندگی نہ آوے ۵ ہر چند پیر خستہ دل و ناتواں شدم ہر گہ کہ یاد روئے تو کردم جواں شدم - دیکھئے جب کوئی کسی پر عاشق زار ہوتا ہے تو جب اسکے محبوب کا نام لیتا ہے وہ اسکو کیسے ہی بھاری کام کو کہتا ہے تو اسکے نشہ میں آکر کس خوشی سے

کرتا ہے اور جب کوئی اسکے سامنے کھڑا ہوکر یوں کہے کہ تیرے قربان۔ کیونکہ عبادت دراصل قربان ہونا ہی محبوب کا تو نام سُننے ہی سے دل بیقرار ہوجاتا ہے چہ جائیکہ وصال و مشاہدہ جمال ہو۔ ع جو میرے سامنے تیرا کسی نے نام لیا؛ دل ستمزدہ کو میں نے تھام تھام لیا۔ اور یہ محویت کچھہ تعجب کی بات نہیں عشق مجازی میں محبوب کو دیکھکر سب کچھہ بھول جاتا ہے۔ دیکھو حضرت یوسف علیہ السلام کو دیکھہ کر مصر کی عورتوں نے بیخود ہوکر ترنج کی جگہہ اپنے ہاتھ کاٹ ڈالے ہمارے نبی عربی کے عاشقوں کا کیا حال ہوگا کہ جنہوں نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہوگا آپکا ادنے مرتبہ یہ ہے چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جب آدم علیہ السلام زمین پر ڈالے گئے اُنکو وحشت اور اضطراب بہت ہوا اسوقت حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کلمات اذان کہے جیسے کہ اب کہے جاتے ہیں پس جس وقت کہ اشہد ان محمد رسول اللہ پر پہنچے نام پاک آپکا سُنکر آدم علیہ السلام کو عجب طرح کا سرور ہوا اور وہ وحشت و اضطراب اُنکا دور ہوا

حدیث فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قیامت کے دن میرے ہمناموں کو بہشت میں جانیکا حکم ہوگا وہ لوگ نہایت تعجب سے جناب باری میں عرض کرینگے یا اللہ ہم نے تو کوئی ایسا کام باعث دخول جنت کا نہیں کیا ہے کہ جسکے عوض میں ہمکو جنت ملتی ہے اسکے جواب میں اللہ فرمائیگا کہ اے لوگو میں نے اپنے پر عہد کیا ہے کہ ہرگز اُسکو دوزخ میں نہ بھیجونگا جسکا نام محمد یا احمد ہوگا۔ **حدیث** میں وارد ہے

إِنَّ اللّٰهَ لَا يُدْخِلُ النَّارَ اَحَدًا مِنْ كُفَّارِ بَنِيْ آدَمَ اِلَّا وَقَدْ يَمْسَخُهُمْ مِنْ صُوَرِهِمْ اِلٰى صُوَرِ الشَّيَاطِيْنِ لِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى خَلَقَ بَنِيْ آدَمَ عَلٰى صُوْرَتِ اِسْمِيْ **ترجمہ** یعنی حق تعالے بنی آدم میں جس کافر کو جہنم میں ڈالیگا تو اُسکی اصلی صورت بدل دیگا شیطان کی صورت کیطرف اسواسطے کہ حق تعالے نے پیدا کیا میری نام کی صورت پر یعنی منظور نہوگا کہ میرے نام کی صورت پر کوئی دوزخ میں داخل نہووے اسواسطے کافر کی صورت شیطان کی صورت بناکر دوزخ میں داخل فرمائیگا **اے لوگو** ہمارے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی بڑی شان ہے پس ہم نہایت فخر و ناز سے کہسکتے ہیں کہ ہمارا گھر وہ ہے کہ جہاں سے دین و حکمت کی روشنی پہیلی ہماری قوم وہ ہے جسنے تعلیم ہدایت سے سارے جہان کو روشن کردیا بلاشبہ ہمکو ناز ہے کہ ہم اُس نبی کی امت اور اُسکی اولاد میں سے ہیں جو نہ آسمان کا فرشتہ

اس کتاب کی ملفظ رجسٹری ہوچکی ہے

بدون اجازت مصنف اسمیں سے ایک حرف نہیں نکل سکتا

تہا نہ خدا کا اکلوتا بیٹا بلکہ آمنہ کا غریب بچہ اور عبداللہ کا یتیم فرزند مگر کیسا غریب جس نے دین و علم کی دولت سے جہان کو مالامال کر دیا اور ایسا یتیم جسنے سلاطین وے زمین کا غرور توڑ دیا ہ عدم میں زلزلہ نوشیروان کے قصر میں آیا ہ عرب میں شور اٹھا جب تیری آمد آمد کا ہوا (فداک یا رسول اللہ) جو ارادہ اور وعدہ خدا نے کیا تہا وہ آخر پورا ہوا۔ ایک سال ہی ہی گذرنے پائی تہی کہ جہار دانگ عالم میں پہیل گیا روم۔ شام۔ ایران۔ توران۔ یورپ و افریقہ میں اللہ اکبر کا نعرہ بلند ہو گیا

یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما ہ ترجمہ اے لوگو جو ایمان لائے ہو درود بہیجو اوپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور سلام بہیجو نبی علیہ السلام پر سلام بہیجنا۔

بیان کیفیت درود شریف

کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نازل ہوئی جب یہ آیت شریف (یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما) تو کہڑے ہوئے ہم اور عرض کیا ہم نے کہ پہچانا ہم نے سلام کرنا آپکا یا رسول اللہ آپ فرمائیے کہ کیونکر درود شریف پڑہیں ہم آپ پر فرمایا رسول خدا نے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ وَ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ہم بڑے فخر کے ساتہ اس مقام پر دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں کہ ہمکو بہی اللہ نے اس نبی عربی کے درود بہیجنے میں شامل کیا اور ہمکو اللہ نے لفظ (امنوا) سے یاد فرمایا یعنی (یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما) اے لوگو جو ایمان لائے ہو درود بہیجو اوپر نبی عربی کے اور سلام بہیجو نبی علیہ السلام پر سلام بہیجنا

حدیث تشریف لائے ایکروز پیغمبر خدا اصحاب کے پاس اور خوشی معلوم ہوتی تہی چہرہ مبارک پر حضور کے فرمایا آپ نے تحقیق میرے پاس آئے جبرئیل پس کہا تحقیق رب تیرا فرماتا ہے کیا نہیں خوش کرتی تجہکو اے محمد یہ بات کہ تحقیق نہ درود بہیجے تجہپر است تیری میں سے مگر سلام بہیجوں میں اسپر دس بار نقل کیا اسی حدیث کو نسائی اور ابن حبان اور حاکم اور ابن ابی شیبہ اور دارمی نے سبحان اللہ ہمارے نبی عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی روح افزائی باتوں نے صحابہ کرام کا دل کیسا مشتاق کیا تہا ہمارے

ابی بن کعبؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ میں چاہتا ہوں کہ آپ پر درود شریف بھیجوں میں کسقدر مقرر کروں واسطے درود آپکے اُس وقت میں سے کہ میں نے اپنی دعا کیواسطے مقرر کیا ہے فرمایا جسقدر چاہو درود میں صرف کرو ابی بن کعبؓ نے عرض کیا کہ چوتہائی حصہ وقت ورد اپنے میں سے آپکے درود میں صرف کروں فرمایا جسقدر چاہے تو لیکن زیادہ کرنا تیرے لئے بہتر ہے پھر عرض کیا دو تہائی کروں فرمایا جسقدر چاہے تو اگر دو تہائی سے زیادہ کریگا تیرے لئے بہتر ہوگا تب اُنہوں نے عرض کیا جعلت لک صلوتی کلہا یعنی کیا میں نے آپکے درود کیواسطے کل وقت - فرمایا آپنے مَن کَانَ للہ کان اللہ لہٗ ترجمہ جو اللہ کے کام میں ہے اللہ اُسکو کافی ہے - صحابہ کرام کو حضور سے کیا محبت تھی اپنا کل کا کل وقت حضرت کے درود شریف کے واسطے مقرر کر دیا - الحمد للہ اسوقت بھی اللہ کے نیکنام بندے مومنین مخلص ہیں کہ اُن حضرات کی عالی ہمتی پر ہزار آفرین ہے کہ باوجود عہدہ ہائے جلیل القدر اُنکو ہر وقت رضاجوئی اللہ و رسول کا خیال دامنگیر رہتا ہے ہر وقت درود شریف اُنکی زبان پر رہتا ہے چنانچہ **حضرت عالیجناب** فخر الامراء بدر الصلحاء **میر محمد علی صاحب** سپرنٹنڈنٹ پولیس ضلع مہندر گڈھ علاقہ ریاست پٹیالہ آپ بڑے عالیخاندان سید سندی - بڑے فیاض فروتن - اتقا شعار - سیر چشم دریادل - امین - باذل - بیدار مغز - لیاقت میں اپنا نظیر نہیں رکھتے ہیں - سائل کو خالی جواب دینا نہیں جانتے - بڑے مسکین پرور - غریب نواز - خلیق - متواضع - بامروت آدمی ہیں - شریفوں اور حاجتمندوں کے ساتھ بڑی فراخدلی سے سلوک ہوتے ہیں علماء دین سے بڑی تواضع سے پیش آتے ہیں - جو اوصاف اہل اللہ میں ہونے چاہئیں آپ میں موجود ہیں بہ خیال بد اندیش اور فریاد رس ہیں - از عشاق رسول اللہ ہیں نہ اصل تو یہ ہے ایسوں ہی سے اسلام کی زیب و زینت ہے فقیر بھی میر صاحب موصوف کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ ہے - یا الٰہی انکو دو جہان میں سرخرو رکھیو حشر اُنکا ابرار و اخیار ائمہ اثنا عشر معصومین سے کریو - **نقل** ہے کہ شیخ شبلی رحمۃ اللہ نے ایک مرد کو کعبہ کا طواف کرتے دیکھا کہ طواف کرتا تھا اور درود بھیجتا تھا ہر ایک مناسک میں وہ نظر آیا درود پڑھتا ہوا شیخ شبلی نے کہا اے مرد جوان شاید کہ تو نے دعاؤں کو یاد نہیں

اس کتاب کی ملکیت رجسٹری ہو چکی ہے

بدون اجازت مصنف اسمیں سے ایک حرف نہیں نکال سکتا

کیا ہے کہ تو ہر جگہ درود کہتا ہے کہا اے شیخ تمام دعائیں مجھے یاد ہیں لیکن جو کچھ میں نے درود میں
پایا کسی دعا میں نہیں پایا میں نے کہا کیونکر کہا فلانے سال میں میں اپنے باپ کے ساتھ کعبہ کو آتا تھا جبکہ
ہم بغداد میں پہنچے میرا باپ بیمار ہوا بعد کتنے دنوں کے مرگیا جبکہ اسکے بدن سے چادر اٹھائی اور دیکھا تو
سر میرے باپ کا مانند سر خوک کے مجھے نظر آیا اور تمام بدن میرے باپ کا سیاہ ہوگیا تھا یہ حال دیکھکر میں بہت
ڈرا اور بمارے شرم کے میں کسی سے نہیں کہہ سکتا تھا اسی فکر میں کہ سر باپ کا زانو پر رکھے ہوئے تھا مجکو اسی
حالت میں غنودگی ہوگئی تو عالم رویا میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک **نورانی** چہرہ والا بزرگ سفید کپڑے پہنے
ہوئے میرے پاس آیا اور میرے باپ کے منہ پر سے کپڑا دور کرکے اپنا دست مبارک میرے باپ کے چہرہ پر پھیرا
تو میرے باپ کا منہ مثل چاند روشن ہوگیا اور تمام بدن خوبصورت ہوگیا جبکہ وہ بزرگ چلنے لگا تو میں اس
بزرگ **عالی ہمت** کا دامن پکڑ لیا اور عرض کیا حضور کون ہیں کہ اللہ نے حضور کو رحمت بنا کر
ہمارے لئے بھیجا ایسے وقت میں ہماری فریاد کو پہنچایا فرمایا میں شفاعت کرنے والا گنہگاروں کا ہوں اور نام
میرا محمد رسول اللہ ہے یہ سنکر اسیوقت میں نے اپنا سر آپکے قدم پر رکھا اور عرض کیا یا رسول اللہ آپکو
یہ خبر کیونکر ہوئی **فرمایا** کہ تیرا باپ ہر رات کو تین سو بار درود مجھپر بھیجتا تھا آجکی رات کو وہ درود میرے
پاس آیا میں نے اس فرشتہ سے کہ جو مجھپاس درود پہنچاتا ہے ...... دریافت کیا کہ فلاں
بن فلاں کا آج درود تو نے پیش نہیں کیا کہا یا رسول اللہ آج وہ **مرگیا** اور حال اسکا ایسا ہورہا ہے
یہ سنکر میں رہ نہ سکا کہ میرے راحت رساں کا یہ حال ہے میں چلے آیا وہ شخص کہتا ہے ......
کہ جب میں نے نماز صبح کی پڑھی تو میں کیا دیکھتا ہوں کہ تمام **خلقت** شہر کی میرے مکان کے دروازہ
کے آگے موجود ہے میں نے ان لوگوں سے دریافت کیا کہ تمکو کس نے خبر دیدی کہ فلاں شخص مرگیا ہے
کہا انہوں نے کہ ہمنے آسمان سے ندا سنی کہ جو کوئی چاہتا ہے کہ میں نجات پاؤں تو وہ اسکے جنازہ
کی نماز پڑھے کہا اے شیخ میں کیونکر ہر وقت نبی عربی پر درود نہ پڑھوں ۔ کہا شیخ شبلی نے میں
بھی کہتا ہوں کہ مت چھوڑ تو یہی باعث نجات کا ہے الحمدللہ فی زماننا اللہ کے بندے دیندار عالیمقام
ایسے ایسے موجود ہیں کہ پیر **کامل** کی صحبت نے انمیں ایسا اثر کیا ہے کہ ہر وقت محبت رسول مقبول

بدوں اجازت مصنف ... کوئی نہیں نقل سکتا

صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں مستغرق ہیں چنانچہ حضرت عالیجناب معزز مراتب شیخ مولا بخش صاحب ڈپٹی انسپکٹر سو بلا نظامت نارنول دام اقبالہ۔ شیخ صاحب بڑے ملنسار۔ محب رسول خدا۔ نیک نیت۔ مہمان نواز۔ متقی۔ مقید فریضہ۔ پابند نوافل و سنن و تلاوت قرآن مجید۔ اوراد نسفر میں ترک ہوتے ہیں حضر میں یہ حضرت اعلے درجہ کی خلیق اور مخیر آدمی ہیں۔ آپکو علمی لیاقت بہی ماشاءاللہ بہت اچھی ہے اور ظالم و مظلوم کو خوب پہچانتے ہیں ایسے لوگونکا ہونا ریاستہا میں فی زمانا غنیمت ہے۔ فقیر بہی شیخ صاحب کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے یاالٰہی آپکی عمر طویل ہو اور آپ کے دشمن ذلیل ہوں۔ آمین **حدیث** فرمایا حضرت نے کہ جو کوئی فراموش کرے مجھپر درود بھیجنا گویا اُسنے فراموش کیا راستہ جنت کا یعنی دن قیامت کے اُنکو راستہ جنت کا نہ ملیگا فرشتے کہینگے افسوس اے شخص ترے پر کہ تو نے دنیا میں ایسے نبی عربی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف نہ بھیجا بسبب نہ بھیجنے درود شریف کی تو اسوقت جنت سی محروم ہے سبحان اللہ کیا اچھے وقت پر خبر ہوئی کہ جسکا اب بندوبست ہو سکتا ہے آ بھائیو اب نبی عربی پر درود بھیجو اگر جنت چاہتے ہو شعر وہ جنت جسکی شہرت ہی وہ نقشہ ہے ترے گھر کا ؛ وہ طوبے جسکا چرچہ ہے ستون ہے تیری مسجد کا **روایت** ہے کہ آسمان میں ایک دریا ہی اُسکو دریا ے برکات کہتے ہیں اور کنارے پر اُسکے ایک درخت ہے اُسکو درخت تحیات کہتے ہیں اور اُس درخت پر ایک جانور ہے اُسکا نام مرغ صلوٰۃ ہی اُسکے بیشمار پر ہیں جب کوئی بندہ اللہ کا حضرت پر درود بھیجتا ہے اُسوقت وہ مرغ دریا میں غوطہ لگاتا ہے پھر اُس درخت پر آبیٹھتا ہے اور پر اپنے جھاڑتا ہے ہر قطرہ سے اُسکے ایک فرشتہ پیدا ہوتا ہے اور سب فرشتے حمد و ثنا اللہ تعالیٰ کی کرتے ہیں۔ تو ثواب اُن سبکا اُس درود پڑہنے والے کے دفتر میں لکھا جاتا ہی **نقل** کیا ہے شیخ ابو موسیٰ ضریر نے کہ ہم ایک جماعت کے ساتھ کشتی میں بیٹھے تھے کہ ناگہاں ہوا مخالف چلنی شروع ہوئی کہ نوبت ہلاکت کشتی کی پہنچی اہل کشتی نے گریہ و زاری شروع کی اور ایک دوسرے کو وصیت کرنے لگا ناگاہ مجھے نیند آگئی خواب میں دیکھا کہ رسولخدا تشریف لائے اور فرمایا ابو موسیٰ اہل کشتی کو ہدایت کر کہ درود بھیجنا ایک ہزار بار پڑہیں میری آنکھ کھل گئی تو درود شریف بھیجنا پڑہنا شروع کیا ہوا طوفان کی بند ہو گئی اور سلامتی کے ساتھ کشتی روانہ ہوئی درود بھیجنا یہ ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ

اس کتاب کی بلفظہ رجسٹری ہو چکی ہے بدون اجازت مصنف اسمیں سے ایک حرف نہیں نکل سکتا

صَلٰوۃً تُنْجِیْنَا بِهَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَهْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِیْ لَنَا بِهَا جَمِیْعَ الْحَاجَاتِ
وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِهَا عِنْدَكَ اَعْلَی الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا
بِهَا اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیَاتِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

حدیث فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی پڑھے درود شریف جمعہ کے دن اسّی بار بخشے جاتے ہیں اُسکے گناہ اسّی برس کے **حدیث** فرمایا حضرت نے جو کوئی پڑھے درود شریف پانسو بار دن رات جمعہ کے دن کبھی محتاج نہو گا اور حدیث میں ایسا بھی آیا ہے کہ جو کوئی جمعہ کی رات حضرت پر ہزار بار درود پڑھیگا وہ البتہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھیگا - یہاں پر دو چار قسم کے درود لکھتا ہوں جسکو جس سے محبت ہو پڑھے اُسکو اُس سے فائدہ ہوگا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ یہ تو عام درود ہے سب لوگوں کی زبان پر ہے اور یہ درود واسطے زیادتی مال کے اکسیر حکم رکھتا ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَعَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ - جو کوئی اس درود کو پڑھتا ہے اُسکے عمل قبول ہو کر آسمان کو چڑھتے ہیں اور امن میں رہتا ہے سب بلا اور آفت سے محو اور قطاع الطریق اور چوروں کے خوف سے اور زیارت رسولخدا ہوتی ہے **نقل** ہے ایک شخص سلطان محمود غزنوی کے پاس گیا اور عرض کیا کہ ایک مدت سے آرزو تھی کہ جمال پاک رسولخدا کا خواب میں دیکھوں اور عرض حاجت کروں سو تمنا ہے کہ خواب ہی میں جمال یار کو دیکھوں :- اور اُس روح منور کے وہاں انوار کو دیکھوں قسمت سے ایک رات یہ دولت نصیب ہوئی کہ جمال مبارک مثل قمر لیلۃ البدر اور مانند نور لیلۃ القدر کے دیکھا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہزار دینار کا مجھپر قرض ہو گیا ہے اور میں اُسکے ادا پر قادر نہیں ہوں عذاب قیامت سے سخت خوف ہے آپ نے فرمایا تو محمود سبکتگین کے پاس جا وہ تیرا قرضہ ادا کر دیگا میں نے عرض کیا وہ میرا کیونکر اعتبار کریگا فرمایا حضور نے کہ تو اسطرح سے کہنا کہ اے تیس ہزار بار درود پڑھنے والے صبح کو اور تیس ہزار درود پڑھنے والے شام کے میرا قرضہ ادا کر جب اُس نے یہ قصہ سُنا سلطان رویا اور کہا کہ تو نے سچ کہا کیونکر جانا عرض کیا کہ حضور سے یہ ارشاد تھا کہ اسطرح سے کہنا اُسنے علاوہ قرضہ کے اور بہت

کچھہ دیا اسکو مالامال کر دیا سبحان اللہ محبت اسکو کہتے ہیں ایک اس طریقہ سے بھی آپ پر درود شریف بھیجا جاتا ہے اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اَزْوَاجِہٖ اُمَّھَاتِ الْمُوْمِنِیْنَ وَذُرِّیَّاتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ دَائِمَۃً بِدَوَامِکَ اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّاتِہٖ عَدَدَ خَلْقِکَ وَرِضَاءَ نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ فقیر نے جو درود شریف ہر قسم سے بھائی مسلمانوں کی حاجت روائی کی واسطے ہدیہ شکر رسالت کیا اگرچہ مجھے دخل دینا اس بارہ میں اور جلیس بننا درباریان خاص کا کمال گستاخی ہے پر فقیر یہ سمجھا ہے کہ کہاں سن کا حسن ہیں نا بھی خالی حسن سے نہیں اگر قبول فرماویں تو بندہ نوازی سے بعید نہوگا بسم اللہ الرحمن الرحیم اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تَشْفِیْنَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَمْرَاضِ الْاٰفَاتِ ترجمہ یا اللہ جل شانہ درود بھیج اوپر سردار اور مولا ہمارے کے ایسا درود کہ شفا دیوے ہمکو سب ضرروں سے وَتُوَفِّیْنَا بِھَا کُلَّ الْاَغْرَاضِ اور پوری پوری دے ہمکو اس درود کی برکت سے سب غرضیں ہماری وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ فَاغْفِرْلَنَا یَا مَوْلٰنَا اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ہ اسوقت بھی اللہ کے بندے مومنین دینداروں میں ایسے ایسے عالی ہمت موجود ہیں جو ہر وقت درود کو محبوب رکھتے ہیں میں انکا نام نامی بڑے فخر سے اپنی کتاب میں درج کرتا ہوں کہ نام نامی کو بقا رہے چنانچہ حضرت عالیجناب ممدوح الخطاب بیاض لاثانی نسخہ بہرامراض حسن کا ارسطو فطرت افلاطوں حکمت شیخ الزمان حکیم خلیل الدین خانصاحب میں کہیڑی گجو علاقہ سرکار پٹیالہ حضرت فن طب میں یکتائے جہان اور استعداد حکمت میں علامہ زمان ہیں یہ صاحب مشہور متقی۔ پابند فرائض نیکی پسند و نیک راہ۔ عالی نسب عالی خاندان خادم علماء وصلحاء ومساکین کتب تفاسیر اکثر حکیمصاحب کی زیر مطالعہ رہتی ہیں۔ مریضوں سے باخلاق پیش آتے ہیں ادنے مریض سے بھی رائے پرواہی نہیں فرماتے۔ جناب کے دست شفا میں بعنایت الہی وہ تاثیر ہے کہ خاک کی خشکی میں خاصیت اکسیر ہے۔ آپکی ذات بابرکات سے اللہ کی بندوں کو بہت فیض ہے بہرحال حکیمصاحب کا دم اسوقت بہت غنیمت ہے فقیر بھی حکیمصاحب موصوف کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے یاالٰہی آپکی عمر دراز ہو

اس کتاب کی بلفظہ رجسٹری ہو چکی ہے اور بدون اجازت مصنف ...

اور حشر تو فنا مع الابرار ہو۔

در بیان آداب درود شریف

آداب درود شریف کا یہ ہی کہ حضورِ قلب سے شانِ محمدی کا تصور کرکے پڑھے اور آداب یہ ہے جیسے کہ حدیث میں آیا ہے کہ بلند آواز سے پڑھے کہ صیقل ہو جاوے غبار سے کہ اسکے اندر جو حسد و بغض و کدورت کا ایک قسم کا غبار بھرا ہوا ہے اُس غبار سے طبیعت صاف ہو جاوے ۵ نام تو صیقلست کہ دلہائے تیرہ را روشن کند چو آئینہ ہائے سکندری + اور ایک آداب یہ ہے کہ درود پڑھنے کے وقت نیت سچا اور فرمان الٰہی کی ہو کہ وہ یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما ہے اور ایک آداب یہ ہے کہ خیال شفاعت کا ہووے نقل ہے ایک بزرگ روایت کرتے ہیں کہ عالمِ رویا میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا منہ چوم لیا میں نے اُسی حالت میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ تو اس قابل نہیں ہے آپ نے فرمایا کہ تیری شفاعت مجھ پر لازم ہو گئی جنت میں جب قدم رکھونگا جب تجھکو ساتھ اپنے لیلونگا یہ تیرا ہی تو خیال ہے کہ حضرت میری شفاعت کراویں تیری شفاعت کے لئے مجھکو جنابِ باری سے حکم ہو چکا ہے کہ فلاں میرا بندہ اسی خیال سے ایک بڑے ادب و آداب سے درود شریف پڑھتا ہے اُسکا یہی خیال ہے کہ حضرت میری شفاعت کریں جا تو ہماری طرف سے اُسکو خوشخبری دیدے کہ تیری شفاعت میرے پر واجب ہو گئی اسلئے خدا نے مجھکو تیرے پاس رحمت بنا کر بھیجا ہے کہ تجھکو خوشخبری دوں کہ تیرے حق میں میری شفاعت جنابِ باری سے قبول ہو چکی تیرا حشر میرے ساتھ ہو گا۔ اُن اللہ کے بندوں کو مبارک ہو کہ جو اس خیال سے ایک بڑے آداب سے درود شریف حضرت پر پڑھتے ہیں اُن معززوں اور عالی ہمتوں کا نام نامی میں ایک بڑی خوشی سے درج کرتا ہوں کہ اُن حضرات کا حشر ہمارے رسول خدا کے ساتھ ہو آمیں چنانچہ **حضرت رفیع المنزلت منشی شیخ وزیر علی صاحب** انسپکٹر ضلع بھوانی گڈھ عرف کرگڈ علاقہ ریاست پٹیالہ۔ یہ حضرت بڑے نیکنام و پابند صوم وصلوۃ ۔ عادل جب علاقہ کو آپ نے چھوڑا رعایا وہاں کی یاد ہی کرتی ہے پٹیالہ میں ما شاء اللہ آپ نے وہ رسوم و نام اور نیک نیتی سے عہدہ کوتوالی کو انجام دیا کہ آجتک لوگ یاد کرتے ہیں۔ آپ بڑے

مہماں نواز ۔ دوست پرور ۔ شریف نواز ۔ بڑے خوش عقیدہ ۔ علماء و فضلاء کے بڑے قدردان
آپ رئیس ابن رئیس ہیں آپکا دم بہرکیف غنیمت ہے ۔ الحمدللہ کہ آپ بڑے باپکے بیٹے ہیں یادش
بخیر حضرت کے والد کا نام منشی داؤد مغفور و مبرور جو کہ میر منشی اجنبٹی انبالہ کے تھے ۔ آپ نہایت
نیکنام تھے ۔ ہر کہ و مہ آپکے لطف و کرم کا مداح تھا ۔ اصل تو یہ ہے کہ ارکان مروت آپ پر ختم
تھے ۔ فقیر بھی انکو دعائے خیر سے یاد کرتا ہے یا الٰہی انکو ہمیشہ جنت میں خوش رکھیو ۔ آمین
ایک ثواب درود شریف پڑھنے کا یہ ہے کہ اپنے آپ کو اُسوقت حاضر مجلس حضور میں سمجھے خواہی نخواہی
اتنا تو جانے کہ یہ میرا ہدیہ حضور سید المرسلین میں پہنچیگا اگر ایسا نہیں تو فقط زبان ہلانا اور تسبیح کے
دانہ پھیرنے سے کیا ہوتا ہے **فقیر** کہتا ہے ایسے پڑھنے میں اگرچہ حظ اور لذت نہیں ہے مگر امید ہے
کہ خالی تو ثواب سے وہ بھی نہ رہیگا کیونکہ تسلیم امر الٰہی تع اُسنے کی کما قال اللہ تعالے یا ایہا الذین
امنوا صلوا علیہ و سلموا تسلیما اِسوقت بھی اللہ کے بندے دیندار نیکنام ایسے ایسے موجود ہیں
کہ جنکی زبان پر ہروقت درود رہتا ہے چنانچہ حضرت **عالیجناب افتخار الامرا** معلے القاب
سکندر بخت فریدوں تخت جناب **نواب بہادر خانصاحب** بہادر رئیس جوناگڈہ
کاٹھیاواڑ دام فیضہ یہ حضرت بڑے سخی ۔ فیاض کوئی سائل محروم نہیں جاتا **اشعار** عالم
موجود میں تیرا کوئی ثانی نہیں آتا نظر ÷ روم سے لے شام تک اور شام سے تا اصفہاں ÷ برسے اے
ابر کرم جس جا ترا ابر عطا ÷ در مکنوں کیا تعجب ہے جو پیدا ہوں وہاں + آپ بڑے دیندار
محب رسول خدا ۔ رحمدل ۔ خداترس متقی پابند صوم و صلوٰۃ مشفق متواضع ۔ دامن اخلاق
آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے ہمیشہ سے طبیعت بتواضع و تکریم آمادہ ہے ۔ ہر ادنے و اعلیٰ
کیطرف نظر فلاح ہے ۔ ہر کہ و مہ آپکے لطف و کرم کا مداح ہے فی زمانا ایسوں کا ہونا زینت
اسلام ہے **فقیر** بھی نواب صاحب کا شکریہ تہ دل سے ادا کرتا ہے **شکریہ** یہ ہے طہر اللہ قلبک
فی قلوب الابرار و زکی عملک فی عمل الاخیار ۔ بہرحال ہمارے رسول خدا قابل محبت ہیں
فقیر کہتا ہے اگر کوئی کسیکو بسبب خوبصورتی کے دوست رکھتا ہے تو ہمارے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ

اس کتاب کی بلفظہ رجسٹری ہو چکی ہے　بدون اجازت مصنف اصلی کے ایک حرف نہیں نقل ہو سکتا

علیہ وسلم سے زیادہ کوئی خوبصورت نہیں ہے **روایت** ہے کہ شب معراج میں جسوقت
رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کو مسند قرب رب العزت سے مشرف کیا گیا جناب باری سے خطاب آیا
اور جبرئیل علیہ السلام کو حکم ہوا کہ اے جبرئیل ہمارے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو ستر ہزار پردہ غیرت
میں پوشیدہ کیا ہے تو آج رات ایک پردہ اُن پردوں جمال باکمال محمد علیہ الصلوۃ والسلام سے
اٹھا دے تو قدسی لوگ عالم بالا کے جمال باکمال میرے حبیب کا ملاخطہ کریں جبرئیل علیہ السلام نے حسب الارشاد
رب العزت ایک پردہ جمال محمدی سے اُٹھا دیا تو ایسا نور ظاہر ہوا کہ جسکی چمک سے عرش کا نور رہا
نہ کرسی کا نہ آفتاب کا نہ مہتاب کا اور ستاروں کا اور عالم قدس میں ایک شور برپا ہوگیا اللہ اللہ
یہ جلوہ کس محبوب کا ہے اور یہ آمد آمد کس مطلوب کی ہے **شعر** یا رب یہ کیسا ہے بشر جسکی ادا سے سر بسر
عالم میں آتا ہے نظر سب سے نرالا بانکپن ✽ کیا حسن کیا رفتار ہے کیا طرہ طرار ہے کیا نرگس
بیمار ہے کیا ابرو خمدار ہے کیا لب ہے کیا گفتار ہے کیا قد ہے کیا رفتار ہے کیا جامہ کیا دستار ہے
پوشاک کی دیکھو پھبن ✽ بعدہ خطاب آیا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کب تک تو غم امت کا کھائیگا ہمنے آجکی رات
ایک پردہ ستر ہزار پردوں میں سے اُٹھایا ہے جسکے سامنے نور آفتاب اور ستاروں اور عرش اور لوح و قلم
کا ناچیز ہوگیا فردائے قیامت کو جبکہ یہ ستر ہزار پردے اُٹھائے جائینگے اُسوقت تیری امت
گناہگار کے گناہوں کی سیاہی اُس نور کے سامنے ناچیز ہو جائیگی کیا تعجب ہے جبکہ آپنے یہ حال
شب معراج کا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے روبرو بیان فرمایا تو مارے خوشی کے اُنکی زبان پر یہ مضمون
جاری ہوگیا ہو **شعر** آفاقہا گردیدہ ام مہر بتاں ورزیدہ ام ✽ بسیار خوباں دیدہ ام لیکن تو
چیزے دیگری **اشعار** پہنچا رسول پردہ قدرت کے پاس جب ✽ دل کانپتا تھا خوف سے
لرزاں بدن تھا سب ✽ گردن تھی خم زمین پہ نظر تھی بصد ادب ✽ تنہا ادہر تھا میں تو اُدہر
ذات پاک رب ✽ خاطر جو تھی خدا کو رسالت مآب کی ✽ پردہ سے صاف آئی صدا بو تراب
کی ✽ سبحان اللہ اصحابہ کرام کو حضور سے کیا محبت تھی اب بھی فی زمانناً جنکو خدا محبت
عطا کرتا ہے اور انکے دلوں سے حجاب اُٹھا لیتا ہے وہ اس نبی عربی کے حکم کو سب پر مقدم

رکھتے ہیں اور ہر وقت نبی عربی کی محبت میں مستغرق رہتے ہیں ان حضرت کی عالی ہمتی پر ہزار آفرین ہے کہ باوجود عہدہ ہائے جلیل القدر کے ہر وقت انکو رضا جوئی اللہ و رسول کا خیال رہتا ہے چنانچہ **حضرت عالیجناب** بدر الصلحا حاجی حرمین الشریفین منشی محمد **عبد الواحد صاحب** حنفی منصف ضلع رہتک - آپ نہایت صاحب تقوے دیانتدار اپنی حسن کارگذاری سے حکام میں نیکنام ہیں - آپ بڑے سادہ مزاج پابند صوم و صلوۃ عادل ورد و ظائف خوان نہایت متقی آدمی ہیں غرض آپکا وصف جو کچھہ ہو کم ہے - دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے - آپ بڑے مہمان نواز ہیں علما و فقرا کے بڑے قدردان ہیں راقم کو بھی آپ کی خدمت میں نیاز حاصل ہے - بہرکیف آپکا دم غنیمت ہے **فقیر** بھی آپکا تہ دل سے شکر ادا کرتا ہے **شکریہ** طہر اللّٰہ قلبک فی قلوب الابرار و ذکی عملک فی عمل الاخیار - اگر کوئی کسیکو بسبب شفقت کے دوست رکھتا ہے تو ہمارے رسول خدا سے زیادہ کوئی رفیق شفیق بھی نہوگا حضرت کو امت کا بڑا خیال رہتا تہا ہر وقت امت کی صلاحیت اور غمخواری میں رہتے تہے رات دن کسو وقت نہیں بہولتے تہے یہانتک کہ جانکندنی وہ وقت نازک ہوتا ہے کسیکو گر شکار بھی آجاوے تو اُسکی شدت میں سب کچھہ بہول جاتا ہے اپنی جان کی پڑجاتی ہے ایسے وقت نازک میں حضرت نے ملک الموت سے فرمایا جانکندنی کی تکلیف جتنی ہو سکے مجھے میری امت کی بجہ دیدو میری امت کو ندیا اور امت کے واسطے دعائے خیر کرتے کرتے جان بحق ہوئے اور خوشی کی حالت میں بہی آدمی سب کو بہول جاتا ہے معراج کے برابر اور خوشی کیا ہوگی اُسوقت بھی حضرت نے اپنے ساتھہ امت کو شامل کرلیا یعنی اَلسَّلَامُ علینا و علی عباد اللّٰہ الصالحین اور شفاعت کا حال دیکہو تو ایسا ہی ہے حدیث آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا شفاعتی لاھل الکبائر من امتی کما قال اللّٰہ تعالیٰ کان بالمومنین رحیما ترجمہ بنایا اللہ تعالے ازل میں قبل ایجاد ملائکہ مقربین کے مومنوں پر شفیق اور مہربان کیوں نہو جب اُسکی ذات پاک کہ ہمیشہ رحمت اور شفقت ازل میں تہی جب تو رسول بھی ہمیشہ شفیق ہیجا

سورہ توبہ میں فرمایا ہے وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ یعنی ہے رسول مومنوں پر شفیق اور
رحیم بلکہ بڑہکر عنایت یہ ہے کہ صفت ہمارے رسول کی اسی سورہ میں حریص فرمائی ہے یعنی رسول مومنوں
کے ایمان کا حریص ہے اور عزیز اور رؤف اور رحیم اللہ جل شانہ کے یہ تینوں نام صفاتی ہیں اپنی نہایت
رحمت سے جو مہر ہے کہ خیر الامم فرمایا ہے ہمارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو عنایت فرمائی بڑی خوشی
اور مبارکبادی ہے ہمکو کہ ہمارا خوب ہی کام بنگیا اور مراد مل گئی اور ایسی ہزاروں نعمتیں طفیل
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمکو ملیں اعلےٰ اُن میں سے ایک یہ ہی ہے کہ فرمایا ہے وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ
رَبُّكَ فَتَرْضٰى قریب ہے کہ دیویگا تجکو تیرا رب قیامت کے دن اتنا کچھہ کہ تو راضی ہو جاوے سبحان اللہ
عطا کی انتہا خداے تعالےٰ نے رضا رسول کی رکھی اور رسول اللہ صلعم نے بعد نزول اس آیت کے فرمایا
میں راضی ہرگز نہونگا جبتک میرا ایک امتی بھی دوزخ میں ہجاویگا اس آیۃ سے ہمارا بیڑا پار ہوگیا ؎
چہ غم دیوار امت را کہ دارد چو تو پشتی بان ؛ چہ باک از موج بحر انرا کہ باشد نوح کشتی بان ؛ جائے تعجب ہے
کہ حضرت امت پر ایسے مہربان اور امت کو کچھہ خیال نہیں یہ حال تمام کا نہیں اسوقت اللہ کے بندے
دیندار ایسے ایسے عالی ہمت موجود ہیں کہ ان حضرات کی عالی ہمتی پر ہزار آفرین ہے کہ باوجود عہدہا ے
جلیل القدر کے ہر وقت اُنکو رضا جوئی رسول کا خیال رہتا ہے اُنکی زبان پر ہر وقت درود شریف
جاری ہے چنانچہ جناب مستطاب معلے القاب گردوں کاب فلک انتساب حاتم زمان زیب افزاے مسند
دولت و اقبال جلوہ آراے وسادہ مکنت و اجلال عالی خاندان صاحب عز و شان نواب
سعادتعلیخاں صاحب رئیس کرنال مقیم دہلی دام اقبالہ سبحان اللہ بحمدہ عجیب شخص ہیں
؎ کتاب فضل ترا آب بحر کافی نیست ؛ کہ تر کنم سر انگشت و صفحہ بشمارم ؛ آپ نہایت خوش
عقیدہ منکسر المزاج درویش طبیعت رئیس ہیں شریف نواز ادب داں علماء و فضلا خدا
ترس رحمدل آپکی رفعت شان کے آگے بلندی آسمان پست اور دولت و حشمت کے سامنے
قارون تنگدست اخلاق میں مجسم خلق کہوں تو بجا ہے مروت میں مروت مجسم لکھوں تو
بجا ہے یا تم گواس بندہ ایاکین روزگار کیخدمت میں نیاز بدرجہ غایت ہے اور اُنکی بھی نظر

اس کتاب کی بلا نظر منسیغ دی بحق ... ہے بدون اجازت مصنف اسمعیل ... کوئی صاحب ...

عنایت اور چشم شفقت اس خاکسار پر بمرتبہ نہایت ہے آپ آخری جمعہ رمضان المبارک اور
عیدین کی نماز ایک بڑی خوشی سے مسجد فتحپوری میں پڑہتے ہیں۔ بہرکیف نواب صاحب موصوف کا
دم غنیمت ہے اصل تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سے رونق اسلام ہے فقیر بھی نواب صاحب ممدوح کا دل سے
شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ یہ ہے طہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار و زکی عملک فی
عمل الاخیار۔ اگر کوئی کسیکو بسبب اچھے خلق کے دوست رکھتا ہو تو ہمارے رسول خدا سے
زیادہ کوئی خلیق نہیں۔ حدیث میں ہے کہ حجتہ الوداع میں ایک صحابی نے حضور کی خدمت میں
عرض کیا کہ یا رسول اللہ ترکیب ارکان حج میں مجھہ سے بے ترتیبی ہوئی اُسکے جواب میں ہمارے حضور نے
ارشاد فرمایا لا باس اور ایک گنوار نے مسجد نبوی میں پیشاب کر دیا صحابہ کرام اُسکے
مارنیکو دوڑے آپنے صحابہ سے فرمایا تم اسکو مت کچھہ کہو بلکہ آپنے اُس سے کہا کہ تم اچھی طرح
سے پیشاب سے فارغ ہو لو جبکہ وہ فارغ ہو لیا تو آپنے فرمایا کہ یہ مسجد اللہ کا گھر ہے اسمیں اللہ
کی کلام پڑہی جاتی ہے سبحان اللہ کیا حضور اُس گنوار کو سمجھاتے ہیں سبحان اللہ ہمارے رسول خدا کا
کسقدر خلق بڑھا ہوا تہا۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ بھی نے کلام پاک میں اپنے حبیب محمد رسول اللہ صلعم کی مدح
فرماتا ہے انّک لعلےٰ خلق عظیم ترجمہ یعنی بیشک تمہارا خلق اچھا ہے (خلق بھی ایک عمدہ
چیز ہے) **حدیث**۔ فرمایا رسول خدا صلعم نے جانتے ہو تم اُس چیز کو کہ بہت داخل کرتی ہے لوگونکو
آگ میں وہ دو خالی چیزیں ہیں یعنی مُنہ اور ستر **فقیر** کہتا ہے کہ حسن خلق کا باعث یہ ہوتا ہے
کہ جب بعض پر انوار قدس فائز ہوتے ہیں تو اُسکی قوت نظریہ اور عملیہ دونوں مکمل ہو جاتی ہیں
پہر جو کچھہ صدمہ اُسکو پہنچتا ہے اُسکو خدا ہی کیطرف سے جانتے ہیں نہ کسی پر غصہ آتا ہے نہ انتقام
لیتا ہے یا جو راحت غیر کو پہنچتی ہے حسد نہیں کرتا علےٰ ہذا القیاس جسقدر باتیں بد خلقی کی خام خیالی
کے متعلق ہیں سب معدوم ہو جاتی ہیں جب اسکو روحانیات کا مشاہدہ ہوتا ہے تو جسمانیات اور یہاں کے
لذائذ اُسکی آنکھوں میں حقیر ہو جاتے ہیں نہ شہوت ناجائز رہتی ہے نہ حب جاہ و مال جو تمام
خرابیوں کا سرچشمہ ہے اسلئے بزرگوں کے اخلاق حمیدہ ہوتے ہیں اسوقت ایسے ہی اللہ کے بندے

اس کتاب کی بلفظہ رجسٹری ہو چکی ہے — بدون اجازت مصنف صاحب کے اگر کوئی چھاپیگا — مجرم ہوگا

دیندار بندے کہ اخلاق میں انکو ہمہ تن خلق کہا جاوے تو بجا ہے مروت میں مروت مجسم لکھوں
تو زیبا ہے کہ آنحضرت کے فیض برکت نے اُن عالی ہمتوں میں ایسا اثر کیا ہے کہ اللہ کے بندوں
سے اُس خلق سے پیش آتے ہیں جیسے کہ صحابہ کرام اور تابعین اور تبع تابعین کا آپسمیں اخلاق پایا جاتا
تھا اور ایک دوسرے کو دیکھکر خوش ہوتا تھا۔ چنانچہ **حضرت عالیجناب** ممدوح الخطاب بدر
الصلحاء **جناب صادق محمد خانصاحب** مختار کار سرکار خواجہ صاحب چاچڑان شریف
آنحضرت کو حضور عالی جناب حضرت خواجہ خواجگان دام فیوضہ سے وہ نسبت روحانی حاصل ہے
جو مولانا حسام الدین علیہ الرحمہ کو مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ سے تھی آپ ایک تارک الدنیا
پرہیزگار۔ زاویہ نشین کنج عبادت اور نیک طینت اور نیک نیت ہیں اعلے درجہ کے متقی ہیں نماز
چاشت۔ اشراق تہجد سب پڑھتے ہیں۔ خلیق و بامروت آدمی ہیں۔ منکسر المزاج۔ متواضع
شریفوں اور حاجتمندوں کے ساتھ بڑی فراخ دلی سے سلوک ہوتے ہیں فی زماننا آپکا دم غنیمت ہے
فقیر بھی آپ کا شکریہ دل سے ادا کرتا ہے طہر اللہ قلبك فی قلوب الابرار وزکے
عملك فی عمل الاخیار۔ حاصل کلام اخلاق حاصل کرنا ہمارے لئے ضروریات سے ہے جبتک کہ ہم
اخلاق نہ پیدا کریں گے اصلی مقصد سے محروم رہینگے بعض روایت میں یوں آیا ہے کہ جب آنحضرت
آئینہ دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے تھے اللھم کما حسنت خلقی فاحسن خُلقی وحرم وجھی
علی النار یا اللہ جیسے کہ اچھی کی تو نے صورت میری ایسا ہی اچھا کر خُلق میرا اور حرام کر منہ میرا
جہنم پر **حدیث** فرمایا علیہ السلام کیا نہ خبر دوں میں تمہارے اچھوں کی کہا صحابہ کرام نے ہاں فرمائیے
فرمایا اچھے تمہارے وہ ہیں کہ بہت بڑی ہوں عمریں اُنکی اور بہت اچھے ہوں خُلق اُنکے **فقیر**
کہتا ہے بہسائیہ اخلاق یہ اکرم **الکلام** اگر کوئی کسیکو بسبب معافی کے دوست رکھتا ہو
تو ہمارے رسول صلے اللہ علیہ وسلم سے بڑھکر معافی میں کون ہوگا۔ حدیث فرمایا علیہ السلام
نے کہ جو کوئی مجھپر ایک دفعہ درود شریف پڑھے اُسکے دو سو برس کے گناہ معاف۔ (حلیۃ المعتبر)
حدیث میں آیا ہے کہ ایکروز حضور سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم ایک درخت کے نیچے تشریف رکھتے

رسالہ ہذا کی ملکیت رجسٹری ہو چکی ہے ہے بدون اجازت مصنف ... کوئی صاحب طبع نہیں کر سکتا

تھی تو اس درخت نے کہا سبحان من جعل تحت ظلی سید الانبیاء ترجمہ پاکی ہے
واسطے خدائے عزوجل کے کہ جسنے میرے سایہ کے نیچے پیغمبر کے سردار کو بٹھایا آپنے تبسم کیا اور فرمایا قولہ
تعالی ھو العزیز الحکیم اسکے بعد اس آیت کو تلاوت فرمایا وتعز من تشآء وتذل من تشآء
سبحان اللہ ہمارے رسول حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو درختوں تک نے چاہا افسوس ہے ایسے انسانوں پر جو حضرت سے
محبت نہیں کرتے ۔ ہمارے حضرت قابل محبت ہیں **اشعار** اک شب کو آسمان رسالت کا آفتاب ٭ تھا
عائشہ کے گھر شرف افزائے فرش خواب ٭ حاضر ملک تھے بہر نگہبانی جناب ٭ چونکی جو عائشہ تو ہوا
سخت اضطراب ٭ بالا فرش زینت عرش خدا نہ تھا ۔ بیج شرف میں جلوہ شمس الضحی نہ تھا ٭ نکلی جو
ڈھونڈنے کو ہنی کے وہ ناگہاں ٭ دیکھا کہ سقف بام پہ ہیں قبلۂ زماں ٭ عریاں ہے سر دوش سے
ڈھلکی ہے طیلساں ٭ اٹھے ہوئے ہیں دست دعا سوئے آسماں ٭ کہتے ہیں دل کا حال سمیع و علیم سے ٭ آنسو
رواں ہیں چشم رسول کریم سے ٭ مضمون مقربانہ دعا ہے کہ اے کریم ٭ حادث ہیں سب جہاں میں
تیری ذات ہے قدیم ٭ تجکو قسم ہے اسکی جو کوثر کا ہے قسیم ٭ رکھیو صراط پر مری امت کو
مستقیم ٭ ۔ ہمارے حضرت کو امت کا ہر وقت خیال رہا جو ایسے رسول سے بھی خوش نہیں ہوا
اسکا بھی جہنم اکارت ہی گیا فرمایا علیہ السلام نے لا یؤمن احدکم حتی یکون ھواہ تبعا لما
جئت بہ ۔ یعنے ہے پورا مومن ہوتا ایک تمہارا یہانتک کہ ہو خواہش اسکی تابع واسطے اس چیز
کے کہ لایا میں اسکو یعنی دین اسلام کو اور شریعت کو فقیر کہتا ہے کہ جناب سو لہذا ایسی محبت
ہو کہ بمقابلہ اللہ و رسول کے اپنی خواہش کو بالکل مٹادے الحمد للہ فی زماننا اللہ کے بندے
ایسے ایسے دیندار مومنین ابرار صالحین میں موجود ہیں کہ ان حضرات کی عالی ہمتی پر ہزار آفرین
ہے کہ باوجود عہدہ ہائے جلیل القدر کے ہر وقت انکو اللہ اور رسول کی رضاجوئی کا خیال دامنگیر
رہتا ہے کہ بمقابلہ احکام اسلام انہوں نے اپنی نفسانی خواہشوں کو بالکل مٹادیا اور محبت الہی نے ان پر
ایسی ترقی کی ہے کہ ہر ایک کاروبار میں اسیکا واسطہ اسیکا ذکر مقدم ہے چنانچہ حضرت عالیجناب
محمد عبدالرحمن خانصاحب دام فیوضہ ۔ میں بڑی خوشی سے اپنے معزز دوست کا نام نامی

یہ کتاب بلفظ رجسٹری ہو چکی ہے کتاب بدون اجازت مصنف اسمیں سے کوئی نہیں نکال سکتا

کتاب میں اپنی یادداشت لکھتا ہوں - اہل دہلی کی تقدیر اچھی ہے کہ ڈاکٹر محمد عبد الرحمان خاں صاحب یہاں مقیم ہیں یہ صاحب بزرگ متقی - دیندار پرہیزگار ہیں - یہ بزرگ بڑے لائق اور خوش اخلاق ڈاکٹر ہیں جنکا دم دہلی میں غنیمت ہے - آنکھ میں حیا و شرم بہت ہے - نیکنام نیکی پسند - نیک صالح - نیک طینت محب لگخدا ہیں - ادنی مریض سے ہمہ تن ملتفت ہوجاتے ہیں - اسوقت آپکی تقرری شفاخانہ لال چاہ پر ہے یاالٰہی ڈاکٹر صاحب کو دوجہان میں سرفراز رکھیو - آمین - اور حضرت عالیجناب میرے مقتدر دوست منشی عبد الرحمن صاحب نائب دار وغہ جیل دہلی دام اقبالہ - منشی صاحب پابند فرائض - بڑے رحمدل - فیاض خداترس - از عشاق رسولخدا خادم علماء و مساکین - اعلے درجہ کے دیندار متقی ہیں - امین متین - کم گو - متواضع - جوان صالح دامن اخلاق حضرت کا بڑا وسیع اور کشادہ ہے ہمیشہ سے طبیعت بتواضع و تکریم آمادہ ہے - بہرحال دہلی میں آپکا دم غنیمت ہے **یاالٰہی** انکو دارین میں خوش رکھیو ❊

فضائل تسبیح

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَتَانِ خَفِیْفَتَانِ عَلَی اللِّسَانِ ثَقِیْلَتَانِ فِی الْمِیْزَانِ حَبِیْبَتَانِ اِلَی الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ (متفق علیہ) ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے دو کلمے ہیں ہلکے زبان پر بھاری ترازو میں یعنی ثواب انکا بھاری ہوگا میزان اعمال میں پیارے طرف بخشنے والے خدا کے وہ دو کلمہ یہ ہیں پاک ہے اللہ اور موصوف ہے ساتہ حمد اپنی کے پاک ہے اللہ بڑا نقل کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** وہ دو کلمے یہ ہیں سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ **حدیث** فرمایا علیہ السلام نے جو کوئی کہ کہے سبحان اللہ وبحمدہ سوبار شام کے وقت اور سوبار صبح کی اللہ تعالے مٹا دیگا گناہ اُسکے اگرچہ ہوں دریا کے کف کے برابر یا ریگ بیابان کی مقدار کیوں نہوں **شعر** پس از سی سال ایں معنی محقق شد بخاقانی ❊ کہ یکدم با خدا بودن بہ از تخت سلیمانی - **حدیث** فرمایا علیہ السلام نے جو کوئی کہے ہر روز میں سو مرتبہ

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ کہا جاویگا نام اسکا صدیقون کے دفتر میں اور ہوگا رفیق میرا جنت میں حدیث میں ہے کہ ایکدن ایک اعرابی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سکھاؤ مجھے وہ چیز کہ جس سے خدای تعالےٰ خوش ہووے فرمایا حضور نے کہ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ و اللہ اکبر اعرابی نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام تسبیح وتہلیل اسکے واسطے ہے میرے واسطے کیا ہے فرمایا حضور نے کہ بعد اسکے کہا کر اللہم اغفرلی وعافنی واعف عنی وتب علی وارض عنی ترجمہ یعنی بار خدایا بخش مجھے اور عافیت دے مجکو اور عفو کر میرے سے اور توبہ قبول کر میری اور راضی ہو میرے سے پھر اُس اعرابی نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم یہ تو میرے لئے دنیا میں ہے اور آخرت میں میرے لئے خدا سے کیا عطا ہوگا فرمایا حضرت نے اے اعرابی سبحان اللہ تیرے آگے ہوگا اور الحمد للہ تیرے پیچھے اور لا الہ الا اللہ تیرے بائیں طرف ہوگا اور اللہ اکبر تیرے سیدہی طرف ہوگا اعرابی نے عرض کیا یارسول اللہ لا الہ الا اللہ بہترین کلام سوں سے ہے بائیں طرف کیوں ہوگا آپنے فرمایا دن قیامت کی دوزخ بائیں طرف ہوگا جبکہ آگ اُسپر حملہ کریگی لا الہ الا اللہ اُسکو باز رکھیگا۔ عرض کیا اعرابی نے یارسول اللہ میرے لئے خاص ہے فرمایا نہیں میری تمام امت کے لئے سبحان اللہ ہمارے رسول خدا کی کیا رحمت ہی کیا امت کو نواز لیا صحابہ کرام اور تابعین اور تبع تابعین اور بزرگان دین کو ان کلمات طیبات سے کیا محبت تھی کہ ہر وقت اُنکی زبان ان کلمات طیبات سے تر رہتی تھی۔ صحابہ اور کاملین کا سجدوں میں رونا اور انکی وظائف کا اور اُنکی تمام عاشقانہ ہیئت بنا کی اور اُسکے ساتھ اُنکی جناب کبریائی میں جانا تو بیان سے باہر ہے۔ الحمد للہ فی زماننا بھی اللہ کے نیک ایسے ایسے متقی اور دیندار امراے صالحین وابرار اخیار ہیں سے موجود ہیں جو ہر وقت اُنکی زبان اللہ ورسول کے ذکر میں تر رہتی ہے۔ انکے نام نامی واسماء گرامی بطور یادداشت اپنی تفسیر میں درج کرتا ہوں جبکہ انسے میرا نیک گمان ہے خدا ورسول کا بھی انسے نیک گمان ہے اور انکا حشر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوویگا وہ نام نامی واسماء گرامی یہ ہیں حضرت عالیجناب

اس کتاب کی بلفظ رجسٹری ہوچکی ہے سالار بدون اجازت مصنف اسمیں سے ایک حرف بھی نہیں نکل سکتا

سالار الابرار منشی عبد اللہ صاحب اصلباقی نویس صدر جنکا دم جالندھر میں نہایت مغتنمات سے ہے آپ اعلیٰ درجہ کے دیندار اور بابرکت شخص ہیں۔ یہ حضرت مشہور متقی پابند صوم و صلوٰۃ نیک پسند نیک راہ ۔ عالی نسب ۔ خادم علماؤ و مساکین اور بڑے خلیق ہیں ۔ بہرحال منشی صاحب کا دم غنیمت ہے فقیر بھی منشی صاحب موصوف کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ یہ ہے یا الٰہی انکی عمر دراز ہو اور حشر انکا و توفنا مع الابرار ہو ۔ حضرت بدر الصلحا منشی نادر علی صاحب محافظ دفتر جنکا دم نابہ میں ایک مغتنمات سے ہے ۔ آپ بڑے متقی مشہور دیندار متدین با مروت آدمی ہیں دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے یہ صاحب حاجی حرمین شریفین ہیں اس عالی منصب بعد حج کے وہ نیکنامی حاصل کی کہ نابہ کے ارا کین لوگ آپ کے مداح ہوگئے آپ نہایت مشہور استاد وقت ہیں ۔ آپ اعلیٰ درجہ کے لئیق ہیں ۔ آپکی لیاقت علمی کا یہ حال ہے کہ معانی تازہ سے قالب الفاظ میں جان ڈالنا اور انفاس عیسوی سے معنی تن مردہ کو تازہ تر از گل بنانا حضرت ہی کا کام ہے آپ کے محاورات نازک سے خوبے دلبراں خجل اور مضامین پاکیزہ سے مزاج لطیفان منفعل آپکے ارشادات بابرکات سے اہل نابہ کو بہت فیض ہوا کہ آپکے تلامذ بڑے بڑے جلیل القدر حکام وقت ہیں ۔ چنانچہ حضرت سالار الابرار عالی جناب معلے القاب بخشی ولی محمد خانصاحب بہادر ہیں جو بڑے لئیق متقن ۔ نیکنام ۔ نیک مزاج جنہوں نے عہدہ بخشی گری کو اس دیانت و محنت لیاقت و ارادت سے انجام دیا جسکی ہر ایک ریاست مداح ہے یہ رئیس نامدار خلق و ہمت میں انتخاب ہیں جنکی ہر اعلےٰ و ادنیٰ کیطرف نظر فلاح ہے ہر کہ و مہ لطف و کرم کا ثنا خواں ہے کہو تو یہ کسکی لیاقت کا باعث یہ صرف منشی نادر علی صاحب کا ہی فیض ہے بہرکیف فی زمانا ہر دو صاحبان مغتنمات میں سے ہیں فقیر بھی ہر دو عالیجناب کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ یہ ہے طہر اللہ قلبکما فی قلوب الابرار و ذکی عملکما فی عمل الاخیار ۔ حضرت عالیجناب معلے القاب ممدوح الخطاب نباض لاثانی مشخص امراض ابدانی رشک افزائے سخن سنجان متقدمین خجلت دہ سخن پروران متاخرین یکتائے جہاں محمد عبد الکریم صاحب خلف الصدق وقار الحکما حضرت حکیم پیر بخش صاحب

دام فیوضہ جو جو خوبیاں اللہ تعالیٰ نے آپکی ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں اگر شمہ لکھوں تو کیا امکان ہے حسن خوبی کو جو میزان فکر میں وزن کیا تو ایک سے ایک کو برتر پایا۔ حکیم صاحب کے اوصاف حمیدہ اخلاق پسندیدہ خارج از تقریر و بیرون از تحریر ہیں اخلاق اور فن طبابت میں لاثانی اور بے نظیر ہیں شافی مطلق نے وہ دست شفا عطا کیا ہے کہ جس مریض کے علاج سے مسیحا ہاتھ اٹھائے وہ حضرت کی ایک نسخہ میں بھلا چنگا ہو جائے آپکا دم ریاست نابھہ میں غنیمت ہے آپ امیر ابن امیر ابن امیر ہیں۔ مریضوں کیلئے اکسیر ہیں۔

حضرت بڑے معزز معتمد رکھا ہے ریاست میں ہیں مہاراجہ نابھہ سے آپکو بڑا قرب ہے۔ مہاراجہ صاحب کے محلسرے یعنی رانیوں کا معالجہ آپ ہی کرتے ہیں یہ کچھ تھوڑی عزت نہیں ہے یہ مرتبہ ہر ایک کو نصیب کہاں ہے۔ آپکے بزرگوں نے ریاست نابھہ میں بڑی عزت پائی ہے اور آپ کے دور دولت میں بڑے بڑے جلیل القدر رئیس حاضرباش رہتے ہیں حکیم صاحب کے بزرگوں کے مناصب اور اعزاز اور نیکنامی اور نیک نیتی انہیں ریاست میں مشہور ہے آپ قدیم سے ایک معزز حکیم ہیں ریاست نابھہ میں آپکے بزرگوں نے عزت پائی ہے وہ کسیکو نصیب ہوئی ہی آپکے بزرگوں سے اللہ کے بندوں کو بڑا فیض ہوا اور ہو رہا ہے حکیم صاحب نہایت دیندار پابند فرائض رحمدل۔ خلیق۔ آپ مشہور متقی۔ نیکنام۔ نیکی پسند نیک طینت۔ نیک نیت۔ نیک مزاج از عشاق رسول اللہ۔ دوست پرور شریف نواز۔ علماء فضلا کے بڑے قدردان مسافر نواز دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے۔ مریضوں سے با اخلاق پیش آتے ہیں۔ ادنے مریض سے بھی ذرہ بے التفاتی نہیں فرماتے۔ بہرحال ہمارے معزز اور معتمد حکیم صاحب موصوف کا دم ریاست نابھہ میں غنیمت ہے راقم کو اس بدر الکاملین روزگار کی خدمت میں ایک تعلق مریدانہ ہے فقیر بھی حکیم صاحب ممدوح کا شکریہ دل سے ادا کرتا ہے شکریہ یہ ہے یا الٰہی حکیم صاحب کی عمر طویل اور دشمن ذلیل ہوں حکیم صاحب کا حشر و توفنا مع الابرار ہو۔ آمین۔

حضرت عوالی مرتبت بدر العلما **منشی الٰہی بخش** صاحب خوشنویس دام فیضہ۔ آپکی لیاقت علمی اور آپکی خوبیاں بیان نہیں ہو سکتی ہیں حسن خوبی کو جو میزان فکر میں وزن کیا تو ایک کو ایک سے برتر پایا۔ یہ حضرت خط نستعلیق میں مشہور قریب و بعید ہیں آپ شاگرد رشید مرزا عباد اللہ بیگ مغفور دہلوی کے ہیں۔ اگر میر عماد آپکے قطعات کو معاینہ کرتے تو اپنی خوش قلمی کے دعوے کو بالائے طاق دہرتے۔ ریاست

اس کتاب کی بلفظہ رجسٹری ہو چکی ہے نابھہ بدوں اجازت مصنف [illegible] حق محفوظ

نابہہ میں ایسا خوشنویس نہ دیکھا نہ سنا حضرت فی زمانہ نا ریاست نابہہ میں ہر سرکار میں عنایت الٰہی سے صاحب عز و وقار ہیں یعنی کالج نابہہ میں ملازم ہیں۔ آپ اعلےٰ درجہ کے متقی اور پرہیزگار ہیں۔ ماشاء اللہ آپکی دینداری مشہور ہے آپکو تلاوت قرآن کا بڑا شوق ہے اور قرآن بہت صحیح پڑھتے ہیں۔ آپ بڑے ذی علم ہیں حضرت کے کلام بلاغت نظام میں مذاق سخن نظامی پیدا ہے۔ آپکی شیریں بیانی و لطف کلام جامی ہویدا ہے **فقیر** بھی منشی صاحب کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** یہ ہے طہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار وزکی عملک فی عمل الاخیار۔ **حضرت** ممدوح الخطاب عوالی مرتبت حکیم حذاقت منش طبیب عیسےٰ روش حکیم الحکمار اکمل الکملا زبدۃ الاطبا حکیم **محمد عمر** صاحب خلف الرشید حضرت بدر الصلحا رئیس الحکما حکیم **کرم بخش** صاحب دام فیضہ۔ آپکی خوبیاں اور اخلاق پسندیدہ حیز تحریر اور حیطہ تقریر سے باہر ہیں ادنے اور اعلےٰ حضرت کی مروت جبلی اور خلق طبعی سے ماہر ہیں شافی مطلق نے وہ دست شفا بخشا ہے کہ آجتک دیکھا نہ سنا جو مریض لا دوا ہو انکے علاج سے ایکدم میں چنگا ہوا آپکا دم بھی ریاست نابہہ میں لا غنیمت ہے آپ بھی امیر ابن امیر ابن امیر ہیں معلول المزاجوں کے لئے اکسیر ہیں یہ حضرت بڑے معزز ہیں اور مقتدر حکما میں سے ہیں مہاراجہ صاحب نابہہ آپ پر بہت مہربان ہیں اور بہت عزت کرتے ہیں۔ واقعی یہ حضرت بڑے دیندار خداترس حشیم مہمان نواز متقی مقید فرائض۔ پابند نوافل و سنن محب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ عابد۔ نیک مزاج۔ عالی ہمت ہیں۔ علماء کی بہت عزت کرتے ہیں آپکو علمی لیاقت ماشاء اللہ خوب ہے یہ حضرت نبض شناسی اور مرض دانی میں بے عدیل و بے نظیر ہیں کسیکو معاصرین سے انکے ساتھ یارائے مناظرہ نہیں آپکے مذاق کلام پر ایک عالم فریفتہ ہے۔ راقم کو اس زبدہ اراکین روزگار کی خدمت میں ایک تعلق بزرگانہ ہے بہرکیف حکیم صاحب ریاست نابہہ میں ایک مغتنمات میں سے ہیں **فقیر** حکیم صاحب ممدوح کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** یہ ہے طہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار وزکی عملک فی عمل الاخیار۔ **حضرت** معزز مقتدر حکیم یکرنگ طبیب با فرہنگ فلاطون زمان حکیم **محمد رمضان علی** صاحب خلف الرشید حضرت ممدوح الخطاب قدوۃ الکملا دوراں

اس کتاب کی بلفظ رجسٹری ہو چکی ہے محرر بدون اجازت اسمیں سے ایک حرف نہیں نکل سکتا

محز حکمار زمان حکیم محمد امیر الدین صاحب مرحوم و مغفور مبرور دام اجلالہ و عم فیضہ
یہ صاحب نبض شناسی میں یگانہ اور مرض دانی میں مشہور زمانہ ہیں آپکا دامن اخلاق بڑا وسیع و کشادہ
ہے طبیعت حضرت کی ہمیشہ تواضع و تکریم آمادہ ہے آپکا دم ہی ریاست نابہہ میں غنیمت ہے۔ آپ سرکار نابہہ
میں معزز اور معتمد ملازم ہیں۔ آپ باخیر و بامروت آدمی ہیں۔ شریفوں اور حاجتمندوں سے بڑی
فراخدلی سے پیش آتے ہیں۔ اللہ اکبر آپ بڑے باپ کے بیٹے ہیں۔ آپ امیر ابن امیر ابن امیر ہیں اصل
تو یہ ہے کہ علم طب آپ ہی کے خاندان کا حصہ ہے۔ بہر حال حکیم صاحب نابہہ میں مغتنمات سے ہیں فقیر بھی
حکیم صاحب ممدوح کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ یہ ہے۔ طہر اللہ قلبك فی قلوب
الابرار و زکی عملك فی عمل الاخیار۔ حضرت عالیجناب معین الضعفاء والفقراء محب العلماء
والصلحاء برگزیدہ حضرت لا الہ الا اللہ و مقبول درگاہ محمد رسول اللہ۔ وکیل شیخ
مستان علی صاحب دام اقبالہ جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں انکا تو
بیان کرنا دشوار ہے۔ یہ حضرت بڑے نیکبخت۔ نیکنام۔ پسندیدہ لسان۔ آپ بڑے سخن سنج اور
سخندان ہیں۔ انکے مذاق کلام پر ایک عالم فریفتہ ہے۔ آپکی بذلہ سنجیاں اور چہ میگوئیاں اللہ
اللہ کیا ہیں دل ہی چاہتا ہے کہ سنے جائیں۔ انکا دم ریاست پٹیالہ میں مغتنمات سے ہے۔
جنکے وجود باجود سے باعتبار دین و دنیا ادھر تو مجمع اتقیا کو رونق ہے ادھر بزم وکلا کو زیب و زینت
انکے کلام بلاغت نظام میں اتفاق سخن نظامی پیدا ہے اور شیرینی بیانی میں لطف کلام جامی ہویدا
ہے۔ آپ بڑے دیندار باخیر۔ پابند صوم و صلوۃ۔ بڑے فیاض باذل۔ عالی ہمت۔ محب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم۔ علماء فضلاء کی قدردان۔ رحمدل۔ خداترس۔ امین متین۔ بامروت آدمی
ہیں۔ دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے ہمیشہ سے طبیعت تواضع و تکریم آمادہ ہے
فی زماننا شیخ صاحب کا ہونا غنیمت ہے فقیر بھی شیخ صاحب کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ
یہ ہے طہر اللہ قلبك فی قلوب الابرار و زکی عملك فی عمل الاخیار۔ صاحب
خلق محمدی تابع شریعت احمدی افضل الکرام اشرف العظام حضرت منشی شیخ عبید اللہ صاحب حنفی

اس کتاب کی بلفظہ رجسٹری ہو چکی ہے
دام
بدون اجازت مصنف اسمیں سے ایک حرف نہیں نقل سکتا

دام اقبالہ - آپکی خوبیاں بیان نہیں کرسکتا ہوں - اللہ تعالےٰ نے آپکو مجموعہ محامد پیدا کیا ہے -
آپ اعلےٰ درجہ کے دیندار - سچے مسلمان جنکا دم ہمیشہ غنیمت ہے آپکا صحابہ تابعین اور تبع تابعین
کیسا برتاؤ پایا جاتا ہے - یہ سچا دیندار - عالی ہمت کپڑے کی تجارت کرتا ہے - انکی سچی کوٹھی باجرہ
کی ہمیشہ زیر اجلاس خاص مشہور ہے - یہ شخص بڑے نیکنام نیک نیت اور نیک طینت - نیک مزاج
صادق الوعد - بامروت - آدمی ہیں - دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے - یہ حضرت
منشی صاحب - پابند صوم و صلوٰۃ عامل بالحدیث - مہمان نواز دوست پرور - شریفوں اور
حاجتمندوں سے بڑی فراخ دلی سے مسلوک ہوتے ہیں - راقم کو اس پارسا دیندار زبدہ ارکین روزگار
کی خدمت میں نیاز بدرجہ نہایت ہے اور انکی بھی نظر عنایت بدرجہ غایت ہے - بہرکیف منشی صاحب
کا ہمیشہ میں ہونا غنیمت ہے اصل تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سے زیب و زینت اسلام ہے فقیر بھی
حضرت کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ یہ ہے اللھم اختم بالخیر واحشر مع النبیین
خصوصًا حضرت صلعم والصدیقین والشہداء والصالحین - آمین
اے بارخدایا شیخ صاحب کا خاتمہ بالخیر کر اور انکا حشر نبیوں اور خاصکر حضرت سید المرسلین اور
صدیقوں اور شہیدوں اور صالحوں کے ساتھ کر آمین - حکمت مآب کمالات اکتساب
عیسیٰ دم مسیحا قدم قدوہ کملاے زمان زبدہ حکماے جہاں حضرت عالیجناب معلے القاب زین الصلحا
حکیم کرم بخش صاحب دام فیضہ - اس پارسا دیندار - تابع شریعت احمدی صاحب خلق
محمدی افضل الکرام اشرف العظام ملک سیرت فرشتہ صورت کی اوصاف و کمال کی صفت نہ
زبان قلم سے ادا ہو سکتی ہے نہ حیطہ خیال میں سما سکتی ہے - یہ حضرت دیندار اولو العزم شب و روز
عبادت الٰہی میں بسر کرتے ہیں - آپ بڑے سیر چشم - فیاض فراخ - یہ بزرگ بامروت
آدمی ہیں - حضرت کے دست شفا میں بعنایت الٰہی وہ تاثیر ہے کہ خاک کی چٹکی میں خاصیت
اکسیر ہے - آپکا دم ہمیں بسا غنیمت ہے - یہ حضرت مہاراجہ نابھہ کے بڑے معززین اور مقتدرین میں سے
ہیں - راجہ صاحب بہادر آپکی بہت تعظیم کرتے ہیں اور بڑی عزت سے پیش آتے ہیں - آپ ایک معمر

آدمی ہیں یعنی ۸۰ برس کا سن شریف ہی چراغ سحری ہیں خدا نگہبان فقیر بھی اس باپیا
کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ یہ ہے یاالٰہی حکیم صاحب کی عمر دراز او حشر و توفنا مع الابرار ہو
حضرت معلے القاب سرآمد حکمار سر حلقۂ اطبا حکیم یگرنگ طبیب بافرہنگ حکیم دیدار بخش
صاحب خلف الرشید حضرت بدر الصلحار رئیس الاطبار حکیم محمد بخش صاحب مغفور
مرحوم مبرور دام فیضہ۔ آپکی خوبیوں کا تحریر میں لانا آپ دریا کو پیمانہ میں ناپنا ہے حکیم صاحب
کی کمالات کا بیان حیطۂ قلم کرنا آفتاب کا منہ چڑانا ہے۔ آپ بڑے معزز مقتدر نامور حکما میں سے ہیں
آپکا ہونا ہمیں مغتنمات میں سے ہے۔ یہ نیکبخت نیکنام صاحب فن طب میں یکتائے زماں اور استعداد
حکمت میں علامۂ زمان ہیں۔ آج نا بیہر میں ماشاءاللہ جو بات آپکو حاصل ہے شاید کسیکو نصیب ہو اصل تو یہ ہے
کہ مہاراجہ نابہ کو آپکی ذات سے فخر ہے کہ ہمیں ایسے سیر چشم۔ نیک مزاج خلیق حلیم میری ریاست
میں موجود ہیں۔ آپکی ذات بابرکات سے بندگان خدا کو بڑا فیض ہو رہا ہے۔ حکیم صاحب حاجی حرمین
الشریفین بڑے دیندار پابند صوم و صلوٰۃ۔ فیاض سیر چشم باخیر آدمی ہیں بہرحال آپکی
ذات فی زماننا غنیمت ہے سچ تو یہ ہے کہ ایسوں سے زیب و زینت اسلام ہے فقیر بھی حکیم صاحب
موصوف کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے یاالٰہی حکیم صاحب کو دو جہان میں سرخرو رکھیو۔
حدیث فرمایا علیہ السلام نے جبکہ گذرو تم صحرا میں بہشت کے تو میوہ خوری بینے چیرو اُس سے صحابہ
کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہے وہ صحرا فرمایا وہ مسجدیں ہیں ——
عرض کیا صحابہ کرام نے یا رسول اللہ کیا چیریں جو ہم اُس سے فرمایا کہو سبحان اللہ والحمد
للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر حدیث حضرت انس رضی اللہ نے روایت کیا کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر ایک درخت سوکھے پر ہوا پس حضور نے اُس درخت پر تازیانہ مارا تمام پتے
اُسکے گر گئے فرمایا آپ نے جو کوئی کہ کہے سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر
گر تے ہیں گناہ اُسکے جیسے کہ گرے پتے اس درخت کے حدیث فرمایا رسول علیہ السلام نے لا
تقتلوا الضفدع فانہ کثیرا التسبیح وتسبیحہ سبحان المعبود ترجمہ نہ مارو مینڈک

اس کتاب کی بلفظہ رجسٹری ہوچکی ہے کو بدون اجازت مصنف اسمیں سے ایکو فقط نہیں نقل سکتا

کو کہ تسبیح کرتا ہے بہت۔ افسوس اے مومن تو مینڈک سے بھی کم مت ہو خیال تو کر طرف مینڈک کے کہ کیونکر پکارتا ہی **حدیث** ایکروز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک درخت کے نیچے بیٹھے تھے آواز تسبیح مینڈک کی آپکے گوش مبارک میں آئی تو حضور اُس مینڈک کے قریب گئے اُسیوقت حضرت جبرئیل تشریف لائے اور بعد درود وسلام کے کہا کہ اللہ فرماتا ہے کہ یہ مینڈک چھہ مہینے ہوئے اس ہی درخت کی نیچے بیٹھا ہوا میری تسبیح کر رہا ہی دنیا و ما فیہا سے کچھہ خبر نہیں کہتا ہے۔ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اُسکا حال دیکھکر رو پڑے اور فرمایا طوبیٰ لک یا ضفدع بمد حت ربی فرمایا آپنے اے مینڈک تو کتنی بار دن رات میں میرے خدا کی تسبیح کرتا ہے عرض کیا یا سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم میں دن رات میں دو لاکھ بار اپنے خدا کی تسبیح کرتا ہوں ہمکو انسان ہو کر اسقدر غفلت ہو فاعتبروا یا اولی الالباب مگر کیوں نہیں اسوقت بھی اللہ کے نیکنام و دیندار بندے امرا و صالحین جلیل القدر میں سے موجود ہیں کہ جنکی ہر وقت زبان پر سبحان اللہ اور درود شریف جاری رہتا ہے جنکے نام نامی و اسمائے گرامی میں بخوشی تمام برائے یادداشت اپنی تفسیر میں درج کرتا ہوں اور اپنے نامہ اعمال کو نیکی سے پُر کرتا ہوں چنانچہ **حضرت** عالیجناب معلی القاب ممدوح الاوصاف عندلیب شاخسار فصاحت بلبل بوستان بلاغت سرو سخن گویان جہان سراج فصیحان زمان خانصاحب حکیم **منشی غوث محمد خان** صاحب نائب عدالتی سرکار پٹیالہ خلف الصدق حضرت ممدوح الخطاب فلک کاب افتخار الامرا امیر الہند والاجاہ المخاطب بخطاب میر منشی **عبد النبی خانصاحب** بہادر سابق میر منشی ریاست پٹیالہ ہند مرحوم و مغفور مبرور دام اجلالہا عدالتی صاحب کی اوصاف بیان نہیں ہو سکتی اللہ اکبر آپ بڑے عالی حوصلہ نیکنام کے صاحبزادہ ہیں۔ آپ بڑے لئیق ہیں ادنے آپکی علم کی لیاقت کا یہ حال ہے کہ کملائے متقدمین و متاخرین کو اپنے [illegible] معجز نظام پر شیدا کیا فصاحت و بلاغت کا یہ طرز و انداز ہے کہ لطافت و ملاحت کا اسپر ناز ہے آپکی کلام انوری و خاقانی مائل ہے۔ آپکے مذاق کلام پر ایک عالم فریفتہ ہے۔ آپ بڑے نیکنام نماول۔ عدل و انصاف آپکا منصف حقیقی کو پسند۔ مراد دنے والے کیطرف نظر فلاح ہے ہر کرمہ آپکے لطف و کرم کا ملتی ہے۔ آپ پابند صوم و صلواۃ ہیں سالکان شدد آپ پر ختم ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ خلق مجسم

ہیں۔ حضرت اعلے حضرت کے دیندار۔ محب رسول اللہ۔ پابند صوم و صلوۃ۔ منکسر المزاج۔ پاکدل۔ مخیر۔ بامروت آدمی ہیں۔
آپ رئیس ابن رئیس آپکا پٹیالہ میں بسا غنیمت ہے۔ فقیر بہی عبدالتی صاحب کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے
شکریہ یہ ہے یا الہی خانصاحب کی عمر دراز خانصاحب کا حشر مع النبیین خصوصاً حضرت محمد رسول
اللہ والصدیقین والشہدار والصالحین کے ساتھ کرو۔ آمین۔ یادش بخیر عندلیب بہارستان سخن
گستری طوطی شکرستان معنی پروری۔ سرمست نشہ سخندانی۔ نظر باز شاہد نکتہ دانی۔ غواص محیط
بدقیق آشنائے بحر تحقیق۔ افصح الفصحا ابلغ البلغار حضرت عالیجناب ممدوح الاوصاف بدر العلما
افتخار الامرا یعنی میر منشی عبدالنبی خانصاحب مرحوم و مغفور طاب اللہ ثراہ و جعل الجنۃ مثواہ
آپکے کمالات لکھنے کی زبان قلم میں کہاں طاقت ہے۔ کلام معجز نظام آپکا سرتاپا فصاحت و بلاغت تہا۔ نثر ایسی کہ
نظم ثریا اسیکی نثار تہی اور نظم ایسی کہ سلک گوہر اس سے شرمسار تہی علاوہ اسکے آپ بڑے دیندار۔ پابند
صوم و صلوۃ۔ محب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہے۔ آپ بڑے فیاض دریا دل۔ سیر چشم تہے۔ آپ
کی رفعت شان کے آگے بلندی آسمان کی بہی پست تہی۔ اور دولت و حشمت کے سامنے قارون
بہی تنگدست تہا۔ دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ تہا۔ ارکان مروت آپ پر ختم تہے۔ ریاست پٹیالہ
و نیز ہندوستان میں جو آپنے نام پایا تہا آجتک وہ بات کسیکو میسر آئی۔ آپکو امیر الہند بہی کہا جائے تو بجا ہے
فن طبابت میں آپ یکتائے جہان تہے۔ اور استعداد حکمت میں آپ علامہ زمان تہے شافی مطلق نے
آپکے ہاتہ میں ایسی شفا رکہی تہی۔ جو مریض علاج حضرت سے رجوع لاتا تہا وہ ایک نسخہ میں شفا پاتا تہا
اللہ اللہ آپکی بذلہ سنجیاں اور چہ میگوئیاں ایسی عام پسند تہیں جو آپ ہی پر تمام ہوگئیں۔ آپ بڑے
متواضع۔ منکسر المزاج تہے فقرا اور علمار کے بڑے قدر دان تہے۔ حضرت کو میاں بہادر علیشاہ خلیفہ سید بہیک
صاحب رحمۃ اللہ علیہم سے بڑا حسن ظن تہا۔ راقم کو اس بدعا ارکین روزگار کی خدمت میں نیاز درجہ
غایت تہا اور حضرت کی نظر عنایت اور چشم شفقت اس خاکسار پر مرتبہ نہایت تہی فقیر بہی اس
عالی نیکنام کو دعا خیر سے یاد کرتا ہے یا اللہ میر منشی صاحب مرحوم کو مغفور رکہ ہمیشہ جنت میں خوش رکہیو
حضرت عالیجناب عندلیب گلستان دولت و اقبال بلبل بوستان حشمت و جلال شیخ علی احمد صاحب

اس کتاب کی بلفظہ رجسٹری ہوچکی ہے بدون اجازت مصنف کسی کو حرف بحرف نقل کا حق نہیں

خلف الرشید شیخ چراغ الہدیٰ ابن شیخ رحیم علی صاحب رئیس اعظم قدیم جمال پورہ ضلع حصار
تحصیل بروالہ تھانہ ٹوہانہ دام جلالہ۔ آپکی خوبیوں کا حال تحریر میں لانا آب دریا کو پیمانہ سے ناپنا
ہے۔ عالیجناب بڑے نیکنام۔ اللہ تعالے نے آپکو مجموعہ محامد پیدا کیا ہے۔ آپ علے وجہ کی دیندار
فیاض متواضع۔ باذل سخی مسکین پرور۔ شریف نواز۔ بڑے دریادل۔ محب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم۔ کوئی سائل آپکے دروازہ سے محروم نہیں جاتا ہے۔ متین۔ بامروت آدمی ہیں۔
علما و فضلا کے بڑے قدردان ہیں۔ دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے۔ ہمیشہ سے
طبیعت بتواضع و تکریم آمادہ ہے۔ اس نیکنام کا مہاراجہ صاحب والی پٹیالہ سے غمی شادی میں برابرانہ
برتاؤ ہے۔ ماشاء اللہ یہ کچھ تھوڑی عزت نہیں میرا جی چاہا کہ اس عالی ہمت کا نام بقائے
یادداشت اپنی تفسیر میں تحت ابرار و اخیار ذکر کروں اور میں بھی رئیس موصوف کا دل سے شکریہ
ادا کرتا ہوں۔ یا الٰہی اس نیک نیت حمیدہ خصلت رئیس کو دونوں جہان میں خوش رکھیو
آمین۔ عالیجناب بدر الصلحا صاحب خلق محمدی تابع شریعت احمدی فضل الکرام اشرف
المعظم ملک سیرت فرشتہ صورت افضل الفضلا اکمل الکملا مولانا مولوی عبد الصمد
صاحب تحصیلدار سام دام فیوضہ۔ یہ حضرت عالم باعمل مبرا از حرص و امل ہیں حدیث و
تفسیر میں ایسا کمال بہم پہنچایا ہے۔ کہ آجتک سلف سے ایسا مفسر دیکھا ہے نہ سنا۔ جواہر الصمدیہ
آپ ہی کی تصنیفات میں سے ہے۔ یہ صاحب بڑے دیندار خدا ترس۔ نیکنام رحمدل۔ باذل سخی
پابند صوم و صلوٰۃ۔ متقی۔ مہمان نواز۔ شریف پرور۔ محب رسول اللہ۔ تلاوت قرآن و
اوراد سفر میں ترک ہوتے ہیں نہ حضر میں۔ آپ بڑے ملنسار۔ صحیح۔ خلیق بامروت بابرکت
شخص ہیں۔ جنکا دم بسا غنیمت ہے فقیر بھی مولانا صاحب کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے
شکریہ یہ ہے طمع اللہ قلبك فی قلوب الابرار و ذکی عملك فی عمل الاخیار
حضرت معلی القاب ممدوح الخطاب خانصاحب **ولی محمد خاں** تحصیلدار راجپورہ دام اقبالہ
جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے آپکی ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں انہیں سے اگر شمہ لکھوں تو کیا

اس کتاب کی بلفظہ رجسٹری ہو چکی ہے امکان بدون اجازت مصنف اسمیں کے ایکو نہیں کر سکتا

امکان ہے حسن خوبی کو جو میزان فکر میں وزن کیا تو ایک سے ایک کو برتر پایا - آپ بڑے عالیخاندان - نیک طینت - بڑے عالی حوصلہ - اعلے درجہ کے دیندار متقی - پابند صوم و صلوٰۃ مخیر باخبر آدمی ہیں - خوش عقیدہ - برتاؤ آپکا عمدہ ہے - شریفوں اور حاجتمندوں سے بڑی فراخ دلی سے پیش آتے ہیں - علماء کی بڑی قدر کرتے ہیں - آپکو ماشاء اللہ علمی لیاقت بہت ہے کیوں نہو یہ حضرت تحصیلدار برادر طوطی ہند میر منشی عبدالبنی خانصاحب سابق میر منشی ریاست پٹیالہ مرحوم کے ہیں جنکی ماہ وش تحریر میں نے ایک بڑے فخر سے اپنی کتاب میں بطور یادداشت لکھی ہے کہ نام نامی کو بقا رہے تحصیلدار صاحب کا دم غنیمت ہے **فقیر** بھی خانصاحب موصوف کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ یہ ہے یا الہی خانصاحب ممدوح کو دین و دنیا میں سرسبز رکھیو حشر انکا حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ساتھ ہو آمین -

ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر خدا نے عقل کو ختم کیا

حدیث میں وارد ہے کہ خدا تعالے نے عقل کو سو حصہ پر پیدا کیا اسمیں سے ننانوے حصہ عقل ہمارے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمائے اور ایک حصہ تمام جہان کے حصہ میں دیگئی چنانچہ فقیر بطور نمونہ مشتے از خروارے بیان کرتا ہے عقلمند خوب سمجھینگے - **حدیث** ایک شخص انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھہ میں چار خصلتیں بہت بری ہیں - ایک تو زنا کرنا دوسرے **چوری** کرنا تیسرے **شراب** پینا - چوتھے **جھوٹھہ** بولنا - سو ان چاروں چیزوں کا ایکبارگی چھوٹنا مجھہ سے ممکن نہیں - ان چاروں میں سے ایک چیز آپ فرما دیں اُسکو میں چھوڑ دوں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تو جھوٹھہ بولنا چھوڑ دے - اُسکو اُسنے ایک آسان امر سمجھکر مان لیا اور اپنے گھر میں گیا جب رات ہوئی تو ارادہ کیا کہ شراب پیئے اور زنا کرے اُسکے دل میں یہ خیال آیا کہ صبح کو انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونگا اگر آپ مجھہ سے پوچھینگے کہ آجکی رات تو نے شراب پی یا زنا کیا پھر اگر سچ کہونگا تو فضیحتی ہوگی اور حد شراب و زنا کی مجھپر جاری ہوگی اور اگر انکار کرونگا

تو جھوٹھا ہونگا آخر ان دونوں چیزوں سے باز آیا اور چھوڑا پھر جب رات بہت آئی سب
لوگ شہر کے سونے میں مشغول ہوئے اُسوقت ارادہ چوری کا کیا اُسکے ساتھ ہی لمیں ہی خیال پہ
آیا کہ اگر اس چوری کا حال مجھسے پوچھینگے پھر میں نے اگر اقرار کیا تو میرا ہاتھ کاٹا گیا اور اگر
جھوٹھہ بولا اور انکار کیا تو توبہ کے خلاف ہوگا۔ حاصل کلام اُس سے بھی ہاتھ اٹھایا اور صبح کو
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں مشرف ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلے
صلی اللہ علیہ وسلم آپنے ایسی چیز کی مجھسے توبہ کی جتنی بری خصلتیں مجھہ میں تھیں سب چھوٹ گئیں
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی بہت خوش ہوئے **سبحان اللہ** اللہ نے حضرت کو کیا عقل عطا
فرمائی تھی اللہ نے ایسا نبی عربی ہمکو عطا فرمایا۔ کما قال اللہ جل جلالہ **لَقَدْ مَنَّ اللّٰہُ**
عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَ
يُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ
مُّبِيْنٍ ۵ ترجمہ ایمان والوں پر احسان کیا جبکہ انمیں کا رسول بھیجا پڑھکر سناتا ہے انکو
اُسکی آیتیں اور انکو پاک کرتا اور انکو کتاب اور حکمت سکھاتا ہے اور بیشک وہ اس سے پہلے صریح گمراہی
میں تھے **فقیر کہتا ہے** عرب کی جو اُسوقت حالت ذلیل و خراب تھی کیسکی نہوگی وہ لوگ محض وحشی
جاہل شہوت پرست درندہ خصلت تھے آنحضرت نے اُنکو آیات الٰہی سنا کر زندگی اکر دیا ہر وحشی جاہل
عالم اور اخلاق حمیدہ کا سرچشمہ ہوگیا صحابہ کی تاریخ سے اسکا بخوبی ثبوت ہو سکتا ہے اور پھر انکو
کتاب حکمت سکھا کر تمام بنی آدم کے لیے حکیم اور معلم کر دیا چنانچہ جہاں جہاں صحابہ گئے توحید اور
خدا پرستی اور راستبازی کے آفتاب نے اُن ملکوں کو منور کر دیا۔ سبحان اللہ صحابہ اور تابعین اور
تبع تابعین اور اُنکے ملنے والے تو نور علی نور تھے الحمد للہ **فی زماننا** ایسے ایسے نیک نام عقلمند دیندار
امرائے جلیل القدر صالحین ملیں گے موجود ہیں کہ جنکا نام نامی و اسمائے گرامی میں ایک بڑے فخر کے ساتھ
اپنی کتاب میں درج کرتا ہوں اسلئے کہ اسمائے گرامی کو بقا ہے **چنانچہ** حضرت عالیجناب مستطاب
معلے القاب گردوں رکاب فلک انتساب حاتم زماں سکندر دوراں زیب افزائے مسند دولت و

واقبال جلوہ آرائے وسادہ مکنت واجلال عالی خاندان صاحب عز وشان المخاطب بخطاب
خان بہادر میر ابراہیم علی صاحب وزیر اعظم ریاست بہاولپور دام اجلالہ وعم فیضہ ۔
جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں بیان کرنا انکا دشوار ہے خان بہادر
بڑے منصف شہرہ دادگستری اور آوازہ رعایا پروری اُن کا چار دانگ گیتی میں بلند ہے ۔ عدل و
انصاف انکا منصف حقیقی کو پسند ہے ۔ ہر ادنے واعلی کیطرف نظر فلاح ہے ہر کہ ومہ انکے لطف و
کرم کا مداح ہے ۔ ارکان مروت انپر ختم ہیں ۔ آپ بڑے نیکنام اور نیک مزاج اور نیک طینت ہیں ۔ یہ حضرت
بڑے امین متین ۔ سیر چشم ۔ حقیقت میں میر صاحب موصوف بڑے لائق آدمی ہیں ۔ آپنے برٹش
گورنمنٹ کی عمدہ عمدہ خدمات کو امانت ۔ محنت ۔ لیاقت ۔ ارادت سے انجام دیا کہ سینولوٹ سروس
میں میر صاحب ضرب المثل ہوگئے ۔ میر صاحب قابل تعریف ہیں ۔ اللہ تعالے نے مجکو دلی جوش دلایا کہ میں میر صاحب
کا حال اپنی کتاب میں بقائے یادداشت لکھوں ۔ عالیجناب کا دم ہندوستان میں غنیمت ہے ۔ آپ الابرار
ہیں ۔ یہ صاحب بڑے فیاض ۔ دریادل ۔ اعلے درجہ کے متقی ۔ پابند فریضہ ۔ محب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بڑے شریف پرور علما و فضلا کی بڑی عزت کرتے ہیں آپکی لیاقت کا یہ حال ہے کہ آپکے محاورات نازک
سے خوبی دلبراں خجل اور مضامین پاکیزہ سے مزاج لطیفان منفعل ۔ بہرحال میر صاحب کا دم غنیمت ہے اصل تو
یہ ہے کہ ایسوں ہی سے زیب و زینت اسلام ہے فقیر بھی وزیر صاحب ممدوح کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے
شکریہ یہ ہے اللھم اختم بالخیر واحشر مع النبیین خصوصاً محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم وآل عبا وصحابہ وتابعین وتبع تابعین ۔ آمین ۔ یا اللہ میر صاحب
کو دنیا میں ہر بلا سے محفوظ رکھ اور خاتمہ بالخیر کر اور حشر کیا جاوے نبیوں خصوصاً محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اور آل عبا اور صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین کے ساتھ آمین **حضرت جامع صفات**
پسندیدہ مجمع اوصاف حمیدہ یگانہ عماید روزگار وحید اراکین شہر و دیار خورشید آسمان دولت
وحشمت مہر سپہر خلق و مروت فیض بخش فیاض زمان **میاں نظام الدین صاحب** وزیر ریاست
پونچھ دام اقبالہ وعم فیضہ ۔ وزیر صاحب بڑے حامی اسلام ہیں ۔ آپ سے اہل اسلام اور اسلام کو

اس کتاب کی بلفظ رجسٹری ہو چکی ہے بڑی بدوں اجازت مصنف اس میں سے ایک حرف بھی نہیں نقل سکتا

بڑی تقویت ہے آپ کے دم سے ایک انجمن حمایت اسلامیہ پوچھنہ قایم ہوئی ہے آپکا برتاو صحابہ کرام
اور تابعین و تبع تابعین کا سا پایا جاتا ہے یہ حضرت بڑے اعلے درجہ کے مشہور متقی۔ دیندار۔ محب رسول اللہ
صلعم۔ متواضع منکسر المزاج۔ خادم علمار و مساکین ہیں۔ پابند فرایض۔ عالی نسب۔ دامن اخلاق
آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے ہمیشہ سے طبیعت تواضع و تکریم آمادہ ہے۔ بڑے دیانتدار امیں۔
رحمدل خدا ترس۔ غرض جو جو خوبیاں صلحا سلف و خلف کے ساتھ مختص تھیں وہ بتمامہ حضرت کی ذات
بابرکات میں موجود ہیں۔ وزیر صاحب موصوف کا دم پنجاب میں ایسا غنیمت ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ آپکی
ذات سے اسلام کو رونق ہے **فقیر** بھی وزیر ممدوح کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے۔ **شکریہ**
یہ ہے یا اللہ انکو دو جہان میں سرخرو رکھیو اور حشر انکا و توفنا مع الابرار کریو۔ ـه

حضرت عالیجناب حکمت مآب حکیم و ڈاکٹر **سبحان علی صاحب** متعینہ شفاخانہ اکبرآباد عمم فیضہ
اللہ تعالے نے آپکو ایک مجموعہ محامد پیدا کیا۔ آپ بڑے عقیل و دانا ہیں اللہ تعالے نے ڈاکٹر صاحب
کو وہ دانائی خزانہ غیب سے عطا فرمائی ہے کہ حضرت قرآن سے ڈاکٹری ثابت کرتے ہیں **ذلك
فضل الله يوتيه من يشاء** یہ اللہ کا فضل ہے جسکو چاہے عنایت کردے۔ ڈاکٹر صاحب
بڑے اعلے درجہ کے مشہور دیندار ہیں۔ اور محب رسول خدا ہیں۔ بڑے منکسر المزاج ہیں۔ اللہ تعالے نے
آج آپکو لائق کیا ہے۔ خلق آپکا اس درجہ بڑھا ہوا ہے کہ ادنے مریض سے بھی ہمہ تن ملتفت
ہوجاتے ہیں۔ آپ جالندھر کے رئیس ہیں۔ علمار فضلا کے آپ بڑے قدردان ہیں جنکا دم اکبرآباد
میں غنیمت ہے **فقیر** ڈاکٹر صاحب کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** طہر اللہ قلبک
فی قلوب الابرار و ذکی عملک فی عمل الاخیار **حضرت** جناب سید سندی اولاد علی آل نبی
شاہ گردیزی صاحب خلف الصدق حضرت بدر الصلحار **میر قاسم علی صاحب** مرحوم و
مغفور مبرور دام اجلالہ۔ میں سید صاحب کی خوبیاں بیان نہیں کرسکتا ہوں جو جو اللہ تعالے نے
ذات بابرکات میں خوبیاں عطا فرمائی ہیں جس خوش نصیبی کو جو میزان فکر میں وزن کیا۔ تو ایک سے ایک
کو برتر پایا۔ آپ بڑے عقیل اور متقی سخندان۔ سخن ور۔ سخن سنج آدمی ہیں۔ کونسل کو سید موصوف

ـه علاوہ امانت داری میر سرکار پوچھنہ نے انکو سر کا کونسلا بعد نسل عطا فرمائے ہمکو بھی انکی امانت داری پر اک بڑا فخر ہے کہ اسلام میں ایسے ایسے متدین باقی ہیں۔

کا کہ خیال ہوا کہ سید صاحب ایسے متقن آدمی ہیں اور محرر و منیں میں جس وقت راجہ صاحب با ختیار خود
ہوئے اسی وقت خیال ہوا کہ سید صاحب بڑے لائق اور متقن آدمی ہیں انکو تحصیلدار پٹیالہ کا کیا کیوں
نہو قدر جوہر جوہری اند یا شہ بداند بیشک صاحب ممدوح قابل تعریف ہیں اسلئے میں بھی نام نامی
ایک بڑے فخر سے اپنی کتاب میں تحت ذکر ابرار بقای یادداشت ذکر کرتا ہوں آپ بڑے دوست پرور
نیکنام آدمی نیکی پسند۔ بزرگ و عمدہ حضرت سنور کے رہنے والے محلہ گڑھی میں آپ یکا در دولت
ہے۔ یہ صاحب بڑے فیاض۔ عالی ہمت۔ باذل۔ پابند صوم و صلوۃ۔ بڑے دیندار مومنین میں
سے ہیں۔ آپکے کلام میں اُستادانہ مذاق ہے۔ سودا کو رشک سخن ہے جنہوں۔ اور میر انکی کلام بلاغت
نظام سے سرنگوں۔ علماء فضلا کے آپ بڑے قدردان ہیں بہرحال آپکا دم سنور میں بسا غنیمت ہے
فقیر بھی تحصیلدار صاحب کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ یہ ہے** طہر اللہ قلبک فی
قلوب الابرار و زکی عملک فی عمل الاخیار۔ **یادش بخیر** میر صاحب کی والد ماجد
حضرت میر قاسم علی صاحب طال اللہ ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ آپ بڑے نیکی پسند مشہور مشفق
تھے۔ مزاج میں نہایت رحم تھا فقراء علماء سے خوشی سے ملتے تھے اسلئے میر صاحب کا نام شاہ گدا رکھا
چونکہ حضرت میر صاحب مرحوم کو سید صاحب موصوف سے بہت الفت تھی۔ اس جوش محبت میں شاہ گدا
کہا کرتے تھے۔ میر صاحب اسی نام سے مشہور ہوگئے راقم کو میر صاحب مرحوم کی خدمت میں نیاز بدرجہ غایت
تھا۔ انکی بھی نظر عنایت اور چشم شفقت اس خاکسار پر مرتبہ نہایت تھی۔ یا الٰہی میر قاسم شاہ مرحوم
کو ہمیشہ جنت میں خوش رکھیو۔ **گلدستہ** حدیقہ دولت بلبل چمن حشمت مہر سپہر جاہ و ثروت
ماہ برج عظمت کوکب چرخ اجلال خورشید گردون اقبال عالی مرتبت والاشان حضرت معلی القاب
ممدوح الخطاب **نواب اکرام علی خاں صاحب** خلف الصدق نواب فیض محمد علیخاں صاحب بہادر
بہا سو دام اقبالہ۔ جو جو خوبیاں اللہ تعالی نے انکی ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں انمیں سے
اگر ایک شمہ لکھوں تو کیا امکان ہے حسن خوبی کو جو میزان فکر میں وزن کیا ایک سے ایک کو برتر
پایا۔ جو خصلت ہے مطبوع طبایع جہان ہے۔ انکی رفعت شان کے بلندی آسمان کی پست اور دولت ہو

اس کتاب کی بلفظ رجسٹری ہو چکی ہے حشمت بدون اجازت مصنف دیگر کوئی چھاپ نہیں سکتا

حشمت کے سامنے قاروں تنگدست ہے - اخلاق میں یہ تن خلق کہوں تو بجا ہے - مروت میں
مروت مجسم لکہوں تو زیبا ہے - یہ نیکنام نیک طینت نیکی پسند - نیک مزاج - حلیم المثل - نرم طبیعت -
سیر چشم - سعادتمند نواب نبیرہ حامی اسلام جو ایک بڑے مشہور متقی - اعلے درجہ کے دیندار اغنی نواب
ممدوح الخطاب بدر العلیٰ نواب فیض علیخانصاحب بہادر رئیس بہاسو کے ہیں - یہ عالی جناب
اس چہوٹی سی عمر میں بڑے دیندار پابند صوم و صلوۃ ہیں جوان صالح ہی انہیں کو کہنا چاہیئے
آپ اعلے درجہ کی خلیق ہیں - محب سول خدا ہیں علمار کے آپ بڑے قدردان ہیں - کیوں نہو - آپکے
اتالیق ہمارے معزز معتقد دوست مولانا مولوی **محمد سلیم صاحب ہیں** جو حضرت بڑے نیک
خصلت متقی ہیں - یہ آپکی ہی فیض صحبت کی برکت ہے کہ اس عمر میں نواب صاحب کے مزاج میں اسقدر
اتقا ہے - فی زمانا نواب صاحب ممدوح علیگڈہ مدرسہ سید احمد صاحب میں پڑہتے ہیں اور آپکے
دادا حضرت نواب فیض علیخاں صاحب بہادر بسبب غلبۂ محبت آپکے پاس رہتے ہیں ہم بہی انسے دعا
کرتے ہیں کہ اللہ تعالے نواب صاحب کو علم میں پاس کرے - خداوند کریم نے مجکو ایک دلی جوش دلایا کہ آپکا
نام نامی اپنی کتاب میں تمت صالحین بقا سے یادداشت درج کردوں کہ اس نام نامی کو بقار ہے
بہر حال نواب صاحب کا دم ہندوستان میں غنیمت ہے **فقیر** بہی نواب صاحب موصوف کا دل سے
شکریہ ادا کرتا ہے یا الٰہی نواب صاحب کی عمر طویل ہو اور دشمن ذلیل ہوں - **حضرت** عالیجناب
معلے القاب عالیخاندان فیاض زمان **مہر بانعلی خانصاحب** بڑے انکسیر خلف الرشید جناب خانصاحب
نواب علیخاں مرحوم و مغفور مبرور لونوی دام سسترہ - خانصاحب بڑے نیکنام - عالی نسب
پابند فرایض - بڑے مخیر - فیاض - باذل - خداترس - رحمدل - صادق الوعد - نیک طینت
نیک نیت - متواضع - امین - متین - سیر چشم - محب سول خدا - جوان صالح - آپ ماشاءاللہ
نہایت خوشرو - اور وجیہ ہیں - بڑے ملنسار - مہمان نواز - شریف اور شریف پرور - بڑے ہی بامروت
آدمی ہیں فقرا اور علمار کو بہت دوست رکہتے ہیں اور تواضع سے پیش آتے ہیں - بہر حال خانصاحب
موصوف کا دم غنیمت ہے - **فقیر** بہی آپکا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** یہ ہے کہ طہ اللہ

قلبك فی قلوب الابرار وزکی عملك فی عمل الاخیار - ۵

دربیان فضائل پوری امام حسین علیہ السلام

اِنَّ فِی الْجَنَّةِ نَهْرًا لَبَنًا لِمُحَمَّدٍ وَعَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنَيْنِ ترجمہ ایک نہر دودکی ہے جنت میں واسطے محمدؐ اور علیؑ اور فاطمہؑ اور حسنینؑ کے

اشعار

حقا کہ عجب مرتبہ سبط نبی ہے ✦ کیا خالق اکبر نے شرافت اُسے دی ہے ✦ ہے فاطمہؑ ماں نانا نبی باپ علی ہے
بیچین ہے وہ مقبول جناب احدی ہے ✦ جبریل سوا کیا کوئی اس راز کو جانے ✦ جس شئے پہ بیٹھا ہے وہی بھیجی ہے خدا نے
درگاہ الٰہی میں یہ تھی عزت و توقیر ✦ اُٹھتی جو بہن طاعت کو لئے مادر دلگیر ✦ جبریل سے فرماتا تھا یہ مالک تقدیر
جہولے کو جھلا تو کہ بیچین ہو شبیر ✦ زہرا کے پسر سے کوئی پیارا نہیں ہمکو ✦ ایذا اُسے ہو وے یہ گوارا نہیں ہمکو
کیا رتبہ ہے جبریل نے جہولے میں جھولایا ✦ اور فاطمہ نے سینۂ قدس پہ سُلایا ✦ جو ناز کیا شیر خدا نے وہ اُٹھایا
اللہ کے محبوب کے کاندہے پہ چڑہایا ✦ یہ لطف و کرم تہا یہ عنایت تہی خدا کی ✦ مقبول وہیں ہو گئی جسوقت دعا کی
فقیر کہتا ہے اللہ تعالے نے آل عبا کو کیا عالی مرتبہ بخشا ✦ **فقیر** کہتا ہے اُسکو ایمان نصیب نہیں ہے

جو آل عبا کو دوست نہیں کہتا الحمد للہ فی زمانا بہی ایسے ایسے اللہ کے بندے دیندار مومنین اولاد علی آل نبی امرا جلیل القدر ابرار و اخیار میں سے موجود ہیں کہ جنکا جان و مال آل عبا پر فدا ہے اُن حضرات عالی ہمت کے نام نامی و اسمائے گرامی بتحت ذکر آل عبا بہت خوشی اور فخر سے اپنی کتاب میں بقائے یادداشت درج کرتا ہوں - اپنی نامۂ اعمال کو سعادت سے پرکرتا ہوں چنانچہ نواب مستطاب معلے القاب مسند آرائے عز و جلال جلوہ افزائے چار بالش مکنت و اقبال فخر خاندان شرف دودمان راجہ باقر علیخاں صاحب سی آئی ای بہادر رئیس پنڈراول ضلع علی گڈہ دام جلالہ - انکی عدالت گستری اور رعایا پروری نے نام نوشیروان کا مٹادیا اور سخاوت اور بلند حوصلگی نے قصہ حاتم کا جہان کے دلوں سے بہلادیا - ابر نیساں انکی گہرباری سے عرق آلود انفعال ہے اور دریا انکے جود و کرم سے مالا مال ہے - کوئی سائل محروم نہیں جاتا ہے - اوصاف حمیدہ بیرون از حد تحریر اور اخلاق پسندیدہ آپکی خارج از تقریر ہیں - راجہ صاحب بہادر اعلے درجہ کے مشہور دیندار مومنین میں سے ہیں - پابند صوم و صلوٰۃ صاحب دل - نرم طبیعت - رحمدل - خداترس - علما و فضلا و حکما

اس کتاب کی بلفظہ رجسٹری ہوچکی ہے کے بدون اجازت مصنف اسمیں سے ایک حرف بغیر نقل نشود

کی بڑے قدردان - چنانچہ میر صاحب موصوف نے ایکہزار روپیہ مدرسہ طبیۂ مجیدیہ میں مرحمت فرمایا -
دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے - بڑے محب آلِ عبا ہیں - بہرحال راجہ صاحب ممدوح کا دم ہندوستان
میں غنیمت ہے فقیر بھی عالیجناب کو دل سے دعا دیتا ہے - یا الٰہی راجہ صاحب بہادر کو قیامت تک سلامت
رکھیو - اور حشر آل عبا کی ساتھ کریو - آمین - **رفعت** و عوالی مرتبت حضرت عالیجناب میر **محمد علی صاحب**
خلف الرشید حضرت بدر الصلحا افتخار الامرا **میر نثار علی صاحب** مرحوم و مغفور مبرور وکیل کمشنری
دہلی دام اقبالہ - آپ بڑے متقی - نیکی پسند پابند صوم و صلوٰۃ - آنکھہ میں حیا اور شرم بہت ہی - امین
دیانتدار عادل - باخبر آدمی ہیں - آپ سید سندی ہیں - محب سو لخدا ہیں - اللہ تعالے نے
آپکو مجموعہ محامد پیدا کیا ہے - منکسر المزاج - متواضع - شریفوں اور حاجتمندوں کے ساتھ بڑی فراخ
دلی سے سلوک ہوتے ہیں - نماز چاشت - اشراق - تہجد سب ادا کرتے ہیں - کلمۃ الخیر کے کہنے اور
لکہنے میں دریغ نہیں کرتے - آج ماشاء اللہ جو بات آپکو حاصل ہے شاید کسیکو نصیب ہووے - یہ حضرت
بڑے عالی نسب اور ذی اقتدار ہیں - برتاؤ انکا بہت عمدہ ہے جس مقام کو میر صاحب موصوف نے چہوڑا وہاں
کی رعایا چشم پر آب ہی - آپ سنام میں تحصیلدار رہے - کارگذاری اول رہی - پہر عالیجناب سرکار پٹیالہ
کیطرف سے وکیل کمشنری دہلی کے ہوگئے - یہاں پر دہلی میں وہ نیکنامی حاصل کی جسکا بیان نہیں ہو سکتا ہے
ہمارے معزز حضرت وکیل صاحب امیر ابن امیر ابن امیر ہیں - اعلے درجہ کے خلیق ہیں - راقم کو اس بندہ ارکین
روزگار کی خدمت میں نیاز بدرجہ غایت حاصل ہے اور انکی نظر عنایت اور چشم شفقت اس خاکسار پر بدرجہ نہایت
ہے بہرحال فی زمانہ میر صاحب موصوف کا دم غنیمت ہے فقیر بھی وکیل ممدوح کا دل سے شکر ادا کرتا ہے
شکریہ یہ ہے طہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار و ذکی عملک فی عمل الاخیار **جامع** صفات
پسندیدہ مستجمع اوصاف حمیدہ یگانہ روزگار حضرت میر صاحب **منشی غلام شبیر صاحب** دام اجلالہ - اوصاف
انکے خارج از تقریر و بیرون از تحریر ہیں - آپ بڑے پرہیزگار - متشرع پابند فریضہ - تہجد گذار - از
عشاق رسولخدا - جان نثار اہلبیت یہ شخص بڑے بابرکت ہیں - زہد و تقوے بدرجہ غایت ہے اور خلوص تم
نہایت ہے - حدیث و تفسیر و مسائل کتب فقہ ہر وقت مطالعہ میں رہتے ہیں - اعلے درجہ کے امین متمیز

اس کتاب کی ملفظ رجسٹری ہو چکی ہے زمانہ حضور بدون اجازت مصنف کسی کو اسکی نقل نہیں کر سکتا

زمانہ خور۔ آپ بہی بڑے عالی خاندان اہل سادات عظام میں سے ہیں گہر آپکا قصبہ نوہ علاقہ سرکار میں ہے بعنایت آلہی ریاست پٹیالہ میں بصیغہ محرران ملازم ہیں۔ حضرت کی تعیناتی ہمارے معزز مقتدر رفعت وعوالی مرتبت میر محمد علی صاحب. وکیل کمشنری دہلی کے پاس ہے۔ نیازمند کو بہی منشی صاحب کی خدمت میں نیاز حاصل ہے یا آلہی منشی صاحب کو دوجہان میں خوش رکہیو۔ آمین حضرت صاحب خلق محمدی تابع شریعت احمدی افضل الکرام اشرف العظام ملک سیرت۔ فرشتہ صورت عالی جناب میر نیاز علی صاحب ناظم نارنول علاقہ پٹیالہ دام اجلالہ۔ آپکے اوصاف میں نہ زبانکو طاقت تقریر ہے نہ قلم کو یارائے تحریر ہے۔ میر صاحب بڑے نامور۔ نیکنام۔ متقی۔ مشہور متقی۔ پابند صوم وصلوۃ مخیر فیاض مسکین پرور۔ سید سندی پایہ ہمت آپکا بلند۔ سلوک آپکا حق کو پسند۔ حضرت چشمہ فیض ہیں شعر مدح تیری کیا کروں اے زینت ہندوستاں ٭ کشور تقریر میں گویا نہیں میری زباں ماشاء اللہ علمی لیاقت آپکو بہت ہے آپکی شیریں زبانی میں لطف کلام جامی ہویدا ہے۔ کلام سعدی انکے خوان فیض کے نمکخوار۔ حضرت کی کلام مذاق پر ایک عالم فریفتہ ہے۔ دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے۔ طبیعت ہمیشہ تواضع وتکریم آمادہ ہے باوجود ذاتی کمالات کے مزاج میں عالیجناب کے نہایت عجز وانکساری ہے یہ بہی مقتضا دینداری ہے۔ بہرحال آپکی ذات فی زمانہ بہت غنیمت ہے سچ تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سے اسلام کی زینت ہے فقیر بہی میر صاحب ممدوح کو دل سے دعا دیتا ہے یا آلہی ناظم صاحب کو دوجہان میں سرسبز کریو اور حضرت کا حشر آل عبا اور ائمہ اثنا عشر مع النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین کے ساتہ ہو۔ آمین۔

در بیان مصائب امام حسین علیہ السلام

حدیث میں وارد ہے کہ جسوقت حضرت فاطمہ کے گہر سے حضرت امام حسینؑ کے رونے کی آواز آتی تہی تو حضرت سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم حضرت بی بی فاطمہ کے گہر کا طواف کیا کرتے تہے اور فرماتے تہے کہ اے فاطمہ حسینؑ کا رونا مجکو بیچین کرتا ہے اللہ اللہ حضرت کی روح کو اُسوقت کیا صدمہ ہوا ہوگا کہ جسوقت امام علیہ السلام گہوڑے سے زمین کربلا میں گر پڑے اور ایک ہزار نو سو زخم آپکے جسم اطہر پر تہا اور شمر ملعون نے

چاہا کہ سر اقدس تن اطہر سے جدا کرے اُسوقت تمام اہلبیت سر و پا برہنہ خیموں سے نکل پڑے اور بیقرار
ہو گئیں اب جان کا پردہ ہے ہمارا امام مظلوم کا قریب وقت اخیر ہے روتے پیٹتے افتاں خیزاں مقتل حسین میں قریب
پہنچکر کہنے لگے اے شمر لعین خدا کی واسطے اس سینہ گنجینہ اقدس سے اُتر جا واللہ ہمارے حضرت میں کچھہ باقی نہیں
اللہ اللہ ہمارے امام مظلوم اب تو کوئی دم کے مہمان ہیں خدا کی لئے ہمارے روبرو تو اس سینہ اقدس پر مت بیٹھ
اُتر جا اسوقت حضرت کو زخموں سے بڑا صدمہ ہے **راوی** لکہتا ہے کہ تمام اہلبیت اُسکی منتیں کر رہے تھے
کہ تو ذرا سینۂ اقدس سے اُتر جا ہم مل لویں مگر وہ بیحیا اُنکی عاجزی کرنے پر کچھہ خیال بھی نہیں کرتا تھا اور اہلبیت
کمال منتیں کرتے تھے کہ خدا کی واسطے اے شمر ہم بیکسوں پر رحم کر ہم قابل رحم ہیں ہمارے سید مظلوم کو مت
شہید کر بخوشی تمام ہم سبکو اجازت دیتے ہیں کہ ہم سبکو قتل کر دے مگر ہمارے امام مظلوم کو
مت تکلیف دے لکہا ہے کہ اُسوقت حضرت امام نہایت ضعف میں تھے آپکے کان میں جبکہ یہ عاجزی
کرنا اہلبیت کا پہنچا آپکا یہ حال تہا کہ منہ سے نہیں بول سکتے تھے پیاس کی اسقدر تکلیف تھی کہ
حضرت امام علیہ السلام کی زبان میں بدرجہ غایت لکنت تھی بولا نہ جاتا تہا اُسوقت حضرت امام
علیہ السلام نے رو بآسمان کیا اور آسمان کیطرف دیکھکر ایک آہ کی اور حسرت کی نگاہ سے اہلحرم
کیطرف دیکھکر رو پڑے۔ وہ وہ حسرتیں دل میں بھری ہوئی تھیں مگر کہہ سکتے تھے۔ آپنے اُسوقت
آنکھیں کھولیں اور آسمان کو دیکھکر رو پڑے آپ میں اُسوقت اسقدر طاقت نہ تھی کہ آپ ہاتھ سے
اہلبیت کو اشارہ کرتے اور منہ سے کچھہ فرماتے یا آنکھہ سے اشارہ کرتے کہ آپ یہاں پر کیوں آئی ہو
راوی کہتا ہے کہ آپکا اُسوقت یہ منشا تہا کہ اہلبیت کو کہتے کہ تم خیمہ سے نکلکر یہاں پر کیوں
آئی ہو تمنے برا کیا مگر بشدت پیاس کچھہ نہ کہہ سکے آسمان کیطرف نظر حسرت سے دیکھتے تھے اور
روتے تھے اُسوقت اہلبیت شمر ملعون سے کہتے تھے کہ اے شمر ہم تمام اپنے عزیزوں اور انصار کا خون
اللہ کے واسطے معاف کرتے ہیں مگر اسوقت ہماری تین آرزوئیں بر آجائیں پہر جو تیرا جی چاہے وہ کرنا تو
اچھی طرح سے جانتا ہے کہ یہ سید مظلوم جناب سید المرسلین کا لاڈلا ہے اور فرزند علی اور
لخت جگر فاطمہ کا ہے کیا تجھے نہیں معلوم کہ یہ ہمارا وارث ہے بخدا ذرا تو اس سینہ گنجینہ اقدس سے

ہماری تین آرزوئیں ہیں اول تو یہ آرزو ہی کہ قبل رحلت کے کہ یہ وقت امام کا اخیر ہے شاید پھر ہماری ملاقات ہو یا نہو۔ ہم اس گلے اطہر سے جو کہ بوسہ گاہ جناب رسولخدا ہے بوسہ لے لیتا کہ ہماری تمنائے دلی برآوے اور تمام غم غلط ہو جاویں **دوسری** تمنا ہماری یہ ہے کہ ہمکو اسقدر مہلت دے کہ کسیطرح کچھ پانی ہم پہنچاویں اور چہرۂ انور پر چھڑکیں۔ شاید کہ ہمارے سید مظلوم کو اس سے کچھ فرصت پہنچے اور حالت غشی سے افاقہ ہو جاوے تا کہ ہمکو کچھ وصیت کریں اور ہم مراتب نیاز ان سے پوچھ لیں **تیسری** تمنا یہ ہے کہ ہمارا ایسا نازنین امام جو آغوش فاطمہ میں پلا ہو اور ایکہزار اکیاون زخم جسم مطہر پر ہوں ایسا شخص اس دھوپ اور تمازت آفتاب میں اس ریگستان گرم جو مثل برادہ آہن کے ہے پڑا ہو۔ اسلیے ہم تجھ سے اجازت چاہتے ہیں کہ اپنی چادر جسم مطہر پر سایہ کر دیں اور زخموں سے مٹی صاف کر دیں تا کہ ذرا یہ کچھ آرام فرمائیں۔ کیونکہ یہ وقت اخیر جان کندنی کا ہے اور یہ وقت بڑا سخت ہوتا ہے۔ اور ہمدردی اسوقت عزیز و اقارب کی ضروریات سے ہوتی ہے۔ ہم ذرا قریب ہو کر اس چاند سے ٹکڑے پر نثار ہو جاویں مگر شمر ملعون نے عاجزی اہلبیت پر کچھ خیال نکیا اسی حالت میں سرور اہلبیت کے گلے اطہر پر خنجر پھیر دیا۔ روح پرواز ہوگئی۔ **انا للہ و انا الیہ راجعون**

الحمد للہ فی زماننا بھی اللہ کے بندے مومنین دیندار جاں نثار آل عبا اولاد علی اور آل نبی و نیز محبان اہلبیت ایسے ایسے مرد صالحین جلیل القدر ہم میں سے موجود ہیں کہ جنکے نام نامی میں ایک بڑے فخر سے اپنی کتاب میں مدح کرتا ہوں یا رب انکو ہمیشہ بقا رہے **چنانچہ** عندلیب شاخسار فصاحت بلبل بستان بلاغت سر آمد سخن گویان جہاں سرتاج فصیحان زماں حضرت نواب معلی القاب جناب **نواب سید سلطان مرزا صاحب** بہادر آنریری مجسٹریٹ دہلی دام اقبالہ انکے کمالات کا اندازہ ظرف خیال سے بیروں اور حیطۂ افکار سے افزوں ہے۔ آپ بڑے نیکنام۔ نیک طینت۔ نیک مزاج عدیم المثل۔ از عشاق رسول خدا۔ و جاں نثار آل عبا۔ امین متین۔ دیانتدار۔ متقی۔ سید سندی باخیر آدمی ہیں۔ کلمۃ الخیر کہنے اور لکھنے سے درگذر نہیں کرتے ہیں اس حادثہ پر آپکا خیال ہے **حدیث** فرمایا علیہ السلام نے

اس کتاب کی بلفظہ رجسٹری ہو چکی ہے مص بدون اجازت مصنف اسمیں سے ایک فقرہ بھی نہ نقل

من ستر مسلما سترہ اللہ فی الدنیا والاخرۃ ومن یسر علی معسر یسرہ اللہ علیہ
فی الدنیا والاخرۃ واللہ فی عون العبد ما کان العبد فی عون اخیہ **ترجمہ** جسنے
پردہ ڈھانکا کسی مسلمان کا یعنی اُسکا عیب چھپایا پردہ ڈھانکیگا اللہ تعالے اُسکا دنیا و آخرت میں اور
جسنے آسانی کی کسی تنگدست پر آسان کریگا اللہ تعالے مصیبت اُسکی دنیا و آخرت میں اور اللہ تعالے
بندہ کی مدد میں ہے جبتک کہ بندہ اپنے بہائی کی مدد میں ہے ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔
نواب صاحب بڑے سچے مسلمان دیندار صادق الوعدہ اور بامروت آدمی ہیں۔ شریفوں اور حاجتمندوں
سے بڑی فراخ دلی سے مسلوک ہوتے ہیں یہ حضرت رئیس ابن رئیس نامدار خلق و ہمت میں انتخاب
حلم و مروت میں لاجواب۔ علم میں استعداد کامل ہے سرکار سے عہدہ آنریری مجسٹریٹی حاصل ہے جو آج دہلی بہر
میں ماشاء اللہ بات آپکو حاصل ہے شاید کسی اور کو نصیب ہووے جنکا دم دہلی میں مغتنمات میں سے ہے
فقیر بہی نواب صاحب ممدوح کو دل سے دعا دیتا ہے یا الٰہی نواب صاحب کو دو جہان میں خرم
رکہیو۔ اور حشر آپکا آل عبا مع النبیین ہو۔ آمین۔ **حضرت** عالیجناب افتخار الامرا امیر
تفضل حسین صاحب خلف الرشید حضرت امیر الامرا امیر امداد علی صاحب سابق حاکم عدالت صدر مرحوم
مغفور مبرور طاب اللہ ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ۔ قلم کو طاقت نہیں کہ انکے اوصاف حمیدہ سے
ایک حرف لکہے زبان کو یارا نہیں کہ انکے محامد پسندیدہ سے ایک لفظ کہے۔ قسام ازل نے
میر صاحب کو مجموعہ محامد پیدا کیا ہے۔ میر صاحب نے اس چھوٹی سی عمر میں وہ لیاقت پیدا کی کہ منصب
صدارت سرکار سے حاصل ہے طبیعت داد دہی و عدل گستری کیطرف از حد مائل ہے۔ آپ بڑے
نیکنام۔ جوان صالح۔ اعلے درجہ کے دیندار۔ پابند صوم و صلوۃ۔ باذل۔ سخی۔ بامروت آدمی
ہیں۔ محب آل عبا۔ ریاست پٹیالہ کی تقدیر اچھی تہی کہ یہ بزرگ بڑے لائق اور خوش اخلاق حاکم
صدر عدالت ہیں دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے اللہ اکبر میر صاحب ممدوح بڑے باپ کے بیٹے
ہیں جنکا دم فی زماننا ریاست پٹیالہ میں غنیمت ہے۔ اصل تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سے اسلام
[illegible]

فی قلوب الابرار وذکی علامات فی عمل الاخیار یادش بخیر حضرت میر صاحب کے والد دربار کے رکن اعظم اور ریاست کے قدیم الخدمت میر امداد علی صاحب حاکم صدر عدالت مرحوم و مغفور بڑے رتبہ کے آدمی تھے کہ جنکی جلالت کے آگے شیر بھی بزدل تھے۔ جب میر صاحب نے قضا کی تو مہاراجہ صاحب نے قدردانی قدیم پروری فیض رسانی۔ کرم گستری بندہ نوازی۔ انصاف پروری کی دریا بہادئے۔ یعنی بمجرد استماع خبر مرگ شاہانہ غمگساری فرما کر ایک شبانہ روز وفاتر کے ساتھ گھڑی گھڑیال گھنٹہ توپ کو بھی بند رکھا اور بندہ خاوندی میر صاحب مرحوم کے لائق فرزند میر تفضل حسین صاحب کو بجائے باپ کے صدر عدالت کا مستقل حاکم مقرر کیا۔ اس تقرر کو نہ صرف پٹیالہ نے پسند کیا بلکہ تمام ہندوستان نے اسپر واہ واہ کیا یہانتک کہ میں نے بھی بڑی خوشی سے آپکا حال برائے یادداشت اپنی کتاب میں لکھا کہ نام نامی کو بقا رہے۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ آپ اس عدل و داد کے ساتھ صد و سی سال سلامت ہیں۔ اور اللہ تعالے میر صاحب مرحوم کو ہمیشہ جنت میں خوش رکھے۔ یارب ایسے نیکناموں کا پیدا ہونا بہت مشکل ہے کہ ہماری ملکہ قیصر ہند کو بھی یہ حسرت رہی کہ میں نے میر صاحب مرحوم کو نہ دیکھا کہ کیسا عالی ہمت آدمی تھا میر صاحب مرحوم کے کابل کے حالات جو گورنمنٹ کے ملاحظہ سے گذرے تو حضرت مغفور کی جوانمردی سے ششدر رہ گئے میں نے بھی ایک بڑی خوشی کے ساتھ میر صاحب مرحوم کا حال صفحہ ۱۲۸ میں لکھا ہے۔ کیا معلوم تھا کہ حضرت ایسے جلدی عازم خلد ہو جاوینگے۔ حضرت زندہ ہوتے تو میری بڑی قدردانی کرتے۔ اب بھی اُنکے صاحبزادہ میر تفضل حسین صاحب سے بڑی امید ہے کہ ضرور میری قدردانی کرکے اپنا مشکور کرینگے

حضرت عالیجناب میر رونق علی صاحب وکیل ریاست پٹیالہ خلف الرشید حضرت میر احسن علی صاحب مرحوم و مغفور سابق وکیل ریکو ہند سرکار پٹیالہ دام اقبالہ۔ یہ حضرت بڑے عالی حوصلہ۔ نرم طبیعت جوان صالح۔ اخلاق میں ہمہ تن خلق لکھوں تو بجا ہے۔ مروت میں مروت مجسم کہوں تو زیبا ہے۔ آپ سید سندی۔ خدا ترس۔ رحمدل۔ فیاض۔ سخی با خیر آدمی ہیں۔ پابند فریضہ محب آل عبا۔ بہرکیف اسوقت میر صاحب کا دم بسا غنیمت ہے۔ راقم کو بھی اس زبدۃ الراکین کی خدمت میں نیاز حاصل ہے اُنکی بھی نظر چشم شفقت اس خاکسار پر بدرجہ غایت ہے۔ آپکے

اس کتاب کی بلقظہ رجسٹری ہوچکی ہے حضرت بدون اجازت مصنف ضمیر سوا ایک حرف بھی نقل کاسکتا

حضرت منشی میر امام علی صاحب بڑے متدین اور نیکنام ہیں یا الٰہی میر صاحب ممدوح کو ہمیشہ خوش رکہیو اور حشر آپکا آل عبا سے ہووے۔ رشک غزائے سخن سخنان متقدمین خجلت دہ سخن پروران متاخرین حضرت عالیجناب حکیم محمد حسن خان صاحب تحصیلدار انبالہ خلف الرشید حضرت رئیس الاطبا حکیم حسام الدین عرف حکیم منجہلے صاحب مغفور مرحوم دام اقبالہ آپکے اوصاف حمیدہ اور اخلاق پسندیدہ حیز تحریر اور حیطہ تقریر سے باہر ہیں۔ حکیم صاحب بزرگ متقی۔ پرہیزگار جوان صالح۔ عدیم المثل۔ دیندار۔ پابند فرایض۔ یہ حضرت بڑے لایق اور خوش اخلاق تحصیلدار ہیں سچ تو یہ ہے کہ ایسا کوئی ہوشیار۔ لایق حاکم دیانتدار نہیں۔ آپ بڑے عالی خاندان ہیں آپکا خاندان ہمیشہ بادشاہوں کے حضور میں باعزو توقیر رہا ہے۔ یہ عالی ہمت پرہیزگاری اور دیانتداری میں ہم پلہ ہمارے لائق معزز حضرت نواب معلے القاب بدر الصلحا مرزا محمد حسن خان صاحب عرف میاں خضر تحصیلدار جگادہری کے ہیں۔ بہر حال حکیم صاحب کا دم اسوقت میں غنیمت ہے فقیر بہی حضرت تحصیلدار ممدوح کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ یہ ہے طہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار و زکی عملک فی عمل الاخیار۔ محکو خداوند کریم نے دلی جوش دلایا کہ میں خوشی کے ساتھ تحصیلدار صاحب کی والد مرحوم کا ذکر یادش بخیر اپنی کتاب میں تحت ذکر آل عبا لکھکر اپنے نامہ اعمال کو سعادت سے پر کردوں کہ اسنام نامی کو قیامت تک بقا رہے آمین یادش بخیر حضرت معلے القاب ممدوح الخطاب رئیس الاطبا حکیم بکرنگ طبیب با فرہنگ فلاطون زماں حکیم حسام الدین خاں عرف حکیم منجہلے صاحب مرحوم خلف الصدق حضرت عالیجناب زبدۃ الحکما حکیم شریف خاں صاحب مغفور۔ یہ بزرگ مشہور متقی نبض شناسی میں یگانہ و ہمہ دانی میں مشہور زمانہ تہے۔ بیشتر علاج آنکہوں کا کرتے تہے نابینا کو چشم زدن میں بینا کرتے تہے۔ گل نرگس انسے چارہ سرقانی چاہتی تو بجا تہا او صنوبر علاج خفقان کے واسطے انسے رجوع لاتی تو زیبا تہا۔ اس فن میں یہ مشہور دیندار زبدۃ الصالحین بے بدل تہے نظیر اپنا نہیں رکہتے تہے وجہ یہ کہ ولایت انگلستان میں بڑے بڑے صناع اور ہمہ داں اسوقت موجود تہے مگر حضرت

بدون اجازت مصنف تفسیر ابر کرم کوئی نہیں نقل سکتا
سند ملکی ملفقہ رجسٹری ہو چکی ہے

حکیم صاحب مرحوم لے آگئے پیدا ہال تھے آپکو حکیم محمد علے ہی کہتے ہیں۔ بڑے اعلے درجہ کے خلیق تھے
اکثر انکے مریض سے صحت ملتفت ہو جاتے تھے آپکا خاندان دہلی میں نقابی کے نام مشہور ہے۔ اللہ تعالے نے حکیم
صاحب مغفور اور اجداد و الاتبار کو ہمیشہ جنت میں خوش رکھے۔ آمین صاحب خلق محمدی تابع
شریعت احمدی افضل الکرام اشرف العظام ملک سیرت فرشتہ صورت حضرت مولانا مولوی
محمود الحق صاحب دام فیضہ۔ آپ مشہور متقی۔ نیکی پسند نیک خواہ۔ سیر چشم۔ عابد۔ مرتاض
اعلے درجہ کے دیندار۔ سچے مسلمان۔ صادق الوعد۔ امین متین۔ کم گو۔ نرم طبیعت۔ رقیق القلب
حضرت کی صحبت کیمیا اثر ہے۔ بڑے دریا دل۔ خدا ترس۔ حاجی حرمین الشریفین ہیں۔ مولانا از
عشاق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ مولانا موصوف کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مع
صحابہ کرام رض خواب میں وقت صبح زیارت ہوئی کہ ایک جگہہ پر سائبان لگا ہوا ہے وہاں پر حضرت مع
صحابہ تشریف رکھتے ہیں اور وہاں پر ایک گھوڑا موجود ہے حضور نے ارشاد فرمایا کہ اے محمود تم
یہ گھوڑا لوگے۔ تو مولانا نے عرض کیا فداک روحی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکی کیا قیمت ہے
حضور نے اسکی دو قیمتیں فرمائیں ایک سو تیس یا ایکسو اکتیس روپیہ مولانا ممدوح نے لے لیا اس حالت
میں بیدار ہوگئے۔ مولانا شخص بابرکت ہیں آپ حضرت مولانا حضرت عالیجناب شیخ عبدالحق محدث
دہلوی کی اولاد سے ہیں حضرت کے دو صاحبزادے ہیں دونوں سعادتمند نیکی پسند۔ نیک طینت
نیک مزاج۔ پابند فرائض۔ عدیم المثل۔ جوان صالح اعلے درجہ کے دیندار مشہور متقی۔ متدین۔
امین متین۔ کم گو خلیق۔ بامروت ہیں۔ جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے اُن دونوں صاحبزادوں میں
عطا کی ہیں میں بیان نہیں کر سکتا ہوں ایک کا نام تو مولوی فتح الاسلام صاحب اور دوسرے
مولوی بدر الاسلام صاحب ہیں ماشاء اللہ دونوں حضرت معزز عہدوں پر ممتاز ہیں مولوی
فتح الاسلام صاحب تو ضلع حصار میں منصف ان ہیں۔ اور مولوی بدر الاسلام صاحب خاص دہلی میں بعہدہ
محافظ دفتر کمشنری متعین ہیں۔ ہمارے معزز مولانا ممدوح کا دامن اخلاق بڑا وسیع اور کشادہ ہے بہر حال آپکی
ذات فی زمانا دہلی میں غنیمت ہے سچ تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سے اسلام کی زینت ہے راقم کو

اس بندہ ارا کین روزگار کی خدمت میں نیاز بدرجہ غایت ہے اور حضرت کی بھی نظر عنایت اور چشم شفقت اس خاکسار پر بمرتبہ نہایت ہے **فقیر** بھی دل سے حضرت مولانا اور دونوں صاحبزادوں کا شکر ادا کرتا ہے **شکریہ** ہے طہر اللہ قلبکما فی قلوب لا براد و زکی عملکما فی عمل الاخیار

حضرت عالی جناب منشی **مبارک علی صاحب** دام اقبالہ - یہ صاحب بزرگ متقی - پرہیزگار ہیں منشی صاحب منکسر المزاج - اور اعلےٰ درجہ کے خلیق ہیں - یہ حضرت پابند فریضہ ہیں کمربستہ رہتے ہیں - علماء کے ساتھ بڑی فراخ دلی سے پیش آتے ہیں - آپ بعہدہ حوالداری کوتوالی دہلی تعینات ہیں - یا الٰہی انکو خوش رکھ - آمین **حضرت** معلےٰ القاب جناب حاجی سلام بدر العلماء منشی

سید امتیاز علی صاحب منصف شہر انبالہ دام اقبالہ - قلم کو طاقت نہیں کہ انکے اوصاف حمیدہ سے ایک حرف لکھے زبان کو یارا نہیں کہ حضرت کے محامد پسندیدہ سے ایک لفظ کہے - منصف صاحب عجیب شخص بابرکت ہیں ایک کامل وال و تجربہ کار ہونے کے علاوہ ایسے با اخلاق اور زندہ دل آدمی ہیں کہ پژمردہ خاطر اور افسردہ طبیعت انسان بھی انسے ملکر باغ باغ ہو جاتا ہے سید صاحب بڑے مشہور متقی اور متدین ہیں - آپ اپنے عشاق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پابند صوم و صلوٰۃ رحمدل - فیاض - متواضع دوست پرور مہماں نواز - باذل - سخی ہیں کوئی سائل عالیجناب کے دروازہ سے محروم نہیں جاتا ہے - حضرت کو منصب منصفی سرکار انگریزی سے حاصل ہے طبیعت داد و دہش کیطرف از حد مائل ہے - علمی لیاقت میں بھی ماشاء اللہ اختیار تام ہے - باوجود اس مناصب و مراتب کی خلق عام ہے - فی زماننا منصف صاحب کا دم غنیمت ہے - اصل تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سے زینت اسلام ہے **فقیر** بھی حضرت کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے یا الٰہی منصف صاحب کو دارین میں خوش رکھ اور حشر انکا آل عبا سے کر - آمین -

صلہ رحمی کے بیان میں

حدیث عن جریر ابن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یرحم اللہ من لا یرحم الناس (متفق علیہ) **ترجمہ** روایت ہے جریر ابن عبد اللہ

ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں رحم کرتا اللہ اس شخص پر کہ نہیں رحم کرتا لوگوں پر نقل کی بخاری نے حدیث عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قضی لاحد من امتی حاجۃ یرید ان یسرہ بہا فقد سرنی ومن سرنی فقد سر اللہ ومن سر اللہ ادخلہ الجنۃ ترجمہ روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص روا کرے حاجت دینی یا دنیوی واسطے کسی کے امت میری سے ارادہ کرتا ہے یہ کہ خوش کرے اسکو ساتھ اسکے پس تحقیق خوش کیا اُسنے مجکو یعنی میں خوش ہوتا ہوں بسبب خوشی امت کی اور جسنے خوش کیا مجکو پس تحقیق خوش کیا اللہ کو اور جسنے خوش کیا اللہ کو داخل کریگا اُسکو اللہ بہشت میں۔ اللہ والوں نے کیا کیا نہ اللہ اور رسول کو خوش کیا۔ گیا کیا غریبوں کی دلجوئی کی الحمد للہ فی زمانا ایسے ایسے اللہ کے بندے دیندار متقی نیکبخت۔ نیکنام۔ نیکی پسند باخیر مومنین امرا جلیل القدر صالحین میں سے موجود ہیں کہ جنکا ذکر خیر میں اپنی کتاب میں بطور بقاے یادداشت ایک بڑی خوشی سے درج کر کے اپنا نامۂ اعمال سعادت سے پُر کرتا ہوں چنانچہ **حضرت** عالیجناب معلے القاب **نواب عبد الشکور خانصاحب** بہادر دام اقبالہ رئیس بھیکن پور ضلع علیگڈھ۔ آپکی کمالات کی لکھنے کی زبان قلم میں کہاں طاقت ہے۔ حضرت کا ذکر خیر میں بڑی خوشی سے لکھتا ہوں۔ یہ وہ خیر مجسم۔ عالی ہمت۔ بلند حوصلہ فراخ دل رئیس ہیں جنہوں نے ایکہزار روپیہ بڑی خوشی کے ساتھ مدرسہ طبیہ مجیدیہ میں مرحمت فرمایا۔ ہم ایسے ذی لیاقت نفع رسان ملک و قوم والیان ملک کو بڑی وقعت کے لائق جانتے ہیں۔ رئیس صاحب ممدوح بڑے نیکنام۔ نیکی پسند مشہور متقی۔ دیندار۔ نیک مزاج۔ رحمدل آداے نماز تہجد تک میں کمربستہ ہیں۔ علماء کے بڑے قدردان ہیں بہرحال حضور کا دم اسوقت غنیمت ہے۔ ایسوں ہی سے اسلام کی زینت ہے **فقیر** ہی رئیس موصوف کا دل سے دعاگو ہے یا الٰہی نواب صاحب ممدوح تا صد و بیس سال سلامت رہیں آمین۔ **حضرت** فرشتہ رو ملک خو آصف عہد جناب **محمد ہادی یار خاں صاحب بہادر** رئیس ادون ضلع علیگڈھ دام اقبالہ۔ آپکی خوبیاں بیان نہیں ہو سکتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضور کو مجموعہ محامد پیدا کیا ہے۔ **عالیجناب** وہ نیکنام رئیس باخیر ہیں۔ جنہوں نے بہزار خوشدلی اپنی جیب خاص سے ایکہزار روپیہ

اس کتاب کی بلفظ رجسٹری ہو چکی ہے ہمارے بدون اجازت مصنف اسمیں سے اگر کوئی شخص نقل کرے

ہمارے معزز حکیم خان صاحب عبدالمجید خاں صاحب کے مدرسہ طبیہ میں عنایت فرمایا - آپ بڑے باذل سخی فیاض - عالی ہمم بامروت آدمی ہیں - شریفوں اور حاجتمندوں کے ساتھ بڑی فراخ دلی سے سلوک ہوتے ہیں - یہ صاحب متشرع - دیندار پابند صوم و صلوۃ از عشاق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہیں - بہرکیف رئیس صاحب کا دم مغتنمات سے ہے سچ تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سے رونق اسلام ہے **فقیر** بھی رئیس ممدوح کا دل سے **شکریہ** ادا کرتا ہے یہ ہے طہر اللہ قلبك فی قلوب لا برار وذکی عملك فی عمل الاخیار - **حضرت** عالیجناب حاتم روزگار آیہ رحمت پروردگار جناب **میر احمد حسن صاحب** نائب ناظم راجپورہ علاقہ ریاست پٹیالہ دام اقبالہ - یہ بزرگ بڑے لائق اور نیکی پسند نیک نیت خوش اخلاق حاکم ہیں - یہ صاحب متقی - بڑے شریف پرور ہیں جسکو ایکدفعہ اپنے دامن سے لگاتے ہیں پھر اسکو جواب نہیں دیتے ہیں - بڑے رحمدل آنکھ میں حیا و شرم بہت ہے - بڑے فیاض باذل سخی ہیں کہ کوئی سائل آپکے دردولت سے محروم نہیں جاتا ہے - یہ حضرت اعلے درجہ کے دیندار اور متدین آدمی ہیں علماء کے آپ بڑے قدردان ہیں - میر صاحب سید سندی عالی نسب ہیں - برتاؤ حضرت کا بہت عمدہ ہے - دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے - میر صاحب موصوف نے جس مقام کو چھوڑا وہاں کی رعایا چشم پر آب ہے - بہرحال ایسے نیک نیتوں کا ایسے زمانہ میں ہونا بسا غنیمت ہے اصل تو یہ ہے کہ ایسے ہی حاکموں سے اسلام کو تقویت ہے **فقیر** بھی نائب صاحب کے لئے دل سے دعا دیتا ہے کہ یاالٰہی میر صاحب کو ہمیشہ خوش رکھ - اور حشر میر صاحب ممدوح کا آل عبا سے کر آمین - **حضرت** عالیجناب منشی **سعید الدین صاحب** ڈپٹی انسپکٹر ریواڑی دام اقبالہ - آپ اعلے درجہ کے دیندار - جوان صالح - فیاض - متواضع - امین - متین - مہمان نواز - خادم علماء و مساکین - محب رسول خدا نیک مزاج خوش فکر - نازک خیال - فصیح اللسان - عالی نسب - سید سندی - ریواڑی کی تقدیر اچھی ہے کہ ڈپٹی انسپکٹر منشی سعید الدین صاحب جیسا بزرگ متقی یہاں موجود ہے - یہ بزرگ بڑے لایق اور خوش اخلاق ڈپٹی انسپکٹر ہیں کیوں نہو یہ صاحب منجھلے بھائی ہمارے معزز معتقد مربی و حامی اسلام حضرت حاجی مولانا مولوی حافظ وکیل عزیز الدین صاحب مدفیضہ کے ہیں - کہ جنکا دم آج دہلی

ہیں مغتنمات میں سے ہے ہمارے وکیل صاحب کے دم سے اسلام کو رونق ہے - غریبونکو فیض - علما کو فخر - یا الہی قاضی صاحب اور ڈپٹی انسپکٹر صاحب کو دین و دنیا میں خوش رکہہ آمین **حضرت** عالیجناب معلے القاب ممدوح الخطاب نجابت آنتساب **سلطان محمد خان صاحب** دام اقبالہ - قلم کو طاقت نہیں کہ آپکے اوصاف حمیدہ سے ایک حرف لکہے زبان کو یارا نہیں کہ آپکے محامد پسندیدہ سے ایک لفظ کہے منصب وکالت حضرت نواب صاحب جاورہ سے حاصل ہے یعنی عالیجناب نواب صاحب جاورہ کے وکیل ہیں آپ بڑے عالی نسب ہیں ہمارے معزز وکیل ممدوح کے اجداد والا تبار عالی خاندان والا دودمان حضرت نواب جہجر مرحوم کے بڑے بڑے عہدوں پر معزز و ممتاز تہے آپکے جد امجد حضرت خانصاحب عبد الصمد خاں مرحوم و مغفور تہے جو نواب جہجر کے اول درجہ کے اہلکار اور قریبی رشتہ دار تہے - حضرت خانصاحب مرحوم بڑے عالی حوصلہ اور بہادر اور نیکنام تہے اللہ انکو جنت میں خوش رکہے - حضرت وکیل صاحب اس نیکنام کی اولاد میں سے ہیں آپ قصبہ سنور ریاست پٹیالہ کے قدیمی رئیس ہیں - آپ بڑے خلیق پابند فریضہ - ملنسار - دوست نواز - بامروت آدمی ہیں - آنکہہ میں حیا و شرم بہت ہے - جنکا دم فی زماننا غنیمت ہے یا الہی انکو دو جہان میں خوش رکہیو - **حضرت** فرشتہ سیرت نوشیروان زمان جناب **محمد بہاء الدین خان صاحب** بہادر مدار المہام ریاست جوناگڈہ دام اقبالہ - حضرت مدار المہام صاحب اعلے درجہ کے متقی متدین آدمی ہیں - آپ بڑے رحمدل فیاض - خدا ترس - سیر چشم - نیک مزاج - پابند صوم و صلوۃ محب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم **شعر** کتاب فضل ترا آب بحر کافی نیست ✤ کہ تر کنم سر انگشت و صفحہ بشمارم - آپ نہایت خوش عقیدہ - درویش طینت رئیس ہیں - یا الہی انکو دارین میں خوش رکہہ **جناب** وحید عصر فریدون دہر حاجی حرمین شریفین و زائر بیت المقدس و روضہ مبارک جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم **حاجی خیر العلی صاحب** بنگش دام اقبالہ حاجی صاحب شخص بابرکت ہیں - آپ بڑے سیاح - دریا دل نیکنام - از عشاق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ادائے نماز پنجوقتہ میں کمر بستہ ہیں - حضرت بڑے خلیق باخیر آدمی ہیں کلمۃ الخیر کے کہنے میں دریغ نہیں کرتے ہیں - مخیر - مہمان نواز - فروتن اور دیندار ہیں یا الہی

انکو ہی دو جہان میں خوش رکھیو حضرت عالیجناب حاتم روزگار پر رحمت پروردگار —

صاحبزادہ **رسول خاں صاحب** بہادر عم فیضہ و کرمہ ۔ صاحبزادہ صاحب بزرگ ۔ متقی ۔ پرہیزگار ۔ بابرکت آدمی ہیں یہ بزرگ بڑے لائق اور خوش اخلاق ہیں ۔ دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے ۔ سبحان اللہ و بحمدہ عجیب شخص ہیں ۔ خداتعالے نے عالیجناب کو ایک مجموعہ محامد پیدا کیا ہے ۔ جنکے وجود باجود سے باعتبار دین و دنیا اتقیا کو رونق ہے ۔ بڑے مہمان نواز شریف پرور ۔ مقید فریضہ ۔ پابند نوافل و سنن ہیں ۔ شب و روز عبادت الٰہی میں بسر کرتے ہیں ۔ اور عاشق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آجتک سلف سے ایسا رئیس دیکھا نہ سنا کہ زہد و تقویٰ درجۂ غایت ہے اور خلق بمرتبہ نہایت ۔ یا الٰہی دارین میں آنکو سرسبز کر ۔ آمین —

عالیجناب افتخار الامراء زبدۃ الصلحاء **نواب ولایت محمد خاں صاحب** خلف الرشید نواب محمد افضل خاں صاحب رئیس اعظم اجلنی سہور احسن الخالقین نے انکو نہایت خوش رو پیدا کیا ہے ویسے ہی خصائل عمدہ ہیں ۔ باوجود انگریزی خواں ہونیکے ایسا متقی نہ دیکھا نہ سنا ۔ پابند صوم و صلوٰۃ ۔ سیر چشم ۔ دریا دل ۔ امین ۔ باذل ہیں ۔ سائل کو خالی جواب دینا نہیں جانتے ۔ ہمیشہ جواب باصواب ہی دیتے ہیں ۔ بڑے مسکین پرور ۔ دوست نواز ۔ خلیق ۔ متواضع ۔ بامروت اور باخبر آدمی ہیں ۔ شریفوں اور حاجتمندوں کے ساتھ بڑی فراخ دلی سے سلوک ہوتے ہیں ۔ علماء دین سے بڑی تواضع سے پیش آتے ہیں ۔ اصل تو یہ ہے اسلام کی زیب و زینت انہیں سے ہے **فقیر** بھی نواب صاحب موصوف کا دل سے **شکریہ** ادا کرتا ہے ۔ **شکریہ** یہ ہے طہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار و زکی عملک فی عمل الاخیار —

جامع صفات پسندیدہ مجمع اوصاف حمیدہ یگانۂ عماید روزگار وحید اراکین شہر و دیار حضرت عالیجناب **منشی علیم اللہ صاحب** اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہادر بنگالہ دام اصلکا و دام اقبالہ ۔ اوصاف انکے خارج از تقریر اور بیرون از تحریر ہیں ۔ یہ صاحب اعلےٰ درجہ کے دیندار نیکی پسند ۔ منکسار ۔ متقی ۔ عالی نسب ۔ پابند فرائض و نوافل ۔ مہمان نواز ۔ محب رسول خدا متواضع ۔ خادم علماء و مساکین ۔ نخیر ۔ باخبر آدمی ہیں ۔ خلیق بھی آپ بڑے درجہ کے ہیں —

ہمت میں انتخاب حلم و مروت میں لاجواب خوش عقیدہ۔ خدا ترس علمی لیاقت ماشاء اللہ منشی صاحب کو بہت ہے۔ آپکے محاورات نازک سے خوے دلبراں خجل اور مضامین پاکیزہ سے مزاج لطیف لعبان منفعل۔ یہ حضرت ہمارے سرزحیت مند حامی اسلام حاجی حرمین شریفین حضرت مولانا حافظ عزیز الدین صاحب وکیل الٰہی کے داماد ہیں۔ بہرحال فی زماننا منشی علیم اللہ صاحب کا دم غنیمت ہے۔ میں بہت خوشی سے آپکا شکریہ ادا کرتا ہوں یا الٰہی انکو تا صدہا سال سلامت رکھیو حشر انکا مع النبیین حضور محمد رسول اللہ و آلہٖ و اصحابہٖ کے کریو آمین

نبی عربی کا نام گناہونکو مٹاتا ہے

حدیث قال النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم من صلی علیّ مرۃً واحدۃً صلی اللہ علیہ عشر مراتٍ **ترجمہ** فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے درود پڑھا ایک بار مجھپر درود پڑھتا ہے اللہ تعالے اُس پر دس بار **حدیث** قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اَولی النّاسِ بِالجنّۃِ اَکثرھُم علیّ و آلی بالصّلوٰۃِ **ترجمہ** فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اچھے لوگ جنتی ہیں جو اکثر درود بھیجتے ہیں مجھپر اور میری آل پر **حدیث** قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من صلّی علیّ و آلی الف مرّۃٍ لا یموت حتّی یُبشّر لہٗ بالجنّۃِ **ترجمہ** فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی درود پڑھے مجھپر اور میری آل پر ہزار بار تو نہ مریگا یہانتک کہ خوشخبری ہوگی اُسکو جنت کی۔ **حدیث** قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من صلّی علیّ و آلی الف صلوٰۃٍ لم تمسّ النّار جلدہٗ ابداً **ترجمہ** فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی درود پڑھے مجھپر ہزار بار اور میری آل پر اُسکی جلد دوزخ کی آگ کو کبھی نہ چھوئیگی **حدیث** قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰتکم علیّ و آلی محو ذنوبکم کما یمحوا الماءُ النّارَ **ترجمہ** فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے درود پڑھنا تمہارا مجھپر اور میری آل پر مٹا دیتا ہے گناہ تمہارے جیسا کہ بجھا دیتا ہے پانی آگ کو **حدیث** قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من نسی الصّلوٰۃ علیّ و آلی

فقد اخطأ طریق الجنۃ ترجمہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے بھولا درود بھیجنا مجھپر اور میری آل پر پس تحقیق بھول گیا وہ راستہ جنت کا **حدیث** قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم مَن صلی علیّ وآلی فی یوم الجمعۃ اربعین مرۃ محی اللہ عنہ ذنوب اربعین سنۃ ترجمہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے درود پڑھا مجھپر اور میری آل پر جمعہ کے دن چالیس مرتبہ مٹادیتا ہے خدا تعالی اُسکے گناہ چالیس برس کے **حدیث** قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما من دعاء الا بینہ وبین اللہ حجاب حتی یصلی علی وعلی آلی وتابعی واذا فعل ذلک تخرق ذلک الحجاب ودخل الدعاء واذا لم یفعل ذلک فرجع الدعاء ترجمہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی دعا مگر درمیان اُس دعا اور درمیان خدا کے پردہ ہوتا ہے یہانتک کہ درود پڑھے مجھپر اور آل میری پر اور تابع میرے پر جب کرے یہ تو پھٹ جاوے وہ پردہ اور داخل ہووے دعا اور جب نکرے یہ تو پھر جاوے دعا۔ یہاں پر ایک ابرار کا حال لکھا جاتا ہے **حکایت** روایت ہے کہ حضرت موصلی نے ایک دفعہ کچھ جناب باری میں اپنی تمنا ظاہر کرکے دست دعا بدرگاہ جناب باری اُٹھائے تھے اور درود شریف جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر بھیجنا بھول گئے تو اُسوقت غیب سے ایک آواز آئی کہ اے موصلی تونے ہمارے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف نہیں بھیجا۔ اور ہماری جناب میں اپنی تمنا ظاہر کی اس وقت میں تمہاری کل کی کل عبادت سالہا سال کی مردود کیجیگی میں نہیں قبول کرونگا جبتک تیرے سے میرے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح نخوش ہوگی۔ لکھا ہے کہ یہ بزرگ کسیوقت درود شریف کے پڑھنے سے ایک دم غافل نہ رہتے تھے ہر وقت درود شریف پڑھا کرتے تھے اور رویا کرتے تھے حتی کہ چالیس برس تک آپنے ایک شب رات کو خواب میں آپکو زیارت رب العالمین

اس کتاب کی منظوری رجسٹری ہو چکی ہے بدون اجازت مصنف کسی کو اختیار نہیں نقل کر سکتا

کی ہوئی تو جناب باری نے حکم کیا کہ اے موصلی تو کیوں رویا کرتا ہے۔ انہوں نے
عرض کیا یا الٰہی تیرے حبیب محمد رسول اللہ پر ایکدفعہ درود بھیجنا بھول گیا تھا تیری جناب
سے اسپر مجکو زجر ہوئی تھی اس وجہ سے روتا ہوں حکم ہوا اے موصلی ہم تو چالیس برس سے
تیرے نامۂ اعمال میں کوئی گناہ نہیں دیکھتے ہیں تیرا درود شریف ہماری جناب میں
قبول ہوگیا وہ خطا تیری بسبب درود کے بخشدی سبحان اللہ درود شریف
بھی کیا عمدہ نعمت ہے الحمد للہ فی زماننا بھی اللہ کے نیک دیندار روسا جلیل القدر
ملیح ایسے ایسے دیندار موجود ہیں کہ جنکی ہر وقت زبان پر درود شریف جاری رہتا ہے
میں بھی ایک بڑی خوشی سے ان دیندار ونکا نام ایک لقا سے یادداشت اپنی کتاب
میں درج کرتا ہوں اپنے نامۂ اعمال کو حسنات سے پر کرتا ہوں چنانچہ حضرت عالیجناب
صدر الصدور افتخار الامرا جناب اعجاز حسین خانصاحب بہادر رئیس اعظم دام اقبالہ۔
یہ حضرت مشہور متقی۔ پابند فرایض۔ عالی خاندان منکسر المزاج۔ غریب نواز۔ فیاض بابرکت شخص
ہیں۔ دامن خلاق اس بزرگوار کا بڑا وسیع اور کشادہ ہے۔ محب رسول خدا ہیں۔ ہر وقت
درود شریف ورد زبان ہے حدیث قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم صَلٰوتُکُمْ عَلَیَّ وَاِلَی نَحْوِ
ذُنُوبِکُمْ کَمَا یُحَوِّلُ الْمَاءُ النَّارَ آپکا دم شاہجہانپور میں اسوقت غنیمت ہے فقیر بھی ایسا
سے دعا دیتا ہے اللّٰھم احشرہ مع النبیین خصوصاً محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ۔ اور اسجہان میں خوش رکھے۔ حضرت عالیجناب افتخار الامرا رئیس اعظم
مسعود خانصاحب بہادر تحصیلدار ریلی بسیت دام اقبالہ۔ جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے
ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں انمیں سے اگر ایک شمہ لکھوں بیان نہیں ہوسکتے حسن
خوبی کو جو میزان فکر میں وزن کیا تو ایک سے ایک کو برتر پایا۔ یہ حضرت بڑے دیندار
پابند صوم و صلوٰۃ۔ مانند عاشق رسول خدا ہیں۔ اور حلیق بھی آپ اعلے درجہ کے ہیں
ایک ادنٰے آدمی سے بھی با اخلاق ہو جاتے ہیں بڑے قدردان علما و فضلاء کے ہیں

حدیث قال النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم من اکرم عالما فقد اکرمنی و
من اکرمنی فقد اکرم اللہ ومن اکرم اللہ فماواہ الجنۃ" ہر اونی و اعلے
کیطرف نظر فلاح ہے - ہر کہ ومہ آپ کے لطف و کرم کا مداح ہے فی زماننا رئیس صاحب ممدوح
کا دم ہی بس غنیمت ہے فقیر ہی دل سے دعاگو ہے طہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار
وذکی عملک فی عمل الاخیار - عالیجناب زین الامرا و العلما حضرت مولانا مخدومنا
مسیح الزمان خان صاحب بہادر رئیس جلیل القدر مدفیضہ و اقبالہ - احسن الخالقین
نے مولانا ممدوح کو ایک مجموعہ محامد پیدا کیا ہے حضرت از عشاق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
اعلے درجہ کے اشہر تہی - بڑے سخی ہیں بقولہ علیہ السلام الجنۃ دار الاسخیاء - حامی دین
متین - بہت رحمدل مزاج میں انکساری بدرجہ غایت ہے یہی مقتضائے دینداری ہے رئیس صاحب
بڑے علما نواز شریف پرور غریبوں اور مسکینوں سے بڑی فراخ دلی سے مسلوک ہوتے ہیں
اسوقت غربت اسلام میں جناب مولانا رئیس موصوف کا دم بسا غنیمت ہے فقیر ہی بڑی خوشی
سے انکو دعا دیتا ہے - یا الٰہی انکو دارین میں خوش رکھ - آمین عالیجناب رئیس الامرا
محمود حسن خان صاحب بہادر رئیس اعظم دام اقبالہ - آپکی خوبیاں بیان نہیں ہو سکتیں ہیں
خدائے تعالے نے رئیس موصوف کو بہمہ صفت موصوف پیدا کیا ہے - آپ بڑے عادل -
عدل و انصاف آپکا منصف حقیقی کو پسند ہے - بڑا وعدہ صادق الوعدہ - بڑے نمازی
پرہیزگار بابرکت آدمی ہیں - یہ حضرت خادم علما و مساکین باخیر شخص ہیں - سائل کو دروازہ
سے محروم نہیں جانے دیتے ہیں اس حدیث پر آپکا عمل ہے حدیث قال النبی صلی اللہ علیہ
والہ وسلم صدقۃ السر تطفی غضب الرب وصدقۃ العلانیۃ حجبۃ من النار
تحفہ کو بڑی خوشی سے قبول کرتے ہیں - اور اسکا صلہ معقول دیتے ہیں آپکا قول ہے کہ
حضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے فرمایا تحفہ من جانب اللہ بہت خوشی سے قبول کرو اور ذکر و
تمام ازل سے آپکو نہایت نیکنام پیدا کیا ہے - اسلام کی رونق ایسوں ہی سے ہے

اس کتاب کی ملکیت بحق ... فقیر بدون اجازت مصنف اسمیع المعروف ... نہیں چھاپ سکتا

فقیر بہی دعا دیتا ہے یا الٰہی رئیس صاحب کو دوجہان میں سرسبز کر اور حشر تو فنا مع الابرار کر۔ آمین۔ **عالیجناب محمد ظہور خاں** صاحب بہادر وکیل حجی بوانی دام اقبالہ۔ قلم کو کہاں طاقت ہے کہ جناب والا کے اوصاف لکہے اور زبان کو یارا نہیں کہ حضرت کے محامد پسندیدہ سے ایک لفظ کہے۔ آپ کی ذات فیض آیات سے باعتبار دین اسلام کو بڑی تقویت ہے اور ادہر باعتبار دنیا فرقہ وکلا کو زیب و زینت۔ وکیل صاحب بڑے عالی حوصلہ متقن۔ تحمل اور بردباری کی گویا زینت ہیں۔ بڑے متواضعین میں سے ہیں علما کو دیکہکر باغ باغ ہو جاتے ہیں۔ اور بڑی قدر دانی کرتے ہیں۔ اور ادای نماز پنجوقتہ میں کمر بستہ ہیں۔ لیاقت علمی میں ماشاء اللہ استعداد تام حاصل ہے۔ باوجود اس منصب و مراتب کے خلق عام ہے اصل تو یہ ہے ایسوں ہی سے زیب و زینت اسلام ہے **فقیر** بہی وکیل صاحب ممدوح کا دل سے دعاگو ہے یا الٰہی آپکی دوجہان میں آبرو رکہہ ہیں۔ **عالیجناب** فرشتہ رو ملک خو آصف عہد زبدۃ الامرای جہان **تجمل حسین خاں** صاحب بہادر رئیس اعظم دام اقبالہ۔ سبحان اللہ و بحمدہ اللہ تعالےٰ نے آپکو عجیب شخص بابرکت خیر مجسم پیدا کیا ہے۔ آپکے خیالات پاکیزہ آپکو آفاق میں بلند کرنیوالے اور شہرت دینے والے ہیں۔ آپ بڑے باخبر آدمی ہیں اور یہ حضرت بڑے خوش اخلاق رئیس ہیں۔ اور ادای فرائض و سنن میں مستعد ہیں اور بڑے خداترس ہیں۔ بڑے مسکین پرور علمار نواز ہیں۔ فی زماننا عالیجناب کا دم از [illegible] غنیمت ہے **فقیر** بہی تہ دل سے رئیس موصوف کو دعا دیتا ہے طہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار وذکی عملک فی عمل الاخیار۔ صاحب خلق محمدی تابع شریعت احمدی افضل الکرام اشرف العظام ملک سیرت فرشتہ صورت صلحاے زمان عالیجناب حضرت مولانا **مطیع اللہ خاں صاحب** بہادر رئیس اعظم دام اقبالہ۔ احسن الخالقین نے ذات بابرکات کو جس حسن خوبی کے ساتہ پیدا کیا ہے اُس سے سوا خوبیاں عطا کی ہیں۔ عالیجناب مولانا رئیس موصوف اعلے درجہ کے خلیق ہیں۔ خلق و ہمت میں انتخاب

اس کتاب کی ملکیت رجسٹری ہو چکی ہے بدون اجازت مصنف اسمیں سے ایک حرف نہیں نکل سکتا

حلم و مروت میں لاجواب - بڑے عابد مرتاض - سیرچشم - دریا دل - باذل -
متواضع منکسر المزاج - مشہور متقی - دیندار اور بزرگ شخص ہیں - بڑے علما نواز نیز
فی زماننا ذات فیض آیات آپکی شاہجہان پور میں بسا غنیمت ہے **فقیر** بھی رئیس موصوف
کو دل سے دعا دیتا ہے **طہر اللہ قلبك فی قلوب الابرار و زکی عملك فی**
عمل الاخیار - فضائل پناہ کمالات دستگاہ - تاج فضیلت آبروے
شریعت جامع علوم معقول و منقول حاوی فروع و اصول حضرت عالیجناب
افتخار الامرا و العلما مولانا مولوی **عبد الباسط** صاحب بہادر رئیس اعظم
صدر اعلے دام اقبالہ - جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے آپکی ذات بابرکات میں
عطا فرمائی ہیں ان میں سے اگر ایک شمہ لکھوں تو کیا امکان ہے - حسن و خوبی کو جو
میزان فکر میں وزن کیا تو ایک کو ایک سے برتر پایا رئیس ممدوح بڑے نیکنام
اور نیکی پسند عدیم المثل ہیں - بڑے دریا دل اعلے درجہ کے باذل اور فیاض -
متقی متدین عقیل و فہیم اور بزرگ شخص ہیں - نماز پنجگانہ اور تلاوت قران
کبھی قضا نہیں ہوتی - نہایت رحم دل ہیں دروازہ سے کوئی سائل خالی نہیں جاتا
بڑے مسافر نواز ہیں - فی زماننا جناب کا دم بہت غنیمت ہے - اصل تو یہ ہے
کہ ایسوں ہی سے اسلام کی زیب اور زینت ہے **فقیر** بھی مولانا رئیس موصوف کا
دل سے دعا گو ہے - یا الہی آپکو دارین میں خوش رکھ - آمین -

عالیجناب حاتم روزگار آیہ رحمت پروردگار **مقصود علیخاں صاحب**
بہادر رئیس اعظم صدر اعلے دام اقبالہ آپکی خوبیاں حیطہ تقریر سے افزوں
اور حیز تحریر سے بیروں - آپ بڑے رئیس اعظم درویش سیرت ہیں - مزاج میں ازحد
انکساری ہے **حدیث** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان
اللہ رفیق یحب الرفق فرمایا صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ نرمی کرنیوالا ہے

اس کتاب ... [illegible] ... بدون اجازت مصنفہ ... [illegible] ... سے ایک حرف بھی [illegible]

دوست

دوست رکھتا ہے نرمی کو۔ اور آپ بڑے صاحب حیا ہیں حدیث فان الحیا من
الایمان۔ والایمان فی الجنۃ۔ عالی جناب بڑے صادق الوعدہ ہیں۔ دنیا داری
میں منتخب ہیں۔ خلق و مروت بدرجہ اتم ہے مسکین پرور اور علما نواز ہیں۔ سچ تو یہ ہے
کہ ایسوں ہی سے اسلام کی زینت ہے اسوقت آپکا دم بہت غنیمت ہے **فقیر** بھی رئیس
موصوف کو دل سے دعا دیتا ہے طہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار و زکی عملک فی عمل
الاخیار۔ جامع صفات حمیدہ مستجمع اوصاف پسندیدہ یگانہ روزگار وحید ابرار کیس شہر
فیاض زمان عالیجناب شیخ **عبدالرسول** صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر سابق حال رئیس
قدیم فرید آباد دام اقبالہ۔ آنکی خوبیاں بیان نہیں ہو سکتی ہیں۔ اللہ تعالے نے آپکو ایک
خیر مجسم مخیر باخیر آدمی پیدا کیا ہے۔ آپ نیک کاروں کی امداد میں سب سے پہلے
سبقت لیجاتے ہیں۔ آپ بڑے متقی نمازی پابند صوم و صلوۃ۔ مہمان نواز۔ شریف پرور
عالم ہے بڑی خاطر سے پیش آتے ہیں اور بہت عزت کرتے ہیں۔ **حدیث** قال النبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من اکرم عالما فقد اکرمنی ومن اکرمنی فقد اکرم اللہ
ومن اکرم اللہ فماواہ الجنۃ۔ خلیق بھی اعلے درجہ کے ہیں۔ دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع
ہے۔ عجیب بیش و پیش طینت ہیں اصل تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سے رونق اسلام ہے
جنکا دم فرید آباد میں غنیمت ہے **فقیر** بھی تہ دل سے رئیس اکسٹرا اسسٹنٹ شیخ موصوف کا
دعاگو ہے۔ یا الہی ہمارے معزز شیخ صاحب کو دو جہان میں سرخرو رکھ۔ اور حشر شیخ صاحب
کا جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کر آمین۔

ہم اپنے معزز تحصیلدار صاحب کا حال اپنی کتاب میں ایک تقاضا یادداشت لکھتے ہیں اور
نامہ اعمال حسنات سے پر کرتے ہیں۔ عالیجناب افضل الکرام اشرف العظام اعنی حضرت
پیرجی **رفیع الدین** صاحب تحصیلدار دہلی رئیس ہانسی دام اقبالہ۔ اللہ تعالے نے
آنکو بھی صفت موصوف پیدا کیا ہے۔ دیندار بھی آپ اعلے درجہ کے ہیں شمار ہوگا نہ

تلاوت قرآن اور وظائف نہیں ہوتی آپ منکسر المزاج ایسے ہیں کہ باوجود اس جاہ وحشم کے نخوت وغرور کا نام تک نہیں - برتاؤ عمدہ انصاف آپکا منصف حقیقی کو پسند ہے جس مقام کو آپ نے چھوڑا رعایا وہاں کی چشم پرآب رہی - محب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ہر وقت درود زبان پر جاری ہے خلیق بھی ایسے ہیں کہ گویا خلق مجسم ہیں عقیل فہیم متین - سیر چشم - چاشنی چشیدہ بابرکت آدمی ہیں - خادم علما وفقرا ہیں حضرت مولانا قطب جمال ہانسوی رحمۃ اللہ آپ کے جد امجد ہیں - آپکی آنکھ میں حیا وشرم بہت ہے - تحصیلدار صاحب بزرگزادہ ہیں اور مخیر باخیر آدمی ہیں - علاوہ اسکے آپ زندہ دل ایسے ہیں کہ پژمردہ خاطر اور افسردہ طبیعت انسان انسے ملکر باغ باغ ہو جاتا ہے - دہلی میں خانقاہ آپکے دم سے جاری ہوئی ہے - بہرکیف آپ کا دم دہلی اور ہانسی میں غنیمت ہے اسلام کو ایسوں ہی سے رونق ہے - میرے محسن اور میرے مربی حضرت مولانا حافظ وکیل عزیز الدین صاحب دام اقبالہ کے یار غار ہیں - یا الٰہی پیر جی صاحب ممدوح کو ہمیشہ خوش رکھ اور حشر آپکا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کر - آمین -

میں بڑے فخر کے ساتھ اپنے معزز رئیس جناب منشی عبدالحق صاحب موضع رتول ضلع میرٹھ کا حال لکھکر اپنا نامہ اعمال حسنات سے پر کرتا ہوں - عالیجناب صاحب خلق محمدی **منشی عبدالحق** صاحب خلف الرشید شیخ **عنایت علی** صاحب مرحوم جعل الجنۃ مثواہ ہمارے معزز منشی صاحب - بڑے نیکنام - نیک طینت - درویش سیرت بابرکت آدمی ہیں منشی صاحب موصوف بڑے ممنون سخندان سخن سنج - چاشنی چشیدہ - ایک کاردان تجربہ کار متقی بابرکت آدمی ہیں - ہمیشہ کتب نفیسہ وصحف لطیفہ وکتب تواریخ آپکے مطالعہ میں رہتی ہیں - الحمد اللہ منشی صاحب کی بذلہ سنجیاں ایک عالم پسند ہیں - آپکے محاورات نازک سے خورے دلبران خجل اور مضامین پاکیزہ سے - مزاج لطیف طبعان منفعل - آپ علما کے بڑے قدردان اور مخیر باخیر ہیں بہرکیف آپکا دم تعلقہ رتول میں غنیمات سے ہے

فقیر بھی منشی صاحب کو دل سے دعا دیتا ہے یا الٰہی منشی صاحب کو دین و دنیا رکھ آمین۔

میں بہت خوشی سے اپنی کتاب کا خاتمہ اس عالی ہمت پر کر کے مصروف مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات ہوتا ہوں۔

مناجات مصنف در بارگاہ الٰہی

یا الٰہی میں نے اپنے نیک گمان کے بموجب ان حضرات کے نام نامی اور اسمائے گرامی تفسیر ابر کرم المعروف مناقب الاسے امراے باخیر میں تحت ذکر ابرار و اخیار لکھے ہیں ان حضرات کو دنیا میں خوش رکھ اور آخرت میں انکی مغفرت کر۔ اَللّٰهُمَّ احْشُرْهُمْ مَعَ النَّبِيِّيْنَ خُصُوْصًا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَآلِ عَبَا وَصَحَابَهٖ وَتَابِعِيْنَ وَتَبْعِ تَابِعِيْنَ وَاَوْلِيَاءِ اَعْظَامٍ وَصَالِحِيْنَ۔ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۵

اعلان

تفسیر ہذا کی بموجب قانون بست ۱۸۴۷ء کے رجسٹری لفظ بلفظ ہو چکی ہے بغیر اجازت راقم کوئی صاحب قصد

چھاپنے یا چھپوانے کتاب ہذا کا نہ کریں ورنہ نقصان پائینگے

جس صاحب کو کتاب منگوانی منظور ہو تو اس پتہ سے

طلب فرمائیں ۔ دہلی کوچہ پنڈت برمکان مولوی محمد

امیر الدین احمد المشہور واعظ جامع مسجد دہلی ۔ ۲ ربیع الثانی

سنہ ۱۳۲۰ ہجری نبوی صلعم ۔ جس کتاب پر میری مہر اور قلمی دستخط نہوں وہ مسروقہ ہے

العبد
مولوی محمد امیر الدین احمد دہلوی

محمد امیر الدین احمد